تجھے آئینے میں اُتار لوں
از قلم: آن فاطمہ
مکمل ناول

سورج جم کر آگ برسا رہا تھا۔اس نے معمول کی طرح بری طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔گھڑی صبح کے آٹھ بجا رہی تھی۔ کھڑکی سے چھن سے پڑتی دھوپ کی بدولت کمرے میں ہر جانب گرمی کا راج تھا۔ایسے موسم میں وہ بیڈ پہ آڑھا ترچھا لیٹا نیند میں بری طرح غرق تھا۔مدھم سی خراٹوں کی آواز کمرے کی فضا میں گونج رہی تھی۔ہمیشہ کی طرح پورے سوا آٹھ بجے الارم کی چنگھاڑتی آواز کے ساتھ ساتھ دروازہ تھڑ تھڑانے کی آواز پہ وہ ایک جھٹکے سے آنکھیں مسلتے بیڈ پہ ہی اٹھ کر بیٹھا تھا۔اس کا دل اس اچانک ہوئی افتاد پہ تیزی سے دھڑک رہا تھا۔یکلخت اس کے چہرے پہ غصے کی بدولت سرخی نمودار ہوئی۔

"مر جاؤ تم دونوں کمینوں نکل رہا ہوں باہر ایک ہی دفعہ میں جان کیوں نہیں لے لیتے تم لوگ میری۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تکیہ اٹھا کر دروازے پہ مارتے پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوا۔اگلے ہی لمحے باہر سے آوازیں آنا بلکل بند ہو گئی تھی۔وہ تھک ہار کر سر بیڈ کراؤن سے ٹکا گیا۔اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا۔وہ تھک ہار کر چپل پیروں میں اڑستے اپنی جگہ سے اٹھا اور تیز قدموں سے کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔ایک نظر باہر کے موسم کی جانب دوڑائی تو اس کے چہرے پہ افسردگی چھا گئی۔

لگتا ہے اج پھر اس گرمی میں ہی خوار ہونا پڑے گا۔زندگی تو بس انہی مشکلات میں گھر کر رہ گئی ہے۔"

وہ تپتے ہوئے سورج کو دیکھتے بڑبڑانے والے انداز میں بولا اور کھینچ کر کھڑکی کے پٹ بند کیے تھے۔اب اس کا رخ الماری کی جانب تھا۔اس نے مارے باندھے ایک گرے رنگ کی شرٹ ساتھ سیاہ رنگ کی پینٹ کا انتخاب کیا اور دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔تقریباً اگلے پندرہ منٹ میں وہ اس کام سے بھی فراغت حاصل کر چکا تھا۔فریش ہوتے اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا جہاں ہمیشہ کی طرح وہ دونوں اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے اور زیشان سامنے ہی کرسی پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھے صبح کا اخبار پڑھ رہے تھے۔

"تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے یہ حصہ میرا ہے یہاں صرف میں ہی کام کروں گا تم یہاں سے جاؤ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تیز لہجے میں چلایا تھا۔عالم زیشان کو سلام کرتے ان کے عین سامنے رکھے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔انہوں نے مسکرا کع سلام کا جواب دیا تھا مگر ساتھ ہی سمیر اور آریز کی لڑائی بھی زور و شور سے ان کی سماعتوں میں اتر رہی تھی۔

مَ "میں یہ کام نہیں کروں گا اب یہ واشروم صاف کرنے کی زمہداری آپ کسی اور کی لگا دیں بھائی مجھ سے نہیں ہو گا۔"

وہ تھک ہار کر جھاڑو وہی بیچ راہ میں پھینکتے سر جھٹکتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو میں کونسا بہت شوق سے یہ کام کرتا ہوں کالج بھی نہیں جا پا رہا گھر کی ماسی بنا کر رکھ دیا ہے۔کالج والے فیس کی بدولت کالج گھسنے نہیں دیتے اور یہاں بس کام کر لو جی بھر کر پھر بھی کسی کو قدر نہیں ہے۔"

سمیر کپڑے کی مدد سے ذور ذور سے سلیب رگڑتے غصیلے لہجے میں بول رہا تھا۔عالم میں ماتھے پہ شکنیں ڈالے ان دونوں کی جانب دیکھا جیسے لڑنا ان دونوں کا روز کا معمول تھا۔اس چیز کے بغیر اس کا گزارا ہی نہیں تھا۔

"تم دونوں کا لڑے بغیر گزارا نہیں ہے کیا۔بابا آپ بھی کچھ نہیں بولتے۔"

وہ آنکھوں میں سرد پن لیے تیز لہجے میں بولا تو وہ دونوں خاموشی سے چہرہ جھکا گئے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں کیا بولوں پتر یہ دونوں تیرے سامنے ایسے ہیں تو سوچ تیرے جانے کے بعد کیا کرتے ہونگے "

"میں تو ویسے بھی کسی کھاتے میں نہیں آتا۔

وہ سر جھٹک کر بولتے دوبارہ اپنے کام کی سمت متوجہ ہو گئے۔عالم نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

جب تم دونوں کے کام کسی حد تک بانٹ دیے ہیں تو لڑائی کا کوئی جواز نہیں ہے آریز اور سمیر۔کچن "

صاف کرنے کی ذمہداری سمیر کی ہے اور واشروم کی تمہاری آریز اور باہر صحن وغیرہ کو تو بابا اور میں

بھی ہاتھ مار ہی لیتے ہیں مگر یہ دونوں چیزیں زیادہ ضروری ہیں۔اب مجھے تم دونوں میں سے کوئی لڑتا

"ہوا دکھائی نا دے اور جاؤ اب ناشتہ دو مجھے پھر مجھے جانا بھی ہے۔

وہ سنجیدگی سے انہیں سمجھانے والے انداز میں بولتے آخر میں تحکم بھرے لہجے میں بولا تو آریز کے

چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی کیونکہ آج ناشتہ تیار کرنے کی باری اس کی تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح بھول چکا

تھا۔

"کیا اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔"

عالم الجھن بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا جو مسکینیت سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"وہ بھائی ناشتہ بھول گیا میں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چہرہ جھکائے مجرمانہ لہجے میں بولا تو عالم میں اسے کچھ کہنے کی بجائے ضبط سے مٹھیاں بھینچی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی پیشانی کی ابھری ہوئی رگین اس کے ضبط کی گواہ تھی۔

تم لوگوں کیلیے خوار ہورہا ہوں میں۔بھوک ہڑتال ہر چیز کی ہڑتال کی ہوئی ہے مگر تم لوگوں سے" ایک بڑے بھائی کیلیے ناشتے کا بندوبست نہیں ہو رہا پورے دن میں کیا مانگتا ہوں میں تم لوگوں سے کچھ بھی نہیں نادوپہر کا کھانا اور ناہی رات کا کھانا میں خود ہی تیار کر لیتا ہوں اور آئندہ کیلیے مجھ پہ "مہربانی کرنا تمہیں بھی میرا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ ان دونوں کے سامنے جوڑتے تلخی سے بولا اور ایپرن باندھتے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔ان تینوں نے وہی بیٹھے بیٹھے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جس کے ہاتھ مہارت سے حرکت کرر ہے تھے۔اس نے اگلے بیس منٹ میں سب کیلیے پراٹھوں کے ساتھ آملیٹ بناتے ناشتہ میز پہ سجایا ساتھ ساتھ چائے کا ایک کپ بھی تھا اور خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ان سب کے لبوں پہ ایک بھیگی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ سچ میں ان سے ناراضگی کے باوجود وہ ان سے بے نیازی بلکل نہیں برت سکتا تھا۔

اچھا بابا اب میں نکلتا ہوں آج پھر ایک آفس میں اپلائے کیا ہے سی وی ڈراپ کر دی تھی بس" "انٹرویو دینا ہے دعا کیجیے گا کہ کوئی حل نکل آئے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکرا کر بولتے ان کے سامنے جھکا تو وہ دونوں بھی سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ایم سوری بھائی۔"

وہ دونوں شرمندگی کے زیر اثر بیک وقت بولے تو عالم میں لبوں پہ ایک تھکی تھکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے آگے بڑھتے ان دونوں کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"مت لڑا کرو دونوں میں نے تم لوگوں کو یہ نہیں سکھایا ہے۔محبت سکھائی ہے محبت کرنا سیکھو یہ کام تو میں نے تمہیں نہیں سکھایا میں جانتا ہوں گھر کے کام کرنا تم لوگوں کو پسند نہیں ہے مگر میں بھی اب جاب کے ساتھ ان کاموں کو نہیں دیکھ سکتا۔میں بہت جلد پیسوں کا انتظام کر دوں گا پھر تم اپنے کالج کی اور تم بھی واپس سکول جاؤ گے سب بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اس دونوں کے بال سہلاتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ان دونوں کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"میں تو کہتا ہوں کہ عالم شادی کر لے گھر میں بہو۔"

"ابا پلیز کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں آپ۔کم از کم میرے بارے میں ایسا بلکل مت سوچیں کیونکہ مجھے شادی نہیں کرنی نا آج اور نا ہی کل سو پلیز۔فضول کی خرافات ان کے ذہن میں بھرنے کی ضرورت نہیں ہے اور کیا گارنٹی ہے کہ اگلی جو آئے گی اس گھر میں وہ اس گھر کو سنوارے گی۔اس گھر

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں جو عورت آئی تھی وہ اس نظام کو تباہ و برباد کر کے جا چکی ہے تو براہ مہربانی اس عورت ذات کے متعلق بات ہی مت کیا کریں۔"

وہ سختی سے انہیں باور کرانے والے انداز میں بولا تو ان دونوں کو چپ سی لگ گئی۔

"بھائی میں کیا سوچ رہا ہوں کہ میں بھی کوئی چھوٹی موٹی سی جاب۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا عالم نے سرد مہری سے اس کی جانب دیکھا تو اس کی زبان کو اسی لمحے قفل لگا تھا۔

"فضول کی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنی پڑھائی پہ توجہ دو میں کچھ کرتا ہوں بہت جلد اور آپ بابا خیال کیجیے گا اپنا تم دونوں لڑنا مت میں بابا سے کسی قسم کی کوئی شکایت نا سنو تم دونوں کی۔"

وہ ان دونوں کو تنبیہ کرتے جھکا اور صوفے سے اپنا بیگ اٹھاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ گھر کے صحن سے اپنی بائیک نکالتے اس نے تیزی سے اس کو کک لگائی اور ایک نظر کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا تو نو بجنے میں صرف دس منٹ باقی تھے اور اسے پورے نو بجے آفس پہنچنا تھا ورنہ یہ کام بھی ہاتھ سے نکل جاتا جو وہ قطعی نہیں چاہتا تھا۔ یہ جاب ہاتھ سے جانے کا مطلب اگلے مہینے کا خرچہ پانی سب کچھ ہاتھ سے نکل جاتا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیافائدہ اتناپڑھ لکھنے کاجب آخر میں پاکستان کی سڑکوں پہ خوار ہی ہونا ہے۔یہاں جاب ملنااس قدر مشکل کام کیوں ہے کیاپڑھائی کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس ملک میں۔"

وہ بائیک چلاتے ہوئے مسلسل اس متعلق ہی سوچ رہا تھا۔گرم ہوا کی چپیڑیں اسے اپنے چہرے پہ پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس کا پور پور سلگ اٹھا۔ہوا کی بدولت بال بھی تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ناجانے وہ جو اپنی قسمت آزمانے چلا تھا کیا زندگی اسے یہ موقع دینے والی تھی بھی یا نہیں۔وہ محض سوچ کر رہ گیا۔

****

ملک ہاؤس میں چار سوں خاموشی کا راج تھا۔لاؤنج میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود ایک سرد پن سا تھا جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

"وہ لڑکی گھر سے باہر نکلی تو نکلی کیسے۔میں نے انکار کیا بھی تھا اس کا آفس جانے کا تک کیا ہے ناجان نا پہچان میں تیرا مہمان والی بات ہو گئی اس کی تو۔"

یہ کامران ملک کی آواز تھی جو غصے سے پورے لاؤنج میں دندنا رہے تھے۔چہرے پہ پتھریلا پن چھایا ہوا تھا۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کا حشر بگاڑ دیتے جو ان کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے نہیں تھکتی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اب کیا آپ سے پوچھ کر نکلتی۔اتنے برے دن نہیں آئے ابھی ہمارے کہ کہی آنے جانے سے"
"قبل آپ سے اجازت لینی پڑے۔

لیزا تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے تلخی سے بولی تو رابعہ نے اس کے بازو کو جھٹکا دیتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا جس کی زبان بھی اپنی بہن کی جیسے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔لیزا کی برجستہ بات پہ وہ ہڑبڑا گئے۔

نہیں میرا مطلب ہے کہ اسے کم از کم گھر کے کسی مرد سے بات وغیرہ کرنی چاہیے کسی کو بتاتی بھی"
"نہیں ہے خود ہی جو جی میں آئے کرتی رہتی ہے۔

وہ فورا سے پہلے میٹھی چھری بنتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولے۔لیزا نے ستائشی انداز میں ان کی جانب دیکھا اور ایک نظر چہرہ جھکائے کھڑی اپنی ماں کو دیکھا جن کے چہرے پہ صاف پریشانی واضح تھی۔

وہ نکل سکتی ہے چچا جان کیونکہ وہ اس گھر کی مالکن ہے اور گھر کی مالکنوں کو کہی آنے جانے کی روک"
ٹوک نہیں ہوتی ویسے بھی وہ آفس ہی گئی ہو گی اپنے آفس ملک انڈسٹریز اس پورے پھیلے ہوئے کام
"کی اکیلی حقدار ہے وہ جو آپ کی طرح اس کام کو ڈبوائے گی نہیں اتنا تو میں یقین سے کہ سکتی ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شانے اچکا کر بے نیازی سے گویا ہوئی ساتھ ہی میز پہ رکھی باسکٹ سے سیب نکالتے دانتوں سے کترا تھا۔کامران کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا البتہ ان کی بیوی ابھی بھی تنک کر اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس کی زبان بھی آہستہ آہستہ اپنی بہن جیسی دراز ہوتی جا رہی تھی مگر فلحال وہ کچھ بھی غلط بول کر یہ موقع نہیں گنوانا چاہتی تھی تبھی ہولے سے ہنس دی۔

لل "لیزا بیٹا یہ آپ کے چاچو ہیں ایسی باتیں نہیں کرتے بھابھی آپ سمجھائیں نا ہم بھلا کیوں کسی کا برا چاہیں گے۔"

وہ ہولے سے ہنستے ہوئے بولی۔لیزا کو ان کی ہنسی زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی۔

"کیونکہ برے لوگ دوسروں کا برا ہی سوچتے ہیں کبھی آپ نے یہ سوچا ہے چچی جان کہ فلاں انسان اس قدر برا تھا مگر کام وہ بہت اچھے کیا کرتا تھا۔"

جواباً وہ بھی ان کی طرح ہی ہنستے ہوئے بولی۔کیا شان بے نیازی تھی وہ سب ایک لمحے کو عش عش کر اٹھے۔عمارہ نے چپکے سے اپنی جیب سے موبائل نکالتے کسی کو کال ملائی تھی تاکہ یہاں کی تمام آوازیں دوسری جانب بھی پہنچ سکے اور پھر جو ہونا تھا اس سے تو وہ اچھے سے آشنا تھی۔رابعہ نے اسے کھینچتے کھانچتے اپنے ساتھ اندر لے جانا چاہا مگر وہ ایک جھٹکے سے ان سے اپنی کلائی آزاد کروائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اور ہاں ایک اور بات میں پرسوں اپنے کالج کی ٹرپ کے ساتھ جا رہی ہوں آپ نے کہا تھا کہ بتا کر "

" جانا ہے تو یہ بات میں آپ کو بتا رہی ہوں یقیناً اب آپ سکون میں رہیں گے۔

وہ ان کی سماعتوں میں بم پھوڑتے رابعہ کے گرد اپنا حصار قائم کرتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی عمارہ نے سرعت سے فون کان پہ لگایا تھا۔

" سُن " سن لیا نا آپ نے بھائی اس چھٹانک بھر لڑکی کی زبان کو۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔ مقابل نے اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر خاموشی سے فون کاٹ دیا تھا۔ عمارہ اس کی حرکت پہ ایک نظر موبائل کو گھورتے شانے اچکا کر رہ گئی۔

" وہ کیوں کرتی ہے ایسے لیزا۔ وہ جانتی ہے کہ مجھے اس کی بدولت کس قدر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ "

رابعہ پریشانی سے پیشانی مسلتے تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

ماما کیوں شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ ہم سب جانتے " بوجھتے کیسے آپی کو اس اندھی کھائی میں جھونکنے کا سوچ سکتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہ رہے ہیں وہی کافی " ہے اب ان میں گھسنے کی ضرورت ہم لوگوں کو قطعی نہیں ہے۔

لیزا ان کے دونوں ہاتھ تھامتے سمجھانے والے انداز میں بولی جوا باًانہوں نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مگران کی بات اتنی بھی بری نہیں ہے وہ میری نظروں کے سامنے رہی مجھے اس سے بڑھ کر کیا" "چاہیے۔

وہ ابھی بھی اپنے فیصلے پر بضد تھی۔لیزا ان کی ایک تکرار پر ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔کیونکہ فالوقت انہیں سمجھانا مطلب ہے جس کے آگے بین بجانے کے برابر ہی تھا۔

ماما کیا ہم لوگ بھول جائیں کہ ان لوگوں نے آپ پہ کس قدر ظلم کیے ہیں کیا ہم یہ بات فراموش" کر دے سوری ماما یہ سب باتیں آپ بھول سکتی ہیں لیکن آپ کی بیٹیاں نہیں۔ٹھیک ہے کسی کو معاف کرنا اچھی عادت ہے میں اس بات کی تائید کرتی ہیں مگر اس وقت جب اگلا انسان بدل جائے اس کی فطرت بدل جائے مگر یہاں ایسا کچھ نہیں ہے ہم آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنے لئے کوئی غلط "فیصلہ نہیں کر سکتے ماما۔

گہرا سانس بڑھتے متانت سے گویا ہوئی اس کے لہجے میں ایسا خوش تھا کہ رابعہ ایک لمحے کے لئے جہاں کی تہاں رہ گئی۔اگلے ہی لمحے انہوں نے خاموشی سے سائیڈ پہ رکھا اپنا فون اٹھاتے اسے فون ملایا تھا۔اب انہوں نے سیدھی صاف بات اس سے کرنی تھی۔یہ لڑکی اس قدر ڈھیٹ کیسے ہو سکتی تھی۔ٹھیک ہے اگر شادی پہ رضامند نہیں تھی تو صاف انکار بھی تو کر سکتی تھی سب کے فیصلوں کے خلاف جا کر اپنی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہیلو مائی سویٹ ماں۔"

پہلی بیل پہ ہی دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا اور اس بات سے وہ اچھے سے واقف تھی کیونکہ وہ کبھی بھی ان کا فون اٹھانے میں دیری نہیں کرتی تھی۔لیزا انہیں فون میں مصروف دیکھ اپنا فون لے کر صوفے پہ بیٹھ گئی کیونکہ اب یہ بات خاصی لمبی چلنے والی تھی۔

مجھ سے بات مت کرو تم کیا ضرورت تھی آج آفس جانے کی نشاط تم رک سکتی تھی تمہارے چچا" جان کا غصہ۔

ان کے غصے کی ایسی کی تیسی۔بج گئی نا ان کی بینڈ۔ویسے لیزا کو فون دیجیے گا ایک منٹ یا ایسا کریں فون " سپیکر پہ ڈالیں۔

وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے کرسی سے پشت ٹکاتے گول گول گھومنے لگی۔

رابعہ نے اس کی بات پہ فون سپیکر پہ ڈالا تھا۔

"اوئے لیزا ایک پک تو بھیج دے ذرا پیارے چچا جان کی ان کی حالت سے حظ بھی تو اٹھانا ہے۔"

وہ مزے سے بولتی قہقہہ لگا کر ہنس دی۔لیزا کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔رابعہ حیرت سے ان دونوں بہنوں کو دیکھتی رہ گئی جو کسی کی بے بسی کا یوں فائدہ اٹھا رہی تھی۔انہوں نے بنا کسی دیری کے سرعت سے سپیکر بند کیا اور فون کان سے لگایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ کیا بدتمیزی ہے نشاط۔میں نے تم لوگوں کو بدتمیزیاں کرنا نہیں سکھایا کوئی کیا کرتا ہے کیا نہیں یہ ان کا فعل ہے اور تم کیا کرتے ہو کیا نہیں اس بات پہ سب سے پہلے انگلی میرے کردار پہ اٹھے گی۔"

وہ خالی خالی لہجے میں بولی۔نشاط جو مسلسل مسکرا رہی تھی ان کی بات پہ فوراسے بیشتر سنجیدہ ہوتے سیدھے ہو کر بیٹھی اور سرعت سے پیپر ویٹ تھامتے گھمانے لگی۔

"پہلی بات میری بھولی ماں۔آج کل کے دور میں جو جیسا ہے اس کے ساتھ بلکل ویسے ہی رہنا چاہیے بے وجہ کی شرافت بھی آپ کو مار دیتی ہے اور دوسری بات آپ کی تربیت کی جو انگلی اٹھائے گا اس کی انگلی توڑنا میں بخوبی جانتی ہوں۔"

اس کا لہجہ آخری حد تک پتھریلا تھا۔رابعہ اس کی باتوں پہ کسی حد تک سہم گئی تھی۔اتنا تو وہ جانتی تھی کہ کچھ بھی کر گزرنے پہ وہ اپنے باپ پہ گئی ہے مگر اس حد تک یہ بات وہ نہیں جانتی تھی مگر پھر بھی انہیں اپنی تربیت پہ پورا بھروسہ تھا۔

"ویسے چاچو کا تو چھوڑ ہی دیں مگر مجھے آپ کی سمجھ نہیں آرہی آپ کیوں میری شادی اس سے کروانے پر تلی ہوئی ہے۔اتنا سب کچھ برا ہونے کے باوجود آپ کیوں بزی تھی کہ میری شادی ہو وہ بھی اس نلے انسان سے۔مجھے تو وہ پورا خاندان ہی نلا لگتا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔اب جب اس کی ماں نے براہ راست بات کرنے کی ٹھان لی تھی تو وہ کیوں خاموشی اختیار رکھتی تبھی تپ کر بولی۔

"تم ان معاملات میں مت پڑو نشاط بس چپ رہو اور ہاں یا نا میں جواب دو۔"

ان کی غیر متوقع بات پہ کئی لمحے تو وہ ساکت رہ گئی۔یہ کس قسم کا جواب تھا۔

"یہ کس قسم کا جواب ہے ماں۔ایکسکیوزمی یہ کیا کپڑے خریدنے کی بات ہو رہی ہے کہ اس رنگ کے خریدنے چاہیے یا نہیں جو مجھے اس معاملے سے بے دخل کر رہی ہیں۔یہاں میری ہی شادی کی بات ہو رہی ہے اور میں ہی غیر ضروری ہوں۔سب جانتی ہوں میں اس بارے میں کہ آپ کیوں یہ سب کر رہی ہیں تاکہ بابا کی خواہشات کا پاس رکھو میں۔فار گوڈ سیک ماں بیٹیوں کے ذریعے اپنے رشتے بچانا بند کریں پلیز۔آج کل کے لوگوں کا المیہ ہے کہ بیٹیاں مار دو مگر رشتے بچالو۔یہ وہی لوگ ہیں ماں جس میں سے ایک بھی فرد آپ کو پسند نہیں کرتا تھا۔روز نئے قسم کے طعنے تو شے مار کٹائی یہ سب کچھ میں سب جانتے بوجھتے اپنے پیروں پہ کلہاڑی کیسے مار لوں۔آپ پلیز مجھ سے اب اس سلسلے میں کوئی بات مت کیجیے گا کیونکہ میں کچھ نہیں سنوں گی۔"

وہ تو جیسے ان کی بات پہ پھٹ ہی پڑی تھی۔رابعہ نے پریشانی سے اس کی بات کا ملاحظہ کرتے ہوئے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط میری جان سارے فیصلے ایک جانب مگر ابان بہت اچھا بچہ ہے میں جانتی ہوں اس بات کو۔مجھے عزت دیتا ہے مجھ سے محبت سے پیش آتا ہے ہاں زرا سا اکھڑ مزاج ہے مگر وہ دل کا بہت اچھا ہے میں نے پڑکھا ہے اسے تم میرے پہ ہوئے گئے ظلم کو بھلا کر اپنے لیے ایسا سوچ سکتی ہو۔اچھا پہنتا ہے پڑھا لکھا ہے باہر سے آیا ہے لیزا کو اتنی عزت دیتا ہے تم سے بھی تمیز سے مخاطب ہوتا ہے اور کیا چاہیے ایک لڑکی کو۔شادی کے بعد ویسے بھی بیوی خود ہی اپنے شوہر کو سنوار لیتی ہے تم بھی اسے سنوار لو گی۔"

وہ کسی بھی طرح اسے قائل کرنا چاہتی تھی کیونکہ ابان انہیں ذاتی طور پہ بہت اچھا لگتا تھا۔انہوں نے ہمیشہ سے پی اسے اپنا بیٹا ہی مانا تھا۔اس کے رویے سے بھی تو کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے یا مجھے پسند نہیں کرتا۔لیزا نے اس کی درجنوں تعریفوں پہ وہ جل کڑھ کر رہ گئی کیونکہ اس کے مطابق تو ابان میں ایک بھی خوبی نہیں تھی جلادوں کے سوا گھورنے کے علاوہ۔

"بہت اچھی تقریر کر لیتی ہیں آپ ماں مگر ایم سوری مجھے یہ رشتہ بلکل بھی منظور نہیں ہے۔میں اپنا ہر فیصلہ بلکل آزادی سے کرنے کی عادی ہوں مجھے کسی کے حکم کی غلام نہیں بننا کہ جو کچھ کہے میں اس کے کہے کے مطابق چلتی رہوں۔میں اس سے شادی نہیں کروں گی میرا فیصلہ ان تک پہنچا دیجیے

All Rights Reserved By Novels Lounge

گااور اگر نہیں پہنچا سکتی تو کوئی مسئلہ نہیں رات کو واپس لوٹ کر میں خود کہ دوں گی اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔"

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی تو اس کی بے نیازی پہ رابعہ دانت پیس کر رہ گئی۔ایک یہ لڑکی سب کچھ اپنی مرضی سے ہی کیوں کرتی تھی ان کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"اچھاماں میری ایک بہت ضروری میٹنگ ہے۔میں فون رکھتی ہوں واپس لوٹ کر اب ساری باتیں ہونگی۔"

وہ سپاٹ لب ولہجے میں بولی۔

"اور ایک منٹ لیزا کو فون دیں ذرا۔"

وہ فائلز کو سمیٹتے مصروف سے انداز میں بولی۔لیزا نے خاموشی سے ان سے فون تھام لیا۔

"پیکنگ وغیرہ کرتی رہنا ساتھ ساتھ۔"

اس کی بات پہ لیزا اسے ایک فلائنگ کس بھیجتی کھلکھلا کر ہنس دی۔

"اوو لو یو آپی۔"

"لو یو ٹو میرا بچہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

جواباً اُس کا محبت سے لبریز لہجہ لیزا کی سماعتوں سے ٹکرایا تو وہ کھل کر ہنستے کال کاٹ گئی۔ان دونوں کی محبت پہ رابعہ کھل کر ہنس دی تھی۔جو بھی تھا ان دونوں کی آپس میں جو محبت تھی اس کے یہاں سب لوگ گواہ تھے۔ کبھی وہ اپنی بہن کے حق میں بول اٹھتی تھی تو کبھی نشاط لیزا اکیلیے کسی کو بھی اس کی اوقات یاد دلانا نہیں بھولتی تھی۔وہ اس چل رہے تنازعے سے عاجز آتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور قرآن پاک پڑھنے کی نیت سے وضو کرنے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

****

"تمھیں کیا لگتا یہ سب جو میں کرنے والی ہوں وہ ٹھیک رہے گا۔کیا اس سے کچھ گڑبڑ تو نہیں ہو گی۔"

وہ اس وقت اپنی دوست کے ڈیڈ کے آفس کے موجود تھی جہاں اس کی دوست بھی اپنے ڈیڈ کے بزنس کو آگے پہنچا رہی تھی۔ثانیہ نے ہولے سے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"جیسی ہو ویسی ہی رہو نشاط۔یہ تمہارے بابا کا بزنس ہے۔بابا بتاتے ہیں کہ انہوں نے بہت محنت سے اس بزنس کو اس مقام پہ پہنچایا ہے اور اگر اب یہ سب کچھ تمہارے چاچو نے سنبھال لیا تو آگے جاکر بہت مشکل ہو جائے گی۔وہ تمہارا سب کچھ ٹھگ جائیں گے۔کچھ بھی نہیں بچے گا تمہارے پاس۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"مگر میں کیسے کروں گی یہ سب۔"

وہ بوکھلا گئی۔

"یکھو نشاط بزنس تم نے پڑھا ہے تم اچھے سے اس بارے میں جانتی ہو۔ مگر پھر بھی اگر کسی مقام پر تمہیں ہماری ضرورت پڑی تو ہم ہمیشہ کی طرح پیش پیش ہے۔ نہیں بات اس خوف کی کرسی کو سنبھالنے کی تمہارے لیے یہ کام بالکل بھی مشکل ہے تم جاتے ساتھ ہی وکیل کو بلواؤ اور اس معاملے کو کال کرو۔ ابھی تو سب کو یہی لگتا ہے نہ کہ تم آفس میں ہوں مگر تم یہاں ہوں یہ بات میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا اسی لئے بغیر کوئی خوف دل میں لئے اس کام کو یہی سے جاری کرو۔"

وہ نرمی سے بولتی مدھم سا مسکرا دی۔ نشاط کے چہرے پے ابھی بھی الجھن رقم تھی اور ثانیہ بات اچھے سے جانتی تھی کہ ایسا کیوں ہے۔

"چلو میں تمہیں ایک مثال دیتی ہوں اگر اس بزنس میں ہی کوئی نقصان ہو گیا تمہارے چاچو کے ہاتھوں تو اس سب کا الزام تمہادے بابا کے سر ہو گا اور بابا کے بعد جو ان کے وارث ہیں ان کے سر پہ۔ تمہارے چاچو تو اپنی فیملی کو لے کر ایک سائیڈ ہو جائیں گے تمہاری ماں اور بہن کا کیا ہو گا ان کا ولی وارث کون ہو گا۔ اتنا پڑھ لکھ گئی ہو تو کچھ بن کر دکھاؤ اپنی ماں کا فخر بنو غرور بنو انکا میری جان ہمت دو

All Rights Reserved By Novels Lounge

خود کو اور اس فیصلے پہ ڈٹ جاؤ۔اٹھو یہاں سے میں تمھں اپنا وارڈروب دکھاتی ہوں اس میں سے ایک لباس چوز کروا ور جاؤ اس جگہ جہاں پہ صرف تمہارا حق ہے۔وہاں کا جائزہ لو جا کر کیونکہ اب تمہیں ہی وہ سب سنبھالنا ہے۔"

وہ اس کا شانہ تھپتھپا کر بولتی آفس کے چھوٹے سے ہی کمرے میں وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔نشاط نے اس کی تقلید کی تھی۔اب وہ گھر سے تو کوئی ڈھنگ سے کپڑے پہن کر نکلی نہیں تھی۔اس نے اس کی الماری سے اس کا بلکل نئی لانگ شرٹ اور فلیپر نکالتے واشروم کی راہ لی تھی۔اگلے پندرہ منٹ میں وہ اپنے دل و دماغ کو راضی کرنے میں مکمل طور پہ کامیاب ہو چکی تھی۔مرجنڈا رنگ کی قمیض ساتھ سفید رنگ کا کھلا فلیپر پہن کر اس نے بالوں کو دونوں جانب سے ہلکا سا رول کرتے لبوں پہ ہلکا سا گلابی رنگ کا گلوز لگایا تھا۔ثانیہ کے زبردستی مسکارہ تھمانے پہ اس نے جی کڑا کر اپنی لامبی پلکوں کو مسکارہ لیتے مزید دو آتشہ کیا اور پیروں پہ نازک سی سینڈل پہنتے وہ اپنی زندگی کی ایک نئی شروات کرنے کو دل و جان سے تیار تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ ڈرائیور کے ہمراہ ملک گروپ اف انڈسٹریز کی جانب روانہ ہو گئی وہ جگہ جو اس کے بابا کا سب سے بڑا خواب تھا جسے آسمان کی بلندیوں پہ پہنچانا اس کے بابا کی خواہش تھی اور اب وہ اس خواہش کو پورا کرنے کیلیے ایک نئے سفر پہ نکل چکی تھی۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ایک عالیشان سی عمارت کے آگے اس کی سیاہ گاڑی رکی

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھی۔اس جگہ کو دیکھ ایک لمحے کیلیے اس کے وجود میں سکتا طاری ہو گیا۔آنکھیں ڈبڈبا گئی۔وہ خود پہ قابو پاتے اپنے ہاتھوں کی لغزش کو چھپانے کی خاطر ہاتھوں کو آپس میں پیوست کر گئی۔آنکھوں میں گلاسز لگائے وہ بے تحاشہ پر اعتماد دکھائی دے رہی تھی۔

"بی بی جی بیسٹ لک۔"

اپنے عقب سے آنے والی ڈرائیور کی آواز پہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنس دی تھی۔اس کی یہاں آمد سے وہ کس قدر خوش دکھائی دے رہا تھا۔

"تھینکیو بھیا۔"

وہ مسکرا کر بولتی ایک نئے عزم کے ساتھ ناک کی سیدھ میں تیز قدموں سمیت چلتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس کے چہرے پہ اب نرمی کا عنصر بھی موجود نہیں تھا۔بس ایک کھردرا پن چھایا ہوا تھا۔متوازن چال چلتے چلتے ایک منظر کو دیکھ وہ وہی تھمی تھی۔آنکھوں میں بے تحاشہ نمی در آئی۔باہر کھڑے گارڈرز حیرت سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھ رہے تھے جس کے لب آپس میں سختی سے پیوست تھے۔اس نے کونے میں لگے جالوں کو دیکھ تنفر سے سر جھٹکا اور ایک تنقیدی نگاہ پورے آفس میں دوڑائی تھی جہاں ہر جانب گہما گہمی چھائی ہوئی تھی۔سب آپس میں اس طرح خوش گپیوں میں محو تھے جیسے آفس میں نہیں بلکہ لارنس میں موج مستی کرنے کی خاطر آئے ہو۔وہ دونوں ہاتھ

All Rights Reserved By Novels Lounge

سینے پہ باندھتی مضبوط چال چلتی آفس کے عین وسط میں اکر رکی تھی۔آنکھوں میں ابھی بھی گوگلز ہونے کی بدولت کوئی اس کی آنکھوں میں چھپی کہانی نہیں پڑھ سکتا تھا۔اس کے اچانک درمیان میں آجانے سے ایک لمحے کو سب کے منہ رکے تھے اگلے ہی لمحے ان میں سے ایک لڑکا اٹھتے عین اس کے سامنے آیا اور سرتاپا ستائشی انداز میں اس کا جائزہ لیا تھا۔

"کیا بندی ہے یار ر۔دل دے گئ۔"

وہ باقاعدہ اپنے دل کے مقام کو سہلاتے ہوئے بولا۔

"کیا کبھی کوئی ایسی لڑکی نہیں دیکھی تم نے۔"

وہ افسوس کرنے والے انداز میں بولی۔اس لڑکے کی آنکھوں میں بے یقینی کی چھا گئی۔کیا مطلب اس لڑکی نے اسے مخاطب کیا تھا۔وہ تو غش کھاتا رہ گیا۔

"بس کیا کریں جی کبھی آفس میں ایسی کوئی آفت نہیں نا آئی۔"

وہ بے قراری سے بولتے اپنے دوستوں کے ساتھ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔نشاط نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور اس کے بائیں گال پہ نشان چھوڑ گیا۔فضا میں زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجتے ہی پورے افس میں موت کا سناٹا چھا گیا۔اس لڑکے کی آنکھیں لہو اگلنے لگی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"۔ تو ایک چھٹانک بھر کی لڑکی مجھ پہ ہاتھ اٹھائے گی ہے کون"

وہ بپھر کر غرایا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کی جانب لپکتا مقابل کی آواز پہ اس کا ہاتھ فضا میں ہی معلق رہ گیا۔

"تم سب کی باس۔ملک گروپ آف انڈسٹریز کی مالک نشاط ملک ڈاٹر آف عثمان ملک۔"

وہ اپنی آنکھوں پہ موجود چشمہ اتارتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔وہاں موجود سب ورکرز کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔وہ لڑکا تو اپنی جاب جانے کی خوف سے بے تحاشہ گھبرا گیا۔

"میم وہ۔"

"کال می سر اینڈ نتھنگ ایلس۔"

وہ ناگواری سے شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولی۔وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔

"مم۔مجھے معاف کر دیں وہ میں تو بس ڈئیر۔"

یو آر فائر مسٹر۔اپنا ریزیگنیشن لیٹر رسیپشن سے لیتے جائیے گا اور آئندہ اپنی غلیظ صورت مجھے "

"دکھانے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

وہ سرد مہری سے پھنکاری۔آنکھوں میں ایک تنبیہہ سی تھی۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"مگر میم سوری سر یہ آپ کے پی اے۔"

نشاط ملک کو لوگوں کی کمی نہیں ہے آج سے میں ڈیسائڈ کروں گی کہ کون اس آفس میں میرے انڈر" کام کرنے کے قابل ہے یا نہیں ہے گوٹ اٹ اور آئندہ کے بعد میری بات میں کسی نے مداخلت کی "تو اس کا اس آفس میں وہ آخری سیکنڈ ہو گا۔

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتی دو قدم آگے بڑھی معاً کسی چیز پہ نگاہ پڑتے ہی وہ رکی اور واپس مڑتے دائیں جانب چہرہ جھکائے کھڑے لڑکے کے نزدیک آئی۔اس نے سہم کر اس کی جانب دیکھا جواب کھینچ کر اس کی ٹائی کی ناٹ درست کر رہی تھی۔

اگلی بار یہ ٹھیک سے لگی گئی ہو یقیناً تمہیں اس آفس سے نکلنا بلکل پسند نہیں آئے گا۔"

وہ تمسخرانہ انداز میں بولتی آگے کی جانب بڑھی اور ایک جانب سے ٹشو لیتے بے ساختہ اپنا ہاتھ صاف کرتے اسے ڈسٹ بن کی جانب اچھالا تھا۔ تیز قدموں سے چلتے وہ جوں ہی آفس کی جانب بڑھی تو ایک لمحے کو ٹھٹھک کر رکی تھی کیونکہ آفس کے دروازے کے عین باہر کامران ملک کے حروف آویزاں تھے۔اس کے وجود میں نفرت کی لہریں دوڑنے لگی۔

میں تو بھائی سے اس قدر محبت کرتا ہون کہ آج تک ان کے آفس میں بیٹھتا ہوں یہاں تک کہ " "میرے افس کے دروازے کے باہر ان کے نام کے حروف آویزاں ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

چچا جان کے الفاظوں کی بازگشت جوں ہی اس کی سماعتوں میں ہوئی اس نے سختی سے جبڑے بھینچتے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اتارا اور اسے اپنے اسسٹنٹ کی جانب اچھالتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ کرسی پہ جگہ سنبھالتے ہی اس نے تشکر بھرا سانس خارج کیا تھا۔

"جی سر۔"

وہ مودب لہجے میں گویا ہوا۔ نشاط جو آفس کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

ہاں آج سے ہی یہ کام شروع کرو اس آفس میں جتنے بھی ورکرز ہیں ان کا ایک بار پھر سے انٹرویو" ہو گا اور وہ ذاتی طور پہ میں لوں گی پھر اس سیٹ کے مطابق جو مجھے بہتر لگا اس چیز کا فیصلہ بھی میرے "سر ہے۔ آج سے اس آفس میں مجھے گندگی نہیں برداشت۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔

یو مے گو ناؤ اور آپ اس آفس میں آج تک کیا کیا ہوا ہے پچھلے دنوں میں میٹنگز کوئی نقصان نفع ہر" "چیز تفصیل سے مجھے بتاتے جائیں بغیر کسی ہیرا پھیری کے اور ثبوت کے ساتھ۔

مینیجر کو جانے کا عندیہ دیتے اس نے اسسٹنٹ کو مخاطب کیا جو خود ڈرا سہا دکھائی دے رہا تھا نشاط نے آنکھوں کے اشارے سے اسے سامنے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے ہاتھوں سے وہ فائلز تھام

All Rights Reserved By Novels Lounge

لی۔اب وہ باری باری ایک ایک فائل کی تفصیلات اس کی سماعتوں میں اتار رہا تھا جسے سنتے اس کے چہرے کے تاثرات بگڑتے چلے جارہے تھے۔اس نے سختی سے دانت پہ دانت جماتے مٹھیاں بھینچ لی۔

****

گھڑی شام کے سات بجارہی تھی۔موسم بھی اب صبح کی نسبت کافی خوشگوار تھا مگر اس کے دل کے موسم میں ادھم مچا ہوا تھا۔اس کا دل درد سے پھٹ رہا تھا۔کیا وہ اتنا گیا گزرا تھا کہ اپنے بھائیوں کیلیے کچھ کر نہیں پارہا تھا ان بھائیوں کیلیے جنہیں وہ اپنے چھوٹے بچے مانا کرتا تھا۔وہ مریل قدموں سے چلتے جوں ہی گھر کے اندر داخل ہوا گھر کی حالت دیکھ اس کا دماغ سرعت سے گھوم گیا۔پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔گھر کی حالت جوں ہی توں ایسی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔وہ سختی سے جبڑے بھینچتے تن فن کرتے جوں ہی اندر داخل ہوا لاؤنج میں کوئی موجود نہیں تھا۔اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔بابا کے کمرے میں دیکھنے کے بعد اس کا رخ سمیر اور آویز کے کمرے کی جانب تھا مگر وہاں پہنچ کر اسے حیرت اور ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ بابا اریز زبردستی دوا کھلانے کے جتنوں میں تھے البتہ سمیر روہانسا منہ بنائے ان کے نزدیک ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہو گیا آپ سب کو اور یہ اریز۔اف یا خدایا یہ کیسے ہوا بابا۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جونا سمجھی سے بولتے آگے بڑھ رہا تھا اس کے پاؤں میں پٹی دیکھ تیز قدموں سے اس کی جانب آیا اور اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے متفکر سا بولا۔

"کچھ نہیں پتہ بس یہ چھوٹی موٹی چوٹیں۔"

بھائی وہی باہر جو دروازے کے ساتھ ایک راڈ سے نکلی ہوئی ہے اس نے جیسے ہی فرش پہ پانی پھینکا" پھسلن کی وجہ سے وہ راڈ اس کے پاؤں میں پھڑ گئی اتنا خون نکلا اس کے بعد اس لیے بولتا ہوں کہ وہ "ٹھیک کروالیں مگر کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔

زیشان جو بات کو سنبھالنے کی کوششوں میں تھے سمیر کی چلتی زبان کی بدولت وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئے کیونکہ عالم کے چہرے پہ سرخی پھیلتی جا رہی تھی۔

بس کر جاؤ سمیر۔ ابھی تو وہ باہر سے لوٹا ہے تم کیوں اس کے پیچھے پڑ جاتے ہو اب کیا وہ تم لوگوں کی" "خاطر خود کو بیچ آئے۔

ذیشان غصیلے لہجے میں بولے تو سمیر انگلیاں چٹخا کر رہ گیا۔ آریز کی نگاہیں عالم کے چہرے پہ جمی تھی جہاں شرمندگی کے آثار صاف واضح تھے۔

بھائی میں بلکل ٹھیک ہوں یہ تو بلکل چھوٹی سی چوٹ ہے اور ویسے بھی بابا کہتے ہیں مردوں کو بہادر" "بننا ہوتا ہے وہ ایسی چھوٹی موٹی چوٹوں پہ روتے نہیں ہے بلکہ چٹانوں کی طرح مضبوط ہوتے ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مدھم سا مسکراتے اس کے سینے سے لگتا ہوا بولا۔ ناجانے اسے کس قدر تکلیف ہو رہی ہو گی عالم سوچ کر رہ گیا۔ اس غربت نے کہاں سے کہاں پہنچادیا تھا۔ وہ پریشانی سے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرا گیا۔

"کیا ہوا پتر کوئی کام نہیں بنا کیا۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولے تو وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔

بابا بہت خوار ہوا ہوں صرف اس جاب کی بدولت مجھے اپنا"

کچھ نہیں چاہیے بابا کچھ بھی نہیں مجھے صرف ان لوگوں کی ٹینشن ہے یہ کیوں میری بدولت کسی احساس کمتری میں مبتلا ہوں۔"

وہ سمیرا اور آریز کو ایک دوسرے میں مصروف دیکھ بوجھل لہجے میں بولا۔ وہ اس کی بات پہ مدھم سا مسکرا دیے۔

کیا سچ میں تمہاری بدولت عالم تم تو صبح سے شام تک باہر رہتے ہو ان کے لیے کمانے کے نت نئے" طریقے ڈھونڈتے ہیں تو پھر تم کیسے ذمہدار ہوئے ان سب چیزوں کیلیے خود کو ذمہدار ٹھہرانا چھوڑ دو۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولے۔عالم نے گہرا سانس بھرتے ان کی جانب دیکھا جن کی پیشانی پہ ایک شکن بھی نہیں آتی تھی کیا اتنی مشکلات کے باوجود کوئی انسان اس قدر پرسکون ہو سکتا تھا۔وہ فقط سوچ کر رہ گیا۔

"خیر تم بتاؤ جاب کا کیا بنا آج تو کافی چانسز تھے نا۔"

وہ اب کی بار سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

"بابا میں جہاں تک پڑھا ہو وہاں تک میرا ریکارڈ کافی بہترین گیا ہے مگر ان کا کہنا ہے کہ میری تعلیم اس پوسٹ کے لحاظ سے کافی حد تک کم ہے جس پہ مجھے رکھا جانا تھا تبھی انہوں نے انکار کر دیا اور میری جگہ ایک لڑکا جو سفارش پہ آیا تھا اسے رکھ لیا۔ویسے بھی جتنی مرضی عالیشان ڈگریاں لے کر گھوم لو اس ملک میں جاب ملنی بس سفارش والوں کو ہی ہے۔بہت برا وقت ہے بابا مشکلات سر پہ ہیں۔"

وہ تھکی تھکی مسکراہٹ سمیت بولا۔وہ اس کے چہرے پہ تھکان دیکھ ہولے سے مسکرا دیے۔

"برا وقت ہے نا تو بیت جائے گا میری جان۔جہاں برا ہے وہاں اچھا بھی آئے گا وہ جو پاک ذات ہے نا وہ کسی پہ اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتی۔اسی لیے کہتا ہوں کہ بس اس پاک ذات کا شکر ادا کیا کرو جس نے رہنے کو چھت دی ہے ورنہ آج کل تو لوگ فٹ پاتھ پہ نا جانے کہاں کہاں سو رہے

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہوتے ہیں۔ ہمیشہ خود سے نچلے طبقے کو دیکھنا چاہیے اور شکر کرنا چاہیے کہ آپ بھی کسی سے اوپر ہیں۔ پھر دیکھنا احساس کمتری بلکل نہیں ہو گی۔"

وہ مدھم لہجے میں بولے۔ عالم ان کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا۔

"کل کا دن ایک بار پھر سے ایک نیا سورج لے کر نمودار ہو گا نئی خوشیاں نئی امیدیں بس امید کا دامن کبھی نہیں مت چھوڑنا امید ہے تو انسان ہے امید سے ہی تو انسان آباد ہے۔"

ان کی بات پہ وہ ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں میں فلحال اب گھر کا کام نپٹا لوں۔ آٹھ بجنے والے ہیں۔ ایسا کرتا ہوں پہلے آریز اور سمیر کا کمرہ کر دیتا ہوں تا کہ وہ سکون سے سو جائیں پھر میں باہر کا کام کر لوں گا۔"

وہ نرمی سے بولتے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ ذیشان نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔

"بھائی آپ رہنے دیں میں کر لیتا ہوں۔ آپ تھک گئے ہونگے۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے تم بس اسے باتوں میں الجھائے رکھو۔ تھکا ہوا مجھے تم ایسے کہ رہے ہو جیسے میں دن کا کڑوڑوں روپے کما کر لا رہا ہوں طنز مت کیا کرو مجھ پہ۔"

وہ ہنس کر بولتے اس کی بات ٹال گیا مگر اس کے لہجے میں چھپی اذیت کسی کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اسی لیے بولتا ہوں کہ شادی کر لو شادی کر لو۔ ضروری نہیں کہ ایک عورت جیسی ہو دوسری بھی" ویسی ہی ہو پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی مگر تم سب کو ایک ہی پلڑے میں تولتے ہو نا جانے کیا "چاہتے ہو سمجھ سے باہر ہے میری۔

وہ اسے خود ہی صفائی میں مصروف دیکھ سر جھٹک کر غصے سے بولے جو اسی سیاہ رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا جو وہ صبح پہن کر گیا تھا کالر کے بٹن لاپرواہی سے کھلے ہوئے تھے۔ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ پینٹ ٹخنوں سے اوپر چڑھائی ہوئی تھی۔ان کی معمول کی تکرار پہ عالم نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ایک بیزاری سی اس کے وجود پہ چھا گئی تھی۔ وہ اچھے سے جانتے ہیں کہ صرف شادی کی بات سے ہی وہ اس قدر چڑتا ہے مگر انہیں نا جانے کیا تھا جو وہ مسلسل ایک ہی بات کر اسے مزید چڑاتے تھے۔

بابا بات لڑکی کی نہیں ہے ساری بات ہی شادی کی ہے جو کہ کرنی ہی نہیں چاہیے۔ یہ جو ہم چار ہیں" نا اچھے سے گھر کو چلا رہے ہیں اگلی آ کر گھر کا نظام درہم برہم کر دے تو اس کے بعد کیا ہو گا معاف کریں مجھے آپ اور اگر زیادہ ہی شوق ہو رہا ہے تو آپ سمیر کی شادی کر دیں گھر میں عورت چاہیے نا تو آ جائے گی کیونکہ میرے نزدیک شادی کرنے سے لاکھ گناہ درجے بہتر ہے کہ بندہ خود کشی "کر لے۔ شادی کے بعد روز روز مرنے سے بہتر تو پھر ایک ہی بار کی موت ہے نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی بات پہ جہاں سمیر بدک کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا وہی ذیشان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

کیا مطلب اتنے بڑے کھوتے کو چھوڑ کر میں اس بچے کی جان کو مشکل میں ڈال دوں۔ تمہاری تو"

"منطق ہی نرالی ہے عالم میاں جاؤ اپنے دماغ کا علاج کرواؤ۔

وہ تو اس کی بات پہ تپ ہی گئے تھے تبھی اسے زبردست قسم کی جھاڑ پلاتے ہوئے بولے مگر جواب میں وہ بے نیازی سے ہاتھ جھلاتے ان کی بات کو ہوا میں اڑا گیا۔

میری بات تحمل سے سن آج نہیں تو کل اس گھر کو عورت کی اشد ضرورت ہے اور یہ بات تجھے" اچھے سے ازبر ہے۔ کل کو یہ دونوں اپنی پڑھائی میں مصروف ہو جائیں گے تو جاب میں مصروف اور "میں تو ویسے بھی بوڑھی جان ہوں کب تک چلوں گا آخر کبھی نا کبھی تو جان کی بازی ہارنی ہی ہے۔

وہ اسے متانت سے سمجھانے والے انداز میں بولے۔ جس کے ماتھے کی رگیں آخری حد تک پھولی ہوئی تھی۔ وائپر پہ اس کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ نیلی رگیں ابھری ہوئی تھی۔

"اچھا کون کرے مجھ غریب سے شادی۔ ذرا یہ بھی بتائیں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔ لہجے میں ایک کاٹ سی تھی۔ سمیر نے بھنویں سکیڑی۔

"اچھے بھلے ہینڈسم ہیں آپ بھائی ایسے ہی کوئی بھی لڑکی آپ پہ فدا ہو جائے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر گردن اکڑا کر اس کا حوصلہ بڑھانے کی خاطر بولا۔اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"ہاں نا بلکل سلمان خان شاہرخ خان جیسے کمال مست پرسنیلٹی ہے آپ کی۔لے اب دیکھیں کسی کی آنکھیں ایسی کانچ سی ہونگی۔فین ہو جائے گی اگلی۔"

وہ ایک ادا سے بولا۔عالم نے ایک تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی۔

"جی بلکل شاہ رخ خان ہی ہوں میں مگر افسوس لنڈے کا۔اور کیا بول رہے تھے تم میری فین ہو گی وہ مجھ غریب کی۔اس دور میں غریبوں کو دور سے ہی دیکھ کر لوگ تھوک دیتے ہیں بس پیسہ چلتا ہے۔جس کے پاس پیسہ ہے بنگلہ ہے گاڑی ہے اس کے پاس لڑکی بھی ہے اور جس کے پاس اس میں کچھ نہیں اس کے پاس لڑکی بھی نہیں۔"

وہ بے دلی سے آنکھیں گھما کر بولتے مزید تیزی سے زمین پہ وائپر مارنے لگا۔معاً کچھ یاد آتے ہی وہ تھما اور واپس اپنا رخ ذیشان کی جانب کیا۔

"ویسے بابا عورت ہی چاہیے نا تو آپ کیوں نہیں شادی کر لیتے۔"

وہ مزے سے آنکھیں گھما کر دل جلانے والے انداز میں بولا۔ذیشان کی آنکھیں صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

استغفر اللہ نعوذ باللہ یہ کیسا دور آگیا ہے کہ اب بیٹا اس عمر میں اپنے باپ کو شادی رچانے کی تاکید "
کر رہا ہے۔ کیا شرم بیچ آئے ہو۔ یا اللہ مجھے معاف کری سچ میں اس اولاد کو اس دنیا میں لا کر کوئی گناہ ہی
"کر دیا ہے میں نے۔

وہ جھنجھلا کر بولتے غصے سے بڑبڑاتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی وہ بے نیازی سے
شانے اچکا کر رہ گیا۔

"ویسے بھائی اگر بابا کی وائف آئے گی تو کیا ہم ان کو ماما کہیں گے۔"

آریز کی غیر متوقع بات پہ عالم کی انکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

بکواس نا کیا کرو فضول بات بولی ہے میں نے بس جس بات کو سنجیدہ لینا ہوتا ہے اسے لینا نہیں اور "
"جس کو نہیں لینا اسے تو تم نے لازمی سنجیدہ لینا ہے۔ سارے دماغ چاٹنے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں۔

اب اس کی آواز باہر صحن سے آرہی تھی۔وہ مسلسل غصے سے بول رہا تھا اور وہ سب جانتے تھے اب
جب تک اس کے ہاتھ چلیں گے اس کا منہ بھی اسی رفتار سے چلے گا۔ سمیر نے چور نگاہیں پردے سے
پار صحن میں بیٹھے عالم پہ ڈالی جو کس قدر مہارت سے آٹے کی گول گول پیڑے بناتے پلیٹ میں رکھ
رہا تھا۔آج کھانا شاندار ہونے والا تھا یہ بات ان دونوں اچھے سے اذبر تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ویسے میں ایک بات سوچ رہا ہوں تم نے شامی کی بھابھی کو دیکھا ہے وہ کس قدر سڑیل ہے اس"
بیچارے کو ماں باپ کی غیر موجودگی میں پوچھتی بھی نہیں ہے اگر عالم بھائی کی بھی کوئی ایسی اگئ تو وہ
بھائی کو ہم سے دور کر دے گی۔ بہت اچھا کرتے ہیں بھائی جو شادی کیلیے رضامند نہیں ہوتے وہ اگر
"بری ہوئی تو ہم پھر کیا کریں گے۔

سمیر کو ایکدم اپنے دوست شامی کا دکھ یاد آیا تو وہ آریز کے سامنے اظہار کرنا نہیں بھولا جس کے
چہرے پہ بھی اس کی بات سے افسردگی چھاچکی تھی۔

اس کیلیے ہمیں گھر کا ہر وقت بنا بھائی کے کہے پورے وقت پہ کرنا ہوگا ورنہ بابا توان کی شادی"
"کروادیں گے نا پھر مجھے بھی بھائی ویسے پیار نہیں کریں گے۔

وہ اپنے اپنے ذہنوں کے لحاظ سے مفروضے لگانے میں محو تھے۔اس کے برعکس توے پہ روٹیاں سینکنے
میں مصروف عالم کا بڑبڑانے کا کام ذور وشور سے جاری تھا۔

****

بس کر جاؤ لیزا کیا کیا لے کر جاؤ گی صبح سے اب تک بس پیکنگ میں ہی مصروف ہو کبھی کچھ ڈالتی تو"
"کبھی نکالتی ہو میرا دماغ گھوم گیا ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

رابعہ اسے مسلسل اپنے بیگ اور کپڑوں سے الجھتا دیکھ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی تو وہ تمام کپڑوں کو بیڈ پہ پھینکتے منہ بسور گئی۔

"ماما میرے پاس کوئی ڈھنگ کے کپڑے ہی نہیں ہے مجھے سچ میں کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیا پہنوں اور کیا نہیں۔"

اس کے لہجے میں دنیا جہاں کا دکھ سمٹ آیا تھا اور رابعہ وہ تو ہونقوں کی طرح ڈھیروں ڈھیر بیڈ پہ گرے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی جس میں سے بہت سے اس نے پہنے بھی نہیں تھے۔وہ یہ بات کس تک سے کر سکتی تھی۔

"تم خاموش رہو تمہاری پیکنگ میں کر دوں گی اور آنے دو نشاط کو ذرا اس سے بھی پوچھتی ہوں بھلا کیا ضرورت ہے سر پہ اتنا چڑھانے کی۔فضول کے چونچلے ہیں بس۔"

وہ سخت نالاں نظر آرہی تھی۔لیزا نے ناراضگی سے ان کی جانب دیکھا جو اس کے کپڑوں کو ڈھنگ سے سمیٹتے بیگ میں رکھنے میں مصروف تھی۔

"اب کیا یہی بیٹھی رہو گی موبائل میں مصروف۔اٹھو اور جاؤ میرے لیے ایک چائے کا کپ بنا کر لاؤ سر درد کرا دیا ہے تم دونوں بہنوں نے میرا۔میری زندگی تو ویسے بھی تم دونوں کے درمیان گھن چکر ہو کر رہ گئی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اپنے موبائل کوان کے عتاب کے نشانے پہ دیکھ وہ سرعت سے کھسکنے والے انداز میں کمرے سے نکلی تھی۔

افف شکر ہے ابھی آپی نے ماما کو پکنک ڈیسٹینیشن کا نہیں بتایا ورنہ وہ تو کبھی نا مانتی ہاں گردن ضرور"

"اڑا دیتی۔

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے بڑبڑانے والے انداز میں بولتے بے دھیانی میں کچن کی جانب بڑھ گئی

جہاں عمارہ پہلے ہی موجود فریج سے پانی کی بوتل نکال رہی تھی۔لیزا اسے دیکھ کر ناک منہ چڑھا کر رہ

گئی اور بغیر اسے مخاطب کیے پین چولہے پہ رکھتے اس میں چائے کا سامان ڈالا تھا۔

"تو پھر تم جا رہی ہو ٹرپ پہ آخر کار۔"

اس کے تمسخرانہ لہجے پہ لیزا سختی سے لب بھینچ کر رہ گئی جو جان بوجھ کر اسے چڑا رہی تھی۔لیزا نے

اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تو وہ سلیب سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے۔"

وہ کیلا کھاتے ہوئے مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔لیزا نے ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالی۔

"اور میں تمہیں جواب دینا پسند نہیں کرتی اسی لیے اپنا یہ غبارے جیسا منہ لو اور دفعہ ہو جاؤ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔اس کی بات پہ وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئی۔

"یہاں کیا کرنے آئی ہو۔"

وہ اسے مسلسل خود کو گھورتا پا کر تند لہجے میں بولی۔اس نے بائیں آنکھ دباتے مزے سے ایک اور کیلا اٹھایا تھا۔

تمہیں یہ بتانے کیلیے کہ یہ جو تم پلیننگ کرتی پھر رہی ہو کسی کام کی نہیں ہے جاؤ گی تو تم کبھی نہیں" "مجھ سے لکھوالو۔آج تک میں نہیں جا پائی تو تم کس کھیت کی مولی ہو لیزا اپیزا۔

وہ ذہر خند لہجے میں اسے باور کرانے والے انداز میں بولی۔اس کی بات پہ لیزا دلکشی سے مسکرائی تھی۔

اچھا اب بتا لیا نا۔تسلی تو خوب ہوگئی ہوگی تو اب مجھ پہ ایک مہربانی کر وانیڈ گوٹو ہیل اور" دوسری بات تمہارے نا جانے کی تو تمہارے گھر والوں کو یہ پریشانی تھی کہ تم انتہائی موٹی ہو کسی کے اوپر گر پر گئی تو اگلے انسان کا سیدھا اوپر کا ٹکٹ کٹتا۔موٹی ٹھونسا کم کرو کسی دن اپنی جگہ سے ہلا بھی "نہیں جائے گا اگر اسی مقدار سے کھاتی رہی تو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے پاؤں پہ پاؤں مارتے تلملانے والے انداز میں بولی۔اس کی توقع کے عین مطابق عمارہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ایک نظر اپنے سراپے پہ ڈالی تھی۔

کوئی موٹی نہیں ہوں میں دیکھو اتنی سمارٹ ہوں میری تو بیوٹی بونس بھی نظر آتی ہے اور پیٹ دیکھو "کیسے ساتھ لگا ہوا ہے۔"

وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتی جتانے والے انداز میں بولی۔اس دوران وہ چپکے سے آدھا کھایا ہوا کیلا ٹوکری میں رکھ چکی تھی۔

"عمارہ تم کہاں ہو یار۔ نظر نہیں آ رہی اتنی پتلی ہو گئی تم کہیں ہوا کے ساتھ تو نہیں اڑ گئی۔"

لیزا معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولتی آخر میں قہقہہ لگا کر ہنس دی۔عمارہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر اس کے سمارٹ سے سراپے پہ ڈالی جو گلابی رنگ کے سوٹ میں دمک رہی تھی ڈوپٹہ مفلر کی صورت میں گلے کی زینت بنا ہوا تھا اور بالوں کو ہمیشہ کی طرح اونچی پونی میں مقید کیا ہوا تھا جس میں سے چند آوارہ لٹیں نکلتے اس کے گالوں کو بوسہ دے رہی تھی۔وہ جلتے بھنتے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

آئی بڑی پتلی ہوں میں۔بیوٹی بونس پہ جو دو کلو گوشت چڑھا ہوا ہے وہ نظر نہیں آتا موٹی بھینس "کو۔ویسے اس میں اس کا بھی کوئی قصور نہیں بھلا کبھی کوئی موٹا مانا بھی ہے کہ وہ موٹا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ منہ بگاڑ بگاڑ کر اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی ساتھ ہی ہاتھ پہ ہاتھ مارتے قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ معاً وقت کا خیال کرتے ہی اس نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور ساتھ ہی کپ میں چائے انڈیلنے لگی۔ اس سے پہلے کہ پین سینک میں رکھ کر واپس مڑتی اپنے عقب سے آنے والی بھاری قدموں کی چاپ پہ ناجانے کیوں اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ ہاتھ بے ساختہ کپکپائے تھے۔ اس نے چور نگاہوں سے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں وہ فریج میں جھکا کچھ نکال رہا تھا۔

"آلتو جلال تو آئے ابان کو ٹال تو۔ آلتو جلال تو آئے ابان کو ٹال تو۔"

وہ آنکھیں میچتے مسلسل اسی چیز کا ورد کر رہی تھی۔ اسے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا اس وقت بے تحاشہ مشکل کام محسوس ہوا تھا۔

"اب تو نہیں ٹلے گا یہ ابان۔"

اس کی سرد سرگوشی اپنی سماعتوں میں اترتے دیکھ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تو وہ سرد نگاہوں سے اسی کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ لیزا نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جو ہمیشہ کی طرح سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کلائی میں ڈائل کی گھڑی شاید وہ ابھی ابھی واپس لوٹا تھا تبھی چینج نہیں کیا تھا۔ اس نے اندر واپس خود سر لیزا نے سر اٹھایا تھا۔

"ایسے ڈنڈے مار مار کر اس بلا کو ٹالوں گی نا کہ اس کا بھی لطف دوبالا ہو جائے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دانت کچکچاتے بڑبڑانے والے انداز میں بولی۔اس کی آواز ابان کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہ سکی تبھی گہرا سانس بھرتے اس سے دو قدم کا فاصلہ اختیار کر گیا۔

"عمارہ کو کیا بولا تم نے۔رو رہی تھی وہ۔"

وہ گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے بولا۔لیزا نے سر جھٹکا۔

"آ گیا عمارہ کا بھائی۔مجھے تنگ کر رہی تھی جب میں نے تنگ کیا تو موٹی سچ میں تنگ ہو گئی۔"

وہ ہاتھ جھلاتے ناگواری سے بولی۔ابان کی تیوریاں چڑھی۔

"میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ اسے اس طرز مخاطب سے مخاطب نا کیا کرو۔"

وہ کڑے لہجے میں اس سے استفسار کر رہا تھا۔لیزا ناک منہ چڑھا کر رہ گئی ہے۔

"تو کیا وہ موٹی نہیں ہے۔ بھئی اب مجھ سے کم از کم یہ چونچلے نہیں ہوتے کہ کسی کو خوش کرنے کی خاطر جھوٹ بولوں جو جیسا ہے ویسا ہی بولوں گی نا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے دل کی بھڑاس خاموشی سے باہر کی جانب بڑھتی ابان کی سخت آواز پہ اس کے رہے سہے ہوش میں ہوا ہو گئے۔ مطلب وہ جس چیز سے ڈر رہی تھی وہ چیز اسکے سامنے آکر شان سے کھڑی ہو چکی تھی۔

"ٹرپ کہاں جا رہی ہے تمہاری۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سنجیدگی سے بولتی پانی کا گلاس لبوں سے لگالیا۔لیزا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔اس کا رہا سہا اطمینان کہی غائب ہو گیا تھا۔

"جہاں مرضی جائے آپ سے مطلب۔آپ کو میرا ابا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ حتی الامکان اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولی۔ابان کی آنکھوں میں سرد پن عود آیا۔اس نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قدم اس کی جانب بڑھائے جس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔

میں پوچھ رہا ہوں کہ ٹرپ کہاں جا رہی ہے یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔تمیز سے جواب دو"
"ورنہ جواب نکلوانا مجھے اچھے سے آتا ہے۔

وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑستے سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوا۔

میں نہیں بتاؤں گی آپ کو۔ناہی میرا آپ سے اس قسم کا کوئی رشتہ استوار ہے تو برام کرم میرے"
"سر پہ چڑھ کر مت ناچیں۔

وہ ضدی لب و لہجے میں بولتی ٹرے پٹخنے والے انداز میں سلیب پہ رکھتے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"معافی نہیں ملے گی لیزا ملک سو فرسٹ آنسر مائی کویسچن۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھا۔اس نے تھک ہار کر ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"نادرن ایریاز۔ایک ہفتے کیلیے۔"

وہ ہولے سے بولتی چہرہ جھکا گئی۔ابان نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اوہ ڈیٹس گڈ بٹ ناٹ فور یولیز ا کیونکہ تم اب وہاں نہیں جارہی ہو۔اینڈ اٹس مائی آرڈر اور میرا حکم "

"تمہاری سر آنکھوں پہ ہونا چاہیے گوٹ اٹ۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے اعصابوں پہ بم پھوڑ چکا تھا۔اس نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جس نے ہمیشہ کی طرح اس کے خوابوں کو چکنا چور کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگایا تھا۔

یہ حکم میرے پہ مت چلائیں آپ۔اللہ نے بہن دی ہے آپ کو اس پہ چلائیں میری ماں بہن ابھی "

زندہ ہے اس گھر میں وہ میرا اچھا برا جانتی ہے میں آپ کی بات نہیں مانوں گی کبھی نہیں مانوں

"گی۔نشاط آپی نے رضامندی ظاہر کر دی ہے تو آپ کون ہوتے ہیں انکار کرنے والے۔

وہ تڑخ کر بولتی اس کی شرٹ کے کالر کو مٹھیوں میں بھینچ گئی۔ابان نے ناگواری سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا اور اس کے ہاتھوں کو سختی سے دباتے نیچے کی جانب جھٹکا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نیکسٹ ٹائم کیلیے اپنی حدیں تجاوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور رہی بات میں کون ہوتا ہوں انکار" کرنے والا تو یہ جب نشاط لوٹے گی تو اس سے پوچھ لینا۔اور آخری بات تائی امی کو چائے دے کر "میرے کمرے میں بھی ایک کپ چائے پہنچاؤ اور یہ تمہارے لیے عمارہ کو رلانے کی سزا ہے۔

وہ برفیلے لہجے میں اس کی سماعتوں میں صور پھونکتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی وہ اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچتی پیر پٹخ کر رہ گئی ہمیشہ سے یہی تو ہوتا آیا تھا کہ وہ جب بھی اس کا کوئی پلین بنتا تھا ابان صاحب آکر اس کے سارے ارادوں پہ پانی پھیڑ دیتا تھا اور پھر وہ روتی بلکتی رہ جاتی تھی۔ابھی بھی ہمیشہ کی طرح اس نے اس کی امیدوں پہ پانی ہی پھیرا تھا۔لیزا کو ڈھیروں رونا آیا تھا معاً چائے کا خیال کرتے وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی رابعہ نے اس کا بیگ تیار کر کے ایک جانب رکھ دیا ہوا تھا اور اب وہ خود صوفے سے پشت ٹکائے بیٹھی ستانے میں مصروف تھی۔ان کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھ اس کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔وہ دل ہی دل میں اس کو ڈھیروں القابات سے نوازتے چائے کی ٹرے لیے رابعہ کی جانب بڑھ گئی۔

شکر ہے تم آگئی ہو مجھے لگ رہا تھا جیسے چائے آج کی صدی میں بلکل نہیں آئے گی ضرور کچن میں" جا کر موبائل کی دنیا میں گم ہو گئی ہو گی ہے نا اور کوئی کام تو ہے ہی نہیں اس لڑکی کو۔گھر کے کام

All Rights Reserved By Novels Lounge

کرنے کو کہ دو تو ڈھیروں موت نظر آتی ہے اور موبائل دے کر ایک جانب بٹھا دو تو پورا دن بھی استعمال کرتی رہے گی تو کوئی فکر نہیں ہو گی۔"

وہ اسے ہمیشہ کی طرح موبائل کا طعنہ دینے سے باز نہیں آئی تھی اور ان کے ساتھ بیٹھے لاڈ صاحب ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے سپاٹ چہرے سمیت بیٹھے تھے۔ یقیناً وہ رابعہ سے ملنے آیا تھا اور اپنی اسی عادت کی بدولت اس نے رابعہ کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا تھا۔

"ماما میرا موبائل کمرے میں ہی تھا۔ آپ سب کو تو ویسے ہی موقع چاہیے مجھے بولنے کا۔ جس کا جی چاہتا ہے آتا ہے باتیں سناتا ہے اور چلا جاتا ہے۔"

وہ ان سب کی باتوں سے تنگ آ کر تلملا کر بھرائے لہجے میں بولتی تن فن کرتی اس سے پہلے باہر نکلتی ابان کی آواز نے اس کے قدم وہی روکے تھے۔

"رونے کا شغل بعد میں کر لینا پہلے چائے پہنچا دو میرے کمرے میں۔ ایک تو بات بات پہ یہ جو تمہارے ٹسوے ہیں نا نا جانے کیوں نکل آتے ہیں۔"

اسے ابان کا لہجہ صاف مزاق اڑاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ کچھ کہے بغیر وہ دانت پہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

دانت جماتے کچن کی جانب بڑھ گئی مگر کچھ یاد آنے پہ وہ پلٹی اور صوفے سے اپنا موبائل جھپٹنے والے انداز میں اٹھایا تھا۔

"یہ دیکھیں اب لے کر جارہی ہوں موبائل۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"چائے میں چینی کم ملانا۔"

وہ اس کی بات کو سرے سے نظرانداز کرتے تحکم بھرے لہجے میں بولا۔

"ذہر نا ملا دوں۔"

جواباً وہ کاٹ دار لہجے میں بڑبڑائی۔

"کتنی بار بولا ہے یوں منہ پھاڑ کر جواب نا دیا کرو اور فضول بکواس سے گریز کیا کرو۔"

اپنے نزدیک سے انے والی کھردری آواز پہ وہ اچھل کر بھاگنے والے انداز میں کچن کی جانب بڑھی تھی۔دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔اگلے دس منٹ میں کڑھتے کڑھتے اس نے چائے بنائی اور بمشکل اپنے آنسوؤں پہ پل باندھتے ٹرے اٹھائے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔دو تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود جب اس نے دروازہ نہیں کھولا تو اس نے خود ہی لات مارتے کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور اندر قدم رکھتے سکون سے نماز میں مصروف ابان کو دیکھا جواب دعا

All Rights Reserved By Novels Lounge

کیلیے ہاتھ اٹھائے بیٹھا تھا۔وہ خاموشی سے وہی کھڑی ہو گئی اور اس کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگی۔اسے جائے نماز تہہ لگاتے دیکھ اس نے جی کڑا کر ابان کی جانب دیکھا۔

"کیا میں اندر آسکتی ہوں۔"

وہ بیزار کن لہجے میں بولی۔ابان نے حیرت سے اس کے پیروں کو دیکھا اور تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"آپ آلریڈی اندر آچکی ہیں محترمہ۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے جتانے والے انداز میں بولا۔وہ کلاس کر رہ گئی۔اس کی آنکھوں میں سرخی صاف واضح تھی۔

"یہ آخری بار تھا جب میں نے آپ کی بات مانی ہے آئندہ سے آپ مجھ پہ حکم مت چلائیے گا۔"

وہ ٹرے شیشے کی میز پہ رکھتے جتانے والے انداز میں بولی۔ابان نے اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے چائے کا کپ لبوں سے لگا لیا۔

"چینی ابھی بھی تیز ہے۔گھر داری ڈھنگ سے سیکھو گے بہت کام آئے گی۔"

وہ لیپ ٹاپ کھولتے دونوں ٹانگوں کو میز پہ رکھتے جتانے والے انداز میں بولا۔اس نے بڑی شان سے اس لاڈ صاحب کے حکم کا ملاحظہ کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"جان بوجھ کر ملائی ہے میں نے آپ کی چائے میں چینی کہ کیا پتہ اس چینی کی بدولت ہی آپ کے لہجے میں تھوڑی چاشنی گھل جائے جو ہر وقت زہر اگلتا ہے۔"

وہ طنز کرنے سے باز نا آئی۔ابان کو مجبوراً لیپ ٹاپ سے نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھنا پڑا۔

"میرا دماغ مزید خراب مت کرو پہلے بھی کام کے بوجھ کی بدولت دماغ خراب ہے یہ نا ہو تم پہ ساری فرسٹریشن اگل دوں۔"

وہ تنبیہی لہجے میں بولا۔اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح ٹھنڈا اور پر سکون تھا۔

"کیوں ساری کچہری میں آپ واحد وکیل ہیں کیا۔سارا ذمہ آپ نے تو اٹھایا ہوا ہے۔"

وہ تنک کر پھر سے بولنے سے باز نا آئی۔

گیٹ لوسٹ لیزا۔"

وہ پر سکون لہجے میں بولتے اسے جلا کر راکھ کر گیا۔وہ اپنی اس قدر بے عزتی پہ جل بھن کر رہ گئی تبھی خاموشی سے باہر نکل آئی مگر آتے اتے دروازہ ذور سے بند کرنا نہیں بھولی تھی۔ابان نے اس لڑکی کی ہٹ دھرمی پہ بے ساختہ اپنی پیشانی مسلی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

نااس شادی پہ ابان رضامند ہے اور ناہی وہ چالاک لومڑی نشاط تو پھر یہ آپ ساری پراپرٹی اپنے نام کروانے کے کس چکروں میں ہیں۔وہ کبھی نہیں مانے گی۔

کلثوم کامران کے ساتھ ہی صوفے پہ جگہ سنبھالتی طنزیہ انداز میں انہیں سمجھانے والے انداز میں بولی جواب میں ان کی انہیں ایک ذبردست گھوری ہی کافی تھی خاموش کروانے کیلیے۔

کبھی تو اچھا بولا کرو تم ہمیشہ منہ سے غلط الفاظ ہی کیوں نکالتی ہو بھائی کے جانے کے بعد ان کی چیزوں پہ سب سے ذیادہ حق میرا بنتا ہے نا کہ ان کی اولاد کا۔

وہ کروفر سے گویا ہوئے۔کلثوم نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا۔

یہ فقط آپ کا نظریہ ہے کامران۔اصل میں ان کی اولاد ہی اس سب کی حقدار ہے۔

ان کے منہ سے پھر سے غلط بات سن وہ دانت کچکچاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔کلثوم نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی کہ وہ کبھی نہیں مانے گی وہ جو آج آپ کی حکم عدولی کر کے جا چکی ہے آپ کو کیا لگتا ہے آپ اس کے سامنے اپنی بیٹے کا پروپوزل رکھیں گے تو کیا وہ مان جائے گی چلیں وہ مان بھی جائے تو پھر آپ کا بیٹا جس کے مزاج سرے سے ہی نہیں ملتے بس کورٹ کچہری کا ہو کر رہ گیا ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔ کامران نے کوفت سے ان کی جانب دیکھا۔

تم پریشان نا ہو اور اب مزید ایسا کچھ مت بولنا جو میرے مزاج گرم کر دیں میں جانتا ہوں کہ مجھے اسے کیسے منانا ہے۔ ابان میرا بیٹا ہے وہ میری کسی بات سے انکار نہیں کر سکتا اور بیٹھے بٹھائے اتنا اچھا بزنس میں کیسے اس لڑکی کو سونپ دوں جسے بزنس کا الف ب نہیں پتہ۔ اتنی عیش و عشرت جو تمہیں میسر ہے نا یہاں وہ سب اسی بدولت ہے اور اگر سوچو یہ سب اس لڑکی کے ہاتھ میں چلا گیا تو پھر ہم خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔

وہ مستقبل کا خطرناک نقشہ کھینچتے ہوئے بولے۔ کلثوم ان کی بات پہ جھرجھری لے کر رہ گئی اور سرعت سے نفی میں سر ہلاتے اس برے خواب کو اپنے ذہن سے اتارا تھا معاً باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ ان دونوں کے اعصاب ٹھنکے تھے۔ ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

میرے خیال میں نشاط آگئی ہے آپ کو اس سے باز پرس لازمی کرنی چاہیے ایسے وہ چور ہو جائے گی۔

وہ ان کے جلے دل پہ مزید نمک چھڑکتے ہوئے بولی۔ کامران اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے بنا کسی دیری کے تیز قدموں سے چلتے اس سے پہلے باہر کی جانب بڑھتے اپنے موبائل پہ آنے والی کال پہ چونک کر انہوں نے فون اٹھاتے کان سے لگایا جہاں ان کے پی اے کی کال تھی۔ مگر فون کان سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

لگاتے ہی جو خبر انہیں سننے کو ملی وہ انہیں آگ بگولہ کرنے کافی تھی۔ان کی آنکھوں میں ایک بر فیلا پن عود آیا۔وہ ایک جھٹکے میں فون کاٹ کر بیڈ پہ پھینکتے مضبوط چال چلتے باہر لاؤنج کی جانب بڑھ گئے جہاں لیز انشاط اور رابعہ پہلے سے ہی موجود تھی۔

ارے چچا جان کیسے ہیں آپ۔ شکل سے تو کافی ناراض لگ رہے ہیں مگر کوئی بات نہیں اس بار میں بھی آپ کو نہیں مناؤں گی۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولتی انہیں مزید جلا رہی تھی۔ جانتی تھی اندر ہی اندر وہ اچھا خاصہ جل بھن گئے ہیں اور کہی نا کہی انہیں آفس میں ہونے والے کاموں کے بابت بھی علم ہو گیا ہو گا۔

آئی سوئیر آپی آپ اس ڈریسنگ میں کمال لگ رہی ہیں میں تو کہتی ہوں آپ آفس جانے کیلیے اس طرح کے ہی لباس کا انتخاب کیجیے گا۔

لیزا اس کے سینے سے لگتے ہوئے کھلکھلا کر بولی تو اس نے بے ساختہ اس کا گال چوم ڈالا۔

بلکل میری جان سارے فیصلے تمہارے ساتھ بیٹھ کر ہی تو کرنے ہیں۔

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو نشاط تم جانتی ہو میں نے بھائی صاحب کے جانے کے بعد اس کام کو کس اونچائی پہ پہنچایا ہے اور اب تم اسے ڈبوانے کی تیاری میں ہو۔اور سارے ورکرز کو بھی تم نے فارغ کر دیا ایسا کیسے کر سکتی ہو تم۔لڑکی ہو اس سب معاملات میں مت پڑو۔

وہ غصے سے دھاڑا اٹھے۔نشاط نے پر سکون انداز میں ان کی جانب دیکھا اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ان کے مقابل ائی تھی۔

ویٹ آ سیکنڈ چچا جان لگتا ہے آپ بھول رہے ہیں کہ میں ایک بزنس سٹوڈنٹ ہوں اور آپ سے کئی گناہ تک زیادہ اس بابت جانتی ہوں اور اور رہی ڈبوانے کی بات تو یقین کریں آپ سے کم ہی ڈبواؤں گی۔

وہ کاٹ دار لب و لہجے میں بولتی انہیں ایک سیکنڈ میں ٹھنڈا کر گئی۔وہ خفت سے سرخ پڑتا چہرہ چھپا گئے۔وہ تمسخر سے ہنسی تھی۔

میں سوچتی تھی کہ بابا کی ڈیتھ کے بعد سے آپ نے بہت محنت کی ہے مگر ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا کہ اس آفس کے ذریعے بھتہ خوری کا کام بہت اچھے سے چل رہا ہے اتنا لون آپ کسی سے لے چکے ہیں۔سارا کچھ اپنی اس بیوی اور بیٹی پہ لٹا چکے ہیں مگر اب نہیں۔اب مزید نہیں اب میں سنواروں گی

All Rights Reserved By Novels Lounge

اب میں بناؤں گی اس آفس کی اور آپ کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گی اس آفس پہ جہاں سے آپ نے کچھ بنایا نہیں ہے بلکہ ٹھگوایا ہی ہے۔

وہ اب کی بار تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے مزید اشتعال میں عالم میں غرائی تھی۔اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

تمہارے چاچو ایسے نہیں ہے تم غلط سمجھ رہی ہو انہیں وہ بس تم ایک لڑکی ہو اور آج کل لڑکی کیلیے یہ معاشرہ ٹھیک۔

میں اچھے سے جانتی ہوں کہ میرے لیے کیا اچھا ہے کیا برا ہے آپ میری ہمدرد مت بنیں وہ کیا ہے نا آپ کی جھوٹی ہمدردی مجھ سے نگلی نہیں جا رہی ہے اور ماما کیا آپ یہ بات جانتی ہیں کہ چچا جان نے بابا کے آفس کی نیم پلیٹ اتروا کرنا جانے کب سے اپنا نام وہاں لگوایا ہوا تھا اور ہم سے یہ ہمیشہ سے جھوٹ کہتے آئے ہیں۔

وہ کلثوم کو باور کرواتے رابعہ کی جانب مڑی جنہوں نے بے یقینی کی کیفیت میں لبوں پہ ہاتھ جما لیا تھا۔لیزا کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔

مگر انہوں نے تو کہا تھا کہ۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

یہ ہمیشہ سے جھوٹ بولتے رہے اور ہم پاگلوں کی طرح سچ مانتے رہے اسی لیے کہتی ہوں آج کل کے دور میں معصوم ہونا بھی درست نہیں ہے لوگ آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور ہمارے ساتھ ہی آج تک یہی ہوتا آ رہا تھا خیر اب اس بحث میں الجھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے سو لیو دس ٹاپک۔

وہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوار کر اسے جوڑے میں مقید کرتے لاپرواہی سے گویا ہوئی۔ پہلا دن ہونے کی بدولت وہ اچھا خاصہ تھک چکی تھی۔ کامران اور کلثوم ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ نشاط نے ان کے جاتے ہی سر جھٹکا۔ اب بس لاؤنج میں وہ تینوں ہی موجود تھی رابعہ اور لیزا تو ابھی بھی صدمے کی کیفیت میں تھی۔

یہاں کیا ہو رہا تھا۔ اتنا سناٹا کیوں ہے۔

ان سب کے جاتے ہی آرام دہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس ابان دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے ان کے نزدیک آیا۔ نشاط نے ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ لیزا تو اس پہ ایک شکوہ کناں نگاہ ڈالتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

ہمیشہ کی طرح لیٹ لطیف ہی رہنا تم۔ کبھی اس کورٹ کچہری سے بھی نکل آیا کرو تبھی تمہیں اندازہ ہو گا کہ گھر میں بھی ایک کچہری ہے جس میں ہمہ وقت کسی نا کسی کو کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ خیر اچھی بات ہے لیٹ آئے ہو ورنہ ان سب کے ساتھ تم بھی پٹ جاتے میرے سے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہنستے ہوئے بولی تو ناچاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پہ بھی ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔لیزا کی آنکھیں اسے ہنستا دیکھ تحیر کے مارے پھیل گئی۔ بھلا وہ یہ بات کیسے فراموش کر سکتی تھی کہ ایک نشاط کی باتوں پہ ہی وہ کبھی کبھار ہنس لیا کرتا تھا۔

کسی کو بخش بھی دیا کرو نشاط ملک۔

وہ سر جھٹک کر بولا۔نشاط نے محظ بھنویں اچکانے پہ اکتفا کیا۔

جو بخشے جانے کے قابل ہے انہیں میں بخش دوں گی مگر جو سزا کے مستحق ہیں انہیں معاف کبھی نہیں کرتی۔

وہ کندھے اچکا کر بے نیازی سے بولی۔اس نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ ہونق ذدہ کھڑی لیزا کی جانب اٹھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ابان نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے اپنا جائزہ لیا اور اس کی جانب دیکھتے بھنویں اچکائی تو ایک لمحے میں ہوش کی دنیا میں لوٹتے منہ بگاڑ کر رہ گئی۔وہ سوچ چکی تھی ابھی دس بارہ باتیں مزید لگا کر نشاط کو اس کے خلاف بھڑکائے گی تاکہ نشاط اسے منہ توڑ جواب دے سکے جو اس پہ حکم چلانے میں ماہر تھا۔

حیرت کی بات ہے نا نشاط آپی اور نا ہی وہ موٹی بھینس حکم چلاتے ہیں تو صرف مجھ پہ جیسے مجھے اپنے نام لکھوایا ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ماتھے پہ تیوریاں سجائے دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔

ڈفر۔

ابان اس کی پاگلوں کی حرکتوں پہ بڑبڑا کر رہ گیا جس کے چہرے کے زاویے نا جانے کیا سوچ کر بگڑتے جا رہے تھے۔

****

"افف میں تو چلی سونے۔ ویسے بھی بہت تھک گئی ہوں۔"

وہ زبردست قسم کی انگرائی لیتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور رابعہ اور لیزا کو کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ رابعہ نے تو خاموشی سے اس کی تقلید کی تھی۔ لیزا نے بھی ان کے ساتھ ہی اندر بڑھنا چاہا مگر ہمیشہ کی طرح ابان نے اسی وہی روک لیا تھا۔ اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو گھورتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں تلملا کر رہ گئی۔

"اب کیا کر دیا ہے میں نے ابان بھائی۔"

وہ کوفت سے آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔ صوفے پہ بیٹھی عمارہ اس کی ہونے والی درگت کا سوچتے دل ہی دل میں مکروہ ہنسی ہنس دی۔

"یہ کیا میں اٹھا کر کچن میں رکھوں گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے میز کی جانب اشارہ کرتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تو صدمے کے مارے لیزا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"میں اس گھر کی رہائشی ہوں بیٹی ہوں نوکر نہیں ہوں جو آپ مجھ پہ اس طرح حکم صادر کر رہے ہیں۔"

وہ اسے گھورتے ہوئے باور کرانے والے انداز میں بولی۔اس کی بات پہ ابان کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"اپنے گھر کا کام کرنے سے سے کوئی نوکر نہیں بن جاتا تمہیں یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ مجھے آگے سے زبان درازی کرنے والی لڑکیاں بلکل نہیں پسند اسی لیے خاموشی سے اسے اٹھاؤ اور کچن میں پہنچاؤ۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھائے بھاری لہجے میں بولا۔لیزا کی نگاہیں اچانک ہی عمارہ کی جانب اٹھی جو اسے دیکھ کر مسکراہٹ دبا رہی تھی۔اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری تھی۔اپنی بہن سامنے ہوتے بھی وہ ابھی بھی اسی پہ حکم صادر کر رہا تھا۔

"آپ کی بہن بھی یہاں بیٹھی ہوئی ہے کیا وہ دکھائی نہیں دے رہی آپ کو جو مجھ پہ حکم چلا رہے ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دبے دبے لہجے میں گویا ہوئی۔ابان نے اس کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"لیزا۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔س کے لہجے میں ایک واضح تنبیہہ شامل تھی۔

جب کسی کو کام کہتے ہیں تو ذرا تمیز کے دائرے میں رہ کر مخاطب کرتے ہیں مگر مجھے لگتا ہے اس"

"وکالت نے آپ کا دماغ چوس لیا ہے۔

وہ ٹرے اٹھاتے اٹھاتے بھی بولنے سے باز نہیں آئی تھی۔

"کسی کو زبان درازی کا طعنہ دینے سے قبل اپنے گریبان میں جھانک لینا چاہیے محترمہ۔"

وہ اسے اچھی طرح جلاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔لیزا نے اس کی چوڑی پشت کو دیکھتے دانت کچکچائے تھے۔سچ میں یہ شخص اس کے سر پہ عذاب بن کر ہی نازل ہوا تھا۔اس نے ایک کاٹ دار نگاہ اسے ہاتھ جھلاتی عمارہ پہ ڈالی اور تن فن کرتے کچن کی جانب چل دی۔ٹرے کچن میں رکھتے ہی وہ اب کی بار بھاگنے والے انداز میں کمرے کی جانب بڑھی تھی اس سے پہلے کہ دوبارہ کوئی نیا کام لے کر اس کے سر پہ نانازل ہو جاتا۔

تمہیں کیا ہوا ہے اتنا ہانپتے ہانپتے کیوں آ رہی ہو اندر۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نشاط جو موبائل میں مصروف تھی اس کا پھولا سانس دیکھ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔ رابعہ نے اس کے پھیلے ہوئے سامان کو سمیٹنے کو ترجیح دی تھی جانتی تھی فضول کی ہی کسی بات کو سر پہ سوار کر کے بیٹھی ہو گی یہ لڑکی ہمیشہ کی طرح۔

آپی قسم سے میں بتا رہی ہوں مجھے نہیں رہنا اس گھر میں۔ نا جانے ابان بھائی کی مجھ سے کیا دشمنی" ہے۔ جب جی چاہتا ہے منہ اٹھا کر فرمائش حکم کی مانند صادر کر دیتے ہیں کھ ءبندہ ریکویسٹ بھی تو "کر سکتا ہے مگر وہ تو ایسے کام کہتے ہیں مجھے جیسے میں ان کی پراپرٹی ہوں۔

وہ روہانسے لب و لہجے میں بولتے اس کے ساتھ بیڈ پہ چڑھ کر بیٹھ گئی۔ نشاط نے مسکرا کر اس کا معصومانہ انداز دیکھا تھا۔

"تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے۔ تم اس گھر کی فرد ہو وہ کسی کو بھی کام کہہ سکتا ہے۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ لیزا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب بھی اس کی طرفداری کر رہی تھی مطلب اس کی سرے سے ہی کوئی اہمیت نہیں تھی۔

مگر وہ مجھ پہ حکم صادر کرتے ہیں ریکویسٹ کیا کریں وہ موٹی بھینس ان کی نظروں کے سامنے بیٹھی" "ہوتی ہے مگر وہ اس کو نہیں کہتے۔ دن میں سو بار چائے پینی ہو گی تو صرف مجھے کہیں گے۔

وہ دانت پہ دانت جماتے کٹیلے لہجے میں بولی جیسے دانتوں تلے ابان ہی ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لو بھئی اب گھر کا بچہ تم سے ریکویسٹ کرتا اچھا لگے گا وہ بھی تم سے اتنا بڑا تمہیں چھوٹی بہن سمجھ کر" کوئی کام کہ دیتا ہے تو اس میں کیا بڑی بات ہے۔فضول کی باتوں کو کھینچ کر اس کا بتنگڑ نا بنایا کرو۔اس "کا کام کردو گی تو کونسا تمہاری ناک لمبی ہو جائے گی۔

رابعہ نے اسے زبردست قسم کی جھاڑ پلائی اور ساتھ ہی ہینگ کیے ہوئے کپڑے الماری میں لگانے لگی۔نشاط خاموش بیٹھ کر مسکراتے ہوئے ان کی گفت و شنشید سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

آپ میری ہی ماں ہیں ناں مما۔کبھی جو میری طرفداری کی ہو میں تو دنیا جہاں کی نکمی ہوں وہ آپ کا" "ایک سپوت ہی بس وکالت کے شعبے میں چلا گیا تو جیسے کوئی معرکہ سر کر لیا ہے۔

وہ سر جھٹک کر تنفر بھرے لہجے میں بولی۔اس کی بدگمانی عروج پہ تھی۔اب کی بار نشاط سرعت سے سنجیدہ ہوئی تھی۔وہ اکثر ابان سے خائف رہتی تھی مگر کبھی اس کے لہجے میں ابان کیلیے نفرت نہیں دکھی تھی مگر آج اس کے لہجے میں ایک کاٹ اسے چونکا گئی تھی۔

لیز اسب ٹھیک ہے نا کیا ہوا ہے۔اتناری ایکٹ کیوں کر رہی ہو کیا کوئی بات ہوئی ہے عمارہ سے یا" "ابان سے یا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے۔

اگلے ہی لمحے اس کے زہن میں جھماکہ سا ہوا تھا تبھی معاملے کی تہہ تک پہنچی تھی کیونکہ اس گھر میں اس کی ان دونوں سے ہی سب سے زیادہ لگتی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کچھ کہا ہے بہت کچھ کہا ہے آپی۔وہ میری خوشیوں کے دشمن ہیں بہت بڑے والے میری خوشیوں" پہ آستین کے سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔جب بھی ذرا سی کوئی ایسی بات ہو جائے جو مجھ سے منسلک ہو اس پہ سب سے پہلے وہی آکر نقص نکالتے ہیں۔سب سے غلط وہ مجھے کہتے ہیں کیونکہ ان کی نظر میں صرف وہی تو نمبر ون ہے بیسٹ ہے سب کچھ وہ خود ہی ہیں ان کا کہا پتھر پہ لکیر ہے جیسے۔"

غصے سے بولتے آخر میں اس کا لہجہ بھرایا تھا۔نشاط کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے الجھن بھری نگاہوں سے رابعہ کی جانب دیکھا جواب کی بار خود بھی سنجیدہ ہو چکی تھی کیونکہ لیزا کبھی بھی اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ روتی نہیں تھی۔

"بات کیا ہے آخر کھل کر بتاؤ گی۔"

نشاط اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی۔لیزا نے ہاتھ کی پشت سے گالوں کو پونچھتے اس کی جانب دیکھا۔

"انہوں نے ٹرپ پہ جانے سے انکار کر دیا ہے کہ میں وہاں نہیں جاؤں گی۔"

وہ چہرہ جھکائے بوجھل لہجے میں بولی۔نشاط کے تنے ہوئے تاثرات اس کی بات پہ فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے تھے۔رابعہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مطلب کہ حد ہو گئی اتنا رونا دھونا اس نے اس بات پہ مچایا ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

بہت اچھا کام کیا ہے اور ڈھنگ کا کیا ہے میں تو پہلے بھی اس چیز پہ رضامند نہیں تھی بس نشاط کی ضد "
"کے آگے مجبور تھی۔

رابعہ ابان کے فیصلے سے بے تحاشہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔لیزا نے صدماتی کیفیت سے ان کی جانب دیکھا۔نشاط نے انہیں آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ سر جھٹک گئی تھی۔

میں ابھی اس سے بات کرتی ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے رونا نہیں ہے۔میں ابھی جاتی ہوں اس کے "
"پاس۔

وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیزا کا چہرہ اس کی بات پہ کھل اٹھا تھا۔ایک وہ ہی تھی جس کے آگے ابان کی ایک بھی نہیں چلتی تھی۔نشاط اسے تسلے دیتے چپل پیڑوں میں اڑستے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کا رخ اب ابان کے کمرے کی جانب تھا۔اس کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہی وہ جوں ہی اندر داخل ہوئی وہ صوفے سے پشت ٹکائے بیٹھا کسی فائل کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔اس کی آمد پہ وہ سرعت سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"تمہیں اپنے کمرے میں سکون نہیں ہے کیا۔"

ابان سنجیدگی سے گویا ہوا۔اس کے لہجے میں چھپی شرارت وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

"نہیں کیونکہ اس گھر کے مکینوں نے میرا سکون تباہ و برباد کر دیا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بھی دوبدو بولی۔ ابان نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"جو بھی کام کر رہے ہو وہ بند کر دو کیونکہ مجھے تم سے بات کرنی ہے اور تمہیں یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ جب میں بات کروں تو مجھے نہیں پسند کہ مقابل کا دھیان کسی اور جانب ہو۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ ابان جو اسے انکار کرنے والا تھا۔ اس کی بات پہ تھک ہار کر فائل اور لیپ ٹاپ خاموشی سے بند کر گیا۔ اس کے سیدھے ہوتے ہی نشاط نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیزا سے کیا کہا ہے تم نے۔"

اس کا لہجہ نہایت سکون دہ تھا۔ ابان کے چہرے کے تاثرات اس کی بات پہ پتھریلے ہوئے تھے مطلب کہ وہ اسے شکایات لگا چکی تھی۔

"یہی کہ وہ ٹرپ پہ نہیں جائے گی۔"

وہ جب بولا اس کا لہجہ نشاط سے کئی گناہ زیادہ پر سکون تھا۔ نشاط نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم جانتے ہو کہ میں نے اسے وہاں جانے کی پرمیشن دی ہے تو تم کیسے اسے انکار کر سکتے ہو اور خود سے بدگمان کر سکتے ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی کیونکہ لیزا نے اس کی بات کو ہمیشہ غلط مطلب میں ہی لیا تھا۔

"تم نے اسے اجازت دی ہے کیونکہ تم ابھی حقیقت سے ناآشنا ہوا گر ہوتی تو یہ کام کبھی نا کرتی۔ میں نے اسے انکار کیا ہے کیونکہ میں آشنا ہوں پھر چاہے وہ مجھ سے بد گمان ہو یا نفرت کرے نن آف مائی بزنس۔"

وہ شانے اچکاتے بے نیازی سے گویا ہوا۔ نشاط نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کونسی حقیقت کی بات کر رہا تھا۔

"اس نے ٹرپ پہ جانے کیلیے تم سے جھوٹ کہا ہے نشاط ٹرپ کالج کی صرف لڑکیوں کا نہیں بلکہ لڑکوں کا بھی جا رہا ہے اور کیا تمہیں لگتا ہے کہ یوں ایک ہفتے تک لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ رہنا مناسب ہے کیونکہ یہ کام میرے نزدیک بلکل مناسب نہیں ہے۔"

اس کی بات پہ نشاط کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی کیونکہ نشاط نے اسے اس متعلق کچھ نہیں بتایا تھا۔ مطلب وہ اس سے جھوٹ بول کر ٹرپ پہ جانا چاہ رہی تھی۔

مگر تمہیں کیسے معلوم۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیا اس میں بے خبر ہو سکتا ہوں۔میں دنیا جہاں سے غافل ہو سکتا ہوں مگر اس لڑکی کی ذات سے نہیں ہو سکتا۔اس کے متعلق چھوٹی سے چھوٹی بات بھی مجھے از بر ہے اور وہ چالاک بن کر مجھے دھوکا دینے چلی ہے۔"

وہ سرد مہری سے بولتے نشاط کو ایک لمحے کیلیے خائف کر گیا۔اسے سچ میں لیزا سے اس حرکت کی توقع نہیں تھی۔

خیر اگر لڑکے جا بھی رہے ہیں تو ہمیں بھی اس پہ یقین ہیں نا ابان۔اب اتنا ساری پلیننگ کرنے کے بعد نا جانے کا عندیہ دینا اس کا دل خراب ہو گا تمہاری جانب سے۔

اس نے ابان پہ واضح کرنا چاہا۔ابان اس کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا۔

"ہمیں اس پہ یقین ہے مگر ہم کسی دوسرے شخص پہ یقین نہیں کر سکتے کیونکہ حالات اس چیز کی اجازت نہیں دیتے دوسری بات اس کا میری جانب سے دل خراب ہونے کی تو بچپن سے اب تک اس کا دل مجھ سے خراب ہی ہے سو ناٹ آ بگ ڈیل۔"

وہ اسے جتانے والے لہجے میں بولا۔

"اس کی وجہ بھی کہی نا کہی تم ہی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

نشاط کڑھتے ہوئے بولی تو اس نے بے نیازی سے سر جھٹک دیا۔اس کی بے نیازی پہ وہ گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ابھی میں نے تمہاری بہن کو اس کے کیے کی چھوٹی سی سزا دی ہے اور اس نے آسمان سر پہ اٹھا لیا ہے "

"نا جانے مزید کچھ کہہ دیتا تو کیا ہوتا۔

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔نشاط جو دروازے تک پہنچ چکی تھی اس کی بات پہ جھٹکے سے مڑی تھی۔

"تم اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔"

اب کی بار اس کا لہجہ ہلکا پھلکا تھا۔ابان نے اس کی بات پہ بھنویں سکیڑی تھی۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو نشاط ملک۔"

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔نشاط نے اس کی بات پہ سر کو ہولے سے نفی میں جنبش دی تھی۔

نہیں یقین سے بول رہی ہوں کہ ابان اپنی لیزا کو کبھی کچھ ایسا کہہ ہی نہیں سکتا جس کے بعد اس کی "

"اپنی ساری رات آنکھوں پہ کٹے۔بھئی دل کا معاملہ جو ہے۔

اس کے پر یقین لہجے پہ ابان نے چہرہ جھکاتے بڑی دقت سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اور ہاں اپنی یہ وکالت کورٹ کچہری تک ہی محدود رکھا کرو میری بہن کو ہر روز کٹہرے میں کھڑا" "کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ عاجز آچکی ہے بہت بری طرح۔

اب کی بار ابان کا بلند بانگ قہقہہ کمرے سے جاتی نشاط کو بھی کھل کر ہنسنے پہ مجبور کر گیا۔ وہ مسکراتے ہوئے جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی سامنے بیٹھی لیزا کو دیکھ اس کے ذہن میں لیزا کے جھوٹ والی باتیں گردش کرنے لگی تبھی چہرے پہ سرد تاثرات سجائے صوفے پہ جا کر بیٹھ گئی۔ لیزا نے نا سمجھی سے اس کی بے رخی کا ملاحظہ کیا تھا۔ اسے تو لگا تھا کہ وہاں ابان کی کلاس لے کر آئی ہو گی مگر یہاں کے حالات تو کسی اور جانب ہی اشارہ کر رہے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک پہنچی اور خاموشی سے اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔ نشاط ابھی بھی اس سے بے رخی برتتے موبائل پر مصروف رہی تھی کیوں کہ جو بات ابان نے اسے بتائی تھی وہ بالکل بھی چھوٹی نہیں تھی کہ اسے یوں ہی فراموش کر دیا جاتا۔

آپی کیا ہوا وہاں کیا بات ہوئی آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی اور کچھ شئیر بھی نہیں کر" "رہی۔

وہ بے چینی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کرتے انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔

"کیا تم نے مجھ سے شیئر کیا تھا کہ ٹرپ پہ کالج کی لڑکیوں کے ساتھ لڑکے بھی جا رہے ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے سخت لہجے پر لیزا دم بخود رہ گئی اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔وہ حلق تر کرتے خاموشی سے چہرہ جھکا گئی تھی۔

"ایم سوری آپی مگر وہ مجھے ٹرپ پہ جانا تھا اور میں جانتی تھی کہ اگر لڑکے جا رہے ہوئے تو آپ مجھے قطعی اجازت نہیں دیں گی اس لیے میں نے آپ سے جھوٹ کہا۔"

وہ شرمندگی کے زیر اثر بولی۔نشاط نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

"خیر اب تم میرا جواب اچھے سے جانتی ہو کہ میں یہ سب جاننے کے بعد تمہیں ٹرپ پہ جانے کی اجازت نہیں دے سکتی کیوں کہ ہمیں تم پر پورا یقین ہے لیکن آج کل کے جو حالات ہیں میں اس پر یقین کبھی نہیں کر سکوں گی ویسے بھی اگر تم میری اجازت سے جاؤ گی تو میری ذمہ داری ہو گی اور میں نہیں چاہتی کہ میں کسی پچھتاوے کی لپیٹ میں آؤں۔اگر ایک دن کی بات ہوتی تو وہ کچھ اور بات تھی لیکن یوں وہاں ٹھہرنا لڑکوں کے ساتھ بالکل بھی مناسب نہیں ہے۔امید ہے تم میری بات سمجھو گی۔میں نے آج تک تمہاری کسی خواہش کو رد نہیں کیا ہے لیزا مگر جو بات غلط ہو گی وہاں میں انگلی ضرور اٹھاؤں گی پھر چاہے تمہیں میں بری ہی کیوں نہ لگوں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولی۔لیزا نے پانی بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا جانتی تھی ابان نے اسے بھی منا لیا ہو گا اور اپنی ضد پوری کرتے جیت کو اپنے نام لکھوالیا

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھا۔اس کے دل میں ابان کے لیے بدگمانی مزید بڑھی تھی۔نشاط نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا۔

"ابھی کچھ دیر ٹھہر جاؤ پھر تمہیں وہاں ضرور بھیجوں گی جہاں جانے کی تمہیں خواہش ہے اور کسی ایسے شخص اور حفاظت کے ساتھ جس پہ مجھے خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے۔"

وہ محبت سے اسے قائل کرنے والے انداز میں بولی تو لیزا اس کی بات پہ نم آنکھوں سمیت مسکرا دی تھی۔وہ کیوں اس سے اپنا موڈ خراب کرتی جس نے اپنی خواہشات سے پہلے اس کی خواہشات کو ہمیشہ ترجیح دی تھی۔اسے یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ نشاط نے اس کے لئے جو بھی سوچا ہوگا بہترین نہیں سوچا ہوگا۔اس کے مسکرانے پہ نشاط نے اسے ہولے سے اپنے ساتھ لگایا تھا۔اسی دوران رابعہ تیز قدموں سے چلتی کمرے میں داخل ہوئی تو ان دونوں نے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔

"چلو اٹھو کھانے کی میز پر تیار ہے سب رات کے کھانے پر دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔"

وہ انہیں باہر آنے کی تاکید کرتے کمرے سے باہر نکل گئی ان کے جاتے ہی لیزا اور نشاط نے بھی ان کی پیروی کی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ سب سنجیدگی سے کھانے میں مصروف تھے کوئی اسی سے مخاطب نہیں تھا کہ اسی دوران کامران کی آواز ڈائننگ ٹیبل کی فضا میں گونجی۔نشاط کا چلتا منہ ان کی بات پر ہی رکا تھا جو اسی سے مخاطب تھے اور اس کی جانب کوئی نیلے رنگ کی فائل بڑھا رہے تھے۔

"یہ کیا ہے چچا جان۔"

اس نے ٹشو سے چہرہ تھپتھپاتے تعجب سے ان کی جانب دیکھا تو ان کے چہرے پر افسردگی چھا گئی۔

"بیٹا یہ اسی آرفن ایج کے کاغذات ہے جو بھائی جان نے خود تعمیر کروایا تھا لیکن ان کی وفات کے بعد اس کو بھی میں بھی دیکھ رہا تھا مگر آپ جیسے کہ آفس تم نے سنبھال لیا ہے تو میں نے سوچا کہ اس کی ذمہ داری میں مکمل طور پر اپنے سر پہ لے لوں۔ مطلب جیسے ہر کام کی راشن ڈلوانا وغیرہ وغیرہ تو اس کے لیے پیسے تو اکاؤنٹ سے ہی نکلوانے ہونگے نا تو بس تم بتاؤ کہ اب کیا کیا جائے۔"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے۔ نشاط نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھتے خاموشی سے ان کے ہاتھوں سے وہ فائل تھام لی۔

"میں کل اس آرفن ایج کا بھی جائزہ لے لوں گی چچا جان اور یہ فائل بھی پڑھ لوں گی۔ آپ پریشان مت ہو۔"

وہ بمشکل مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ابان نے پرسوچ نگاہوں سے اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا اور خاموشی سے دوبارہ اپنی پلیٹ پہ جھک گیا۔ نشاط بھی اپنی کرسی کھینچتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"نشاط کچھ کھاؤ تو سہی کہاں جا رہی ہو۔"

رابعہ اسے اٹھتے دیکھ کر بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نہیں ماما آپ جانتی ہیں کہ میں نہیں کھاتی یہ۔ابھی میں اپنے لیے خود ہی کچھ بنالوں گی۔"

وہ نرمی سے انہیں ٹوکتی ان سب پہ ایک سنجیدہ نگاہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔کامران نے کھوجتی نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا تھا۔

****

"تو کیا دکھی آتما بنا گھوم رہا ہے۔ہوا کیا ہے۔چہرے پہ دیکھ کیسے رونق غائب ہو گئی ہے۔"

اگلی صبح ہمیشہ کی طرح خوشگوار تھی مگر عالم کیلیے ایک نئی مصیبت سے کم نہیں تھی۔اسی دوران وہ اپنے کسی دوست سے ملاقات کی خاطر قریبی چھوٹے سے ریسٹورینٹ میں چلا آیا تھا تبھی وہ اس کی صورت دیکھ حیرت کی زیادتی سے گویا ہوا۔

"ہم غریبوں کی زندگی یہی ہے بس۔اچھا بھلا انسان بھی بد صورت لگتا ہے زاوی۔"

وہ تھکی تھکی سی مسکراہٹ سمیت بولا۔زاوی نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے سے تو کیا لہجے سے بھی ناامیدی نہیں چھلکی تھی اور آج اس کا پور پور اس کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ تھکا ہوا تھا ناامید تھا۔

عالم تو تو کبھی ناامید نہیں ہوا تھا۔ہر بات میں کہی نا کہی کوئی راستہ تلاش کر لیتا تھا تو آج کیوں یہ "

"سب۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔اس نے بلکل بھی گریز نہیں کیا تھا۔اس دوران وہ چھوٹے کو اچھا سا ناشتہ لگوانے کا بول چکا تھا۔عالم نے بہت انکار کیا کیونکہ اس کی جیب تو بلکل خالی تھی مگر وہ اس کے سامنے اظہار بھی نہیں کر سکتا تھا تبھی جی کڑا کر دل مسوس گیا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑ تو بتا ان چہکتا کیوں پھر رہا ہے۔سب ٹھیک ٹھاک ہے نا۔"

اس کی چمکتی صورت دیکھ دل ہی دل میں اس نے ماشااللہ کہا تھا۔زاوی کا قہقہہ اس کی بات پہ بے ساختہ تھا۔

"بس دیکھ لے جب اچھا ہمسفر مل جائے تو انسان ایسے ہی چہکتا پھرتا ہے۔اب میری ہی مثال لے لے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔عالم نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"اچھا ہمسفر بھی نصیبوں سے ملتا ہے۔لگتا ہے بھابھی نے کچھ زیادہ ہی خوش رکھا ہوا ہے تجھے۔"

وہ ہنس کر بولا۔زاوی نے چمکتی نگاہوں سمیت اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"یقین کر ماں باپ کے جانے کے بعد بس ایک اچھے ہمسفر کی خواہش کی تھی اور اس ذات نے بنا کسی تردد کے عطا بھی کر دیا ورنہ آج کل کے جو حالات ہیں بیویاں تو سر پہ چڑھ کر ناچتی ہے مگر وہ بھلی

All Rights Reserved By Novels Lounge

مانس عورت کبھی افف بھی نہیں کرتی۔ خیر تو بتا آریز سمیر اور انکل کیسے ہیں۔ پڑھنے جاتے ہیں یا نہیں۔"

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں گویا ہوا۔ عالم نے اس کی بات پہ چہرہ جھکا لیا تھا۔

"ابھی تو فل سٹاپ لگا ہوا ہے ان کی پڑھائی کو بھی۔ دعا ہے کہ اچھی سی جاب لگ جائے تو ان کی پڑھائی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو۔ بابا کی دوائیوں کا سلسلہ بھی۔ اپنی کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا ہے ان کی خواہشات پوری ہو جائیں گی تو میں سمجھوں گا کہ میری بھی ہو گئی۔ میں نے انہیں کبھی بھی اپنے چھوٹے بھائیوں کی طرح نہیں پالا بچوں کی طرح پالا ہے مگر اب میں تھک گیا ہوں خود سے لڑتے لڑتے۔ وہ میرے سامنے گھر کے کام کرتے ہیں ابھی ان کی پڑھنے کی عمر ہے مگر حالات نے کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے انہیں۔"

وہ شیشے کے پار بھاگتے دوڑتے مناظر کو کھوئے کھوئے انداز میں دیکھتے ویران لہجے میں گویا ہوا۔ زاوی اس کی بات پہ لب بھینچ گیا۔

"ویسے تو شادی کیوں نہیں کر لیتا عالم۔ زندگی سنور جائے گی تیری بھی تیرے گھر والوں کی بھی۔"

وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اگر کوئی اچھی مل جائے تو مگر یہ دنیا اچھی نہیں ہے یہاں قدم قدم پہ فقط دھوکے ہیں اور اب میں "
"کسی بھی دھوکے کیلیے تیار نہیں ہوں۔

وہ خالی خالی لہجے میں بولتے اسے کی تصحیح کر گیا۔زاوی نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی بدگمانیاں عروج پہ تھی اور اگر دیکھا جائے تو کچھ غلط بھی نہیں تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا زاوی کا موبائل بجنے کی آواز پہ ان دونوں کی باتوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔اس نے معذرت کرتے فون کان سے لگایا تو عالم نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

مگر اب تو مجھے ضرورت ہی نہیں ہے دو مہینے پہلے تجھے کہا تھا اور اب تو میں سفارش کے ذریعے ایک "
"اچھے عہدے پہ لگ چکا ہے اچھا رک میں تجھے شام تک بتاتا ہوں پینڈنگ پہ رکھی۔

زاوی جو اپنے کسی دوست سے مخاطب تھا معاً ذہن میں کچھ ترتیب دیتے ہی اس نے اس سے وقت مانگا اور الوداعی کلمات کہتے کال کاٹ دی۔عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا کس کا فون تھا۔"

وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوا۔

دوست کی کال تھی دو ماہ پہلے اسے اچھی سی کمپنی میں جاب کا کہا تھا مگر اب تو میری بیوی کے ماموں "
کی توسط میری بہت اچھی جگہ جاب لگ چکی ہے تو اب جس جاب کی میرا دوست بات کر رہا ہے بہت

All Rights Reserved By Novels Lounge

بڑی کمپنی ہے سننے میں آیا ہے کہ ایک نئے سرے سے ورکرز کو لیا جا رہا ہے تم اگر قسمت آزمانا چاہو تو ہو سکتا ہے کچھ بات بن جائے۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔اس دوران چھوٹے نے ناشتہ ان کی میز پہ لگا دیا تھا مگر اب عالم کا سارا دھیان اس کی بتائی ہوئی جاب کی جانب تھا۔

"وہاں بھی کچھ ہاتھ نہیں انا میں جانتا ہوں۔"

وہ ناامیدی سے گویا ہوا۔زاوی نے کڑی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بس کر جاؤ عالم قسمت آزمانے سے کیا ہوتا ہے ہمت کرو اور جاؤ اس کمپنی میں انٹرویو دو مجھے یقین ہے یہاں تمہیں ضرور مل جائے گی اور اتنی بڑی کمپنی کو کون جانے دیتا ہے ملک گروپ آف انڈسٹریز شہر کی جانی مانی کمپنی میں سے ایک ہے۔ہمت کرو اور اس موقع کو ہاتھ سے جانے مت دو عالم۔اللہ ساتھ ہے تمہارے یہاں تمہیں شکست نہیں ملے گی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے گویا ہوا۔اس کا سر سرعت سے اثبات میں ہلا تھا۔

"میں اسے ابھی فون کر کے تمہیں ساری معلومات دے دیتا ہوں کہ کیا کیا چاہیے تم بس ویل ڈریس ہو کر جانا اور پر اعتماد رہنا ڈر کے یا ناامیدی سے جاؤ گے تو مقابل دلچسپی نہیں لے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے آفس جانے کے اصولوں سے واقف کروا رہا تھا اور عالم ناشتے کے دوران سنجیدگی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ناشتے سے فراغت حاصل کرتے ہی عالم نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو زاوی نے اسے ٹوک دیا۔

"اتنے دنوں بعد ملے ہو آج کا ناشتہ ویسے بھی میری جانب سے تھا۔ تم رک جاؤ۔"

اس نے نرمی سے بولتے پیسے نکالنے چاہے مگر اس سے پہلے ہی عالم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی زاوی تم بل بتاؤ ہم آدھا آدھا کر لیتے ہیں۔"

اس نے سختی سے اسے ٹوک دیا۔ اسے اس کا لہجہ صاف ترحم بھرا محسوس ہوا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کوئی اسے کمتر سمجھتے اس کی حالت پہ ترس کھائے تبھی ذیشان کی دوائیوں کیلیے رکھے پیسوں میں سے پیسے نکالتے اس کی جانب بڑھائے تھے۔ زاوی نے مزید اسے کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اسے یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ وہ کبھی نہیں مانے گا تبھی خاموشی اختیار کر لی۔ دونوں جوں ہی ریسٹورینٹ سے باہر نکلے زاوی نے اپنے دوست کو فون کرتے ساری معلومات عالم کو دے دی تھی۔

"اگر یہاں میرا کام بن گیا تو تاعمر تمہارا احسان مند رہوں گا۔"

وہ تشکرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے اسے گلے سے لگایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تَ "تم کبھی یہ مت سمجھنا عالم کہ میں تم پہ رحم یا ترس کھا رہا ہوں۔ یہ حالات ہم میں سے کسی پہ بھی آ سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں ابھی تم جس مقام پہ ہو ذہن میں بس منفی سوچیں ہی سوار رہتی ہیں تم غلط نہیں ہو مگر اپنی ذہنیت بدلو مثبت سوچو گے تو زندگی سنور جائے گی۔ بیوی لے آؤ اپنی شادی کر لو تمہارے بھائیوں کے سر پہ ایک ماں جیسی عورت آجائے گی تمہارے باپ کو ایک بیٹی مل جائے گی اور تمہیں ایک ساتھی جس کی ان حالات میں تمہیں اشد ضرورت ہے انیتس کے تم ہو گئے ہو اب تو میری باتوں پہ عمل لازمی کرنا۔ رہی بات شادی کے بعد لڑکی ملنے کی تو جب تم اس کے ساتھ اچھے رہو گے محبت سے پیش آؤ گے نا تو وہ تمہیں تمہارے سے جڑے رشتوں کو دوگنا دے گی اور تمہیں بھی سنوار دے گی۔"

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ جماتے متانت سے سمجھانے والے انداز میں بولتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ عالم نے اذیت سے آنکھیں میچتے اپنی بائیک سٹارٹ کی تھی۔ زاوی کی باتیں اس کی ذہن میں ابھی بھی گردش کر رہی تھی۔ اس نے بائیک کو ایک کک لگاتے میڈیکل سٹور کی جانب بڑھائی تھی۔

****

"تم نے پھر کیا سوچا ہے اس بارے میں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

کورٹ جانے سے پہلے وہ نک سک ساتیار سید ھاان کے کمرے میں آیا تھا کہ اسی دوران کامران نے سنجیدگی سے اسے اپنے سامنے بٹھاتے مخاطب کیا۔ابان نے موبائل میں مصروف ذرا سی نظر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا اور دوبارہ نگاہیں موبائل کی جانب مبذول کرالی۔

"کس بابت۔"

وہ سرسری سے لہجے میں بولتے چہرہ جھکا گیا۔اس کی بات پہ وہ دونوں عش عش کر اٹھے۔

"میری شادی کی بابت نافرمان اولاد۔"

وہ چڑ کر گویا ہوئے۔ابان ان کی بات پہ تمسخر سے ہنسا۔

"یہ تو آپ کو اپنی بیوی سے پوچھنا چاہیے کیوں ماما۔وہ زیادہ بہتر بتا سکتی ہیں۔"

اس کے انداز میں رتی برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پیچ و تاب کھاتے رہ گئے۔

"یہ دیکھ رہی ہو تم اپنے سپوت کو۔"

وہ تو روزانہ دیکھتی ہیں آپ اپنی بات کریں آپ کی نگاہیں صرف مجھے لگتا ہے اس پراپرٹی کے" "اطراف میں ہی منڈلاتی رہتی ہے۔

وہ طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں بولا۔کامران اس کی برجستہ بات پہ گڑبڑا گئے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"فضول باتیں بعد میں کرنا پہلے جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ تم نے نشاط سے شادی کے متعلق کیا سوچا ہے۔"

وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولے۔

"کیا مطلب اس کے بارے سوچنا بھی تھا۔اور سوری بابا میں ان فضول باتوں کے متعلق نہیں سوچتا جن کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔کامران کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"میری ایک بات کا کان کھول کر سن لو تم تمہاری شادی نشاط سے ہی ہو گی ذہن میں بٹھالو اس بات کو کیونکہ میں اتنی بڑی پراپرٹی چھوڑنے کے چکر میں بالکل بھی نہیں ہوں تمہاری اس سے شادی ہوگئی تبھی تو پراپرٹی حاصل کرنے کا راستہ کھلے گا۔چاہے مجھے اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے کسی بھی حد سے گزرنا پڑے میں سب بھول جاؤں گا۔"

وہ سخت لہجے میں بولتے شاطرانہ انداز میں مسکرائے تھے۔ابان نے ان کی باتوں کو سنجیدہ لیے بغیر قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔کامران نے اس کے یوں اٹھ کر جانے پہ سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ماتھے پہ لاتعداد شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ کو کیا لگتا ہے نشاط ان کا غذات پر دستخط کر دے گی کیونکہ اب انہی کا غذات سے ہماری بہت سی امیدیں جڑی ہیں۔"

کلثوم پریشانی سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔کامران کے لب کچھ شیطانی سوچتے مسکراہٹ میں ڈھلے۔کلثوم نے تحیر کے مارے ان کی جانب دیکھا جو اتنی پریشانی میں بھی مسکرا رہے تھے اور ایسا کیوں تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی مگر فلحال وہ ان کے بھروسہ کرتے خاموشی اختیار کر گئی تھی۔ابان وہاں سے نکلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا معاً کچن سے آنے والی آوازوں پہ اس کے قدم خود بخود کچن کی جانب بڑھے تھے جہاں وہ شیلف پہ چڑھی نشاط پہ حکم صادر کرنے میں مصروف تھی اور وہ جو کسی کی سنتی تک نہیں تھی ایک لیزا کی خاطر کچن میں کھڑی لزانیہ بنانے میں مصروف تھی۔اس بات میں کسی کو شک نہیں تھا کہ رابعہ نے ان دونوں کو ایک ایک چیز سکھاتے ہر طرح کے حالات کے لڑنا سکھایا تھا اور اسی بدولت نشاط کے ہاتھ میں بہت ذائقہ تھا جو اسے رابعہ سے ہی وراثت میں ملا تھا۔بظاہر سرد سی نظر آنے والی یہ لڑکی اندر سے کس قدر حساس تھی یہ بات ابان سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔وہ ایک نظر ان پہ ڈالتے خاموشی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"جاؤ لیزا ماما کو دیکھ کر آؤ جاگ گئی ہے یا نہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

نشاط نے مصروف سے انداز میں اسے حکم صادر کیا اور خود خاموشی سے چمچ ہلانے لگی۔لیزا اس کی بات پہ بھاگنے والے انداز میں اندر کی جانب بڑھ گئی۔نشاط پوری دلجمعی سے اپنے کام میں مصروف تھی کہ اسی دوران اس کا فون بجا تھا۔اس نے ثانیہ کا فون دیکھتے عجلت میں اٹھاتے کان سے لگایا۔

"ہاں بتاؤ کل کا دن کیسا گزرا محترمہ۔"

فون اٹھاتے ہی اس کا مسکراتا لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا۔

"ہاں وہ تو سب ٹھیک تھا سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے ترتیب دینا شروع کر دیا ہے مگر مجھے ابھی بھی ایک خوف لاحق ہے ثانی اگر چچا جان نے کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو میں انہیں جانتی ہوں میں خاموش تو بلکل نہیں بیٹھیں گے میں نے ان کی عیش و عشرت کا سارا سامان ان سے چھین لیا ہے۔"

وہ سلیب سے پشت ٹکاتے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر بولی۔چہرے پہ واضح پریشانی رقم تھی۔اس نے ابھی فائل کے بارے میں اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔

"تم خود ہی سہم جاؤ گی تو مقابل تو مزید ڈرائے گا ہی۔وہ تم پہ کسی بھی قسم کا وار کرنے کا کوشش کرے تم نے اسے بلکل لائٹلی لینا ہے اور اس کا جواب بھی اسی تحمل سے دینا ہے۔پھر دیکھنا ان کی ساری سازشیں انہی پہ الٹی پڑ جائے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

باہر سے آنے والی قدموں کی چاپ پہ نشاط کی آنکھوں میں الجھن اتری تھی۔

"میں تجھ سے بعد میں بات کرتی ہوں لگتا ہے کوئی آرہا ہے۔"

اس نے عجلت میں بولتے کال کاٹ دی اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ چند ساعتوں بعد عمارہ کچن میں داخل ہوئی تھی۔ نشاط نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ عمارہ نے اس کے چہرے پہ سرد مہری دیکھتے ناک منہ چڑھائی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد لزانیہ وغیرہ تیار کر ہلکا پھلکا تیار ہوتے رابعہ سے ملتے اس نے ڈرائیور کے ساتھ آفس کی جانب کی راہ لی تھی۔ آج اس نے سیاہ رنگ کا پینٹ کوٹ پہننے کو ترجیح دی تھی۔ بالوں کو سٹریٹ کر کے پشت پہ کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ سیاہ آنکھیں جن پہ گوگلز کا پہرا تھا لبوں پہ ایک نیوڈ رنگ کی لپ سٹک کے سوا چہرے پہ میک اپ کا نام و نشان نہیں تھا۔ یہ تین دن اس کیلیے بے حد ضروری تھے انہی دنوں میں اس نے ایک نیا سٹاف رکھنا تھا جس کے انٹرویوز بھی وہ خود ہی لے رہی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس معاملے میں کوئی بھول چوک ہوں۔ وہ انہی سب سوچوں میں غلطاں تھی کہ اس کی گاڑی جھٹکے سے رکتے ہی اس کی سوچوں کا تسلسل بھی ٹوٹا تھا۔ اس نے چونک کر ڈرائیور کی جانب دیکھا جو گاڑی سے نکل رہا تھا۔ کچھ ہی توقف کے بعد کسی بچے کی رونے کی آواز پہ وہ بنا کسی لمحے کی تاخیر کیے باہر نکلی تھی۔ اطراف کے لوگوں نے حیرت سے اس شاندار شخصیت کی حامل لڑکی کو دیکھا

All Rights Reserved By Novels Lounge

جس کے چہرے پہ ایک سرد مہری چھائی ہوئی تھی معاً وہ ڈرائیور کو ایک بچے کو جھنجھوڑتے دیکھ مضبوط قدم اٹھاتی اس تک پہنچی تھی۔

"واٹ ہیپنڈ منور۔ازایوری تھنگ اوکے؟"

اس کی سخت آواز پہ ڈرائیور فوراً سے پہلے سیدھا ہوا تھا۔وہ بچہ ہنوز رو رہا تھا۔

"میم یہ بچہ گاڑی کے سامنے آگیا تھا تبھی آپ کو تاخیر۔"

تو تمہیں یہ حق کس نے دیا کہ کسی بھی بچے کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو۔اپنا رویہ خاص طور پہ بچوں کے" ساتھ درست رکھو ورنہ مجھے تمہیں اس چیز کی بنا پہ جاب سے فائر کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا۔"

وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتے اس بچے کی جانب جھکی اور اس کا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

"اوئے کیوں رو رہے ہو۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولی۔سڑک پہ لوگوں کو ہجوم لگ گیا تھا ان کی گاڑی رکنے کی بدولت اور اب وہ اس کھڑوس لڑکی کو مسکراتا دیکھ رہے تھے۔

"انہوں نے مجھے ڈانٹا۔"

"تو میں نے بھی تو انہیں ڈانٹ دیا نا۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی۔اس بچے نے سختی سے اپنی آنکھیں رگڑی تھی۔

"تم امیر لوگوں میں کوئی احساس نامی چیز بھی ہوتی ہے یا نہیں چھوٹے سے مظلوم سے بچے کو بھی رلا رہے ہو شرم نہیں آتی تم لوگوں کو۔"

وہ جو اس بچے سے باتوں میں مصروف تھی اپنے عقب سے آنے والی کھردری تنفر بھری مردانہ آواز پہ وہ ایک جھٹکے میں سیدھی ہوئی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ ایک جھٹکے سے مڑی جس کی بدولت اس کی پشت پہ بکھرے گھنے بال اس کے شانوں کو بوسہ دے گئے تھے۔

"مجھے اپنی بات میں مداخلت کرنے والے لوگ سخت ناپسند ہے مسٹر اور مجھے امید ہے تمہیں بھی یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ میں اس قدر ہجوم میں تمہاری ایک لڑکی کے ہاتھوں بے عزتی ہو سوٹے آؤٹ آف اٹ۔اٹس نن آف یور بزنس۔"

وہ اپنی آنکھوں میں لگی گوگلز اتارتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے برفیلے لہجے میں بولی۔عالم نے بغور اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا جس میں سرخی دوڑ گئی تھی۔وہ ایک مسکراتی نگاہ بچے پہ ڈال کر دوبارہ اس کی جانب مڑی اور آنکھوں پہ گوگلز لگاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔ہیل کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔اس کے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہی ڈرائیور نے گاڑی آگے کی جانب بڑھائی تھی۔عالم نے لہو چھلکاتی نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھ

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمسخر سے سر جھٹکا تھا۔اسے ایسا ہی محسوس ہوا تھا جیسے وہ اس بچے کو ڈانٹ رہی ہے تبھی اسے روتا دیکھ وہ خود کو کہنے سے روک نہیں پایا تھا مگر اب اس بچے کو اسے ہاتھ ہلاتا دیکھ سارا معاملہ اس کی سمجھ میں آگیا تھا تبھی اپنے قدموں میں گرے پتھر کو ٹھوکر مارتے اپنی بائیک کی جانب بڑھ گیا کیونکہ گھر جا کر اسے اپنے تمام کاغذات وغیرہ پہ ایک بار پھر کل کے انٹرویو کی خاطر اس پہ نظر ثانی کرنی تھی تاکہ کسی قسم کی کمی بیشی نا رہے۔وہ کل کی جاب کو کسی قیمت پہ کھونا نہیں چاہتا تھا۔ناجانے اب اس کی قسمت میں کیا لکھا تھا مگر اس لڑکی کو دیکھ اس کو موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا یہ بات تو اسے اچھے سے ازبر تھی۔

****

"تمہیں سکون نہیں ہے لیزا ہفتے میں دو دن تم یونی جاتی ہو اور اور باقی کے پانچ دن تم نے سب کی ناک میں دم کر کے رکھا ہوتا ہے اب تم نشاط کو ہی دیکھ لو صبح سے گئی ہوئی ہیں مگر مجال ہے کہ وہ واپس آ کر اس کی پیشانی پر ایک پل بھی پڑا ہوں مگر بس یہاں تمہاری ہی جان کو سکون میسر نہیں ہے۔"

رابعہ اسے کتابوں کی جھرمٹ میں بیٹھا دیکھ غصیلے لہجے میں گویا ہوئی۔اس نے ناک منہ چڑھاتے ان کی جانب دیکھا اور ایک بار پھر سے چہرہ جھکاتے کتابوں میں سے کچھ تلاش کرنے لگی۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"ماما یونی جا کر سب کا منہ دیکھوں آپ جانتی ہیں یہ ہفتہ چھٹیاں تھی ہمیں اب کل سے جاؤں گی نا آپ تو تنگ ہی آگئی ہیں مجھ سے۔"

وہ بیگ کی زپ بند کرتے منہ بسورتے ہوئے بولی۔ انہوں نے خشمگین نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"سب سے پہلے تم سے نہیں بلکہ تمہارے موبائل سے تنگ ہوں میں جو تمہیں تھما دیا ہے نشاط نے اور دوسری بات اپنی حرکتیں درست کرلو شاید اس وقت ہی کچھ افاقہ ہو جائے۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں بولی۔ اس سے قبل کہ وہ کوئی جواب دیتی دروازے ایک جھٹکے سے کھلنے کی آواز پہ ان دونوں کا چہرہ بیک وقت دروازے کی جانب گھوما۔ اگلے ہی لمحے دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھ لیزا کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔

"تمہارے اندر تمیز نام کی چیز نہیں ہے کیا کہ جب کسی کے کمرے میں جاتے ہیں تو ناک کر کے جاتے ہیں یوں ہی اپنا بھاری بھر کم وجود لے کر نازل نہیں ہو جاتے۔"

لیزا سرد لہجے میں بولتے عمارہ کا پور پور سلگا گئی مگر جواب میں پھر بھی لاپرواہی سے ہاتھ میں موجود چپس کھانا جاری رکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا ہی میرا بھی ہے اسی لیے میں ناک کر کے جاؤں یا ایسے ہی تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ دل جلانے والے انداز میں بولی۔ لیزا اس کی بات پہ تند نگاہوں سے اسے دیکھتے بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ رابعہ نے اس کا ہاتھ تھام کر روکنے کی کوشش کی مگر وہ اس کا ہاتھ نرمی سے چھڑوا گئی تھی۔

"کیا بول رہی تھی تم کہ یہ گھر جتنا میرا ہے اتنا ہی تمہارا ہے۔ اوہ محترمہ خوابوں کی دنیا سے نکل آؤ کیونکہ بہت جلد نشاط آپی تمہیں تمہاری اوقات بہت اچھے سے یاد دلانے والی ہیں۔ بہت عیش و عشرت کر لی کسی دوسرے کے پیسوں پہ۔ بہت ٹھگ لیا دوسروں کو اب تھوڑی مشقت تم بھی کرو ہو سکتا ہے کہ یہ جو وزن اس حد تک بڑھایا ہے وہ کم ہو جائے۔"

لیزا کے مسکراتے لہجے پہ عمارہ کا دل جلنے لگا۔ رابعہ سرعت سے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ آگے آئی۔

"عمارہ بیٹا آپ یہاں کیوں آئی تھی کوئی کام تھا کیا۔"

انہوں نے معملے کو رفعہ دفعہ کرنا چاہا۔ جواب میں اس نے ایک ذہر خند نگاہ ان پہ ڈالتے سر جھٹکا۔

"ڈیڈ بلا رہے ہیں آپ کو اپنے کمرے میں۔ کوئی بات کرنی ہے جائیں وہاں۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔ رابعہ نے کچھ سوچتے اثبات میں سر ہلایا البتہ لیزا کے اندر کہی آگ ہی لگ گئی۔ وہ اتنی چھوٹی ہو کر اس کے سامنے ہی اس کی ماں سے کیسے مخاطب تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اپنا لہجہ درست رکھو عمارہ ورنہ میرا لہجہ بگڑنے میں ایک لمحہ بھی زیادہ ہو گا۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تند نگاہوں سے اسے دیکھتے تنبیہی لہجے میں بولی۔اس نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہاتھ جھلایا جیسے اس کی بات کو کسی کھاتے میں نا لیا ہو۔

لیزا تم خاموش رہو کچھ نہیں ہوا جو تم بات کو بڑھا رہی ہو اور عمارہ آپ جانتی ہو کہ وہ کیوں بلا رہے "ہیں۔

وہ سختی سے لیزا کو ٹوکتی نرمی سے عمارہ سے مخاطب ہوئی تو اس نے تنفر بھری نگاہیں ان کے چہرے پہ ٹکا دی۔

"مجھے کیا پتہ ہو میں آپ کی سیکرٹری ہوں جو جانتی ہو نگی وہاں جا کر خود ہی پتہ کر لیں۔"

اس سے پہلے کہ وہ بدتمیزیوں کے تمام ریکارڈ توڑتی سرخ پڑتی لیزا کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور اس کے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔اس کے زوردار تھپڑ سے عمارہ کا گال سنسنا اٹھا۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں گال پہ ہاتھ جمائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس نے زندگی میں پہلی بار یہ جرأت کی تھی۔رابعہ کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ بات جان کر کلثوم کس قدر واویلا کریں گی اور وہ لیزا کو اسی چیز سے بچانا چاہ رہی تھی مگر وہ کسی کی سنے تو جب نا۔انہوں نے گھبرا کر لیزا کی جانب دیکھا جس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تمہاری اتنی جرأت۔"

میری جرأت کی بات تم مت کرو کم از کم عمارہ ورنہ کچھ ایسا کر جاؤں گی جس سے تمہیں میری ٹھیک والی جرأت کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔آئندہ میری ماما کے ساتھ اگر تم نے اس لہجے میں مخاطب ہونے کا سوچا بھی نا تو یقین کرو کہ میں تمہاری زبان گدی سے کھینچ نکالوں گی اور یہ کرتے ہوئے مجھے یہ افسوس بلکل نہیں ہو گا کہ تم مجھ سے ایک سال بڑی ہو اسی لیے اپنا یہ گھٹیا چہرہ لو اور یہاں سے دفعہ ہو جاؤ جاہل انسان۔"

وہ اسے اس کے بازو سے تھامتی دروازے کے پار دھکیلتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔عمارہ کی آنکھوں میں جیسے لہو اتر آیا۔لیزا نے غصے سے کمرے کا دروازہ اس کے چہرے پہ بند کیا تھا۔عمارہ اس کی حرکت پہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"پہلے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اور اب مجھے کمرے سے نکال دیا۔"

وہ گہرے گہرے سانس بھرتی جیسے خود پہ قابو پانے کی کوششوں میں تھی۔

یہ کیا کیا تم نے لیزا کلثوم کو جانتی ہو نا تم وہ واویلا مچادے گی کیوں بات اس حد تک بڑھادیتی ہوں تم دونوں بہنیں جو بعد میں میری جان کا عذاب بن جاتا ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام گئی۔لیزا نے سرعت سے ان کا بازو تھاما تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ماما آپی ہوتی تو میں یہ سب قطعی برداشت نا کرتی وہ بھی بولتی مگر میں کی غیر موجودگی میں آپ کی تذلیل برداشت نہیں کروں گی کبھی بھی۔"

وہ نم لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔رابعہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

"آپ کو وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ماما جانتی ہوں میں انہوں نے کیا بات کرنی ہو گی ان کا ذکر ہمیشہ پراپرٹی پیسہ سے شروع ہو کر اسی پہ ختم ہوتا ہے۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔اس کا ایک ایک لفظ زہر میں ڈوبا ہوا تھا۔رابعہ نے اس کا گال تھپتھپاتے خاموشی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے کیونکہ وہ اب عمر کے اس حصے میں آکر کسی کی فضول باتوں کو سننے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔ان کے پھر سے جانے پہ لیزا پشت پہ پیچ وتاب کھاتی رہ گئی معاً کچھ سوچتے اس نے بھی ان کی پیروی کی تھی۔باہر لاؤنج میں پہنچتے ہی وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھٹھکی تھی کیونکہ باہر وہ ذور و شور سے روتے واویلا مچانے میں مصروف تھی۔لیزا نے رعونت سے ناک منہ چڑھائی۔

"اب وہاں کیا کھڑی ہیں آپ بھابھی۔جب آپ کی بیٹی نے اس پہ ہاتھ اٹھایا اس وقت تو بلکل نہیں بولا گیا آپ سے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

کلثوم سر پیٹتے ہوئے عمارہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔ رابعہ نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا البتہ لیزا کے چہرے کے اعصاب تن گئے۔ اس نے بمشکل خود پہ ضبط کیا تھا۔

"مگر کلثوم وہ عمارہ۔"

"اب آپ عمارہ پہ الزام مت لگایئے گا کوئی اپنی بیٹی کی غلطیوں پہ پردہ ڈالنے کی خاطر۔"

کامران کی سخت آواز جہاں نکلی وہی لیزا کا ضبط کرچی کرچی ہوا تھا۔ وہ تن فن کرتی ان کے سر پہ پہنچی تھی۔

آپ کی بیٹی کوئی پاک صاف عورت نہیں ہے جس میں ایک خامی بھی نا ہو نا ہمارا اس سے سرے "سے کوئی واسطہ ہے خود ہی منہ اٹھا کر پنگے کرتی ہے اور میری بات آپ دونوں بھی سن لیں کہ اگر "اس نے مزید کوئی پنگا کیا تو دوسرا گال بھی لال کرنے میں لمحہ نہیں لگاؤں گی۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ کامران اور کلثوم نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا مطلب کیا ایک کم تھی جو دوسری بھی سر پہ ناچنے آگئی تھی۔

"لیزا خدا کا واسطہ ہے تمہیں خاموش ہو جاؤ۔"

رابعہ اس کا ہاتھ تھامتی ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے پہلے کہ مزید کچھ بولتی سامنے سے آنے والی کرخت آواز پہ ایک لمحے کیلیے لیزا کا دل ڈوب کر ابھرا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پہ قابو پا گئی تھی کیونکہ اس وقت وہ حق پہ بات کر رہی تھی۔ ابان کو سامنے دیکھ کلثوم کو تو موقع مل گیا تھا رابعہ کو نیچا دکھانے کا تبھی اپنا واویلا جاری رکھنے کو ہی ترجیح دی تھی۔ عمارہ نے بھی مزید ذور و شور سے رونا شروع کر دیا۔ لیزا نے تاسف سے ان دونوں ڈرامے بازوں کو دیکھا تھا۔

"اس گھر میں سب بڑے چھوٹے کا لحاظ بھولتے جا رہے ہیں ابان تو دیکھ لیزا نے عمارہ پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔"

وہ روتے ہوئے بولی تو ابان کی ماتھے کی تیوری چڑھی۔ اس نے سرد نگاہوں سے لیزا کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے پر سکون سی کھڑی تھی۔ وہ سرعت سے اگے بڑھا اور عمارہ کا بازو تھام کر سیدھا کرتے اس کے گال کا معائنہ کیا جہاں انگلیوں کے نشان ثبت تھے۔ رابعہ کا سر ابان کا غصہ دیکھ سرعت سے نفی میں ہلا تھا۔

"نہیں مم۔ میں معافی مانگتی ہوں ابان بیٹا وہ بس بچی۔"

تائی امی آپ کو معافی مانگ رہی ہیں جس کی غلطی ہے وہی معافی مانگے گا اور ابھی اور اسی وقت مانگے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے کاٹ دار لہجے پہ رابعہ نے اذیت سے آنکھیں میچی جبکہ لیزا نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جو اسے معافی مانگنے کا بول رہا تھا وہ بھی بغیر کسی غلطی کے۔

"ایم سوری ابان بھائی مگر میں معافی نہیں مانگوں گی۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔اس کی ہٹ دھرمی پہ ابان نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔

تمہیں کسی سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے لیزا۔اپنا لہجہ درست رکھا کرو میں نے پہلے بھی وارن"

"کیا ہے تمہیں۔

مجھے مت پاٹ پڑھائیے آپ کہ لہجہ کیسا ہونا چاہیے کیسا نہیں کیونکہ میری ماں نے میری تربیت" الحمداللہ بہت اچھی کی ہے جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے مگر آپ کی بہن کی تربیت کرنا شاید آپ

"کی ماں بھول گئی ہیں۔

وہ اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتی درشت لہجے میں بولی۔اگلے ہی لمحے ابان کا ہاتھ ایک دھاڑ کے ساتھ فضا میں بلند ہوا مگر وہ دھڑکتے دل سمیت وہی روک گیا تھا۔رابعہ نے سختی سے لبوں پہ ہاتھ جما لیے البتہ عمارہ اور کلثوم کے چہرے پہ دبی دبی اسی مسکان تھی۔لیزا نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو ابان کو شدت سے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تھا۔اس ہاتھ ہولے سے لڑھک کر پہلو میں آن گرا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اٹھالیں ہاتھ اسی کی کمی ہے اس گھر میں۔شروع سے ہی تو پیسا جاتا ہے ہم تینوں ماں بیٹیوں کو اپنے گھر میں رہ کر بھی قیدی لگتا ہے اپنا آپ۔کاش ایک بار مجھ پہ ہاتھ اٹھانے سے پہلے آپ نے اپنی بہن سے جاننے کی کوشش کی ہوتی کہ اس کی غلطی کیا تھی ابان بھائی۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ابان نے سرعت سے اپنا رخ عمارہ کی جانب کیا مگر لیزا اس سے بھی تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔

"بہت غرور ہے نا آپ کو اپنی اس اولاد پہ۔اسی نے ہی آپ کو منہ کے بل نا گرایا تو میرا نام بدل دیجیے گا آپ اور تم میری بات کان کھول کر سن لو اپنی ماں سے بد تمیزی کرنے والوں کو میں معاف بلکل نہیں کرتی جو کوتاہی تم نے آج کی ہے اس کے بدلے تمہیں ایک تھپڑ ملا ہے اگلی بار ایسا کچھ ہوا تو منہ توڑ کر رکھ دوں گی اور شرمندگی وہ تو شاید ابان بھائی کے مطابق مجھے ہوتی ہی نہیں ہے تو یہ بات میں ثابت بھی کر دوں گی۔یہ بات میں آپ سب کے سامنے بول رہی ہوں کسی سے ڈرتی نہیں ہوں میں کیونکہ میں نشاط ملک کی بہن ہوں۔"

وہ ذہر خند لہجے میں بولتے آخر میں جتانے والے انداز میں بولی۔ابان نے نا سمجھی سے رابعہ کی جانب دیکھا جن کی آنکھیں نم تھی۔ابان کو لیزا کی بات کی تصدیق ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

"تم نے بد تمیزی کی ہے تائی امی سے عمارہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا برفیلا لہجہ سن عمارہ کے وجود میں چیونٹیاں سی رینگ گئی۔اس نے گھبرا کر اپنی ماں کی جانب دیکھا۔

"بھائی وہ۔"

"میں ہوچھ رہا ہوں کہ تم نے بدتمیزی کی ہے تائی امی سے۔"

اس کی دھاڑ پہ جہاں عمارہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی وہی لیزا کے دل کی دھڑکن بھی ایک لمحے کو رکی۔اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے ماتھے کی رگیں انتہائی درجے کی پھولی ہوئی تھی معاً عمارہ کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ اس کے وجود پہ جیسے کسی نے ٹھنڈا یخ پانی انڈیل دیا تھا۔اس کی آنکھوں میں شکستگی لہرائی تھی۔

"چلیں امی۔"

لیزا ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ابان نے عجلت میں دوسری جانب سے آتے ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

"چھوڑیں ان کا ہاتھ۔"

"شٹ یور ماؤتھ لیزا۔"

اس کے دھمکی آمیز لہجے پہ وہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"معافی مانگوں ان سے ایک منٹ بھی بہت زیادہ ہے عمارہ" معافی مانگو ان سے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

رابعہ نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا مگر ابان کے ہاتھ دباتے ہی وہی خاموشی سے کھڑی رہی۔ کچھ ہی دیر میں کلثوم کے اشارے پہ اس نے مدھم لہجے میں معافی مانگتے ہاتھوں کی انگلیاں مسلی تھی۔ دل میں الگ آگ لگی ہوئی تھی۔ اس نے خون آشام نگاہوں سے لیزا کی جانب دیکھا جو چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔

"ناؤ گیٹ لاسٹ فرام ہئیر اور مجھے اپنا چہرہ دکھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ کھردرے لہجے میں بولا۔ کامران نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کسی دوسرے کی بدولت اپنی ہی بہن سے ایسے مخاطب تھا۔ ابان نے خود ہی انہیں اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ لیزا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی تقلید میں چل دی۔

"ایم سوری تائی امی مجھے سچ میں علم نہیں تھا ورنہ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔"

وہ ان کا ہاتھ دباتے شرمندگی سے گویا ہوا۔ انہوں نے نرمی سے مسکراتے اس کے بال سہلائے تھے۔ لیزا ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے بیڈ کی جانب بڑھ گئی جہاں وہ موبائل ہاتھ میں لیے سکون سے بیٹھ گئی۔ ابان گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تو نگاہ مسکراتی ہوئی لیزا سے جا ٹکرائی جو چہرہ جھکائے کچھ ٹائپ کرتے مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"اٹھو اور ایک چائے کا کپ میرے کمرے میں پہنچاؤ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔لیزا کی موبائل پہ حرکت کرتی انگلیاں وہی تھمی۔اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیا سوچ کر اس پہ حکم صادر کر رہا تھا۔

"کیا آپ کے مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کا تحفہ ہے یہ چائے جو آپ کو مجھ سے چاہیے۔"

وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولی۔

نہیں میرے سر درد کا علاج اب خاموشی سے اٹھو اور چائے اگلے دس منٹ میں میرے کمرے میں" موجود ہو ایک منٹ اوپر نا ایک منٹ نیچے۔تم جانتی ہوں غیر ذمہدار لوگ مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔لیزا کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

"معذرت میں۔"

"لیزا جاؤ فوراً سے پہلے۔"

رابعہ کے تنبیہی لہجے پہ وہ ایک کاٹ دار اس کے چہرے پہ ڈال کر اٹھی اور جان بوجھ کر اس کا پاؤں اپنے پاؤں سے کچلتی آگے کی جانب بڑھی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس کا بھاری بوٹ لگنے کی بدولت وہ خود ہی لڑکھڑا گئی تھی۔ابان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمہارے یہ نازک سے حملے مجھے میرے عزائم سے پیچھے ہٹنے پہ مجبور نہیں کر سکتے ہاں تمہاری جو یہ "
"ڈیڑھ فٹ کی جو ننھی سی جان ہے وہ ضرور ہلکان ضرور ہو جائے گی۔

اس کی پراسرار سی دھمکی پہ لیزا نے چونک کر نا جانے کیوں اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔ابان سر جھٹکتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔لیزا نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔چائے بنانے کے ساتھ ساتھ اس کا منہ مسلسل اس کے خلاف باتیں اگل رہا تھا۔

چائے بنا دو یہ کر دو وہ کر دو کسی دن کہیں گے لیزا تم میرے لیے مر جاؤ۔ذر خیز غلام جو ہوں ان "
"کی۔

وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے بولی۔ایکدم اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔اس کے لب شاطرانہ انداز میں مسکرائے تھے۔اس نے چینی کی جگہ نمک کا جار پکڑتے سکون سے دو چمچ نمک کے چائے میں انڈیلتے چائے کا کپ ٹرے میں رکھا اور دھیمی سی مسکراہٹ سمیت قدم اس کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔اس کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہی اندر سے آنے والی کم ان کی آواز پہ وہ ٹرے لیتے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ابان نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب اس کی جانب مسکراہٹ اچھال رہی تھی۔

"یہ لیں ابان بھائی آپ کی چائے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چائے پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ابان نے بنا کسی دیری کے درد سے پھٹتے سر کی بدولت چائے کا کپ تھامتے لبوں سے لگایا تھا۔پہلا گھونٹ بھرتے ہی اسے اس کی کارستانی کا بخوبی اندازہ ہو گیا تبھی گہرا سانس بھر کر اس کی جانب دیکھا جو ہنوز مسکراتے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا ابان بھائی۔"

اسے اندازہ تھا کہ آج کے بعد وہ کبھی بھی اسے چائے بنانے کا نہیں کہے گا کیونکہ اس نے کام ہی ایسا کیا تھا مگر اسے اپنے سوال کے جواب میں مسکراتا دیکھ اس کے مسکراتے لب سرعت سے سمٹ گئے۔

"تھینکیو فار دس۔بہت بہترین بنی ہے۔"

اس کے مسکراتے لہجے پہ لیزا کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا اور تیزی سے اس کی جانب بڑھی کیونکہ چائے میں نمک تو اس نے خود ملایا تھا۔اگلے ہی لمحے اپنے ہی فلیپر سے پاؤں اڑنے کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔اس کا پاؤں بری طرح مڑا تو اس کے لبوں سے ایک کراہ سی نکلی تھی۔ابان نے تیزی سے اس تھامتے صوفے پہ بٹھایا جواب اپنا پاؤں تھام کر واویلا مچا رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے کیوں شور مچا رہی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تند لہجے میں گویا ہوا۔لیزا نے روتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے اس سے یہ سوال کر رہا تھا۔

"پاؤں ٹوٹ گیا ہے میرا۔"

وہ تنک کر بولی۔ابان نے تاسف سے اس کی جانب دیکھتے اس کے پاؤں کا ایک سیکنڈ کیلیے معائنہ کیا اور اگلے ہی لمحے پاؤں پہ ایک جھٹکا لگنے کی بدولت وہ سختی سے لبوں پہ ہاتھ جماتے ایک بار پھر اپنی چیخ کا گلہ گھونٹ گئی۔

"یہ کیا طریقہ ہے ابان بھائی ایسا کون کرتا ہے بھلا۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی مگر پاؤں آرام سے ہلتا دیکھ اس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جواب اپنے ہاتھ جھاڑتے وہ کپ لبوں سے لگا چکا تھا۔

ہم مجرموں کے کس بل ایسے ہی نکالتے ہیں۔جانتی ہو وکالت میں جانے کے باوجود مجرم کے بل"

"کیسے نکالنے ہیں وہ میں اچھے سے جانتا ہوں۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"مگر میں آپ کی مجرم نہیں ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولی۔اس کی بات پہ ابان کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"تم میری مجرم ہی ہو لیز املک۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولتے پیچھے ہٹا تو لیزا بھاگنے والے انداز میں کمرے سے نکلی تھی۔

ہائے اللہ اتنا نمک کیسے پی گئے تو بھی پاگل ہے سچ میں ان کے سر میں پہلے ہی درد تھا مگر کوئی بات "

"نہیں میرے پہ ہاتھ بھی تو اٹھایا ہے نا انہوں نے اتنی سی سزا تو بھگتیں اب۔آئے بڑے پھنے خان۔

وہ منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی۔وہ اس وقت ابان سے شدید نالاں تھی۔اس کے جاتے ہی ابان نے سر جھٹکا۔چائے میں نمک کی بدولت سر درد مزید شدت اختیار کر گیا تھا۔

"پاگل لڑکی۔"

وہ دونوں ہاتھوں میں سر گراتے بڑبڑا کر رہ گیا۔

****

"کیا ہوا بھائی چہرہ اتنا پھولا کیوں ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ جو کرسی پہ بیٹھے مسلسل اس واقعے کے زیر اثر تھا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا جہاں سمیر تشویش کا اظہار کر رہا تھا۔عالم نے سر جھٹک کر اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے مسکرایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہاں سب ٹھیک ہے کیوں تمہیں ایسا کیوں لگا۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان ہلکا پھلکا بناتے ہوئے بولا۔ سمیر نے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی تھی۔اس کا لہجہ حد درجہ اترا ہوا تھا۔کچھ ہی دیر میں آریز بھی وہی آگیا۔عالم نے نا سمجھی سے ان دونوں کی اداسی کو بھانپا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو چہرہ کیوں اترا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا کیا کسی نے کچھ کہا ہے۔"

وہ ان دونوں کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔آریز نے اس کی بات پہ رونا شروع کر دیا۔عالم اس کے غیر متوقع طور پہ رونے پہ بوکھلا گیا۔

"بھائی وہ بابا نے آپ کے رشتے کیلیے بوا سے بات کی ہے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا تو عالم نے پیشانی مسلتے ہوئے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔اسی لمحے زاوی کی باتیں اس کے ذہن میں گردش کی تھی۔

"اچھا تو کیا ہوا۔"

وہ چہرے پہ نا قابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوا۔شاید اس کی باتوں کا ہی اثر تھا کہ وہ اس متعلق سوچ بھی پایا تھا۔ان دونوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ توشاری کے نام پہ ہی بھڑک جایا کرتا تھا مگر آج کس قدر پر سکون تھا۔ان دونوں کو پریشانی نے آن گھیرا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بھائی آپ کو غصہ نہیں آیا۔"

سمیر دبے دبے لہجے میں بولا۔اس نے الجھی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھااور ہولے سے نفی میں سر ہلادیا۔

"زندگی میں کبھی نا کبھی تو ایسا ہونا ہی ہے ناچوں تو پھر اب کیوں نہیں جب بابا کہہ رہے ہیں ان کی سن لینی چاہیے بعد میں پھر عمر بھر کے پچھتاوے رہ جاتے ہیں اگر ان کی بات ادھوری رہ جائے تو اور میں کسی پچھتاوے کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بنانا چاہتا۔"

وہ مدھم لہجے میں شکستگی لیے بولا۔ان دونوں نے بیک وقت نفی میں سر ہلایا تھا۔عالم نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا جن کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"بھائی اگر وہ بری نکلی تو۔بھائی ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے کیونکہ جو میرے دوست کی بھابھی ہیں نا تو وہ بہت بری ہیں وہ اسے پوچھتی بھی نہیں ہے اور اسے کبھی کبھی مارتی بھی ہے گھر کے کام بھی کراتی ہے اور اگر وہ کبھی کسی کو بتانے کی دھمکی دے تو مزید مارتی ہے وہ یہ سب میرے ساتھ اکیڈمی میں شئیر کرتا تھا۔اگر ہمارے گھر بھی کوئی ایسی آگئی تو ہم کیا کریں گے۔اس کا بھائی بھی بھابھی کے پیچھے ہوتا ہے اگر آپ بھی ہمیں بھول گئے بدل گئے تو ہمارا کون ہوگا پھر ہم اکیلے رہ جائیں گے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اذیت سے گویا ہوا۔ عالم نے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جنہیں کیسا خوف لاحق تھا۔ جب وہ اس رشتے پہ راضی نہیں تھا جب یہ لوگ کہتے تھے کہ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی اور اب جب وہ راضی تھا تو انہیں وہی خدشات لاحق ہو گئے تھے جو پہلے اسے تھے۔

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ منفی مت سوچو مثبت سوچو اور ناامیدی تو بلکل بھی مت رکھو ان شااللہ سب بہترین ہو گا۔ میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا ہے اس فیصلے سے ہٹنا اب تھوڑا مشکل ہے یہ ہمت بہت دقتوں کے بعد مجھ میں آئی ہے۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوا۔ ان دنوں نے خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔

"بہت اچھی بات ہے جو یہ ہمت تجھ میں آگئی ہے۔ لو اب چائے پیو اور دماغ ٹھکانے لگاؤ۔"

وہ چائے کی ٹرے میز پہ رکھتے ہوئے بولے تو اس نے مسکراتے ہوئے کپ تھام لیا۔ اب وہ سب آپس میں باتوں میں مصروف چائے پینے میں محو تھے۔

"میں نے بوا کو سویرے سے بلایا ہوا ہے اب تو وہ آنے والی ہی ہونگی دو تین رشتے بتائیں ہیں انہوں نے مجھے مگر میں نے دھیان نہیں دیا اب دیکھو آ کر کیا بتائیں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چائے کی چسکی بھرتے ہوئے بولے تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان کی آمد ہوئی تھی۔ان سب نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہی کی جانب آرہی تھی۔

"لو جی رشتہ سنو بڑا چنگا رشتہ لبا ہے میں نے عالم دے واسطے۔"

وہ ان کے ساتھ ہی کرسی پہ جگہ سنبھالتے ہوئے بولی تو آریز اور سمیر تو خاموشی سے وہاں سے کھسک گئے جبکہ عالم اور ذیشان نے چونک کر ان کی جانب دیکھا جو اب انہیں رشتے کے متعلق بتا رہی تھی۔

"میری لڑکی والوں سے بات ہوئی ہے وہ رشتے پہ راضی ہیں انہیں عالم کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے بس اب وہ دیکھنا چاہتے ہیں اس گھر میں صرف غربت ہے ورنہ خوبصورتی تو رج کے دی ہے مالک نے۔"

وہ پکی عورتوں کی طرح بولی۔عالم نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کر لیا۔

"غریب لوگوں کی خوبصورتی کوئی نہیں دیکھنا بوا آپ بس رشتہ بتایئے پھر چاہے وہ جیسا مرضی ہو میں نے اسے نمائش نہیں بنانا بلکہ اس گھر کی ضروریات کیلیے لانا ہے۔"

اس کے سرد لہجے پہ بوا ایکدم خاموش ہوگئی۔ذیشان نے اس کا بازو تھپتھپاتے تحمل سے رہنے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اچھاتو سنو آج رات وہ آرہے ہیں میں تو کہتی ہوں جھٹ منگنی پٹ ویاں والا سین کرواور کام پورا" "کرو۔وہ دیکھ جائیں گے تو کل تم دیکھ آنا ابھی تصویر وغیرہ دیکھ لو۔

وہ ہتھیلی پہ سرسوں جمانے کی کوششوں میں تھی۔ذیشان نے بوکھلا کر عالم کے تاثرات کا جائزہ لیا جو بلکل سپاٹ تھے۔

"اچھا آپ اس کی تصویر تو دکھائیں۔"

وہ نیم رضامندی ظاہر کرتے ہوئے بولے تو بوا نے سرعت سے اپنی پوٹلی میں ہاتھ گھسایا اور اس میں سے پانچ چھ لڑکیوں کی تصویریں نکالتے ایک لڑکی کی تصویر ان کی جانب بڑھائی تھی۔لڑکی کی تصویر دیکھتے ہی ذیشان کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔عالم کو تو سرے سے ہی اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

مگر بوا یہ تو کافی بڑی لگ رہی ہے عمر بھی زیادہ اور ماشااللہ موٹاپا بھی مطلب موٹاپا تو چل جاتا ہے مگر" "ہمارے بیٹے کے ساتھ جچے بھی تو سہی۔

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولے۔عالم کی سرسری سی نگاہ تصویر والی لڑکی کی جانب اٹھی تو اس کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

لو کر لو گل بس موٹی ہی ہے نا اب اس ڈربے میں کوئی پتلی لڑکی انے سے رہی اس کیلیے سب کچھ ہونا" "ضروری ہے میاں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہیں خاصہ برا محسوس ہوا تبھی ہاتھ جھلاتے ہوئے بولی معاذ یشان کی نگاہ ان کے ہاتھ میں موجود ایک تصویر کی جانب اٹھی اس میں موجود لڑکی قدرے بہتر تھی۔

یہ دکھائیں بوا۔

"آئے ہائے یہ کیوں دکھاؤں۔ یہ تو کسی اور لڑکی کی تصویر ہے اچھے خاصے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے کبھی نہیں مانے گی جس گھر والے مان جائیں گے میں وہی دکھا رہی ہوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ اس سے پہلے کہ زیشان کچھ بولتے عالم نے درمیان میں ہی انہیں ٹوک دیا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے بابا گھر کیلیے عورت ہی چاہیے نا پھر چاہے وہ جیسی بھی ہو آپ میرے لیے جیسی ڈھونڈنا چاہتے ہیں وہ ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم جیسوں کی قسمت ایسی نہیں ہوتی۔"

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا تو وہ لبوں کو سی گئے۔ بوا نے دل ہی دل میں اسکی سمجھداری کو داد دی تھی۔

"چلو پھر میں ان سے بول دیتی ہوں کچھ ہی دیر میں وہ آجائیں گے۔ پھر تیاریاں دیکھ لو تم سب۔ اب میں چلتی ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ان کے جاتے ہی سمیر اور آریز تصویر دیکھنے کے سر ہو گئے تھے۔

"یہ کیا بابا یہ تو آنٹی ہے کوئی ہمارے بھائی کے ساتھ یہ تھوڑی نا اچھی لگے گی۔

سمیر کو وہ بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی تبھی اس کا اظہار بھی کر ڈالا۔وہ مسلسل ناپسندیدگی ظاہر کر رہے تھے مگر عالم کان لپیٹے بیٹھا ہوا تھا۔جیسے اس سب سے بلکل بھی اس سب سے کوئی لینا دینا نا ہو۔کچھ ہی دیر میں تمام تیاریاں وغیرہ مکمل ہوتے ہی ان لڑکی والوں کی آمد ہوئی تھی۔انہیں لاؤنج میں ہی صوفوں پہ بٹھاتے سمیر اور آریز نے اچھے سے سرو کیا تھا۔عالم وہی سنجیدگی سے بیٹھا ہوا مسلسل اپنی ایک ٹانگ ہلا رہا تھا۔

"اچھا آپ کا بیٹا جاب کیا کرتا ہے۔"

لڑکی کے والد نے سنجیدگی سے ذیشان کو مخاطب کیا تو انہوں نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔ان کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔

"وہ دراصل جاب چھوٹ گئی ہے اس کی۔اب کل دوبارہ جانا ہے انٹرویو کیلیے ان شااللہ جاب لگ جائے گی۔آپ پریشان مت ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولے مگر جواب میں ان کے چہرے کے تاثرات بگڑتے دیکھ ذیشان گڑبڑا گئے۔

"ایسے کیسے پریشان نا ہو آج کل کے حالات دیکھے ہیں۔اتنی مہنگائی ہو گئی ہے اور یہاں بات صرف میری بیٹی کی تھوڑی ہے اس کے بچے بھی تو ہیں دو ان کو بھی تو پالنا وہ کیسے پالے گا یہ۔رشتہ بھی تو سب کچھ دیکھ کر کرنا ہے نا۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولے۔ان سب کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ذیشان تو با قاعدہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا مطلب دو بچے۔یہ کیا بول رہے ہیں آپ۔ہمارا بیٹا ابھی جوان ہیں اور آپ دو بچوں کی ماں کا ہاتھ۔بوا یہ سب کیا ہے آپ سب جانتے بھوجتے بھی کیسے کر سکتی ہے۔"

وہ غیض کے عالم میں بولے۔بوا نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"دیکھو میاں آج کل کے حالات میں شادیاں ایسی ہو جائیں بہت ہیں اب دیکھو اس غریب کھانے پہ کون آئے گا کوئی لڑکی نہیں مانتی شادی کو اب نا عالم کے پاس جاب ہے نا گھر اس سے اچھا دو بچوں کی ماں سے ہی بیاہ رچا لیں کم از کم گھر میں اچھا کھانا پینا تو ہو جائے گا نا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔ عالم اس دوران بلکل خاموش تماشائی بنا بیٹھا اپنی ذات کے پرخچے اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس کا تن بدن سلگ رہا تھا۔

"نہیں چاہیے ہمیں یہ رشتہ ہمارے بیٹے کی ذات اتنی بھی ارزاں نہیں کہ اسے کسی طلاق یافتہ کو سونپ دیا جائے وہ بھی جو دو بچوں کی ماں اور اس سے عمر میں اتنی بڑی ہے جائیں آپ یہاں سے ہم خود ہی تلاش کر لیں گے رشتہ۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت بولے۔ وہ لوگ نا جانے کیا کیا غصے سے بولتے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے اور بوا وہ مسلسل اپنے دل کا زہر اگل رہی تھی۔

"تم لوگوں کو عزت نہیں راس۔ رشتہ نہیں۔ ملنا تھا ان لوگوں نے رضامند ہو جانا تھا مگر نا جانے کس بات کی اکڑ ہے کیا ایسا کچھ ہے تم لوگوں کے پاس جس پہ غرور ہو۔ فضول میں شادی ہو جاتی تو تم لوگوں کا ہی بھلا ہونا تھا میں جا رہی ہوں اب کر دینا اپنے اس غریب بیٹے کی شادی اور میں دیکھتی ہوں کونسی سونے کا انڈہ دینے والی مرغی آتی ہے یہاں کونسا ہیرا آتا ہے اس ڈربے میں۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ذیشان نے اذیت سے آنکھوں کو سختی سے میچتے کھولا تھا۔ عالم نے تلخ مسکراہٹ سمیت ان کی جانب دیکھا اور سر جھٹکتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"عالم بیٹا۔"

"بابا کیا ہو گیا ہے آپ تو ایسے کمزور پڑ رہے ہیں جیسے کوئی نئی بات ہو گئی ہو۔ میں ان سب چیزوں کیلیے تیار تھا کیونکہ ہم لوگوں کی زندگی آسان نہیں ہوتی یہ بات بچپن سے اب تک میں دیکھ چکا ہوں اور اب تم لوگوں کو بھی سمجھ آگئی ہو گی۔"

وہ تکلیف سے پر لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ذیشان نے آرزدگی سے اس کی پشت کو تکتے آنکھیں موندی تھی۔ درد حد سے سوا تھا۔ اپنے سامنے اپنی ہی اولاد کے بارے میں ایسی باتیں سننا کس باپ کا حوصلہ ہوتا تھا بھلا۔ وہ ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔

"اے اللہ ہم تیری رضا میں راضی ہیں مگر کب تک آخر۔"

ان کے دل سے درد بھری ایک آہ نکلی تھی۔ سمیر اور آریز نے ان کے سینے پہ سر دھرا تو وہ ان دونوں کو بھی اپنے مہربان بازوؤں میں سمیٹ گئے تھے۔

****

"ناجانے یہ لڑکی کہاں رہ گئی ہے۔ مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے لیزا اسے فون تو ملا ذرا۔"

رابعہ تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔ لیزا نے ان کی بات پہ ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے دس بجا رہی تھی مگر نشاط کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں تھا۔ اس نے سرعت سے سیدھی ہو کر بیٹھتے نشاط

All Rights Reserved By Novels Lounge

کو فون ملایا مگر وہ صرف کالنگ ہی جا رہی تھی دوسری جانب سے کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔اس کا دل تیزی بھی دھڑکنے لگا۔

"ماما آپی فون ہی نہیں اٹھا رہی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

وہ روہانسے لب و لہجے میں گویا ہوئی۔رابعہ نے رکتی سانسوں سمیت اسے سینے سے لگاتے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

اگر کامران بھائی کو بتایا تو وہ لازمی باتیں بنائیں گے اور نشاط کو غلط بولیں گے میں کیا کروں یہ لڑکی"

"اتنی بار منع کیا ہے اسے میں نے۔میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔

وہ اپنا سینہ مسلتے ہوئے روتے ہوئے بولی۔لیزا نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا اور پانی کا گلاس بھرتے ان کے لبوں سے لگایا تھا۔دو تین گھونٹ بھرتے وہ گلاس کو پیچھے دھکیل گئی۔لیزا کمرے میں چکر کاٹتے مسلسل اسے فون ملا رہی تھی مگر دوسری جانب سے کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔اس نے آیت الکرسی پڑھتے ایک بار پھر سے فون ملایا مگر دوسری جانب سے فون ہی بند آ رہا تھا۔لیزا کے ہاتھ میں موجود فون اس اچانک افتاد پہ لرز کر رہ گیا۔

"مما آپی کا فون بند۔"

اس کی بات پہ رابعہ کا سر بے ساختہ کسی انہونی کے خیال سے نفی میں ہلا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میری بچی۔میں بولتی تھی کہ مت کرو کچھ بھی یہ دنیا لڑکیوں کیلیے نہیں ہے مم میں کیا کروں۔"

وہ اپنا سر پیٹتے ہوئے کپکپاتے لہجے میں گویا ہوئی۔لیزا نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا اور روتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو تھام کر سہلایا اور دل ہی دل میں اس کے حفاظت سے واپس لوٹنے کی دعا کرنے لگی معاً ایکدم اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔وہ عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ابان بھائی میں ابان بھائی کو بلاتی ہوں۔"

وہ انہیں وہی چھوڑتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھی۔اس کا رخ سیدھا ابان کے کمرے کی جانب تھا۔وہ کسی کی بھی نگاہ میں آئے بغیر اس کے کمرے تک پہنچنا چاہتی تھی۔کمرے کے باہر پہنچتے ہی اس نے دروازہ ناک کیا مگر اندر سے جواب ندادر۔تین چار بار مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتے ہی وہ بنا شرٹ کے تولیہ کندھوں پہ ڈالے ہاتھوں سے گیلے بالوں کو سنوارتے جوں ہی دروازہ کھولا سامنے کھڑی لیزا کو دیکھتے بے تحاشہ کھٹکا تھا معاً اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"تمہیں رات کے اس پہر بھی سکون نہیں ہے۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولا جس کا چہرہ اسے بغیر شرٹ کے دیکھ سرخ پڑ چکا تھا۔اس نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا اور دوبارہ نگاہیں جھکاتے انگلیاں چٹخانے لگی۔آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ابان بھائی وہ۔"

وہ اپنے آنسو اندر اتارتے ہوئے بولی۔اس کا بھاری لہجہ ابان کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہا تبھی سرعت سے اندر کی جانب بڑھا اور وارڈروب سے ایک سیاہ رنگ کی شرٹ نکالتے پہن کر اسی تیزی سے واپس اس کی جانب پہنچا تھا جانتا تھا وہ اس کی بدولت ہی جھجک رہی ہے۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا رو کیوں رہی ہو۔"

وہ شرٹ کے بٹن بند کرتے بے چینی سے گویا ہوا۔لیزا نے ایک سسکی بھری تھی۔

"وہ ابان بھائی وہ۔"

وہ ایک بار پھر سسکی بھرتے ہوئے بولی۔ابان کی تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔نہیں مطلب کیا وہ کب سے اس کے پاس اس کی بکواس سننے کیلیے کھڑا تھا اور اس کی وہ وہ ہی نہیں بند ہو رہی تھی۔وہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔

"وہ وہ کے علاوہ بھی تم بہت کچھ بولتی ہو لیزا۔اب آگے بھی بات بولو گی یا دھکا لگانا پڑے گا۔"

وہ درشت لہجے میں بول اٹھا۔لیزا اپنی جگہ سے اچھل کر رہ گئی۔کوئی اور وقت ہوتا تو وہ لازماً اس کے یوں بولنے پہ سرعت سے جواب دیتی مگر آج وہ چاہ کر بھی اسے کوئی جواب نا دے پائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپی نہیں لوٹی اب تک اور فون بھی نہیں اٹھا رہی وہ۔ اتنی بار کال ملائی ہے۔ ماما کی طبیعت خراب ہو رہی ہے اس وجہ سے۔"

وہ روتے ہوئے اذیت سے بولی۔ ابان کا چہرہ اس کی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔ نگاہیں خود بخود ہی گھڑی کی جانب اٹھی تھی۔

"اوہ گاڈ اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہی ہو۔"

وہ موبائل پہ کسی کو کال ملاتے تیزی سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔ لیزا نے بھی بھاگنے والے انداز میں اس کی تقلید میں قدم بڑھائے جواب اس کے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی رابعہ کو روتا دیکھ وہ ان تک پہنچا اور ان کے نزدیک ہی بیٹھا تھا۔

"ابان نشاط۔"

"کچھ نہیں ہوا تائی امی۔ کیا آپ کو لگتا ہے وہ اپنے ساتھ کچھ ہونے دے سکتی ہے۔ خدارا منفی سوچوں کو ذہن میں جگہ مت دیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں جا رہا ہوں اسے دیکھنے فون بھی کر دیا ہے میں نے۔ آپ بس پریشان مت ہو اور اپنی طبیعت مت خراب کیجیے گا۔ خیال رکھوان کا اور خیال کرنا گھر میں کسی کو اس متعلق پتہ نا چلے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان دونوں کو سختی سے تنبیہ کرتے جس تیزی سے اندر آیا تھا اسی تیزی سے باہر بھی نکل گیا۔اس کے جاتے ہی وہ دوبارہ رابعہ کی جانب آئی تھی جنہوں نے رو رو کر اپنی حالت خراب کر لی تھی۔ابان موبائل پہ سرد لہجے میں کسی سے مخاطب بے دھیانی میں باہر کی جانب بڑھ رہا تھا مگر اپنے عین سامنے کامران صاحب کو کھڑا دیکھ اس کے قدموں کو خود بخود بریک لگی تھی۔اس نے سپاٹ انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

"کہاں جا رہے ہو۔"

ان کے پوچھنے کی دیر تھی ابان نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لی۔

"کام ہے ضروری کچھ دیر میں لوٹ آؤں گا۔"

جانتی ہوں میں تم کس ضروری کام کیلیے بھاگے بھاگے جا رہے ہو۔بیٹیاں ان کی گھر سے باہر رہیں"

"مگر سر درد ہمارے بیٹے کا بن جاتا ہے۔اپنی بیٹیوں کو لگام۔

وہ بمشکل اپنے لہجے پہ قابو پاتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے اس سے پہلے نکلتا کلثوم کی بات پہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے ان کی جانب دیکھا۔

ماما میں بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا تو پلیز ان کی بیٹیوں کو لگام ہو یا نا ہو مگر آپ کی زبان بہت کچھ بولنے"

"کی کوتاہی کر رہی ہے۔یہ نا ہو کہ میں اپنا ضبط کھو دوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں جتانے والے لہجے میں بولا۔اس دوران رابعہ اور لیزا بھی ان کی اونچی ہوتی آوازیں سن باہر لاؤنج میں نکل آئی تھی۔

"منع کیا تھا نا میں نے کہ لڑکی زات ہے مت جانے دو کہی آج کل کی دنیا لڑکی کی بلکل بھی نہیں ہے مگر یہاں میری کسی نے نہیں سنی نا نشاط نے اور نا ہی بھابھی نے اب بھگت لیں یہ سب ہی۔یہ جو باہر درندے اور حیوان بیٹھے ہیں نا۔"

"جب اپنے گھر میں ہی سب سہولتیں موجود ہو چچا جان تو پھر باہر کے درندوں اور حیوانوں سے نہیں گھبرانا چاہیے۔"

اس سے قبل کہ کامران رابعہ کو مزید کچھ سناتے اپنے عقب سے آنے والی کھردری تمسخرانہ آواز پہ ان کی زبان کو اسی لمحے قفل لگا تھا۔ان سب نے جھٹکے سے رخ موڑتے دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتی انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"میری بچی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

رابعہ روتے ہوئے بول کر اس کی جانب بڑھی اور اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔ نشاط نے مسکراتے ہوئے ان کے سر پہ لب رکھے اور انہیں اپنے سینے سے لگایا تھا۔ کامران کا حال تو خود کو درندہ سے تشبیہہ دیے جانے پہ ایسا تھا جیسے ابھی اس کی جان لے لیں گے۔ یہ لڑکی تمام لحاظ بھولتی جا رہی تھی۔

"یہ ہے اس لڑکی کی تمیز بڑوں کو کیسے مخاطب کرنا ہے بھول چکی ہے یہ۔"

وہ سخت لہجے میں دھاڑا اٹھے۔ نشاط نے بے نیازی سے شانے اچکاتے رابعہ کو اپنے حصار میں لیتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔

کہاں تھی تم جانتی ہو سب کس قدر پریشان تھے۔ فون بھی اٹھانا گوارا نہیں کیا۔ اتنی بڑی بھی نہیں "ہوئی اب تم۔"

ابان کی سرد آواز پہ وہ اپنا سر پیٹتے کھل کر مسکرائی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے۔ یو نو نا آفس کا کام کس قدر بڑھ گیا ہے ایک چیز کی جب ہم رینوویشن کرواتے" ہیں تو پھر اس میں آپ کا سو فیصد درکار ہوتا ہے بس کچھ ایسا ہی میرے ساتھ بھی ہے رہی فون کی بات تو میرے فون کی بیٹری ڈیڈ ہے اور وہ میرا ساتھ چھوڑ گیا تھا تبھی نہیں اٹھا پائی۔ ایم سوری ماما آئندہ "سے خیال کروں گی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان کا گال محبت سے چومتے ہوئے بولی معاً اس کی نگاہ کلثوم کے ساتھ کھڑی عمارہ کی جانب اٹھی تو وہ اپنی مخصوص چال چلتے اس کی جانب آئی۔ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز لاؤنج کی فضا میں گونج رہی تھی۔اس کے نزدیک آتے ہی اس نے عمارہ کی ٹھوڑی تھامتے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"یہ جو یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں رابطے کا کام سرانجام دیتی ہو نا جسے ہم دوسرے لفظوں میں چغلی کہتے ہیں اسے چھوڑ دو کیونکہ آگے جا کر یہ کام اگر تمہارے ساتھ ہو گا تو تمہیں بلکل پسند نہیں آئے گا۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتی باور کرانے والے انداز میں بولی۔ کلثوم نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے ہاتھ کو بری طرح جھٹکا تھا۔

"تم میری بیٹی کو بد دعا دے رہی ہو۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت بولی۔اس نے نرمی سے نفی میں سر ہلایا۔

"اگر میں یہ کام کروں گی تو آپ میں اور مجھ میں فرق کیا رہ جائے گا میں تو بس بڑی بہن ہونے کے ناطے اسے سمجھا رہی ہوں جیسے لیزا کو سمجھاتی ہوں۔ ڈیٹس اٹ۔ چلیں ماما چلو لیزا۔"

وہ ایک دل جلانے والی مسکراہٹ ان سب کی جانب اچھالتے مغرورانہ چال چلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ان دونوں نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"سر میں درد کر کے رکھ دیا ہے سچ میں ان دونوں بہنوں نے۔"

ابان اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

آئندہ اگر کبھی میں ایسے تاخیر کر دو لوٹنے میں تو میرا انتظار کر لیجیے گا ماما بلاوجہ ان لوگوں کی لعن" "طعن سننے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ اپنا کوٹ اتارتے انہیں سمجھانے والے انداز میں بولی۔رابعہ نے سرزنشی نگاہوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔

آپی آپ جانے دیں ان لوگوں کو کام ہی کیا ہے اور کچھ نہیں ملتا تو ہمارے ذات پہ نشانہ بنا لیتے ہیں یہ" لوگ مگر میں نے تو صرف ابھی ابان بھائی کو بتایا تھا ان لوگوں تک بات کس طرح پہنچی مجھے تو معلوم ہی نہیں ہوا ضرور اس ابان بھائی نے ہی بتایا ہو گا سب کو ویسے بھی یہ ہماری جان کے دشمن بنے بیٹھے ہیں سب سے پہلے تو وہ عمارہ جو پکی میرے سر پہ ناگ بن کر بیٹھی ہے آپ کو پتہ ہے اس کی وجہ سے "صبح ابان بھائی نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔

لیزا رابعہ کی گھورتی نگاہوں کی پرواہ کیے بغیر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی مگر بات مکمل کر کے ہی دم لیا۔نشاط جو وارڈروب کھولے اپنے لیے آرام دہ سوٹ تلاش کر رہی تھی۔اس کی آخری بات پہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

بے تحاشہ ٹھٹھکی اور آنکھوں میں بے یقینی اترائی۔اس نے کپڑے وہی چھوڑے اور تیز قدموں سے چلتی واپس اسی کی جانب آئی۔

"کیا کہا تم نے ابھی کس نے ہاتھ اٹھایا تم پہ۔"

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولی۔اس کیلیے یقین کرنا بے تحاشہ مشکل تھا کہ ابان لیزا پہ ہاتھ اٹھا سکتا ہے اب وہ پریشانی سے اس کے گالوں کا معائنہ کر رہی تھی۔لیزا نے باقاعدہ اپنا سر پیٹ لیا۔

"آپی ہاتھ اٹھایا تھا مگر پھر واپس نیچے کر لیا مارا نہیں مجھے۔"

وہ بے ساختہ تصیح کرا اٹھی۔نشاط کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑے تھے۔ابان پہ اسے شدید قسم کا غصہ آیا تھا۔وہ وارڈ روب سے کپڑے نکالتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جوں ہی فریش ہو کر باہر نکلی دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر اس جانب دیکھا جہاں سے ابان اپنا سر مسلتے اندر آ رہا تھا۔نشاط کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔لیزا نے اسے ایک نظر دیکھتے دوبارہ اپنا سر موبائل پہ جھکا لیا البتہ رابعہ ہمیشہ کی طرح اسے خوش آمدید کہنے کو اٹھی تھی۔

"لیزا ایک کپ چائے بنا دو مجھے۔"

سوری وہ نہیں بنا کر دے گی ابان تمہیں یہ زحمت خود ہی اٹھانی ہو گی۔یہ کام کیا میری بہن اب "تمہارا کوئی کام نہیں کرے گی۔یو کین گو ناؤ۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سرد لہجے میں بولتے ہاتھوں میں لوشن لگانے لگی۔ابان نے تحیر کے عالم میں اس کی جانب دیکھا۔اس کے برعکس لیزا تو اس کے جانے کے بعد بھنگڑا ڈالنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"ہاؤ کڈ یو ڈو دس نشاط۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔نشاط کے ہاتھوں کی حرکت روکتے اس کی جانب دیکھا اور اس کے مقابل آئی تھی۔

"جب تم میری بہن پہ ہاتھ اٹھانے کی جرأت کر سکتے ہو بغیر پوری بات جانے تو میں بھی کچھ بھی کرنے کی ہمت رکھتی ہوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ابان تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا مطلب لیزا نشاط کو ہمیشہ کی طرح صبح سے شام تک کی ساری خبریں اس تک پہنچا چکی تھی۔

"اپنی بہن سے یہ بھی پوچھنا تھا کہ میرا سر درد بھی اسی کی بدولت ہی بڑھا ہے۔میری چائے میں دو چمچ نمک جو ملایا تھا اس نے۔بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے میرا اور اسے اب کم اس کے ہاتھ کی چائے ہی کرے گی اور یہ اس کی سزا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی برجستہ بات پہ نشاط نے سرزنشی نگاہوں سے لیزا کی جانب دیکھا تو وہ میسنی سی ہنسی ہنس دی۔اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ وہ یوں اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا۔اس وقت تو بڑی تعریف کر رہا تھا مگر اب اسے سمجھ آئی وہ تعریف نہیں بلکہ طنز تھا۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"جاؤ لیزا چائے بناؤ ابان کیلیے۔"

ہاں قبر میں بھی چلی جاؤں گی نا تو آکر نا قبر پہ فاتحہ پڑھنے کی بجائے یہ حکم دیجیے گا اٹھو لیزا چائے بنا کر دو بعد میں مر جانا۔"

وہ دانت پیس کر بولتی تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ابان نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جو بولنے سے قبل سوچنا گناہ سمجھتی تھی۔

فلحال میں نے اس بات کو نظرانداز کر دیا ہے ابان مگر اگلی بار سے نہیں کروں گی میں نہیں چاہتی کہ " تم اپنی فیملی کی بدولت میری بہن پہ ہاتھ تو دور کی بات اونچی آواز میں بات بھی کرو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور اس کی بہن ہونے کے ناطے میں کوئی انتہائی قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کروں گی گوٹ اٹ۔"

وہ تنبیہی لب و لہجے میں گویا ہوئی۔ابان نے دونوں ہاتھوں کو پینٹ کی جیبوں میں اڑستے ہمیشہ کی طرح اس کی بات پہ گہرا سانس بھرا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تم کوئی انتہائی قدم اٹھانااور میں محبت کی انتہا کی ہر حد پار کرتے کچھ ایسا کر جاؤں گا جو تمہارے گمان میں بھی نہیں ہو گا۔ مجھے ہلکے میں مت لینا آج تک کسی کا کوئی کیس نہیں ہارا ہوں میں تو تم یہ بات سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ اپنی ذات سے منسلک کیس میں ہار جاؤں گا۔"

وہ سر گوشی میں بر فیلے لہجے میں بولتے ایک مسکراتی نگاہ رابعہ پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے سر جھٹکا۔

"اتنا پیارا بچہ ہے ہمارا اتنا خیال کرتا ہے تم سوچ سکتی تھی اس کے متعلق نشاط۔"

رابعہ اسے ایک بار پھر باور کرانا نا بھولی۔ نشاط نے ان کی معمول کی بات پہ اپنا سر پیٹا تھا۔

"میری پیاری ماں آپکے اس پیارے بچے کیلیے میں بہت کچھ سوچ چکی ہوں آپ پریشان مت ہو وقت آنے پہ سب آپ پہ واضح ہو جائے گا۔"

وہ مسکرا کر بولتی سکون سے بیڈ پہ نیم دراز ہوتے لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔ کل انٹر ویوز کی آخری تاریخ تھی اور کل اسے سب سے اہم پوسٹ یعنی کے اپنے پی اے کے طور پہ کسی شخص کو منتخب کرنا تھا اور ان دو دنوں میں ہی اس کا دماغ بری طرح تھک چکا تھا۔ وہ آنے والے کل کی بابت سوچتے اپنا سر بیڈ کراؤن سے ٹکا گئی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

اگلے دن کی صبح ہمیشہ کی طرح خوشگوار تھی۔ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی کا اضافہ ہو رہا تھا۔آسمان پہ سورج کا نام ونشان تک نہیں تھا۔اس نے سب سے پہلے اٹھتے کھڑکی کھولتے باہر کے موسم کا جائزہ لیا تھا اور خود کالج جانے کیلیے تیار ہونے لگی۔آج وہ پورے ایک ہفتے بعد جا رہی تھی۔اس نے نیلے اور سفید رنگ کا لباس نکالتے ہی واشروم کا رخ کیا۔تقریبا پانچ منٹ بعد ہی وہ لباس تبدیل کرتے جوں ہی آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔بالوں کو کیچر میں مقید کرتے اس نے آنکھوں پہ مسکارہ اور بھرے بھرے لبوں پہ ہلکی گلابی رنگ کا گلوز لگاتے کانوں میں بلکل چھوٹے چھوٹے آویزے پہنے اور نازک سے پیروں پہ فلیٹس پہنتے اس نے ڈوپٹہ کاندھے پہ سیٹ کیا تھا۔رابعہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی اسے ابھی بھی تیار ہوتا دیکھ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"ماما آپی تیار ہیں میں تو بلکل تیار ہوں مجھے انہوں نے کالج ڈراپ کرتے جانا ہے نا۔"

وہ بالوں کو سنوارتے ہوئے عجلت میں بولی اور اپنے بیگ میں نوٹس وغیرہ ڈالنے لگی۔

"تمہاری آپی جا چکی ہے لیزا۔تم سکون سے ناشتہ کرلو پھر جانا اب۔"

انہوں نے اس کے سر پہ دھماکہ کیا تھا۔لیزا نے جھٹکے سے رخ موڑتے روہانسی ہوتے ان کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے یہ بات بول رہی تھی۔

"ماما یہ کیا بات ہوئی آپی نے کہا تھا کہ وہ مجھے ڈراپ کریں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تھک ہار کر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔رابعہ نے اس کی جانب بٹر سلائز بڑھایا تو وہ خاموشی سے منہ بسورتے کھانے میں مصروف ہو گئی۔

"تمہاری آپی تمہاری طرح غیر زمیدار بالکل نہیں ہے تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو کہ وہ کس قدر وقت کی پابند ہے لیکن پھر بھی تم سوتی رہی اسے آفس میں کچھ ضروری کام تھا تبھی یہ ذمہداری کسی اور کی لگا کر وہ خود چلی گئی ہے اب وہ تم ماہ رانی کا انتظار تھوڑی نا کرتی۔"

وہ طنزیہ لب ولہجے میں گویا ہوئی۔لیزا نے ان کی بات پہ ناک منہ چڑھاتے ان کی جانب دیکھا معاان کی بات یاد کرتے اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔

"کک۔کس کی ذمہداری لگا کر گئی ہیں۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔شدت سے دل سے دعا نکلی تھی کہ جس کی وہ سوچ رہی ہے کاش اس کی نا ہی لگا کر گئی ہو۔

وہ دل ہی دل میں دعا گو تھی مگر رابعہ کی بات سے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اس کی سماعتوں میں انڈیل دیا ہو۔اب سب سے پہلا طعنہ اس کی ڈریسنگ پہ ہی ہونا تھا یہ بات اسے اچھے سے اذبر تھی مگر پھر بھی جانا تو ضروری تھا تبھی جی کڑا کر وہی بیٹھی رہی۔چند ساعتوں بعد رابعہ نے اسے ابان کے بلانے کی اطلاع دی تو وہ بیگ شانے پہ لٹکاتے باہر کی جانب بڑھ گئی جہاں پورچ میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا منتظر تھا۔اس نے جوں ہی پورچ میں قدم رکھا گاڑی کے نزدیک کھڑے نک سک سے تیار ابان کو دیکھتے اس نے دل ہی دل میں آلتو جلال تو کا ورد کیا تھا۔سیاہ پینٹ کوٹ زیب تن کیے بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا کلائی میں رولیکس کی گھڑی اور چہرے پہ وہی رعب جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا بلا شبہ وہ بہت حسین مرد تھا مگر لیزا کو وہ ذہر سے کم نہیں لگتا تھا۔ابان جو کسی سے فون پہ مصروف تھا اس کی نگاہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی مگر اس پہ نگاہ پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے فون بند کیا اور بغور اس کا جائزہ لیا تھا۔اس دوران وہ اس کے نزدیک پہنچ چکی تھی۔

"چلیں ابان بھائی۔"

وہ مسکین سی صورت بناتے ہوئے بولی جواب میں اس کی نگاہیں ہی اسے سنسنانے کو کافی تھی۔اس نے بے ساختہ حلق تر کیا۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔"

اس نے سرتاپا اس کا جائزہ لیا اور سرد لہجے میں استسفار کیا۔

"ابان بھائی یونیورسٹی جا رہی ہوں۔"

اس نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔ابان نے اس کی بات پہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اوہ ڈیٹس گریٹ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ یونیورسٹی اتنا سج دھج کے جاتے ہیں۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔لیزا نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

کیوں آپ یونیورسٹی نہیں گئے کیا آپ کی موجودگی میں بھی تو لڑکیاں یوں ہی سج دھج کر آتی ہونگی"

"اور آپ انہیں تاڑتے ہونگے جانتی ہوں میں اتنا بھولا بھالو بننے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔اس کی بات نے اس کے تن بدن میں آگ ہی لگادی تھی۔ابان نے گہرا سانس بھرتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا۔

"چل کیوں نہیں رہے اب۔ایسے کیا گھور رہے ہیں اب کیا مسئلہ ہے مجھ میں۔"

وہ پیچ وتاب کھاتے ہوئے بولی۔ابان نے اس کی کلائی تھامتے ایک جانب کیا اور تفصیل سے اس کا جائزہ یوں لیا کہ وہ بلکل اس کے سامنے آگیا تھا یہاں تک کہ پیچھے کام کرنے والے ادمیوں کی نگاہ بھی اس پہ ناپڑ سکے۔

یہ جو تمہارا ٹراؤزر ٹخنوں سے اوپر ہے نا آئندہ نا نظر آئے مجھے۔ورنہ تمہارے پاؤں کاٹ کر ہاتھ " میں تھمادوں گا دوسری بات یہ جو فضول کے بازو وغیرہ پہ چونچلے کرواتی ہو نا کٹس وغیرہ یہ بھی آئندہ مجھے دکھائی نادے۔بالوں کو ابھی جوڑے میں باندھو اور اتنا تیار ہو کر یونی جانے کی کوئی

All Rights Reserved By Novels Lounge

ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے مطابق جیسے آج تک میں لڑکیوں کو گھورتا آیا ہوں کوئی میرے گھر کی عورت کو گھورے۔"

وہ سرد مہری سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔لیزا کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔اس نے تھوڑی ہی دیر میں کیسے اس کا معائنہ کر لیا تھا۔ابان کے آنکھوں کے سامنے چٹکی بجانے پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور سرعت سے ٹراؤذر نیچے کیا تھا۔اہانت کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔گاڑی میں بیٹھتے ہی ابان نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا جو بالوں کو اب جوڑے میں باندھ رہی تھی۔ابان کے لبوں کو ایک مدھم سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔اگلے ہی لمحے اپنے عین سامنے ٹشو دیکھ اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا تو وہ اسے اپنے ہونٹ صاف کرنے کا اشارہ کر رہا تھا۔لیزا کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔اس نے سرعت سے ٹشو تھامتے لبوں کو صاف کیا اور ونڈ سکرین سے پار دیکھنے لگی۔آنکھوں میں نفرت امنڈ آئی تھی۔دل میں بھی نفرت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گاڑی رکواتے باہر نکل جائے۔اس جیسے سائیکو شخص کے ساتھ بیٹھنے سے تو یہی بہتر تھا وہ دل میں سوچتے کڑھ کر رہ گئی۔

یونیورسٹی کے باہر گاڑی رکتے ہی اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سے اترتی ابان نے سرعت سے اس کی کلائی جو جھٹکا دیتے اسے واپس اندر بٹھایا اور گاڑی کو لاک کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ ابان بھائی۔"

وہ اسے گاڑی لاک کرتا دیکھ سہم کر بولی۔

آئندہ مجھے تم اس حلیے میں یونی آتے ہوئے دکھائی نا دینا"

ورنہ تمہیں عبایہ پہنانا میرے لیے بلکل بھی مشکل کام نہیں ہے اس بات کا تو اندازہ تو تمہیں ہو گا ہی۔میں تنگ نظر بلکل نہیں ہوں مگر تمہارا حد سے بڑھنا مجھے بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر رہا ہے۔ہر چیز ایک حد میں ہی اچھی لگتی ہے اور اپنی حدیں تمہیں معلوم ہونی چاہیے۔"

اس کی سفاک سرگوشی پہ لیزا کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب پرسکون سے انداز میں گاڑی کا لاک کھول چکا تھا۔لیزا تیزی سے دروازہ کھولتے بھاگنے والے انداز میں باہر نکلی اور تیز قدموں سے گیٹ عبور کر گئی۔ابان نے اسے اندر جاتا دیکھ گاڑی ایک جھٹکے سے کچہری کی جانب بڑھائی تھی۔اپنے لباس سے وہ اس کا دماغ گرم کر چکی تھی۔

"ارے واہ لیزا یہ ہینڈسم کون تھا۔کیا پرسنیلٹی تھی اس کی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی دوست اسے ٹہوکا مارتے ہوئے بے شرمی سے گویا ہوئی تو اس نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا اور اس کے جانے کا یقین کرتے ڈوپٹہ اچھے سے شانے پہ رکھا تھا۔اس کی ساری دھمکیاں وہ بھاڑ میں جھونک چکی تھی۔

"ہاں لے لو انہیں ہمارے گھر سے ہی لے جاؤ قسم سے میں بہت تنگ ہوں ان سے۔اس قدر تنگ نظر ہیں۔"

وہ کوفت سے بولتی بالوں کو کھولتے ایک بار پھر کیچڑ میں مقید کر گئی۔اس کی دوستوں نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"تنگ نظر شکل سے تو کافی اوپن مائنڈ لگتے ہیں خیر جو بھی ہیں ہے بہت پیارا نا جانے ہماری جامعہ میں ایسا کوئی کیوں نہیں ہے۔"

وہ عجیب لہجے میں بولتی آخر میں ستائشی انداز میں بولی۔

"ہے تو سہی بس دیکھنے والی آنکھ ہونی چاہیے۔"

لیزا مسکراتے لہجے میں بولتی ان سب کو بھی مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔ان سب نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

آپ کو تو لگے گا ہی بھئی کس عاشق کو اپنا محبوب برا لگتا ہے ایسے ہی ہماری لیزا کو بھی نہیں لگتا چلو"

"اندر وہ اتاولا ہو رہا ہے تمہیں دیکھنے کو ایک ہفتہ ہو چلا ہے۔

وہ ان کی بات پہ ہنوز مسکراتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ گاڑی میں جو جو باتیں ابان نے اسے بولی تھی وہ ان سب باتوں کو سرے سے فراموش کر بیٹھی تھی۔ اب بس لبوں پہ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ تھی جو اس کی دوستوں کی چھیڑ چھاڑ کی بدولت تھی۔

****

"میں نکل رہا ہوں بابا آپ اپنا خیال کیجیے گا اور بے لگام سوچوں کو ذہن میں مت آنے دیجیے گا۔"

وہ نرمی سے انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا اور ان سے فراغت حاصل کرتے اپنا رخ سمیر اور آریز کی جانب کیا تھا۔

"بھائی مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے بھائی کو آج یہ جاب مل جائے گی اور دیکھنا اتنی اچھی ملے گی۔"

آریز مسکراتے ہوئے جوش سے گویا ہوا۔ عالم اس کی بات پہ تلخی سے مسکرایا جو ہمیشہ سے ہی اس طرح ہی اس کا حوصلہ بلند کیا کرتا تھا۔

"یہ تم ہمیشہ سے ہی بولتے ہو آریز۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اذیت سے بولا تو ان سب کے مسکراتے لب اس کی بات پہ سمٹ گئے۔انہوں نے بمشکل مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

بھائی باقی باتیں چھوڑیں مگر اب اگر یہاں آپ کی جاب لگ گئی تو آج ہم گھر کی دال روٹی بلکل نہیں" "کھائیں گے بلکہ کچھ مزے کا کھائیں گے تاکہ مزا آئے گھر کا کھانا کھا کھا کر بور ہو گئے ہیں۔

سمیر کی بیزار آواز پہ اس نے خاموشی سے چہرہ جھکاتے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت جانی۔اس کے جاتے ہی ذیشان نے آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے تھے۔

"اے میرے اللہ آج سب کچھ تیرے سپرد ہے۔میرا یقین اج بھی تجھ پہ قائم ودائم ہے۔"

وہ پر یقین لہجے میں بولتے ہولے سے مسکرا دیے تھے۔عالم نے بائیک کو کک لگاتے مطلوبہ ایڈریس کی جانب بائیک بڑھائی تھی۔پورے راستے میں ذہن ان سب باتوں میں ہی الجھا ہوا تھا۔اسے اپنی کوئی پریشانی نہیں تھی بس سمیر اور اریز کی پریشانی تھی کہ ان کی پڑھائی کا حرج ہوتا جا رہا تھا جو اس کیلیے نا قابل قبول بات تھی۔وہ انہی اذیت کن سوچوں سمیت جوں ہی اس کی بائیک ملک گروپ آف انڈسٹریز کی حدود کی داخل ہوئی اس کا دل نے بے ساختہ نفی کی تھی۔اس کی کہاں اوقات تھی اس جگہ پہ جاب کرنے کی۔وہ بے تحاشہ ناامید ہوا مگر پھر بھی بائیک پارک کرتے اسنے پر اعتماد ہوتے

All Rights Reserved By Novels Lounge

قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔گارڈرز نے حیرت سے اس کا سر تا پا جائزہ لیا جو عام سے حلیے میں موجود تھا۔

جی آپ۔

"میں انٹرویو کیلیے آیا ہوں یہاں۔"

اس نے اس کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا تو وہ تمسخر سے ہنستے اسے راستہ دے گیا۔عالم کو شدید ہتک کا احساس ہوا تھا۔اس نے سختی سے جبڑے بھینچے اور مضبوط قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔ریسیپشن پہ پہنچتے ہی اس نے مطلوبہ آفس کے متعلق استفسار کیا تو وہاں موجود لڑکی نے اسے ویٹنگ ایریا میں بیٹھنے کی تاکید کی تھی۔وہ خاموشی سے وہاں بیٹھتے پورے آفس کا تفصیلی جائزہ لینے لگا۔

"لگتا ہے پہلی بار کہی انٹرویو دینے آئے ہو۔"

اپنے نزدیک سے آنے والی آواز پہ اس نے چونک کر اس جانب دیکھا اور اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔ساتھ بیٹھے لڑکے نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

"لے بھئی اکڑ تو دیکھو ذرا ابھی جاب کہی لگی نہیں پہلے ہی اندر غرور آگیا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی سپاٹ اواز پہ عالم نے سرخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اس کی کم بولنے والی عادت کو اکڑ سے ملا رہا تھا خیر وہ تو ویسے بھی ان سب باتوں کا عادی تھا مگر پھر بھی کہی نا کہی یہ باتیں اسے عجیب سے احساس سے دوچار کروا دیتی تھی۔اس کا دل اس سب سے بے تحاشہ برا ہوا تھا۔

اسے یہاں بیٹھے اتنا وقت گزر چکا تھا مگر ابھی تک اندر سے کوئی بلاوا نہیں آیا تھا۔اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچ لیا۔ہاتھوں کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔

"مسٹر ابان آپ اندر آ جائیں سر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

ایک لڑکی مسکرا کر اسے اندر جانے کی تقلین کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عالم نے اس کی تقلید میں آگے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ایک کیبن کے سامنے رکتے اس نے ستائشی انداز میں اس کا جائزہ لیا اور ہولے سے دروازہ کھولتے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی۔مگر سامنے کرسی پہ جھکی لڑکی کو دیکھ اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی کیونکہ وہ لڑکی تو سر کہ کر گئی تھی اور عموماً ایسے آفس کسی میل کے ہی ذمے ہوتے تھے۔

"مے آئے کم ان۔"

نشاط کو سنجیدگی سے فائل پہ جھکی اس کی ورق گردانی کرنے پہ مصروف تھی بھاری مردانہ آواز پہ اس نے جوں ہی نگاہیں اوپر کی جانب اٹھائی اس کی آنکھوں میں مقابل شخصیت کو دیکھ بے تحاشہ ناگواری

All Rights Reserved By Novels Lounge

پھیلی تھی۔مقابل کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔اس نے حیرت سے نشاط کو تکا جواب فائل بند کرتے سکون سے کرسی سے پشت ٹکا چکی تھی۔عالم نے دل ہی دل میں خود کو کوسا بھلا یہ کیسا اتفاق تھا کہ کل اس نے جس کے سامنے بکواس کی تھی اج وہ ہی یہاں کی باس بنی بیٹھی تھی اور اسے سامنے بیٹھی لڑکی کو ہی انٹرویو دینا تھا۔

"یس کم ان مسٹر عالم۔"

اس کا سرد لہجہ جوں ہی عالم کی سماعتوں میں گونجا عالم نے اپنی مخصوص پراعتماد چال چلتے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔نشاط نے ایک نظر میں ہی اس کا جائزہ لے لیا تھا۔اس کے اشارے پہ وہ خاموشی سے کرسی کھسکاتے وہاں براجمان ہو چکا تھا۔

"یور سی وی۔"

نشاط نے مصروف سے انداز میں ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔عالم نے خاموشی سے فائل اسے تھما دی۔اب وہ پوری دلجمعی سے اس فائل کا مطالعہ کرنے میں محو تھی۔

"نو ڈاؤٹ کافی اچھے گریڈز ہیں آپ اور سکلز بھی اس سیٹ کے لحاظ سے پرفیکٹ ہیں۔"

وہ جیسے جیسے اس کا تعلیمی ریکارڈ پڑھتی جا رہی تھی اس کی آنکھوں میں ستائش سی اترتی جا رہی تھی۔عالم کو اپنا اعتماد بحال ہوتا محسوس ہوا۔نشاط کی نگاہیں اس کی فائل پہ تھی اس کے برعکس عالم کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

نگاہیں اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات پہ جمی تھی جس نے آج اسے ناجانے کس قدم کی نوید سنائی تھی۔

"اوکے آئی ایم ڈن وداٹ۔"

اس نے نرمی سے بولتے فائل بند کرتے میز پہ رکھی تھی۔عالم کو حیرت ہوئی تھی کہ اس کے چہرے پہ گزری کسی بھی تلخ کلامی کا شائبہ تک نہیں تھااور یہی اس کے پروفشنل ہونے کی نشانی تھی۔

سواب میں کچھ سوال آپ سے پوچھوں گی آئی ہوپ یوڈونٹ مائنڈفرسٹ آپ یہ جاب کیوں کرنا" چاہتے ہیں۔"

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھاتے سوالیہ لب ولہجے میں بولی۔

"شیور میم۔"

"ڈونٹ کال می میم اگین اونلی کام می سر۔"

وہ بے ساختہ اس کی تصیح کرا ٹھی۔عالم نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔

"ایک انسان جاب کیوں کرتا ہے۔"

آگے سے اس کے سوال سے بھی نشاط کافی حد تک محظوظ ہوئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"انسان جاب دو چیزوں کی بنا پہ کرتا ہے۔ایک اپنے شوق کی بدولت اور ایک ضروریات کی پیش نظر۔اب آپ بتائیں آپ کیوں کرنا چاہتے ہیں۔"

وہ ایک بار پھر اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بولی۔

"کیا میری شکل دیکھ کر آپ کو لگ رہا ہے کہ میں شوق کی وجہ سے اس مقام پہ ہوں نہیں نا تو صاف بات ہے ان ضروریات نے ہی مجھے اس مقام پہ آنے پہ مجبور کیا ہے۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوا۔نشاط نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس اس سیٹ کیلیے تقریباً پندرہ لوگ آئے ہیں ان سب کے سب نے بہت اچھے سے انٹرویوز ہوئے ہیں نوڈاؤٹ کسی نے گریڈز نے مجھے متاثر کیا کسی کی شخصیت نے تو کسی کی ذہانت نے مگر آئی ایم سو گلیڈ ٹو سی کہ آپ میں کہی نا کہی یہ سب خوبیاں موجود ہیں۔اسی لیے میں آپ کو اپنے پی اے کے طور پہ رکھنا چاہتی ہوں۔آپ کل سے آ سکتے ہیں جاب پہ پورے نو بجے آپ مجھے یہاں چاہیے ہیں میرے آنے سے قبل۔دوسری بات آپ کو فلحال فورٹی ففٹی کا سیلری پیکج آپ کو آفر کیا جارہا ہے جس میں سے ایڈوانس آپ کو دیا جارہا ہے ٹونٹی فائیو۔اب اپ جا سکتے ہیں اور باہر ریسیپشن سے آپ اپنا لیٹر لے کر جا سکتے ہیں۔ تھینکیو سو مچ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پروفیشنل لب ولہجے میں بولتی ایک لمحے میں عالم کو زندگی کی نوید سناگئی تھی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو اسے زندگی کی نوید سناتے خود کس طرح لاپرواہ سی تھی شاید وہ اس کی خوشی سمجھنے سے قاصر تھی۔معاًوہ تھمی اور چونک کر اس کی جانب دیکھا۔عالم اس کے یوں دیکھنے پہ سٹپٹا گیا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا نشاط کے پکارنے پہ وہ وہی رکتے چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"ویٹ آمنٹ بیٹھیں آپ۔آخر کو اتنی بڑی جاب آفر ہوئی ہے آپ کو تو چائے پینا تو مسٹ ہے۔"

"نو تھینکیو اٹس انف فارمی۔"

وہ سہولت سے بولتے اسے انکار کر گیا۔

مسٹر عالم آئی ایم یور باس یو آرناٹ۔میں آپ پہ حکم چلاسکتی ہوں مگر آپ کے پاس مجھے انکار کرنے" کا کوئی جواز نہیں ہے۔میرا حکم آپ کی سر آنکھوں پہ ہونا چاہیے کیونکہ آج سے یہ آپ پہ فرض ہے "ڈیٹس اٹ۔

وہ سرد لہجے میں اسے جتانے والے انداز میں گویا ہوئی۔عالم نے لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست کر لیا اور خاموشی سے وہی ٹک گیا۔نشاط نے انٹر کام اٹھاتے ایک چائے اور ایک کافی لانے کا حکم صادر کیا تھا۔اس کے برعکس عالم دل ہی دل میں مختلف تانے بانے باندھنے میں مصروف تھا کہ وہ سب

All Rights Reserved By Novels Lounge

سے پہلے ان کے سکول کالج جانے کا بندوبست کرے گا اور جاتے جاتے ان کے کھانے کا سامان اور ایک ایک نیا سوٹ بھی لے کر جائے گا تاکہ وہ سب خوش ہو جائے۔ اسے اس دوران یہ بھی علم نا ہو سکا کہ ان کی خوشی کے بابت سوچتے اس کے لب دھیمی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جس نے اس کے چہرے کی ساری تھکن نچوڑلی تھی اور بے دھیانی میں لیپ ٹاپ پہ مصروف نشاط نے بغور اس کی کانچ سی آنکھوں کی چمک اور اس کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ کا ملاحظہ کیا تھا۔

****

اسے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کی قسمت کا ستارہ یوں بھی رخ موڑ سکتا ہے۔ دل ابھی بھی بے یقین سا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی آنکھیں کھولے گا تو یہ خواب چکنا چور ہو جائے گا۔ آفس سے نکلتے ساتھ ہی اس نے قریبی مارکیٹ کا رخ کیا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ گھر والوں کیلیے چیزیں خرید سکے۔ سب سے پہلے ایک کپڑوں والی دکان پہ رکتے اس نے سمیر اور آریز کیلیے پینٹ شرٹ خریدی اور ذیشان کیلیے ان کی ضروری دوائیاں خریدی تھی۔ ساتھ ہی ایک بریانی والے کے پاس رکتے اس نے وہاں سے چار ڈبے پیک کروائے اور بائیک کو کک لگاتے گھر کی جانب بڑھائی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت طے کرتے وہ ہشاش بشاش سا اپنے محلے میں داخل ہوا تو آج اس کے چہرے پہ ایک الوہی سی چمک تھی۔ وہ جو روز ناامید اور تھکا تھکا سا گھر لوٹتا تھا آج اس کے چہرے

All Rights Reserved By Novels Lounge

پہ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اور ایک عزم تھا۔گھر میں داخل ہوتے ہی غیر معمولی خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔وہ حیرت سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اندر داخل ہوا تو ہر جانب خاموشی کا راج تھا۔اس نے بھاگ کر اندر کمرے کی جانب قدم بڑھائے تو ذیشان لیٹے پر سکون نیند سو رہے تھے اور ان کے قریب ہی سمیر اور آریز سر گوشیوں میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔اس پہ نگاہ پڑتے ہی ان دونوں کی آنکھیں چمک اٹھی۔

"ارے بھائی آپ آ گئے۔"

وہ تیز قدموں سمیت اس کی جانب بڑھے اور اس کے سینے سے لگے تھے جواباً اس نے ان دونوں کی پیشانی چومی تھی۔

"کیا ہوا بابا کو ایسے اس وقت کیوں سو رہے ہیں پہلے کبھی تو ایسا نہیں ہوا۔"

وہ نا سمجھی سے بولتے ذیشان کی جانب بڑھا اور ان کی پیشانی چھوتے گہرا سانس بھرا تھا جہاں ہلکی ہلکی حرارت تھی۔اس نے چونک کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔

آپ کے جانے کے بعد ایکدم سے نا جانے بابا کو کیا ہو گیا تھا طبیعت اس قدر بگڑ گئی تھی تو آپ بھی" گھر نہیں تھے پھر ہم نے سامنے دکان والے انکل کو بلایا اور بابا کو لے کر قریبی ہسپتال گئے تھے وہاں

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہیں ایک ڈرپ لگی تو پھر واپسی گھر کی ہوئی اس وقت سے اب تک غنودگی میں ہیں ہو سکتا ہے اب جاگنے والے ہو۔"

وہ افسردگی سے تفصیل بتاتے ہوئے بولا۔عالم کے چہرے پہ بھی اضطراب پھیل گیا۔اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے نرمی سے ان دونوں کے بال سہلائے تھے۔

"پریشان مت ہو۔ٹھیک ہو جائے گے بابا۔اس عمر میں ہم جیسے جوان نسلوں کو نا جانے کتنی کتنی ڈرپس لگ جاتی ہے بابا کا تو پھر عمر کا تقاضا ہے ہمیں اپنا دل مضبوط کرنا ہے بس وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔"

وہ نرمی سے مسکراتے لہجے میں بولا تو وہ دونوں بھی سر جھٹکتے مسکرا دیے معا ان کی نگاہ ذیشان کی جانب اٹھی جن کی پلکوں میں ہلکی ہلکی جنبش ہو رہی تھی۔وہ سرعت سے ان کی جانب بڑھا اور ان کا ہاتھ تھاما تو انہوں نے اپنی آنکھ کھولی تھی۔وہ مسکرا کر ان کے نزدیک بیٹھا۔انہوں سے اسے کوئی اشارہ کیا تو عالم نے سنجیدگی سے انہیں سہارہ دیتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائی تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔"

وہ انکی پیشانی چومتے ہوئے بولا جواباً انہوں نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہاری جاب کا کیا بنا عالم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولے تو سمیر اور آریز نے بھی بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک تشکرانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ان سب کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا۔

"بابا مجھے جاب مل گئی ہے اور وہ بھی پرسنل اسسٹنٹ کی پوسٹ پہ۔میں بہت خوش ہوں۔آپ سوچ بھی نہیں سکتے میرے تو وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا۔آپ سو فیصد درست کہتے ہیں کہ زندگی ہر حال میں شکر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔اگر ہم پہ کوئی مصیبت بھی ٹوٹتی ہے ناتو اس میں بھی کہی نا کہی شکر ادا کرنے کا موقع ہمیں مل ہی جاتا ہے۔"

وہ بھاری لہجے میں بول رہا تھا اور ان سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو اب باہر کی جانب بڑھا تھا اور کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ جوں ہی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تین چار شاپنگ بیگز تھے۔ان کی آنکھیں چمک اٹھی۔

"یہ میں نے جو ایڈوانس ملا تھا اس میں سے آپ سب کیلیے کچھ چیزیں خریدی ہیں۔یہ بیگ سمیر کا یہ آریز آپکا اور بابا یہ آپ کی دوائیاں اور ہاں سمیر باہر کھانا لایا ہوں میں نکال لو تا کہ ساتھ مل کر کھائیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو ان دونوں نے سرعت سے اس کے گرد بازو حمائل کیا اور بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھ گئے۔ذیشان بغور اس کی جانب دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ پرسکون تھا۔

"اپنے لیے کیوں نہیں کچھ خریدا۔"

وہ سنجیدگی سے سوالیہ انداز میں بولتے بھنویں اچکا گئے۔عالم نے ان کی بات پہ مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"مجھے جس چیز کی تلاش تھی بابا وہ مجھے مل گئی ہے اور کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔جانتے ہیں آپ مجھے ان دنیاوی چیزوں اور اسائشوں پہ ذرا برابر بھی دلچسپی نہیں ہے ان دونوں کا دل تھا میں نے ان کی خواہش کا احترام کیا ہے بس۔آج تک وہ چھوٹے ہوتے ہوئے بھی گھر کے کام کرتے آئے ہیں اب اتنا تو ان کا حق تھا نا۔"

ذیشان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔اس سے پہلے وہ مزید کچھ پوچھتے سمیر نے انہیں اندر آتے بوا کے آنے کی اطلاع دی تھی۔عالم تاسف سے گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ذیشان نے اس کا ہاتھ تھامتے وہی بیٹھنے کی تلقین کی اود سمیر کو انہیں اندر بھیجنے کا کہا تھا۔چند ساعتوں بعد ہی وہ اندر داخل ہوئی تو ان کے چہرے پہ نا سمجھی رقم تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بڑی پارٹیاں ہو رہی ہیں خیر تو ہے کہی عالم کی نوکری تو نہیں لگ گئی اگر لگ گئی ہے تو بڑی بات ہے۔لڑکوں کے رشتے کیلیے نوکری ہونا بہت ضروری ہے۔آج کل ہر لڑکی والے ہی پوچھتے ہیں کہ لڑکا کماتا کیسا ہے اس کی شکل وصورت کو کوئی نہیں دیکھتا۔"

ان کی زبان آتے ساتھ ہی فراٹے بھرنا شروع ہو گئی تھی۔عالم نے بیزاریت سے ان کی جانب دیکھا۔

"مگر آپ نے اس دن بہت غلط کیا بوا۔ہم نے آپ کو لڑکی دکھانے کو کہا تھا عورت نہیں ہم مانتے ہیں کہ ہم اونچے گھرانے سے تعلق نہیں رکھتے مگر اب میرا بیٹا اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے کہ اس کیلیے ہم کسی ایسی عورت کو پسند کریں جو پہلے ہی دو بچوں کی ماں ہو۔"

ذیشان ان سے ناراضگی کا باقاعدہ اظہار کرتے ہوئے بولے۔بوا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"لو بھئی میاں میری بات سنو۔پہلے اس کی جاب بھی نہیں تھی مگر اب مجھے تم سب کی خوشیاں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ جاب مل گئی ہے اور بھلی چنگی ملی ہے اس کیلیے اب میرے پاس ایک رشتہ ہے بڑا ہی سوکھا رشتہ ہے مگر اس میں جو لڑکی کا باپ ہے وہ شادی کے بعد لڑکی کو بنگلہ بینک گاڑی سب کچھ دے کر بھیجے گا۔جہیز تو ویسے بھی ساتھ آئے گا ہی مگر یہ سب ضروریات بھی آئے گی عالم کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

طرف سے میں انہیں مائل کر لوں گی دراصل میں نے تصاویر دکھائی تھی عالم کی انہیں اس وقت انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ عالم نچلے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ خیر اب اس لڑکی نے عالم کو پسند کر لیا ہے تو باپ کا حکم ہے کہ اسی لڑکے سے بیاہا جائے ان کی بیٹی کو۔ بیٹی بھی لاکھوں میں حسین ہے یہ تو دیکھتے ساتھ ہی اپنی بیوی کا دیوانہ ہو جائے گا۔"

وہ سنجیدگی سے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔ ذیشان نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات از حد بگڑتے جا رہے تھے۔ وہ مسلسل اپنی ایک ٹانگ ہلاتے ہاتھ کی مٹھی بنائے لبوں پہ جمائے بیٹھا تھا۔

"آپ کیا خیال ہے کہ ساری عمر میں اس لڑکی کے باپ کے تلوے چاٹتا رہوں مرد ہوں غیرت مند ہوں کوئی کتا نہیں جسے جس کا جی چاہا کسی بھی کھونٹے سے لٹکا دو اور وہ بس بھونکنے کے سوا کچھ نا کر پائے۔ میں اپنے لیے بول بھی سکتا ہوں اور لڑ بھی سکتا ہوں اور اگر آج میرے پاس یہ نوکری نا بھی ہوتی اس وقت بھی میرے الفاظ یہی ہوتے۔ بھیک مانگنے کی نا میری عادت ہے اور نا ہی بھیک لینے کی تو اس باپ اور اس باپ کی بیٹی کے کانوں سے نکال دیجیے گا کہ عالم کی ذات اتنی سستی نہیں کہ کوئی لڑکی اس پہ انگلی رکھے اور وہ اس کے بینک پہ مرتے اس پہ گرتا چلا جائے۔ غریب ہوں تو کیا

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہے غیرت مجھ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔اگر کسی کے گھر یا گاڑیاں صاف کر کے بھی اپنے باپ اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنا پڑا تو میں گریز نہیں کروں گا۔"

وہ درشتگی سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔بوا نے حیرت کے عالم میں اس کا گستاخانہ انداز دیکھا البتہ ذیشان نے اس کا ہاتھ دباتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"آئے ہائے یہ دیکھو ذرا کیسے زبان درازی کر رہا ہے۔"

"کروں گا سو بار کروں گا آپ کے خیال میں ہونٹوں میں چوسنی لے کر بیٹھ جاؤں کہ کوئی بھی آکر کچھ بھی بول کر چلا جائے اور میں خاموشی سے سنتا رہوں۔"

وہ کھردرے لہجے میں بولتے دونوں ہاتھوں کی مٹھی میں سر کے بالوں کو بھینچ گیا۔

"ذیشان یہ آج کل کا بچہ ہے اس بات کو سمجھ نہیں رہا تو سمجھ میری بات کو ایک بھلی مانس امیر گھرانے کی عورت تیرے گھر میں آئے گی تو تم لوگوں کے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے مگر ایک بات میں پہلے ہی واضح کر دوں وہ تمہارے بھائیوں کی ماں بلکل نہیں بنے گی۔اس کی اپنی زندگی ہو گی اس کیلیے تمہیں پہلے ہی اس کو جو بنگلہ ملے گا وہاں منتقل ہونا پڑے گا۔وہ کیا کوئی بھی عورت ایسے ہی تمہاری بیوی بن کر اس گھر میں ائے گی وہ تمہارے بھائیوں کی ماں نہیں بنے گی۔ان کے لیے کوئی

All Rights Reserved By Novels Lounge

اور بندوبست کرو۔ ویسے بھی جوان لڑکوں کی ماں کون بنتا ہے جیسے انہوں نے اب تک ماں کے بغیر زندگی گزار دی ہے تو اب آگے کیا دقت ہے۔اب تمہیں بھی خوشیاں حاصل کرنے دیں وہ اور "تمہاری جان چھوڑ دیں۔

وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے اسے انے والے وقت سے اگاہ کر رہی تھی۔عالم نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولی تھی۔اس کا ضبط اب مکمل طور پہ جواب دے رہا تھا۔

"بوا آپ ایسا کریں ابھی فلحال جائیں ہم اس سلسلے میں بعد میں بات کرتے ہیں۔"

انہیں یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ عالم کبھی بھی ان کی بات نہیں مانے گا چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائیں۔اس نے بچپن سے اب تک جیسے سمیر اور آریز کو پالا تھا وہ کسی بھی ماں سے کم نہیں تھا۔اس نے کبھی بھی انہیں ماں کی کمی پوری نہیں ہونے دی تھی تو اب وہ یہ باتیں ان کے خلاف کیسے سن سکتا تھا۔ویسے بھی اس کے ساتھ سر کھپانا مطلب اپنا ہی سر دیوار سے مارنے کے مترادف تھا تبھی فلحال بوا کو واپس جانے کا حکم صادر کیا تھا۔ان کے جاتے ہی ذیشان نے اپنا رخ اس کی جانب کیا جو متفکر سا اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کیا کرتے ہو عالم کسی کی تو سن لو ہر ایک پہ غصہ۔ تم مانتے ہو کہ اس گھر میں ایک عورت کی اشد "ضرورت ہے ابھی تم دو بادہ سمیرا اور آریز کو بھیج دو گے سکول کالج تو پیچھے میں تنہا رہ جاؤں گا گھر کے "کاموں میں اس عمر میں مجھ سے تو کم از کم نہیں الجھا جائے گا۔

وہ کسی کی طرح اسے قائل کرنا چاہتے تھے۔

"بابا عورت چاہیے نا کہ نمائش میں لگانے کیلیے ایک کٹھ پتلی جس کا فرض بس میری بیوی بن کر آنا ہے۔ مجھے اس گھر کو سنبھالنے والی چاہیے مگر بوا کی باتوں سے وہ لڑکی مجھے کسی شو پیس سے کم نہیں "لگی۔

"پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی عالم۔"

انہوں نے بہت ضبط سے یہ جملہ ادا کیا۔

"مگر وہ عورت کونسی انگلی ہے یہ مجھے فلحال سمجھ آچکا ہے۔ اسی لیے اس متعلق مزید کوئی بحث نا ہی ہو تو اچھا ہے۔"

وہ قطعیت سے بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ذیشان نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور چپل پیروں میں اڑستے بمشکل اس کا سہارہ لیتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ کھانا یہی آجاتا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"واشروم جارہاہوں اب واشروم تو یہاں آنے سے رہا۔"

وہ اس کی بات پہ چڑ کر بولے تو وہ مسکراہٹ دبا کر رہ گیا۔یہ جانے بغیر کے دروازے کے پار کھڑے آریز کی آنکھوں میں ناجانے کتنے آنسو نکلتے اس کے گالوں پہ بہ گئے تھے۔اس نے اپنے چہرے کو سختی سے رگڑتے سمیر کی جانب دیکھا جو اسے نرمی سے ساتھ لگاتے تسلی دے رہا تھا۔وہ دونوں بوا کی ایک ایک بات سن چکے تھے اور اب انہیں جلد از جلد اگلا لائحہ عمل طے کرنا تھا۔

****

"آج سب کچھ معمول سے زیادہ حسین لگ رہا ہے۔"

وہ شرارت بھری نگاہوں سے اپنے سامنے بیٹھی لیزا کو دیکھ کر گویا ہوا تو لیزا کے لبوں پہ بھی دبی دبی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔شہروز نے محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ جھجک کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔اس وقت وہ دونوں یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں موجود تھے میز پہ ان کے علاوہ کوئی تیسرا موجود نہیں تھا۔

ہاں کیونکہ آج موسم سچ میں حسین ہے تم اپنی یہ فلرٹ بازیاں کہی پیچھے رکھو ورنہ مجھ سے کچھ سن نا"
لینا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی بے ہودہ باتوں پہ چڑ کر بولی تو وہ زبردست قسم کا بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔آس پاس گزرتے لوگوں نے حیرت بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

"پلیز شہروز آہستہ ہنسو سب دیکھتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

ال "اس میں کیا برائی ہے آخر کو یہاں بھی سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ لیزا صرف شہروز کی ہے تاکہ کوئی اس پہ غلط نگاہ نا ڈال سکے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے جتانے والے لہجے میں گویا ہوا۔لیزا نے اس کے تاثرات کے گھبراتے اطراف میں نگاہیں گھمانا شروع کر دی۔یونی میں وہ اسی لیے ایک ساتھ بیٹھنے کے سخت خلاف تھی کیونکہ آس پاس گزرتے سب عجیب وغریب نگاہوں سے اسے گھورتے رہتے تھے۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا کہاں چلی۔"

شہروز نے تعجب سے اس کی جانب دیکھتے استفسار کیا جواب اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔اس کی بات پہ لیزا کا حرکت کرتا ہاتھ تھما تھا۔

"میں ان سب کے پاس جا رہی ہوں ایسے یہاں بیٹھنا مجھے کچھ مناسب نہیں لگ رہا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ گھبراتے ہوئے بولے۔ شہروز نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا تو لیزا کو بھی اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تھا۔

تو ہم کہی باہر چلتے ہیں نا میں تو کب سے بول رہا ہوں۔ کسی اوپن ایریا میں جائیں گے ساتھ کھا لیں" گے اور باتیں بھی ہو جائے گی اب ہم پورے ایک ہفتے بعد مل رہے ہیں اب میری بات ماننا بھی تمہارا "حق ہے لیزا۔

وہ سنجیدگی سے بولتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا گیا۔ باہر جانے کے نام پہ ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"باہر شہروز باہر کیوں جانا ہے یونی ہی ٹھیک ہے نا۔"

وہ اسے قائل کرنا چاہتی تھی تاکہ وہ بغیر کسی ناراضگی کے مان جائے مگر جواب میں وہ بھی غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

میرے خیال میں تمہیں اتنے عرصے میں مجھ پہ بھروسہ ہی نہیں ہو پایا تبھی باہر جانے کے نام پہ" گھبرا گئی ہو۔ لڑکیوں کی عزت کرنا مجھے بخوبی آتا ہے لیزا اپنے ذہن میں کم از کم میرے لیے کوئی غلط الفاظ مت لانا ورنہ میں ضبط کھو دوں گا اور جب ایک رشتے میں اعتبار ہی نا ہو تو اس رشتے کا اختتام کیا "ہے سوچ کر مجھے بتا دینا۔

وہ شہادت کی انگلی اس کی جانب اٹھاتے تنبیہی سرد لب و لہجے میں بولتے اپنا بیگ شانے پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ لیزا کے چہرے پہ اس کی بات پہ ایک رنگ آرہا تھا۔ اس کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی وہ مریل قدموں سے اپنی دوستوں کی جانب بڑھ گئی۔

"کیا ہوا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے۔"

رابیل حیرت بھرے لہجے میں بولی۔ اس نے غصے سے رجسٹر اور بیگ کرسی پہ پٹخا اور ڈھے جانے والے انداز میں کرسی پہ بیٹھی تھی۔ جواب میں اس نے پوری بات ان دونوں کے گوش گزار دی۔ وہ دونوں سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

"مگر میں نہیں جانا چاہتی وہ بھی یوں تنہا باہر۔"

تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیزا۔ یہ سب تمہیں شہروز میں انولو ہونے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اب تو یہ سب ہوگا۔ مطلب باہر جانے میں وہ بھی اوپن ایریا کوئی غلط بات نہیں ہے تم جا سکتی ہو۔"

وہ اسے آمادہ کرتے ہوئے بولی۔ لیزا نے تھکی سی سانس خارج کی تھی۔ آنکھوں کے سامنے نشاط رابعہ اور پھر اس جلاد کا چہرہ گھوما تو وہ جھرجھری لے اٹھی۔

"میرے گھر میں سے کسی نے دیکھ لیا تو میرا قتل پکا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سختی سے اس کی بات رد کرتے ہوئے بولی۔وہ دونوں اس کی بات پہ کھل کر ہنس دی تھی۔

اوہو یہاں سے کون گزرے گا بھلا روٹ ہی الگ ہے سبکا اور اگر پھر بھی زیادہ ڈر ہے تو تمہیں نشاط" آپی کو اپنے اعتماد میں لے لینا چاہیے ویسے بھی شادی تو تمہیں شہروز سے ہی کرنی ہے نا تو اب وقت "ضائع مت کرو اور جاؤ شہروز کو میسج کر کے چلی جاؤ باہر کچھ نہیں ہو گا تم پریشان مت ہو۔

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ان کی بات بھی کسی حد تک ٹھیک تھی بھلا قریبی ریسٹورینٹ میں کون آسکتا تھا یہی سوچ کر وہ ہلکی پھلکی ہو گئی۔اسی لمحے اس نے شہروز کو آئی ایم ریڈی کا میسج سینڈ کیا تھا۔اگلے ہی لمحے اس کا میسج سین ہوتے ہارٹ والا ایموجی دیکھ اس کا چہرہ بلش کرنے لگا۔

اگلے دس منٹ میں وہ اس کی گاڑی میں موجود دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنے میں مصروف تھی اور شہروز کے لبوں پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"یہ ہم کہاں جا رہے ہیں شہروز۔"

وہ گاڑی کو مسلسل ایک ہی راستے پہ دوڑتا دیکھ ونڈ سکرین سے پار دیکھتے ہوئے چہرے پہ نا قابل فہم تاثرات سجائے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جو بلکل نزدیک تھا رسٹورینٹ وہ بارہ بجے کے بعد اوپن ہوگا اس لیے دوسری جگہ دیکھ رہا ہوں ہاں"

"یہ جگہ ٹھیک ہے چلو اترو میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔

وہ ایک خوبصورت سے چھوٹے سے ریسٹورینٹ کو دیکھتے ہوئے گاڑی روکتے ہوئے بولا۔ لیزا سرعت سے گاڑی سے اتر گئی۔ کچھ دیر میں وہ بھی گاڑی پارک کر کے آ گیا تھا۔ لیزا ابھی بھی اندر جاتے ہوئے گھبرا رہی تھی مگر دل میں کہی نا کہی یہ تسلی بھی دی کہ یہاں بھلا کون آ سکتا تھا۔ اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا اور خود میں اعتماد بحال کرتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ یہ پہلی بار تھا جو وہ اس کے ساتھ یوں تنہا باہر آئی تھی ورنہ وہ ہمیشہ یونی میں ہی ملا کرتے تھے۔

"کیا کھاؤ گی۔"

وہ مینیو دیکھتے ہوئے بولا جواب میں لیزا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔

"نہیں کچھ بھی نہیں دل نہیں ہے میرا۔"

وہ مسکرا کر بولتی انگلیاں چٹخانے لگی۔ شہروز نے تاسف سے اس کی جانب دیکھتے خود ہی ڈرنکس اور ایک سینڈوچ آرڈر کیا اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی تھی۔

"شہروز تم سے ایک بات پوچھوں۔"

وہ میز پہ دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"سو باتیں پوچھو میری جان۔"

اس کے بھاری لہجے پہ سونے پہ سہاگہ اس کا طرز مخاطب لیزے کے وجود کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔

"پلیز شہروز۔"

وہ باقاعدہ روہانسی ہو گئی۔ شہروز اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دیا تبھی سرینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ اٹھاتے اسے بولنے کا اشارہ کیا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ تم میرے گھر رشتہ بھیجو گے تو وہ کب بھیجو گے مطلب اب ہمارے گھر والوں کے علم میں بھی یہ بات آجانی چاہیے کیونکہ جب ہمارا رشتہ ہو جائے گا پھر مجھے بھی تمہارے ساتھ پھرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔"

وہ متانت سے بولی۔ شہروز نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے لیزا ابھی تو تمہارا بلکل شروع کا سمسٹر ہے اور تمہاری عمر بھی اتنی نہیں ہے۔ میرا آخری سمسٹر ہے مجھے ابھی سٹینڈ ہونا ہے ظاہری سی بات ہے تمہارے گھر والے جب رشتہ لے کر

All Rights Reserved By Novels Lounge

آئیں گے تو یہ لازمی پوچھیں گے کہ لڑکا کیا کرتا ہے پھر میں انہیں کیا جواب دوں گا ابھی مجھے اپنے قدموں پہ کھڑا ہونا ہے یار۔"

وہ نرمی سے بولتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔اس کی بات کسی حد تک درست بھی تھی تبھی لیزا چہرہ جھکا گئی۔

"تو ہم یہ سب باتیں انہیں بتادیں گے نا کوئی حل نکل سکتا ہی ہے تم کچھ کرو پلیز۔میں چاہے تیسرے سمسٹر میں ہوں مگر میرے گھر والوں کو رشتے پہ کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔"

وہ ایک بار پھر آس کے تحت بولی۔

"دیکھو لیزا ابھی میری ایک بڑی بہن بھی ہے ماما نے تو صاف کہہ دیا ہوا ہے کہ اس کی شادی ہوگی تبھی میری ہوگی اور شادی کیلیے بھی پیسہ چاہیے ہوتا ہے بابا تو ویسے بھی گھر بار سے دور رہتے ہیں اب جو کرنا ہے مجھے ہی کرنا ہے اسی لیے وقت دو مجھے تھوڑا سا کم از کم۔"

وہ رسانیت سے گویا ہوا۔لیزا نے اس کی بات پہ ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔کچھ ہی دیر میں کھانے وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے۔ابھی وہ دونوں پارکنگ لاٹ میں پہنچے ہی تھے کہ ایک ذوردار تصادم کی صورت میں لیزا بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

"اندھی ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دونو عمر لڑکے تھے جو غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔لیزا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

اندھی میں ہو یا تم جو سر اٹھا کر جہاں جی چاہ رہا ہے چلے جا رہے ہو اور تمیز سے مخاطب ہو مجھ سے منہ "توڑ کر رکھ دوں گی میں تمہارا۔"

وہ اس کی بد تمیزی پہ کڑھتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔شہروز نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیزا کام ڈاؤن ایم سوری برو۔"

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔لیزا کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔اس نے نے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اسے لیزا کے بجائے ان لڑکوں کو بولنا چاہیے تھا مگر وہ ان لڑکوں سے معذرت کر رہا تھا۔

ایسے کیسے معاف کر دیں ہم۔ غلطی کی ہے تو خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا ویسے یہ تمہارا ابوائے فرینڈ ہے" "کیا۔

وہ ہنستے ہوئے مزاق اڑانے والے انداز میں بولے۔شہروز نے اسی لمحے لیزا کا ہاتھ تھام کر اسے گاڑی کی جانب لے جانا چاہا مگر وہ سختی سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرواتے ان لڑکوں کی جانب

All Rights Reserved By Novels Lounge

بڑھی۔اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھااور اس لڑکے کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا جس نے یہ سب بولنے کی جرأت کی تھی۔

"آئندہ کچھ بھی بھونکنے سے پہلے یہ یاد رکھو گے۔ چلو شہروز۔"

وہ باور کرانے والے انداز میں بولتے مڑی تھی اگلے ہی لمحے اپنے گلے سے سرکتا ڈوپٹہ محسوس کر اس کی جان گلے میں ہی کہی اٹک گئی۔اس نے فق چہرے سمیت سرعت سے اپنے ڈوپٹے کو تھاما جو ابھی بھی اس لڑکے کی گرفت میں تھا۔

"چھوڑو میرا ڈوپٹہ خبیث انسان۔"

وہ حلق کے بل دھاڑی۔ صبح کا وقت ہونے کی بدولت اطراف میں نہایت کم لوگ تھے۔اس نے حیرت سے شہروز کی جانب دیکھا جو عجیب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

بول رہا تھا مت پنگے کروان کے ساتھ اب ہاتھ بھی تم نے اٹھایا ہے ان پہ۔ غلطی تمہاری ہی ہے"

"لیزا۔

شہروز سراسر اسے ہی ذمہدار ٹھہرا رہا تھا۔لیزا کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔اس سے پہلے کہ وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے رخ موڑتی اپنے عقب سے آنے والی بھاری مردانہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

مانوس کی آواز پہ لیزا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔اس نے لٹھے کی مانند سپید پڑتے چہرے سمیت شہروز کی جانب دیکھا جس کی نگاہیں اس آدمی پہ جمی تھی۔

"ڈوپٹہ چھوڑ اسکا۔"

اس کی دھاڑ پہ لیزا نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا تو ان میں نمی تیر رہی تھی۔اس نے ابھی تک مڑ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔ان لڑکوں نے ابان کے خطرناک تیور دیکھ سرعت سے ڈوپٹہ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔اگلے ہی لمحے اپنی کلائی پہ اس کے سخت ہاتھوں کی گرفت محسوس کر اس کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔ایک جست میں ہی ابان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے مقابل کیا تو لیزا نے خوفزرہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ابان بھائی۔"

وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

" کھینچ کر لگاؤں ان دونوں کو ایک ایک۔"

ابان کی سرد آواز پہ لیزا نے پریشانی سے اپنی خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے انہیں تر کیا اور ہولے سے چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آئی سیڈ سلیپ بوتھ آف ہم لیزا ملک ورنہ مجھے تمہیں ایک کھینچ کر لگاؤں گا اور یہ تمہیں بہت نا گوار گزرے گا۔"

وہ اس کے وجود کو ایک جھٹکا دیتے تنفر بھرے لہجے میں بولا۔ شہروز نے حیرت سے ان کی جانب دیکھتے قدم اس کی جانب بڑھائے مگر اس کی شخصیت سے مرعوب ہوتے وہ فلحال خاموشی اختیار کر گیا۔ لیزا نے اس کے غصے سے گھبرا کر اس کی ہدایات پہ عمل کیا اور ہچکیوں سے رو دی تھی۔ ذلت کا احساس اس قدر تھا کہ شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ وہ کسی کی بھی نگاہوں میں آجاتی مگر اس کی نگاہوں میں وہ کم از کم نہیں آنا چاہتی تھی۔

"کس کے غم میں رو رہی ہو۔ میرے آنے کے غم میں یا پھر اس کے جس کے ہاتھوں میں ہاتھ دیے بیٹھی ہوئی تھی۔"

اس کے سفاک لہجے پہ لیزا کا کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ اس نے گھبرا کر بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی جس کے ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

"آئندہ مجھے تم دونوں میں سے کوئی بھی یوں سرعام کسی بھی لڑکی کو چھیڑتا ہوا دکھائی دیا تو سیدھا جیل میں پھنکواؤں گا پھر وہاں سڑنا اور جو بیہودگی دکھانی ہو وہی دکھانا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان دونوں کی گردن پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے کھردرے لہجے میں گرج اٹھا۔لیزا نے سہم کر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا تو اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

"سر میٹنگ کا کیا کرنا ہے۔"

اس کے ساتھی نے ابان کے نزدیک آتے سرگوشی میں اسے مخاطب کیا تو ابان نے گہرا سانس بھرتے ضبط سے اس کی جانب دیکھا اور ایک تنفر بھری نگاہ لیزا پہ ڈالی جو اس کے اندر تک اتر گئی۔

"کینسل اٹ اور تم چلو میرے ساتھ۔"

وہ برفیلے لہجے میں بولتے لیزا کا ہاتھ سختی سے تھام گیا۔

"ویٹ آمنٹ مجھے تو کوئی بتائے کم از کم کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔"

شہروز عین اسی لمحے اس کے مقابل آتا ہوا بولا تو ابان نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔لیزا کا پور پور الگ رہا تھا۔وہ اس لمحے شہروز کی حمایت میں کچھ نہیں بول سکتی تھی کیونکہ اس نے کوئی ایسا کام ہی نہیں کیا تھا۔اگر وہ ابھی ان لڑکوں سے بچا لیتا تو اب ان کی نگاہوں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی مگر اس نے تو کچھ ایسا کیا ہی نہیں تھا۔آنے والے لمحات کا سوچتے ہی اس کا دل دھڑک کر پاگل ہوتا جا رہا تھا۔ابان نے اسے بغیر کوئی جواب دیے لیزا کو کھینچتے قدم اپنی گاڑی کی جانب بڑھائے تھے۔ وہ مسلسل اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی۔ایک لمحے کے لیے اس کی سخت گرفت دیکھ کر لیزا کو

All Rights Reserved By Novels Lounge

ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی بازو اس کے وجود سے الگ ہو جائے گی۔اسے اپنی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ابان بھائی میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز۔"

وہ روتے ہوئے تکلیف سے بولی جواب میں ابان نے اس پہ ایک کاٹ دار نگاہ ڈالتے اسے گاڑی بھی اگلی سیٹ پر پٹخا تھا۔وہ تکلیف کی شدت سے گھبرا کر رہ گئی۔

"آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ابان بھائی۔میں آپ کی پابند نہیں ہوں سمجھے آپ۔"

وہ اسے سرد مہری سے گاڑی سٹارٹ کرتا دیکھ چیخ کر بولی۔گالوں پہ آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔

شٹ اپ لیزا جسٹ کیپ یور ماؤتھ شٹ۔تمہارے منہ سے اب ایک بھی لفظ مزید نکلا نا تو آج تم" میرا وہ جلادانہ روپ دیکھوں گی جو آج سے پہلے تم دیکھنے سے قاصر رہی ہو۔مجھ سے کسی بھی قسم کی "نرمی کی توقع مت رکھنا۔

وہ تند لب و لہجے میں بولتے سر جھٹک گیا اور گاڑی کی سپیڈ آخری حد تک بڑھا دی۔لیزا نے سسکیاں بھرتے خوف سے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا۔اسے یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ اسے تیز ڈرائیونگ سے کس قدر خوف آتا ہے۔راستے میں ہی وہ نشاط کو فون کرتے اسے گھر آنے کا بول چکا تھا۔اب وہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔اس کے تاثرات دیکھ لیزا کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔گاڑی اگلے دس منٹ میں ملک ہاؤس کے پورچ میں رکی تھی۔

اپنے آنسو فوراً سے پہلے صاف کرواور کسی کو بھی تمہارے چہرے سے ایک بھی بات کا علم نہیں ہونا" "چاہیے کہ تم باہر کیا کارنامہ دکھا کر آرہی ہو۔

اس کے سرد لہجے پہ لیزا نے سرعت سے اپنے گالوں اور آنکھوں کو رگڑا تھا مگر مسلسل رونے کی بدولت ابھی بھی چہرہ سوجھا ہوا تھا۔لیزا نے گاڑی سے نکلتے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔

"ارے اتنی جلدی آگئی یونی سے اور یہ چہرہ کیوں سرخ ہو رہا ہے طبیعت ٹھیک ہے نا۔"

سب کی نگاہوں سے چھپتے چھپاتے وہ جوں ہی کمرے میں پہنچی وہاں رابعہ قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی مگر اسے ابان کے پیچھے پیچھے چہرہ جھکائے اندر آتا دیکھ پریشانی سے اس کی جانب بڑھی اور اس کا ماتھا چھو کر چیک کیا مگر ان کی بات کے جواب میں بھی وہ خاموشی سے روتی رہی تھی۔ابان نے اسے دیکھ کر تلخی سے سر جھٹکا۔اسے مسلسل روتا دیکھ اور ابان کی خاموشی دیکھ ام کا دل اب مسلسل بیٹھنے لگا تھا کیونکہ کوئی اب کچھ بھی نہیں بتا رہا تھا۔اگلے دس منٹ میں ہی نشاط تقریباً ہانپتی ہانپتی اندر داخل ہوئی۔

"تم بھی آگئی اب مجھے بھی کوئی کچھ بتادے کہ ہوا کیا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ باقاعدہ اپنا سر پیٹتے ہوئے بولی۔ نشاط نے سرعت سے لیزا کو اپنے حصار میں لیتے پریشانی سے ابان کی جانب دیکھتے بھنویں اچکائی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس کی تفصیل جاننا چاہ رہی تھی۔ ابان نے ایک گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور آنکھیں میچ کر کھولتے اگلی بات کیلیے خود میں ہمت مجتمع کی تھی۔

"میں لیزا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

اس کے منہ سے بات نکلنے کی دیر تھی لیزا نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔ رنگت زرد پڑ گئی۔ اس کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے نشاط کا حصار توڑ کر اس سے الگ ہوئی تھی۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس قسم کی بیہودہ بکواس کرنے کی۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے دھاڑی تھی۔ نشاط نے اسے قابو کرتے ابان کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے تھے۔ رابعہ کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔

ابان اس بات کا مقصد سب ٹھیک ہے نا تم نے اچانک۔ مجھے شروع سے آخر تک ساری بات "بتاؤ۔"

نشاط دھمکی آمیز لہجے میں بولی اور ہچکیاں بھرتی لیزا کو صوفے پہ بٹھاتے رابعہ کو اسے پانی پلانے کا اشارہ کیا تھا۔ اس کی بات پہ ابان نے بنا کسی تردد کے دونوں ہاتھ جیب میں اڑستے ایک ایک بات

All Rights Reserved By Novels Lounge

تفصیل سے اس کے گوش گزار دی۔ نشاط نے لبوں پہ ہاتھ جماتے بے یقینی کی کیفیت میں لیزا کی جانب دیکھا جس کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ نشاط سرعت سے اس کی جانب بڑھی۔ رابعہ ڈوپٹے میں چہرہ چھپائے مسلسل رو رہی تھی۔

"میری تربیت میں کیا کمی رہ گئی تھی جو مجھے یہ دن دیکھنا پڑ گیا۔ میں نے تو تمہیں اس گھر میں کبھی کوئی کمی نہیں ہونے دی کہ تم غیر مردوں کے ساتھ۔"

وہ بولتے بولتے ایک بار پھر سے ضبط ہار گئی۔ نشاط نے دکھ سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی کلائی تھامتے کھینچ کر اپنے مقابل کیا تھا۔

"کیا ابان جو بول رہا ہے وہ سچ ہے لیزا۔"

نشاط کا لہجہ سپاٹ تھا۔ لیزا نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے مشکل اپنی سسکی روکی۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں لیزا کیا ابان جو بول رہا ہے وہ سچ ہے۔"

وہ سخت لہجے میں اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔

"ہاں سچ ہے بلکل سچ ہے کچھ بھی جھوٹ نہیں کہا انہوں نے۔ میں پسند کرتی ہوں اسے اور وہ بھی محبت کرتا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے پہلے کہ وہ روتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتی نشاط نے کھینچ کر اس کے چہرے پہ ایک تھپڑ مارا تھا۔لیزا نے آنسو روکتے گال پہ ہاتھ رکھتے اس کی جانب دیکھا۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا ہمیشہ اسے پھولوں پہ رکھنے والی بہن آج اس پہ ہاتھ بھی اٹھا سکتی تھی وہ بھی صرف ابان کی بدولت۔

عمر دیکھی ہے تم نے اپنی۔ تمہیں یونی یہ سب کرنے بھیجا ہے میں نے۔کیا عمر ہے تمہاری ذرا بتانا" مجھے تیسرے سمسٹر میں تم پڑھ رہی ہو عمر تمہاری انیس سال ہے کیا چاہتی ہو تم۔ تمہیں آزادی دی تھی میں نے صرف اس حد تک کہ تمہیں یونی جانے دیا مما کے لاکھ منع کرنے کے باوجود تمہیں موبائل دیا۔اس وجہ سے نہیں کہ تم باہر یہ سب کرتی پھرو۔بابا کے جانے کے بعد کس چیز کی کمی کی ہے ماما اور میں نے تمہارے لیے تم چھوٹی ہو چھوٹی ہو کہ کہ کر تمہاری ہر ناجائز خواہش میں نے پوری کی ہے مگر اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ ماما نے ٹھیک کہا تھا کہ ہماری لیزا بگڑ جائے گی ہماری لیزا سچ میں بگڑ گئی ہے۔"

وہ اذیت سے گویا ہوئی۔لیزا نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا اور اس کا ہاتھ تھام کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

نہیں آپی میرا یقین کریں میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا میں بس اسے پسند کرتی ہوں۔میں اسے سچ" میں بہت پسند کرتی ہوں وہ بہت اچھا ہے آپی۔آپ ایک بار پلیز اس سے مل لیں میں نے کچھ غلط

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہیں کیا۔پسند تو آپ کو کوئی بھی آسکتا ہے اور ویسے بھی میں آپ کو آج بتانے والی تھی اس کے متعلق آپ پلیز ایک بار اس سے مل لیں آپ کے سارے شک دور ہو جائیں گے۔وہ بہت جلد رشتہ بھی بھیج دے گا۔وہ آج کی لڑائی میں اس لیے نہیں بڑھا کیونکہ وہ اس قسم کی صورتحال سے گھبرا جاتا ہے میں جانتی ہوں اسے۔"

وہ روتے ہوئے اس کے حق میں بول رہی تھی اور ابان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی کند چھری سے اس کے وجود کو کاٹ رہا ہو۔اس کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

بکواس بند رکھو اپنی مجھے کچھ نہیں سننا۔جانتی ہو یہ بات ابھی چچا جان کے علم میں آئی تو ماما کی تربیت" "پہ کتنی باتیں اٹھے گی نہیں تم نہیں جانتی کیونکہ تم اندھی ہو چکی ہو۔

وہ تاسف ذدہ لہجے میں بولی۔ابان جو سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑستے اسکی جانب بڑھا تو لیزا نے ناگواری سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔نشاط نے اسے دیکھتے ہی نگاہیں چرا لی۔

"وہ شادی کرنا چاہتا ہے نا تم سے۔"

ابان کی آواز پہ لیزا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جواب اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہا تھا۔اس کا سر کسی ٹرانس کی کیفیت میں اثبات میں ہلا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اسے بولو کہ اس کے پاس صرف ایک ماہ کا وقت ہے جتنی جلدی ہو سکتا ہے رشتہ بھیجیں یہاں "

"ڈیٹس اٹ۔

وہ بھسم کردینے والے لہجے میں بولتے لیزا کے وجود میں ایک نئے سرے سے توانائی بھر گیا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا تھا۔نشاط نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔جانتی تھی اس کے اندر کیسا شور برپا تھا جسے ناجانے وہ کس ضبط سے دبا رہا تھا۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں ابان بھائی۔"

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولی۔بھلا وہ ابان جسے اس کے ہر فیصلے سے اختلاف ہوتا تھا وہ کیسے اس کی کوئی بات مان سکتا تھا مگر اس نے اس کے حق میں یہ فیصلہ کرتے اس کے اندر ایک نئے سرے سے جان ڈال دی تھی۔اس کے لبوں پہ ایک بھیگی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔اس کی مسکراہٹ دیکھ ابان کے دل میں گھٹن کا احساس مزید بڑھنے لگا۔

مم۔میں کل ہی اس سے کہوں گی آپی ماما مجھے یقین ہے آپ کو اس سے ملنے کے بعد کبھی بھی "

"میرے فیصلے پہ ریگریٹ نہیں ہو گا وہ بہت اچھا ہے۔

وہ خوشی خوشی بولی۔نشاط نے بغور اس کی جانب دیکھا اور ایک شکوہ کناں نگاہ اس پہ ڈال کر سر جھٹکتے کمرے سے باہر نکل گئی۔ابان نے ایک نظر رابعہ کو دیکھتے قدم نشاط کی تقلید میں باہر کی جانب

All Rights Reserved By Novels Lounge

بڑھائے تھے۔لیزا نے ان کے جاتے ہی رابعہ کے گلے لگنا چاہا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے روکتے آگے کی جانب بڑھ گئی۔لیزا کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ وہی سمٹ گئی تھی۔لیزا نے ان سب کی خاموشی اور ان کی ناراضگی کو شدت سے محسوس کیا تھا۔

"تمہیں کیسے علم ہوا اس بابت۔"

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔اس وقت وہ دونوں گاڑی میں موجود تھے۔

"میں وہاں کسی میٹنگ کے سلسلے میں گیا تھا مجھے نہیں علم تھا کہ وہ وہاں ہو گی۔"

اور اب تم نے اس ڈرپوک لڑکے کو رشتہ لانے کا کہہ دیا یہ شادی کا کیا سین ہے تم نے کیوں اس"

"لڑکے کو رشتہ لانے کیلیے کہا ہے۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولی کیونکہ اس کے دل کے حال کی رازداں صرف وہی تھی۔

تَ "تمہیں یہ بات اچھے سے از بر ہے کہ مجھے اپنی خوشی سے زیادہ اس کی خوشی عزیز ہے۔میں اسے "زبردستی حاصل کر کے اس کے چہرے کی مسکراہٹ نہیں نوچنا چاہتا۔

وہ گاڑی کی سیٹ سے پشت ٹکاتے گہرے لہجے میں بولا۔

نشاط نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"خیر اس فائل کو دیکھا تم نے جو چچا جان نے دی تھی آرفن ایج کی۔کیا سین ہے اس کا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے چونک کر اپنی توجہ اس فائل کی جانب مبذول کرائی۔

"جو تم سوچ رہی تھی اس کا مطلب بلکل وہی ہے۔ میں نے تفصیل سے اس کا معائنہ کیا ہے ایک بار نہیں بار بار۔ انہوں نے ظاہری طور پہ وہی لکھوایا ہے مگر اندر تمام کام پراپرٹی کا ہے۔ اب آگے تمہیں ہی کچھ سوچنا ہے کیونکہ میں ایک بیٹا ہونے کی حیثیت سے اب اپنے باپ کو جیل میں ڈالنے سے رہا اسی لیے تمہیں ہی اب اپنے انداز میں انہیں جواب دینا ہے۔ آگے تم اپنا اچھا برا بہتر جانتی ہو۔"

وہ اسے آنے والے وقت سے آگاہ کر رہا تھا اور نشاط کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھی۔

"یہ بات تو میں شروع سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا چاہتے ہیں مگر اب کھل کر سب سامنے آرہا ہے۔ وہ ان کاغذات پہ دستخط کروا کر یہ گھر اپنے نام کروانا چاہتے ہیں تاکہ جب میں اس پہ سائن کر دوں اور یہ گھر ان کے نام ہو جائے پھر وہ ہمارے پہ ہر طرح کا حکم چلا سکیں گے اور میری شادی تم سے کروا دیں گے ان کے مطابق تاکہ میری ماں بہن کا قیام اس گھر میں مزید ہو جائے ورنہ وہ ہمیں گھر سے باہر بھی نکال سکتے ہیں۔ اوہ ڈیٹس گریٹ چچا جان اتنی لمبی چوڑی پلیننگ مگر شاید آپ یہ بات فراموش کر گئے ہیں کہ آپ کے سامنے کون ہے۔ اپنے مقابل انسان کے بابت علم ہوتا تو پھر

All Rights Reserved By Novels Lounge

انسان چال بھی اس کے ذہن کے مطابق چلتا ہے مگر چچا جان تو بہت بھولے نکلے اب میں انہیں

"جواب دوں گی وہ بھی نشاط ملک کے طریقے سے۔یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولتے ابان کی جانب متوجہ ہوئی جس کا چہرہ ہنوز سپاٹ تھا۔اپنے ماں باپ کے لالچ پہ یا لیزا کی حرکت پہ یہ بات نشاط فالوقت سمجھنے سے قاصر تھی۔اب وہ ونڈ سکرین سے پار دیکھتے آگے کالائحہ عمل طے کرنے میں محو تھی کیونکہ اب اسے جو بھی کرنا تھا بہت جلد کرنا تھا کیونکہ کامران کے ارادے کچھ نیک نہیں تھے اور وہ اس گھر اور اپنے باپ کے خواب کو ادھورا بالکل نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

"بی ریڈی چچا جان فور دھماکہ۔"

اس کی سفاک سرگوشی پہ ابان نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور تاسف سے اس کی جانب دیکھتے گاڑی کی رفتار بڑھادی تھی۔جانتا تھا اس کا ذہن کچھ الٹا سیدھا ہی بننے میں مصروف ہوگا۔

****

پورے گھر میں سناٹے کا راج تھا۔سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے مگر ایک لیزا تھی جس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔اس کا ذہن مسلسل ایک ہی بات پہ اٹکا ہوا تھا جو ابان نے اس سے کی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس سے جا کر خود پوچھے کہ اس نے اس رشتے پہ حامی

All Rights Reserved By Novels Lounge

کس بناپہ بھری ہے۔اس نے ایک نظر رابعہ کی جانب دیکھا جو پر سکون نیند سو رہی تھی اور نشاط تو ویسے بھی اپنے کمرے میں آرام کرنے جاچکی تھی۔وہ گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھی اور دبے قدموں سے کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔دل ہی دل میں وہ دعا گو تھی کہ کسی سے بھی ملاقات ناہو۔اس کا دل آنے والے وقت کا سوچتے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"اگر میں نے ابان بھائی سے پوچھا اور انہوں نے مجھے کمرے سے باہر نکال دیا تو۔"

وہ بڑبڑانے والے انداز میں بولی مگر پھر سرعت سے خود ہی اپنے خیال کی نفی کر گئی تھی۔

"ایسے کیسے نکال دیں گے کمرے سے۔"

وہ سر جھٹک کر بولتی خود میں ہمت مجتمع کرتے اس کے کمرے کی جانب بڑھی معاًاس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔وہ وہی سے واپس مڑی اور سیدھا کچن کی جانب بڑھی تھی۔اس کیلیے چائے کا ایک کپ بناتے اس نے اس کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"اگر وہ غصے میں ہوگے بھی تو یہ چائے دیکھ کر خود ہی شانت ہو جائیں گے۔"

وہ گہرا سانس بھر کر بولی ساتھ ہی کمرے کے دروازے پہ دستک دی تھی۔تقریباً دو تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود دوسری جانب سے دروازہ کھول دیا گیا تھا۔دروازہ کھولتے ہی ابان نے نا سمجھی

All Rights Reserved By Novels Lounge

سے اس کی جانب دیکھا وہاں سے ہوتے ہی اس کی نگاہ اس کے ہاتھ پہ چلی گئی تھی جس میں چائے کی ٹرے تھی۔

"کیا مسئلہ ہے۔"

وہ انتہائی خشک لہجے میں مخاطب ہوا۔لیزا کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"وہ ابان بھائی میں آپ کیلیے چائے لائی تھی۔"

وہ مشکل مسکراتے ہوئے بولی مگر ابان نے اسکی بات کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا بس سخت نگاہوں سے اسے ہی گھورتا رہا۔

"دکھ رہا ہے مجھے بھی کام بتاؤ کس وجہ سے آئی ہو۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔لیزا نے اپنی اس قدر بے عزتی پہ سختی سے دانت پہ دانت جمائے تھے مگر فلحال اس سے بات کرنا بھی ضروری تھا تبھی چائے لیتے کمرے میں چلی آئی اور ٹرے میز پہ رکھی تھی۔

"میں آپ سے کچھ پوچھوں۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بے چینی سے گویا ہوئی۔ابان نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور تمسخر سے ہنسا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"پوچھ تو ایسے رہی ہو جیسے میں ابھی انکار کروں گا اور تم باز آ جاؤ گی۔"

وہ تند نگاہوں سے سر تا پا اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔ لیزا کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے مگر آج بات تو کرنی ہی تھی۔

آپ نے اتنی اچانک اس رشتے پہ حامی کیسے بھر لی کیونکہ مجھے یہ بات اچھے سے از بر ہے کہ آپ کو"

"مجھ سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ آپ ایسا چاہ کر بھی کچھ نہیں کریں گے جس سے مجھے خوشی ملتی ہو۔

وہ ابھی بھی اپنے مفروضوں پہ جی رہی تھی۔ وہ جو خود پہ سپرے کرنے میں مصروف تھا چونک کر واپس اس کی جانب مڑا تھا اور اپنی مخصوص انداز میں بھنویں اچکائی۔

"اچھا تمہیں بڑا معلوم ہے۔ کیا میرے پیچھے اپنے موکل چھوڑے ہوئے ہیں۔"

اس کے برجستہ جواب پہ وہ کچھ خجل سی ہو گئی تبھی ضبط سے گہرا سانس بھرتے چہرہ جھکا گئی اور اسی لمحے اس نے ابان کے اندر کے وکیل کو اسی لمحے جگا دیا تھا۔

"بیٹھو یہاں اب تم نے جب سوال کا آغاز کیا ہی ہے تو اختتام بھی میرے پہ ہی ہو گا۔"

وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا۔ لیزا کو بے چینی اور اضطراب نے آن گھیرا۔ دل ہی دل میں اس نے ہزار بار خود کو کوسا تھا کہ بھلا کیا ضرورت تھی یہاں آ کر اس سے سوال کرنے کی۔ فائل دراز میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

رکھتے وہ اس کی جانب پلٹا۔بنا دیکھے ہی اس کی چبھتی نگاہیں وہ خود پہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔اس نے جھک کر میز سے کپ اٹھایا تو وہ آنکھیں میچ گئی۔

اب میں تم سے جو جو سوال پوچھوں اس کا جواب دیتی جانا وہ بھی سکون سے۔میں نے سب کے " سامنے اسے رشتہ لے کر آنے کی حامی اس لیے بھری ہے تاکہ کوئی تم پہ سوال نا اٹھا سکے اسی لیے آنسر "مائی آل کویسچنز۔

وہ سرد لہجے میں بولتے اس کے مقابل ہی بیڈ پہ براجمان ہوتے چائے کی چسکیاں بھرنے لگا۔لیزا کو ایسا محسوس ہوا جیسے احتساب کی گھڑی آن پہنچی ہو۔شرمندگی کا احساس اس قدر تھا کہ اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"کون تھا تمہارے ساتھ رسٹورینٹ میں۔"

اس کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔لیزا کی روح فنا ہو گئی۔وہ تو یہاں اپنے سوال کا جواب لینے آئی تھی اس سب کیلیے تو وہ تیار ہی نہیں تھی۔

"ابان بھائی آپ نے میرے سوال کا۔"

"میں کیا بکواس کر رہا ہوں تم سے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بولا نہیں تھا غرایا تھا اور وہی لیزا کی آنکھ سے ایک آنسو نکلتے اس کے گال پہ بہ گیا۔ وہ آنے والے وقت سے بے تحاشہ خوفزدہ تھی کیونکہ ابان اسے ڈانٹ لیتا تھا ٹوک لیتا تھا مگر ایسے کبھی بات نہیں کی تھی۔

"ابان بھائی اس کا نام شہروز ہیں یونی میں وہ آٹھویں سمسٹر میں ہے اس کی تعلیم۔"

اس سے پہلے کہ وہ انگلیاں مسلتے مزید کچھ بولتی اس نے ہاتھ کے اشارے ہی اسے ٹوک دیا تھا۔ لیزا نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

تم دوسرے سمسٹر اور وہ آٹھویں سمسٹر میں واؤ واٹ آ کوانسیڈینس۔ پسند کرتے ہو ایک دوسرے "کو دونوں مطلب دونوں صرف اپنا مت بتانا۔"

اس کا انداز خصوصاً وکیلوں جیسا تھا لمبی چوڑی بحث نا اسے پہلے پسند تھی اور اب نا اس سے کی تھی۔ لیزا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کٹہرے میں کھڑی ہو۔ اس قدر ذلت دیکھ اسے شدت سے رونا آنے لگا۔ ابان نے اس کی مسلسل خاموشی سے عاجز آتے تپتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ایک بار بھی یہ بات سوچی اس کے ساتھ ہوٹلنگ کرتے ہوئے لیزا کہ میرے علاوہ وہاں تمہیں" کوئی اور دیکھ لیتا کھلے عام تو کیا ہوتا کسی کو چھوڑ ہی دو اگر کوئی میرے ماں باپ میں سے ہی دیکھ لیتا وہ بھی غیر مرد کے ساتھ کس کی تربیت پہ سوال اٹھتا تمہاری ماں کی نا جس نے تایا کے جانے کے بعد

سب کچھ تم پہ وار دیا نشاط پہ کیا بیتی جس نے اپنی خواہشات سے قبل تمہاری خواہشات کو ترجیح دی ہے۔ان سب کی تربیت اور عزت کو یوں سڑکوں پہ رول رہی ہو تم۔"

غصے میں بھی اس کا لہجہ انتہائی دھیما تھا مگر اس کی آنکھوں سے نکلتی تپش لیزا کو جھلسانے کیلیے کافی تھی۔کسی کی تربیت پہ کیا بات آتی اسے تو اس وقت اپنا کردار ہی بے جان ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

"میں نے اسے تمہارے لیے جان مارتے دیکھا ہے میں نے وہ سات سال کی تھی گیارہ کی تھی یا پندرہ کی یا پھر بیس بائیس کی واٹ ایور اس کے منہ پہ جانتی ہو کس کا نام ہوتا تھا بس لیزا لیزا لیزا اور لیزا میڈیم یہاں پہ اپنی ہی عشق معشوقیاں لڑا رہی ہے جی تو شدت سے چاہ رہا تھا کہ تمہارا وہ حشر کروں کہ اگلی بار تم کوئی ایسی حرکت کرنے سے قبل کانپ ضرور جاؤ۔"

"آپ کو کیوں حق نہیں پہنچتا مجھ سے اس قسم کی بات کرنے کا آپ ہوتے کون ہے میرا حشر بگاڑنے والے۔ناہی میں آپ کی باتوں کی پابند ہوں اسی لیے مجھ سے بات کرتے ہوئے تمیز اختیار رکھیں۔

اس کی بات پہ لیزا کے اندر ایک بار پھر سے خود سر لیزا نے سر اٹھایا تھا تبھی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تمہارا کارنامہ ایسا نہیں کہ تمہیں گولڈ میڈیل سے نوازا جائے بلکہ حشر ہی بگاڑا جا سکتا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تند و تیز لہجے میں غرایا۔لیزا نے گہرا سانس بھرتے خود پہ ضبط کرنے کی کوشش کی تھی۔وہ پے در پے اس کی انا پہ وار کر رہا تھا۔جو بھی تھا اس نے شہروز کے ساتھ کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی جو وہ ایسے اس کی کردار کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔

جب میری ماں بہن نے میرے ساتھ کچھ ایسا نہیں کیا تو اپ کو بھی کوئی حق نہیں پہنچتا وہ کیا ہے نا"

"انہیں مجھ پہ زیادہ نا سہی تھوڑا سا یقین تو ہے ہی۔وہ آپ کی طرح کی تنگ سوچ کے مالک نہیں ہیں۔

تیز لہجے میں بولتے بولتے آخر میں اس کا لہجہ رندھ گیا تھا۔ابان جو اس سے مزید کوئی سوال پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا وہی ٹھنڈا پڑ گیا۔جذبات میں بہتے وہ نا جانے اسے کیا کیا بول چکا تھا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے دو تین چکر کمرے کے لگائے اور اپنے اندر کی تپش کو کم کرنے کی خاطر پانی کا گلاس بھرتے ایک ہی سانس میں چڑھا لیا۔

دیکھو لیزا مجھے وہ شکل و صورت سے بلکل بھی سنجیدہ نہیں لگا تمہیں لے کر۔تم چھوٹی ہو اور وہ اس" سب کو ابھی عیاشی سمجھ رہا ہے میں نے دنیا دیکھی ہے پڑھی ہے میں دیکھ سکتا ہوں اور یہ سب تمہیں "بتانے کا مقصد یہ ہی ہے کہ تم خود ہی سنبھل جاؤ۔

وہ اب سختی سے اسے ٹوک رہا تھا۔لیزا نے تنگ کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ کو تو میں ویسے بھی بہت چبھتی ہوں میرے سے متعلق کر فیصلہ آج تک آپ جو لیتے آئے ہیں تو پھر آپ کو کیسے سکون ہو کہ یہ فیصلہ میں خود لے لوں۔ میں چھوٹی ہوں یا بڑی اپنا لائف پارٹنر چننے کے فیصلے میں آزاد ہوں اور رہی بات شہروز کی تو میں جانتی ہوں وہ مجھے لے کر بلکل سیریس ہے۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ ابان نے دکھ اور تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو بدگمانیوں کی سیڑھی چڑھتی جا رہی تھی۔

"اگر وہ تمہیں لے کر سنجیدہ ہے تو اسے گھر رشتہ بھیجنا چاہیے نا کہ یوں تمہیں سڑکوں پہ لے کر گھومے یہ عزت دار مرد نہیں کہلاتا۔"

اس کا لہجہ ہنوز سخت تھا۔

"آپ ویل سیٹل ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ مقابل بھی ویل سیٹل ہی ہو۔ وہ ابھی اپنی ایک بہن سے چھوٹا ہے اس نے بابا نے دوسری شادی کی ہوئی ہے وہ گھر میں خرچہ وغیرہ کچھ نہیں دیتے اور اپنی ماں اور بہن کی سرپرستی کیلیے وہ اکیلا بھائی ہے ابھی اسے کچھ وقت چاہیے۔"

اب کی بار اس کی بات پہ وہ کچھ شرمندگی اور لہجے میں جھجک سموئے بولی۔

"تو ہم کونسا تمہاری ابھی شادی کرنے کا بول رہے ہیں۔ وہ رشتہ لا سکتا ہے اس کے بعد چھوٹی موٹی رسم بھی ہو سکتی ہے۔ ناٹ آ بگ ڈیل۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ناجانے اسے کیا جتارہا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر تھا۔لیزا سے زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں نا دیکھا گیا تبھی نگاہیں جھکا گئی۔

"مگر وہ ابھی تیار نہیں ہے اس سب کیلیے۔"

واؤ ایک چوبیس پچیس سالہ مرد تیار نہیں ہے اور ایک انیس بیس سالہ لڑکی اس کیلیے ڈٹ کر کھڑی ہے وہ بھی میرے سامنے۔چلو مان لیا کہ وہ کچھ کر کے دو تین سالوں میں بھی تمہارا رشتہ بھیجتا ہے تو کیا یقین ہے کہ وہ لازمی بھیجے گا۔

وہ ناجانے اسے کیا سمجھانا چاہ رہا تھا مگر لیزا وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھی۔

میں اس سے محبت کرتی ہوں میں اس چیز کیلیے اسے فراموش نہیں کر سکتی اور مجھے یقین ہے کہ وہ" لازمی رشتہ بھیجے گا آپ پلیز کچھ غلط مت لائیں اس کیلیے اپنے ذہن میں میں ماما آپی کو بھی وقت آنے پہ "سمجھالوں گی۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ابان کی رنگت متغیر پڑ گئی۔اس نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا۔

میں جتنا تمہیں سمجھا سکتا تھا سمجھا چکا اب تم خود ہی سمجھدار ہوں تمام صورتحال کا جائزہ لے سکتی ہو"

"اور جو بھی فیصلہ لینا سوچ سمجھ کر لینا اور ایسا لینا جو تمہارے حق میں بھی بہترین ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نہایت سنجیدگی سے گویا ہوا۔ لیزا نے اس کی بات پہ خاموشی سے چہرہ جھکا لیا اس سے زیادہ کسی بات کی ہمت اس میں نہیں تھی یا شاید اس کے پاس جواب ہی نہیں تھا۔

"میں جائزہ لے چکی ہوں ایک ایک بات مجھے ازبر ہے اور آپ نے بھی تو سب کے سامنے اسے رشتہ لانے کو کہا ہے میں کل اسے کہوں گی نا رشتہ لانے کا وہ میری بات مان کر ضرور بھیجیں گا اپنی امی کو۔"

وہ پر یقین لہجے میں بولتی اسے ٹھٹھکا گئی۔ ابان کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا۔

"میں بس اتنا کر سکتا ہوں تمہارے لیے کہ اس کا رشتہ جو ہی آئے گا اس کی بھرپور حمایت کر دوں گا اس کے بعد آخری فیصلہ ہمیشہ کی طرح نشاط کا ہی ہو گا اور ایک بار جو غلطی تم نے کی ہے امید ہے یہ آئندہ نہیں ہو گا مجھے ہوٹنلنگ وغیرہ سے سخت نفرت ہے وہ بھی یوں غیر مردوں اور غیر عورتوں کی اس طرح کے ہزاروں کیس روز کچہری میں عائد ہوتے ہیں امید ہے تم میری بات سمجھ گئی ہو گی۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ لیزا نے تشکرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ ابان ایک بار پھر اس کی حمایت کرنے کی حامی بھرے گا۔ ایک بار صبح تو وہ سب کے سامنے جانتے بھوجتے یا جانے انجانے میں اس کا کام آسان کر چکا تھا۔ اس کی آنکھیں جھلملانے لگی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یو مے گو ناؤ۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے اپنا رخ آئینے کے سامنے کر گیا۔لیزا نے ایک نظر اس کی چوڑی پشت کو دیکھا اور کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچوں میں گم کمرے کی جانب بڑھتی اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا گمان ہوا تھا۔اس نے کسی خدشے کے تحت جوں ہی گردن موڑ کر پیچھے دیکھا وہاں کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔وہ گہرا سانس بھرتے راہداری پار کرنے لگی۔سوچوں کا محوراب صرف شہروزاور ابان کی زات تھی۔نشاط نے بھی آفس سے واپس لوٹ کر اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور یہ پہلی بار تھا جب وہ اس سے ملے بغیر سو گئی تھی۔اس کا دل اس قدر برا ہوا کہ آنکھیں بھر آئی کاش وہ اس کی ایک بار سن لیتی مگر اس نے اس کی سننا تو دور کی بات دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔وہ لبوں کو سختی سے بھینچتے کمرے میں گھستے دروازہ بند کر گئی۔اس کے اندر جاتے ہی دیوار کی اوٹ میں کھڑے وجود کی آنکھوں میں شیطانیت لہرائی جبکہ لبوں پہ ایک تیز مسکراہٹ رقم تھی۔

****

اگلے دن صبح نشاط کے آنے سے قبل ہی وہ آپس پہنچ چکا تھا۔نشاط ابھی آفس نہیں آئی تھی مگر اس کی ہدایات کے مطابق فراز اسے پورے سٹاف سے متعارف کروا چکا تھا اور اسے اس کے کام کے بارے

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں بھی نشاط کے کہے کے مطابق بریف کر چکا تھا۔پورے سٹاف نے حیرت سے سرتا پا اس کا جائزہ لیا تھا کیونکہ وہ بلکل سادہ سے حلیے میں موجود تھا سونے پہ سہاگہ اس کی پی اے کی پوسٹ کیلیے تو اسے جگہ جگہ نشاط کے ساتھ پھرنا تھا مگر پھر بھی وہ کسی بھی آرائش سے پاک تھا۔ان میں سے کچھ لوگ پرانے بھی تھے تبھی انہیں علم تھا کہ پی اے کی پوسٹ کیلیے جو بھی آتا تھا کس قدر تیاری کے ساتھ آتا تھا تا کہ کسی قسم کی باتیں نا سننی پڑے مگر وہ بھی بلکل سادہ سا تھا ان سب کو وہ نہایت عجیب لگا تھا جو کس قدر اعتماد سے سب سے مخاطب تھا۔اس کے چہرے پہ ان سب کو دیکھ کر بھی ذرا بھی سی نا گواری نہیں آئی تھی نا ہی احساس کمتری کا احساس اجاگر ہوا تھا مگر کسی میں بھی اسے کچھ کہنے کی ہمت تو بلکل نہیں تھی کیونکہ گزرے پانچ چھ دنوں میں انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کس قسم کی عادات کی مالک ہے۔اس کی سخت نیچر سے وہ سب ہی بخوبی واقف تھے۔فراز نے اسے نشاط کے آفس میں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے کا کہا تھا مگر عالم کو کہا برداشت تھا کہ وہ آفس میں آکر سکون سے بیٹھتا تبھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یوں بیٹھنا میرا مناسب نہیں ہے آپ کو کوئی کام ہو تو مجھے کہہ سکتے ہیں میں ۔کسی کے بھی حصے کا کام جو نا آیا ہو میم آئیں گی تو میں ان سے مل لوں گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے سنجیدگی سے کہنے پہ فراز نے کئی لمحے سوچا اور اسے لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس نے اسے ایک کمپیوٹر اور سیٹ فراہم کی اور اسے پچھلے ماہ کی تمام چیزوں کا ریکارڈ دکھا دیا۔

اب آپ یہ سب لسٹ ایکسل شیٹ میں انٹر کر کے دیکھ لیں کہ کتنا سامان کسٹمرز کو جا چکا ہے اور کتنا" "پینڈنگ ہیں۔سر یہ کام میں آپ کے کہنے پہ آپ سے کہہ رہا ہوں میم بہت غصہ کریں گی۔

عالم جو غور سے اس کی ایک ایک بات سن رہا تھا اس کی بات کے جواب پہ اسے تسلی دیتے اپنی تمام تر توجہ کام کی جانب مبذول کرا گیا۔ان کا بزنس ہی ایسا تھا باہر کے ممالک سے آنے والی مختلف گارمینٹس الیکٹرونکس کی اشیاء کو کمپنی کی مدد سے پاکستان میں موجود کسٹمرز تک پہنچانا۔ان سب کی چیزوں کی ترسیلی کی رپورٹ کا کام فراز نے اسے سونپا تھا جس پہ وہ کام بھی شروع کر چکا تھا۔اسے جب سے اس کے مینیجر نے اس متعلق بتایا تھا کہ اس سے پہلے کچھ لوگوں کی بدولت ان کے بے تحاشہ کسٹمرز خراب ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے رپورٹ میں غلط بیانی سے کام لیا تھا فراز نا چاہتے ہوئے بھی اسے پرکھنا چاہتا تھا۔

کچھ ہی دیر میں نشاط کی آفس میں آمد ہوئی تھی۔اس نے پہلی فرصت میں انٹر کام کے ذریعے عالم کے متعلق استفسار کیا تھا مگر فراز کے جواب پہ اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے فوراً سے پہلے اسے اندر بھیجنے کا حکم صادر کیا اور خود فائل کھول کر اس کی ورق گردانی کرنے لگی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"سر آپ کو اندر آفس میں بلا رہے ہیں۔"

فراز کے کہنے پہ وہ مختصر سا اوکے کہتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیز قدموں سے آفس کی جانب بڑھ گیا۔ دروازہ ہلکا سا کھٹکھٹاتے جوں ہی اندر سے کم ان کی آواز آئی اس نے اندر قدم رکھا تو وہ سامنے ہی چہرے پہ سپاٹ تاثرات سجائے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھی۔ کی بورڈ پہ انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ فائلز کا بڑا سا پلندہ اس کے سامنے ہی کھلا ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ کسی کو فون پہ ہدایات دینے میں بھی مصروف تھا۔ عالم کے اجازت طلب کرتے ہی اس نے سر کے اشارے سے اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"سو کیسے ہیں آپ مسٹر عالم۔"

وہ فون ایک جانب رکھتی بغور اس کی کانچ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ناجانے کیوں عالم کو دیکھنا نہایت ناگوار گزرا تھا تبھی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔

"آئی ایم فائن سر۔"

اس کا سنجیدہ لہجہ نشاط کو بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر گیا۔ وہ پر اعتماد تھی مگر مقابل بیٹھا شخص اس سے کئی گناہ زیادہ پر اعتماد دکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہوپ سو آپ کو یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا کیونکہ آپ میرے پی اے کے طور پہ یہاں رکھے گئے ہیں اور دوسری بات پھر بھی کسی قسم کا ایشو ہو تو آپ مجھ سے پوچھ کر کسی بھی قسم کا ایکشن لے سکتے ہیں اور تیسری بات آپ نے فراز کو وہ کام کرنے کا کیوں کہا میرا نہیں خیال کہ وہ آپ کا کام تھا۔"

نشاط نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باور کراتے کھوجتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔عالم نے چونک کر اس کی سمت دیکھا۔

"ڈزن میٹر سر آفس سے میں اب منسلک ہوں کوئی کام نہیں تھا تو کر لیا اب انسان جہاں کام کرتا ہے وہاں کیلیے اتنا تو کر ہی سکتا ہے ویسے بھی مجھے اپنے کام کی پے ملنی ہے تو میرا نہیں خیال مجھے کام سے بھاگنا چاہیے۔"

وہ صاف گوئی سے بولا۔نشاط کے لبوں پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"اوکے سو مسٹر عالم اب آپ مجھے کل کی تمام میٹنگز کے متعلق تفصیل سے بتایئے تاکہ ہم اس بابت کچھ سوچ سکیں۔خیر میں کچھ وقت تک واپس لوٹوں گی مجھے کسی کام کیلیے کچہری جانا ہے واپسی تک آپ اپنا کام مکمل کر لیجیے گا۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عالم نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا تھا۔سیاہ رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس ساتھ سیاہ رنگ کی ہی ہیل پہنے بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا

All Rights Reserved By Novels Lounge

چھوڑا ہوا تھا وہ اب میز پہ سے اپنی چابیاں اور موبائل اٹھا رہی تھی۔ وہ جیسے ہی کمرے سے نکلی عالم نے لیپ ٹاپ تھام کر ایک بار اللہ کا نام لیا اور کام میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اسے بیٹھے پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ موبائل پہ آنے والے فون نے اس کی تمام تر توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔ اس نے سرعت سے فون نکالتے کان سے لگایا اور مصروف سے انداز میں مقابل کو مخاطب کیا تھا مگر دوسری جانب سے جو خبر اسے سننے کو ملی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے یہ پوری عمارت اس کے سر پہ آن گری ہو۔ اس کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا۔ وہ لیپ ٹاپ وہی چھوڑتے اڑے حواسوں سمیت بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بھاگا تھا۔ بھاگتے بھاگتے نا جانے کتنی بار وہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جانے کی بدولت لڑکھڑایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ پارکنگ کی جانب بڑھتا کسی سے اچانک زوردار تصادم کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑایا تھا۔ نشاط جو ابان نے فون پہ مصروف تھی جھٹکا لگنے کی بدولت بری طرح گرتے گرتے بچی۔ اس سے پہلے کہ وہ اشتعال کے عالم میں پیچھے مڑ کر اس کو بولتی سامنے کھڑے عالم کو دیکھ اس کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی۔

"مسٹر عالم یہ کیا حرکت ہے"

وہ تند لہجے میں بولی۔ عالم نے اس کی بات کا جواب دیے بغیر بے دھیانی میں آگے بڑھنا چاہا مگر نشاط غیض کے عالم میں اس کی مضبوط کلائی جکڑ گئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آئی ایم آسکنگ ٹو یو مسٹر عالم واٹ از دس۔ابھی مجھے گئے کچھ وقت بھی نہیں ہوا اور آپ یہ سب کرتے پھریں گے۔"

وہ سخت لہجے میں گویا ہوئی۔اس نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے آزاد کروائی تھی۔

"دیکھیں آئی نو آپ میری باس ہیں مگر آپ کو میں یہ حق بلکل نہیں دوں گا کہ آپ ایک غیر محرم ہو کر بھی مجھے یوں چھوئیں غریب ہوں غیرت نہیں بیچی۔"

وہ نہایت سنجیدگی سے اسے ایک ایک بات باور کرانے والے انداز میں بولا تو نشاط نے قہر برساتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ آپ کے اس گستاخانہ رویے کے زیر اثر مجھے آپ کو فائر کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگنا۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے انداز میں بولی۔عالم نے سرخ آنکھوں سمیت ضبط کے عالم میں اس کی جانب دیکھا اور گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"ایز یو وش مگر فلحال میرے لیے میرے بابا سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔"

وہ اذیت سے بولتے بھاگنے والے انداز میں اپنی بائیک کی جانب بڑھا تھا۔نشاط نے اس کی بات پہ چونک کر اس کی جانب دیکھا۔یہ بات وہ پہلے بھی بتا سکتا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ازایوری تھنگ اوکے۔"

وہ خود کو پوچھنے سے روک ناپائی۔عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔اس کے چہرے پہ پھیلا درد نا جانے کیوں عالم کو عجیب لگا تھا۔

"نہیں وہ ہسپتال میں ایڈمٹ ہے۔"

وہ بائیک کو کک لگاتے مصروف سے انداز میں بولا مگر بائیک تو چلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اس نے بائیک وہی چھینکی اور کسی ٹیکسی یا رکشے کی تلاش میں نگاہیں گھمانے لگا۔نشاط نے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔

"اگر آپ کو کوئی ایشو نا ہو تو میں آپ کو وہاں تک چھوڑ دیتی ہوں۔"

اس کی پیشکش پہ عالم نے ہولے سے نفی میں سر ہلاتے چہرہ موڑ لیا۔نشاط نے تاسف سے اس خود سر انسان کو دیکھا تھا۔

میں جانتی ہوں کہ آپ کی غیرت اب گوارا نہیں کر رہی ہو گی کہ آپ میری گاڑی میں بیٹھ کر" ہسپتال جائیں مگر یاد رکھیں یہ پہلی اور آخری بار تھا یہ میں آپ کیلیے نہیں بلکہ آپ کے بابا کیلیے کہ رہی "ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پتھریلے لہجے میں اسے جتاتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔عالم نے بھی خاموشی سے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے یہ بات وہ ہی جانتا تھا کہ وہ کیسے خود پہ ضبط کررہا ہے۔تقریباً اگلے پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ہی گاڑی ایک چھوٹے سے ہسپتال کے باہر رکی تھی۔نشاط نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چرا گیا۔

"اگر ان کی طبیعت خراب ہے تو اس چھوٹے سے کلینک میں ان کا کیا بنے گا۔"

وہ حیرت سے بولتے بولتے رکی مگر اسے تیز قدموں سے اندر جاتا دیکھ اس نے بھی گاڑی لاک کرتے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اندر پھیلی عجیب و غریب دوائیوں کی سمیل دیکھ اس نے ناگواری سے لب بھینچ لیے۔اطراف میں نگاہ دوڑاتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ یہ تو معمولی سا کلینک ہے۔

دیکھیں ان کی حالت بہت خراب ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔چالیس ہزار کی ایک ڈرپ ہے بتا دو"

"افورڈ کر سکتے ہو یا نہیں ورنہ جہاں مرضی لے جاؤ یہاں لانے کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ شاید ڈاکٹر تھا جو نہایت بد تمیزی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔اس کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

"بھائی چالیس ہزار کہاں سے لائیں گے۔بابا کو کچھ ہو گیا تو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

آریز روتے ہوئے بولا۔ نشاط کی نگاہیں اس بچے پہ ٹک کر رہ گئی۔ ماضی کا ایک منظر شدت سے اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تو وہ سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔

"آ" "آپ علاج تو شروع کریں ان کا۔

عالم نے پہلی بار بولنے کی ہمت کی تو ڈاکٹر نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

پہلے پیسہ جمع ہونگے تبھی علاج شروع ہو گا۔ نا جانے کہاں کہاں سے آجاتے ہیں غریب لوگ منہ "

"اٹھا کر پیسہ ہوتا نہیں ہے ان کے پاس علاج کروانے پہنچ جاتے ہیں۔

وہ کٹیلے لہجے میں بولتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ سمیر نے ذیشان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

بابا پلیز آنکھیں کھولیں نا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ دیکھیں نا کوئی بھی نہیں ہو گا ہمارے" پاس۔ آپ ہی تھے بس آپ ایسا مت کریں ہم تینوں کیسے رہیں گے آپ کے بغیر۔ آپ تو بھائی کی "جاب لگنے پہ بہت خوش تھے نا۔

وہ ان کے سینے پہ سر رکھتے روتے ہوئے بول رہا تھا۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور سرعت سے کسی کا نمبر ڈائل کرتے ایک ایمبولینس بھیجنے کا بولا تھا۔ تقریباً دس منٹ میں ہی ایمبولینس کی آواز پہ عالم نے نگاہیں اٹھاتے جوں ہی باہر دیکھا سامنے سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑی نشاط

All Rights Reserved By Novels Lounge

کو دیکھا اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جوان لوگوں کو ذیشان کو سٹریچر پہ لٹانے کا حکم صادر کر رہی تھی۔

"مجھے آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"خدا کا واسطہ ہے آج کیلیے اپنی غیرت مار دیں۔"

اس سے پہلے کہ عالم اپنی بات مکمل کرتا نشاط تیز لہجے میں بولی۔اس کی آنکھوں میں واضح ناگواری در آئی تھی۔

"آپ ایمبولینس میں جائیں میں ان دونوں کو لے آتی ہوں۔"

وہ حکم دینے والے انداز میں بولی۔عالم نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"م "میں اپنے بھائیوں کو سنبھال سکتا ہوں۔

وہ ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھا۔نشاط نے حیرت سے اس اڑیل انسان کو دیکھا اور بغیر اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے سمیر اور آریز کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا جو نہایت حیرت سے نشاط کی جانب دیکھ رہے تھے۔عالم لب بھینچتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھا تھا کیونکہ ان کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

"تم جیسے عوام کے رکھوالوں کا پتہ میں کٹ کرواتی ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس ڈاکٹر کو دیکھ کر دھمکی آمیز لہجے میں بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔آریز اور سمیر اب نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی آریز آگے جبکہ سمیر پیچھے بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تھا بابا کو۔"

وہ جو گاڑی کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے جو سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

پتہ نہیں صبح جب سے بھائی گئے تھے ان کی طبیعت خراب لگ رہی تھی مگر ابھی دل پہ ہاتھ رکھ کر" "گر گئے اور اس ڈاکٹر نے علاج ہی نہیں کیا۔

آریز کا لہجہ بولتے بولتے بھاری ہو گیا تھا۔نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو دکھنے میں بلکل بارہ تیرہ سال کا دکھ رہا تھا۔جبکہ سمیر کی عمر بھی کوئی سولہ سال ہی لگ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا آپ کے بابا کو آپ ان کیلیے دعا کرو گے تو انہیں کچھ نہیں ہو گا۔"

وہ اس کے بال سنوارتے محبت سے سمجھانے والے انداز میں بولتی ساتھ ساتھ ڈرائیو بھی کر رہی تھی۔

"آپ کون ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر کے ذہن میں جو سوال مچل رہا تھا وہ پوچھ بیٹھا۔نشاط نے مسکرا کر فرنٹ مرر سے اس کی جانب دیکھا۔

"جہاں آپ کے بھائی کی جاب لگی ہے نا وہ میرا ہی آفس ہے میں باس ہوں ان کی۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔آریز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

مطلب آپ کے پاس اسی لیے گاڑی ہے کیونکہ آپ امیر ہیں۔ویسے یہ بہت اچھی ہوتی ہے اگر"

"میرے پاس بھی ہوتی تو میں بابا کو سیدھا ہسپتال لے جاتا۔

آریز کی آواز پہ نشاط نے دکھ سے اس کی جانب دیکھا جس کے لہجے پہ احساس کمتری صاف چھلک رہی تھی۔

وہ تو آپ رکشے میں بھی لے جا سکتے ہیں بھالو۔بس اس کیلیے آپ میں ایک ہمت ہونی چاہیے جو آپ"

لوگ اپنی احساس کمتری کے ذیر اثر کام میں نہیں لاتے۔ضروری تو نہیں گاڑی ہو تو سب کچھ مل جاتا

"ہے یا جو رکشے میں سفر کرتا ہے وہ غریب ہے یہ سب ہماری سوچ ہوتی ہے بس۔

وہ اس کے گال کو انگلی سے چھوتے ہوئے بولی۔آریز کی آنکھیں اس کے دیے نام پہ چمک اٹھی۔

"میں آپ کو بھالو لگتا ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولا۔نشاط اس کی بات پہ کھل کر ہنس دی تھی۔ سمیر نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔وہ بھی تو اتنی امیر اور حسین تھی مگر لہجے میں اتنی ہی چاشنی تھی مطلب اس کا دوست غلط کہتا تھا کہ امیر لوگ برے ہوتے ہیں کیونکہ جو لڑکی اس کی نگاہوں کے سامنے تھی وہ تو اتنی اچھی تھی۔

"ہاں لگتے تو ہو۔چہرہ دیکھو کیسا گول مول سا ہے۔آنکھیں بھی بلکل ویسی ہی ہیں بس مسکراتے زرا کم ہو مسکراتے رہنا چاہیے اور ناشکری تو بلکل نہیں کرنی چاہیے۔زندگی کا کیا پتہ ہے شکر کرتے کرتے آپ بھی ایک دن اس مقام پہ پہنچ جاؤ۔میری بات غور سے سننا کوئی بھی شخص سیدھا اس مقام پہ نہیں پہنچ جاتا جس پہ میں ہوں محنت لگن اور ہمت سچی ہو تو آپ کے خوابوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

وہ دھیمے لہجے میں سمجھانے والے انداز میں بولی۔اسی دوران گاڑی ایک جھٹکے سے ایک بڑے سے ہسپتال کے پارکنگ میں رکی تھی۔اس نے گاڑی پارک کرتے ان دونوں کو اپنی پیروی کرنے کا کہا تھا۔

"کیا بابا یہاں ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر نے سنجیدگی سے استسفار کیا۔نشاط نے ہولے سے مسکراتے اس کم گو انسان کو دیکھا کیونکہ پورے راستے وہ آریز سے ہی باتیں کرتی آئی تھی سمیر تو بہت کم ہی بولا تھا۔اس نے عجلت میں ذیشان کا علاج شروع کرنے کا حکم صادر کیا تھا جان پہچان ہونے کی بدولت کسی نے بھی کوئی سوال نہیں کیا تھا بس علاج کرنے کو ترجیح دی تھی۔عالم نے تھکے تھکے انداز میں سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچا تھا۔

"بھائی ناامید نہیں ہونا بلکل بھی ہم نے ہمت دکھانی ہے۔بابا کو کچھ نہیں ہوگا۔"

آریز اس کا سر اوپر اٹھاتے اس کی آنکھیں دباتے ہوئے بولا۔عالم نے اسے سینے میں بھینچتے اس کی پیشانی پہ لب رکھے تھے۔

"میرا شیر اتنا بہادر کب سے ہوگیا۔"

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا۔ساتھ ہی سمیر کو بھی دوسری جانب سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"جب سے اصلی والی شیرنی سے ملا ہوں۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت گویا ہوا ساتھ ہی ڈاکٹر سے باتوں میں محو نشاط کی جانب اشارہ کیا جواب بالوں کو جوڑے میں مقید کرچکی تھی اور اب ڈاکٹر کی کسی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے ان سے مصافحہ کررہی تھی۔اب اس کا رخ ان تینوں کی جانب تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔آپ کے بابا اب بلکل ٹھیک ہیں۔بس تھوڑا بہت علاج ہو گا اور کچھ انجیکشنز لگے گے پھر وہ بلکل صحت یاب اور ہٹے کٹے ہو جائیں گے۔"

وہ مسکرا کر ان دونوں سے مخاطب ہوئی اس دوران اس نے عالم کو دیکھنے سے مکمل طور پہ اجتناب کیا تھا جانتی تھی اس کی غیرت اور انا پہ گہرا وار ہوا ہو گا۔

"سچ میں آپی۔"

وہ چہک کر بولتے نشاط کا ہاتھ تھام گیا۔نشاط نے مسکرا کر اس کے بال بگاڑے اور اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

اسی دوران عالم کی سخت آواز پہ نشاط نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور کندھے اچکا کر اسے لیتے ایک جانب ہو گئی۔ سمیر اور آریز کے لیے یہی بہت تھا کہ ذیشان بالکل ٹھیک ہیں۔

"کیا اب آپ مجھے بتائیں گی کہ میرے بابا کے علاج میں کتنے پیسے صرف ہوئے ہیں تا کہ میں اس متعلق بھی کچھ سوچ سکوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس پر طنز کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی طنز کرنے سے باز نہ آیا اشاعت نے ناپسندیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور سختی سے دانت پر دانت جمائے تھے۔ اسے حیرت ہوئی تھی اپنے سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کے کہ اس میں کس قدر انا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

"کیا کریں گے جان کر۔"

اس نے دونوں ہاتھ پشت پر باندھتے سوال کیا۔ آنکھوں میں واضح چیلنج تھا۔

"وہ میرا مسئلہ ہے آپ کا نہیں۔ میں نے آپ کے آفس میں جاب کے لیے اپلائی کیا تھا اس لئے نہیں کہ آپ میرے گھر کے اخراجات بھی اٹھانا شروع کر دیں۔ مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا کہ جب کوئی میرے گھر کے معاملات میں دخل اندازی دے یہاں بات میرے بابا کی تھی تبھی خاموشی اختیار کر گیا تھا۔"

اس کا لہجہ اس کی طرح کا ہی خشک تھا۔

"پرا نجیکشن سیونٹی تھاؤزنڈ۔"

اس کی بات پہ عالم کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے اور نشاط وہ سنجیدگی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہی تھی۔ اس نے سرعت سے اپنے حواس بحال کیے اور گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اب تک کتنے احسان تو آپ مجھ پر کر چکی ہیں مزید ایک اور کر دیجیئے گا اور جتنی بھی رقم اس معاملے" میں خرچ ہوئی ہے وہ آپ ہر ماہ کی میری پے سے پندرہ ہزار کاٹتے اپنے پاس رکھتی جایئے گا۔ میں

"بہت شکر گزار ہوں مگر میں کسی کا اتنا احسان مند ہوتا افورڈ نہیں کر سکتا۔

وہ متانت سے گویا ہوا۔ نشاط نے اس کی بات پہ لاپرواہی سے شانے اچکا دیے۔

"او کے ایز یو وش۔"

وہ بے نیازی سے بولتی دوبارہ آریز اور سمیر کی جانب بڑھی تو عالم اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

اوکے بوائز اب میں چلتی ہوں اگر قسمت میں ہوا تو پھر ملاقات ہو گی اور میری کونسی بات ہمیشہ یاد" رکھنی ہے۔"

وہ ان دونوں کے گال تھپتھپاتی مسکراتے لہجے میں بولتی بھنویں اچکا گئی۔

"محنت لگن اور ہمت اگر سچی ہو گی تو ہمیں آسمان کی بلندیوں کو چھونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

وہ دونوں بیک وقت بولے تو وہ ان دونوں کو دیکھ تھمبز اپ کا اشارہ کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس دوران اس نے عالم کو ایک بار بھی دیکھنے کی کوشش نہیں تھی۔ ہسپتال کے خارجی دروازے پہ پہنچ اس نے اپنی آنکھ کے کونے سے نکلا آنسو انگلی کے پور سے اٹھایا اور بغور عالم کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

پشت کو دیکھا تھا۔یکلخت اس کے ذہن میں جھما کہ ساہوا تو وہ دلکشی سے مسکرادی تھی۔اس کا ذہن جس بات کیلیے پچھلے دودنوں سے پریشان تھا اس کا جواب اسے مل چکا تھا اب بس جلد از جلد کسی پلیننگ کے تحت اس پہ عمل درآمد کرنا تھا۔وہ آنکھوں پہ گوگلز لگاتے وہاں سے نکلتی چلی گئ۔

****

"یہ تم کیا بول رہی ہو لیزا تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔"

وہ دونوں آج پھر کیفے میں موجود تھے تبھی لیزا نے ابان کی بات کے ذہن میں آتے ہی اس سے بات کرنے کا سوچا اور اس کے سامنے اپنی بات رکھی تھی مگر اس کی توقع کے عین برعکس وہ بدک گیا۔

اس میں کیا مضائقہ ہے شہروز۔صرف رشتے کی ہی تو بات ہے پڑھائی تو میری چل رہی ہے تم تو" فارغ ہونے والے ہو اور مجھے مزید غصہ مت دلاؤ کل جو تم کر چکے ہو وہ ہی بہت ہے کیا تھا اگر ابان "بھائی کے سامنے تم مجھے ذرا سا ڈفینڈ کر لیتے انہیں اندازہ ہو جاتا کہ تم کیسے ہو۔

اسے یہ بات کرتے پھر سے پرانی بات یاد آئی تبھی دکھ سے بولی۔شہروز نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

دیکھو لیزا میں تمہارا ابان بھائی نہیں ہوں آج کی بات میں کوئی بیس بار تم ان کا نام لے چکی ہو۔میں" تمہیں بتا رہا ہوں یہ جو ابان نامی شخصیت ہے نا یہ پوری چال چل کر تمہیں مجھ سے بدگمان کرنا چاہ رہا

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہے۔ایک انسان ایسے ہی وکیل نہیں بن جاتا انہیں بڑے طریقے ہوتے ہیں کسی ایک کو دوسرے سے بدگمان کرنے کیلیے۔"

وہ لیزا کے ذہن میں بات ڈالتے ہوئے بولا اور وہ صدا کی بیوقوف اس کی بات پہ سرعت سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"خیر جو بھی ہے جو بھی ہوا اسے بھول جاؤ تم بس گھر جا کر جلد از جلد رشتے کی بات کرواور مہینہ تو کیا ایک ہفتے میں رشتہ ابان بھائی کے منہ پہ مارو تا کہ انہیں اندازہ ہو کہ تم کچھ بھی کر سکتے ہو کسی سے ڈرتے نہیں ہو۔بس منگنی کی ہی تو بات ہے میں کونسا شادی کی بات کرر رہی ہو۔"

وہ اسے قائل کرنے والے انداز میں بولی تو شہروز نے اس کی بات پہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ویسے امی نہیں مانیں گی اتنی جلدی مگر پھر بھی میں بات کروں گا ان سے تم پریشان مت ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔لیزا اس کی بات پہ ہلکی پھلکی ہوتے مسکرا دی تھی معاً اس کا دھیان صبح والی نشاط کی بات کی جانب چلا گیا جب وہ یونی ڈراپ کر کے بس ایک بار ہی اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جو وقت تمہیں ابان نے دیا ہے اگر اس وقت کے دوران وہ لڑکا رشتہ نہیں لے کر آتا تو پھر میری" مرضی ہو گی اور سب میرے مطابق ہو گا لیزا کیونکہ اس سے زیادہ میں تمہاری لاپرواہی افورڈ نہیں "کر سکتی۔اس کے بعد میری کسی بھی بات پہ سوال اٹھانے کا حق تم کھو دو گی۔

اس کی بات یاد کرتے ہی جھر جھری لے اٹھی۔بھلا وہ شہروز کی بجائے کسی اور کے ساتھ کیسے سوچ سکتی تھی۔

نہیں میں شہروز کے سوا کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔صرف یہی اس کے علاوہ کوئی نہیں پھر چاہے" "مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے ہوئے بولی۔چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔نا جانے اب کیا ہونے والا تھا اور آنے والے لمحات کا سوچتے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

****

"مریض کو ہوش آ گیا ہے آپ سب ان سے مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر پیشہ وارانہ مسکراہٹ سمیت بولتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔عالم جو ابھی بھی پریشانی کی حالت میں نشاط کی باتوں کے زیر اثر تھا چونک کر اوپر دیکھنے پر مجبور ہوا۔وہ شاید ڈاکٹر کی بات سمجھ نہیں پایا تھا اس کی خالی خالی نگاہوں کو دیکھتے سمیر نے اس کا شانہ ہلایا تو وہ ٹھٹھک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ اپنی دکھتی پیشانی مسلتے نا سمجھی سے گویا ہوا۔ ان دونوں نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جسے ابھی بھی ڈاکٹر کی بات پلے نہیں پڑی تھی شاید وہ ابھی بھی کسی گہری سوچ میں غلطاں تھا۔

"بھائی آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ کا دھیان کدھر ہے۔"

سمیر نے نا قابل فہم تاثرات چہرے پر سجائے نا سمجھی سے اس سے استفسار کیا تو وہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پہ پھیر گیا۔

میرا دھیان تو یہی ہے تم دونوں اس طرح کا برتاؤ کیوں کر رہے ہو جیسے میں کوئی غلطی کر رہا"

"ہوں۔

وہ عجیب سے لہجے میں بولتے ہولے سے ہنس دیا۔

بھائی غلطی تو نہیں مگر آپ کی بے خبری پر حیرت ضرور ہو رہی ہے کیونکہ ابھی ڈاکٹر بابا کے "

"ہوش میں آنے کی اطلاع دے کر گئے ہیں ہم اب ان سے مل سکتے ہیں۔

اس کی بات پہ عالم نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا اور تشکرانہ انداز میں نگاہیں آسمان کی جانب اٹھائی تھی۔ سمیر نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو اب تیز قدموں سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"بھائی کو کیا ہو گیا ہے اتنی بے خبری کتنا عجیب برتاؤ کیا نا جیسے کچھ سنا ہی نہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر اس کے جاتے ہی بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔

"ضرور ان آپی کے بارے میں سوچ رہے ہونگے۔"

آریز اپنی عقل کے مطابق بات بناتے ہوئے مزے سے بولا تو سمیر اس کی بات پہ اس کے سر پہ چپت لگاتے اسے گھور کر رہ گیا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھامتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔

"اتنی سی بھی جدائی برداشت نہیں کر پائے آپ میری اور میرے آفس جاتے ہی طبیعت اس حد تک خراب کرلی۔ یہ کیا بات ہوتی ہے بابا۔"

وہ ان سے شکایت کر رہا تھا مگر ان کی نگاہیں تو کمرے کی چھت پہ جمی تھی جو کس قدر کشادہ تھی۔ انہیں حیرت ہوئی تھی کہ وہ اتنے بڑے ہسپتال میں کیسے آ گئے۔

"عالم میں وہاں کیسے آیا۔ مطلب یہ ہسپتال اس کا خرچہ بہت زیادہ ہو گا نا۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولے۔ عالم کی چلتی زبان کو ان کی بات سنتے بریک لگی تھی وہ سختی سے لبوں کو اپس میں پیوست کر گیا۔ نشاط کا مسکراتا چہرہ فوراً آنکھوں کے دریچوں میں گھوما تو اس کے جبڑے بھینچے گئے۔ وہ ان کے سوالات سے بچنے کی خاطر عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"زیادہ بات کرنے سے ڈاکٹر نے منع کیا ہے بابا آپ خاموش رہیں اور تم دونوں بھی زیادہ بلانے کی ضرورت نہیں ہے بابا کو میں ڈسچارج پیپرز کے متعلق پوچھ کر آتا ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان کے بال سہلاتے ان دونوں کو سختی سے تنبیہہ کرتے ان کی حیران نگاہوں سے نگاہیں چڑاتے کمرے سے باہر نکل گیا۔ان کے جاتے ہی ذیشان نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا۔

"یہ اسے کیا ہوا ہے۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولے۔اس سے پہلے کہ آریز کچھ بولتا سمیر نے اس کی کلائی تھامتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا کیونکہ عالم سختی سے منع کر گیا تھا اور یہ بات انہیں اچھے سے ازبر تھی کہ وہ غصے کا کس قدر تیز ہے۔

"بابا بھائی نے منع کیا ہے آپ ان سے ہی پوچھیے گا ہم کچھ بتائیں گے تو پھر وہ ہمیں ڈانٹیں گے۔"

سمیر کی آواز پہ ذیشان نے کوفت سے اس کی جانب دیکھتے آریز کو اپنے نزدیک آنے کا اشارہ کیا تو وہ اس سے اپنی کلائی چھڑواتے تیزی سے ان کی جانب بڑھا اور ان کے نزدیک ہی بیٹھ گیا۔ذیشان نے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

"جب سے آپی یہاں سے ہو کر گئی ہیں نا اس وقت سے بھائی یہی سب کر رہے ہیں پتہ نہیں کہاں کھوئے ہوئے ہیں۔"

وہ باجی پہ زور دیتے ہوئے بولا۔ذیشان کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"کون آپی کس کی آپی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تعجب سے گویا ہوئے تو اس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پہ مارا تھا۔

"بابا وہ آپی نابھائی کی باس ہے۔ایسی سیدھی تیز اور ایسے اٹیٹیوڈ والی لگی تھی نا ڈاکٹر کو بھی جھڑک دیا اتنے غصے میں مگر ہمارے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا انہوں نے۔ہم دونوں سوچتے تھے کہ جو لوگ امیر ہوتے ہیں انہیں اپنی امیری پہ بہت زعم ہوتا ہے مگر وہ تو بہت نرم سی تھی ہم سے اتنے پیار سے ٹریٹ کیا اور آپ کو ہسپتال بھی انہوں نے ہی داخل کروایا تھا۔یہاں پہ ہمیں گاڑی میں لے کر آئی آپ کو داخل کروایا اور پھر چلی گئی۔"

سمیر نے آریز کی آدھی ادھوری عجیب سی بات کو مکمل کیا تو ذیشان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔ناجانے اب وہ کون تھی وہ سوچ کر رہ گئے۔اس سے قبل کہ وہ مزید کوئی سوال کرتے اندر داخل ہوتے عالم کو دیکھ خاموش رہ گئے۔اس نے مسکرا کر ان کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی تھی۔

"رات تک آپ کو ڈسچارج ہو جائے گا اور پھر ہم یہاں سے گھر چلیں گے۔آپ پریشان مت ہو۔"

وہ مسکرا کر بولتے ان کی پیشانی پہ لب رکھ گیا۔ذیشان نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے عالم کس نے کروایا اتنے بڑے ہسپتال میں میرا داخلہ اور کون لے کر آیا مجھے یہاں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ آنکھیں موندے موندے ہی ٹھہرے لہجے میں بولے۔عالم نے شکستگی سے ان کی جانب دیکھا اور اپنی جلتی نگاہوں کو میچ لیا۔وہ اس بات کا ان سے ذکر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ یہی چاہتا تھا کہ انہیں کسی بھی طرح ٹال دے کہ اس نے ہی ان کا علاج کروایا ہے بعد میں ویسے بھی وہ نشاط سے حساب چکتا کرنے ہی والا تھا۔

"بابا وہ جہاں میری جاب لگی ہے وہاں باس ہے وہ کل بائیک سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی تو انہوں نے مجھے پیشکش کی تو میں نے قبول کرلی مگر جوں ہی انہوں نے مجھے کلینک پہ ڈراپ کیا تو وہاں کی صورتحال دیکھ انہوں نے ہی آپ کو یہاں داخل کروادیا مجھ سے پوچھے بغیر۔"

وہ تفصیل سے بتاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی چہرہ جھکالیا۔

"تو یہاں جو خرچہ وغیرہ وہ۔"

انہوں نے ڈوبتے دل کے ساتھ سوال کیا۔

"آپ اس کیلیے پریشان مت ہو اور سکون سے رہیں۔یہ میرا درد سر ہے ابھی انہوں نے لگائے ہیں مگر میں نے ان سے کہ دیا ہے کہ میری سیلری میں سے ہر بار کچھ پیسے وہ کاٹ لیا کریں گی جوں ہی یہ رقم ادا ہو جائے گی ہمارے دلوں سے بوجھ بھی اتر جائے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں تسلی دینے والے انداز میں بولا تو وہ ہلکے پھلکے ہوتے مسکرا دیے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا انہوں نے کچھ سوچتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔عالم نے ان کی جانب دیکھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تھی۔

تم میری اس بچی سے بات تو کرواؤ ذرا سننے میں ہی اتنی پیاری لگ رہی ہے تو پھر میں بھی بات کر کے دیکھ لوں۔ شکریہ ادا کر دوں گا۔اگر آج میں یہاں ہوں تو اسی کی بدولت ہوں ورنہ شاید جس طرح "ہم غریبوں کی کوئی نا سنتا ویسے ہی ہو سکتا ہے کفن بھی نصیب نا ہوتا۔

وہ بچوں کی مانند ضدی لب و لہجے میں بولے۔عالم کی پیشانی پہ لا تعداد شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

بابا میں نے ان کا شکریہ ادا کر لیا ہے اور وہی بہت ہے آپ کو ضرورت نہیں ہے لمبے چوڑے" "التافات میں پڑنے کی۔

وہ سنجیدہ لب و لہجے میں بولتے کوفت سے آنکھیں گھما کر رہ گیا۔اب کیا سارے گھر والے اس لڑکی کے گرویدہ ہو جائیں گے۔وہ رعونت سے سوچ کر رہ گیا۔

"میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے تمہیں کہا ہے اب تم میری خاموشی سے بات کروا دو۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولے تو عالم کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا اب اس کے پاس بھلا اس کا نمبر کہاں سے آیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بابا نمبر نہیں ہے میرے پاس ان کا۔میں کل لے آؤں گا آفس جا کر پھر آپ بات کر لیجیے گا۔"

وہ انہیں قائل کرنے والے انداز میں بولا۔آریز ایکدم چہک کر اس کے نزدیک پہنچا تھا۔

بھائی میرے پاس ہے ان کا نمبر وہ جاتے جاتے چپکے سے مجھے تھما گئی تھی اپنا کارڈ کہ اگر کوئی"

"ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر لینا۔

آریز نے مسکرا کر اس کی جانب وہ کارڈ بڑھایا تو عالم ان سب کی دیوانگی پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔اس کے ہاتھ سے جھپٹنے والے انداز میں کارڈ لیتے اس نے تیزی سے وہ نمبر ڈائل کیا اور فون ان کی جانب بڑھا دیا جسے انہوں نے بنا کسی تردد کے تھام لیا تھا۔دوسری جانب مسلسل بیل جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔نشاط جو مینیجر سے کسی میٹنگ کے متعلق بات کر رہی تھی چونک کر اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہوئی جہاں ان نون نمبر سکرین پہ جگمگا رہا تھا۔ناجانے کیا سوچ کر اس نے فون کان سے لگایا تھا۔

"السلام وعلیکم۔نشاط ملک سپیکنگ۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولتی فائلز کا پلندہ کھول گئی۔

"وعلیکم السلام جیتی رہو بیٹا کیسی ہو۔"

دوسری جانب سے آنے والی نقاہت ذدہ آواز سن اس نے اپنی تمام تر مصروفیات ترک کی تھی۔

"کون بات کر رہا ہے۔"

اس نے اپنے ذہن کے گھوڑے دوڑانا شروع کیے معاً ایکدم ہی اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔

"جس کی جان ابھی تم نے بچائی ہے بچے۔"

ان کا لہجہ اس قدر مٹھاس سے بھرپور تھا کہ وہ مسکرائے بغیر رہ ہی نا سکی۔ مینیجر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کا مسکراتا انداز دیکھا تو نشاط نے آنکھوں کے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا تھا۔ وہ اپنی حرکت پہ شرمندہ ہوتے تیزی سے باہر نکل گیا۔

میں کون ہوتی ہوں انکل آپ کی جان بچانے والی۔ بس اللہ نے مجھے ذریعہ بنایا ہے اور کوئی بات "نہیں ہے خیر آپ بتائیں اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

وہ محبت سے بولتی آخر میں پریشانی سے گویا ہوئی۔ اس کے لہجے پہ ذیشان کی آنکھوں میں آنسو جھلملا گئے۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں ہشاش بشاش۔ میں نے سوچا کہ آپکا شکریہ ادا کر دوں۔ وہ کیا ہے زندگی پھر "سے مہلت دے نا دے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکرا کر بولے۔عالم نے تاسف سے ان کی جانب دیکھتے آنکھیں گھمائی تھی۔جانتا تھا اب اس کے بھائیوں کی طرح باپ بھی نشاط نامہ شروع کرنے والا ہے۔اس نے لاپرواہی سے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے چہرہ جھکا لیا۔

"ایسے تو میں شکریہ قبول نہیں کروں گی۔انشااللہ آپ نے اب پرسنلی ملاقات ہو گی ایسا کریں کہ آپ عالم کو فون دے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ذیشان نے اثبات میں سر ہلاتے سرعت سے فون عالم کی جانب بڑھایا تھا۔جواب میں اس نے انہیں ایسے دیکھا جیسے ان کی بات سمجھ نا پا رہا ہو مگر پھر ان کے اشارے پہ وہ دل ہی دل میں کڑھتے فون کان سے لگا گیا۔

"طو لیں۔"

وہ لٹھ مار انداز میں بولا۔نشاط کے چہرے پہ عجیب سا تاثر لہرایا۔

"آپ کے ہاں سلام دعا کا رواج نہیں ہے کیا۔"

آس کا طنز میں ڈوبا لہجہ عالم کو دانت کچکچانے پہ مجبور کر گیا مگر ہار ماننا اس نے بھی کہا سیکھا تھا۔

"نہیں تبھی تو نہیں کیا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔اس دوران وہ یہ بات مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا کہ وہ کس سے مخاطب ہے۔

"اتنی خود میں خودداری اور انا پیدا کی ہے نا اس سے آدھا فیصد بھی تمیز خود میں ڈال لیتے تو آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ دوسرے پہ سلامتی بھیجنے سے آپ کی عزت میں کمی واقع نہیں ہوتی۔خیر آئندہ مجھ سے اس لہجے میں مخاطب ہونے سے پہلے یہ بات ذہن میں بٹھا لیجیے گا کہ میں آپ کی باس ہوں اور آپ میرے انڈر کام کرتے ہیں میں کسی کا بھی ایسا لہجہ برداشت نہیں کرتی کسی کا بھی نہیں۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔عالم کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔اگلے ہی لمحے وہ لبوں کو سختی سے بھینچ گیا تھا۔

"خیر اپنے گھر کا ایڈریس مجھے سینڈ کریں فوراً۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔عالم نے ناسمجھی سے اس کی بات کا ملاحظہ کیا۔

"کیا مطلب۔یہ کس لیے۔"

وہ خود کو سوال کرنے سے باز نا رکھ پایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

پریشان مت ہو آپ کیلیے رشتہ نہیں لارہی بلکہ ان سے ملنے آرہی ہوں جو اس سب کے مستحق ہیں"

"اور اگلے دو منٹ میں ایڈریس سینڈ کر دیجیے گا انتظار نا کرنا پڑے مجھے اللہ حافظ۔

وہ کر ختگی سے بولتے کال کاٹ گئی۔عالم کا چہرہ سرخی مائل ہو رہا تھا۔اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچتے تیزی سے اس کے نمبر پہ ایڈریس سینڈ کیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ان تینوں نے ایک دوسرے کے ساتھ خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا کیونکہ عالم کا رویہ ان سب کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

****

آسمان پہ ہر جانب تاریکی نے ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔بادلوں نے چاند کو بھی اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز پورے لاؤنج میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔گھڑی شام کے سات بجا رہی تھی۔ایسے موسم سے لطف اندوز ہونے کی خاطر وہ کچن میں کھڑی گنگناتے ہوئے چائے بنانے میں مصروف تھی۔اس کا ارادہ چائے کے ساتھ سنیکس بنا کر چھت پہ جانے کا تھا مگر وائے رے قسمت جو عقب سے آنے والی آواز پہ وہ تلملا کر رہ گئی جہاں وہ ہمیشہ کی طرح کھڑا اس پہ حکم صادر کرنے میں مصروف تھا۔

اپنے لیے چائے بنا رہی ہو تو میرے لیے بھی ایک کپ بنا دینا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتے پانی کی بوتل نکالتے وہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔لیزا نے چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"بات ہوئی تمہاری شہروز سے اس بابت۔"

اس کا لہجہ اس کی مانند ہی تپش لیے ہوئے تھا۔لیزا کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔

"ابھی اس نے گھر میں بات نہیں کی مگر وہ کر لے گا۔"

وہ سر جھٹک کر بولتے کپ میں چائے انڈیلنے لگی۔ابان نے تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چرا گئی۔اسی لیے وہ شہروز سے بول رہی تھی کہ جیسے بھی بس کسی طرح گھر والوں کو منالے کیونکہ یہاں ابان کی طنز بھری اور تمسخرانہ نگاہیں اس کی برداشت سے باہر تھی۔

ہاں اسے یہ بھی یاد دلا دینا کہ ابان بھائی نے مہینے کا وقت دیا تھا مگر میری آپی نے اسے کم کرتے ہفتے "کا کر دیا ہے۔"

اس کا کاٹ دار لہجہ محسوس کر لیزا نے سختی سے آنکھوں کو میچا اور کپ اس کے نزدیک ہی میز پہ پٹخنے والے انداز میں رکھا جس میں سے کچھ گرم گرم چائے چھلک کر اس کے ہاتھ پہ آن گری۔اس سے پہلے کہ ابان تیزی سے اسے تھامتا اس نے ایک ہی جست میں فاصلہ قائم کرتے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

دور رہیں میرے سے اور مجھے مت یاد دلائیں کہ کیا کیسا ہے کیا کیسا نہیں۔میں جانتی ہوں اپنا اچھا برا" اور میری ایک بات کان کھول کر سن لیں شہروز آپ سے کڑور گناہ زیادہ اچھا ہے اس کا کوئی نعم البدل "نہیں کم از کم وہ آپ کی طرح کسی کی زندگی میں دخل اندازی نہیں کرتا۔

وہ نفرت میں ڈوبے لہجے میں بولتی اس کے وجود میں برچھیاں چلا گئی۔ابان کا چہرہ اس کی بات پہ پھیکا پڑے لگا۔وہ اگر یہاں بولتا تو بات حد سے سوا ہوتی اسی لیے چائے کا کپ ہاتھوں میں تھامتے وہ سیدھا ہوا۔

کوئی میرے جیسا ہو بھی نہیں سکتا لیزا ملک اس بات کا اندازہ ایک دن تمہیں بخوبی ہو گا اور اس کے" بعد شاید یہ جو ابان تمہارے سامنے ہے نا وہ بدل جائے گا اور اس کے بعد تمہارے پاس فقط پچھتاوا "ہو گا۔

وہ سرد لہجے میں پھنکارتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔لیزا نے اس کی باتوں کو ایک کان سے سنتے دوسرے کان سے نکال دیا۔ویسے بھی اسے اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔چھت پہ جانے کا ارادہ تو ویسے بھی وہ ترک کر چکی تھی۔اب کمرے میں جانا ہی بہترین آپشن تھا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے کچھ سوچتے شہروز کو کال ملائی۔رابعہ تو سکون سے سو رہی تھی تبھی اس نے انہیں پریشان کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔بالاخر دوسری جانب سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"کہاں تھے تم کب سے فون کر رہی ہوں۔"

وہ فون چھٹتے ہی ناراضگی بھرے لہجے میں بولی۔ شہر وز اس کی بات پہ ہولے سے مسکرا دیا۔

"بس مصروف تھا کہی تم بتاؤ کیوں فون کر رہی تھی۔"

وہ ہنس کر سہولت سے اس کی بات ٹال گیا اور لیزا نے ویسے بھی اس کی بات پہ دھیان نہیں دیا تھا تبھی سر جھٹک گئی۔

ابھی پھر سے ابان بھائی نے طنز کیا ہے مجھ پہ آخر کب کرو گے تم اپنے گھر والو سے بات یہاں میری" جان پہ بن آتی ہے کب تک میں تمہیں ان کے سامنے ڈفینڈ کرتی رہوں مجھ سے نہیں ہو رہا یہ اب۔ ابان بھائی کا کہنا ہے کہ یہ رشتہ نہیں آئے گا وہ کیوں ایسا کرتے ہیں میری سمجھ سے باہر ہیں اور "وہ یہ بھی بولتے ہیں کہ یہ شادی نہیں ہو گی انہیں یہ اندازہ ہے۔

وہ نفرت بھرے لہجے میں بولتی آخر میں روہانسی ہوئی تھی۔ شہر وز نے دو انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی۔

"کیا یہ سب اس نے تمہیں بولا ہے۔"

وہ پر سوچ لہجے میں اس سے مخاطب ہوا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہیں مجھ سے تو نہیں بولا مگر میں نے ان کی باتیں سنی ہیں چھپ کر ان کی باتیں سنی ہین وہ آپی سے" بات کر رہے تھے انہیں لگتا ہے کہ تم غلط ہو تم ٹھیک انسان نہیں ہو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے ان کی باتوں کو مگر میں بد تمیزی نہیں کر سکتی کیونکہ نشاط آپی غصہ کرتی ہیں اور ان کا غصہ میں افورڈ نہیں "کر سکتی۔

وہ روتے ہوئے بولی۔ شہروز نے نہایت سنجیدگی سے اس کی باتوں کا ملاحظہ کیا تھا۔

"لیزا میں نے تمہارے کہنے پہ گھر میں بات کی ہے۔"

اس نے بالا خر خود میں ہمت مجتمع کرتے بات کی تمہید باندھی تو کسی احساس کے تحت لیزا کی آنکھیں فوراً سے پہلے چمک اٹھی۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"پھر کیا کہا انہوں نے مجھے یقین ہے انکار تو بلکل نہیں کیا ہو گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے چہک کر گویا ہوئی۔ شہروز نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کیا تھا۔

وہ نہیں مانی لیزا۔ ماما نے ابھی سختی سے انکار کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے میرے لیے پہلے ہی اپنی" بھانجی کو پسند کیا ہوا ہے وہ اسے لانا چاہتی ہیں کیونکہ خالہ نے میری بہن کا رشتہ اسی شرط پہ مانگا ہے کہ "اگر ان کی بیٹی کی شادی بھی اسی گھر میں ہو گی۔ ورنہ نہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے دھیمے لہجے میں بولتے اپنی بات مکمل کی تھی۔لیزا کے کان اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگے۔ابان کی باتیں اسے سچ ہوتی دکھائی دی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے چاروں اطراف میں ابان کھڑا اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا ہو۔آنکھوں سے تواتر آنسو بہ رہے تھے۔

"اور تت۔تم مان گئے کیا۔"

وہ کسی خدشے کے تحت سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔

تم کم از کم رو تو مت لیزا۔میں نے تو بہت انکار کیا ہے مگر امی کا کہنا ہے کہ آپی کا رشتہ اتنے عرصے "

"بعد کہی سے آیا ہے تو انکار کا جواز ہی نہیں ہے اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوا۔لیزا کے لبوں سے ایک سسکی بر آمد ہوئی۔

اب ہم کیا کریں گے شہروز میرے گھر والے تو مجھے کسی سے بھی باندھ دیں گے اس سب کے بعد"

وہ میری کسی بھی بات کا یقین نہیں کریں گے۔تم کچھ کرو پلیز اپنے لیے نا سہی مجھ سے تو تم محبت کرتے ہو نا میرے لیے ہی کر لو میں ابان بھائی سے ہار نہیں سکتی ان کی باتوں کو تو سچ تم بھی نہیں

"ہونے دو گے نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ایکدم سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ابان کا نام لیتے ہی اس کے وجود میں نفرت کی لہر دور جاتی تھی ابھی بھی بلکل ایسا ہی ہوا تھا۔اس کی بات کے جواب میں کچھ لمحے تو خاموشی چھائی رہی تھی۔لیزا کا دل آنے والے لمحات کا سوچتے ہولانے لگا۔

"اس سب سے بچاؤ کا ایک ہی راستہ ہے لیزا۔"

وہ گہرا سانس بھرتے سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔لیزا نے اپنی تمام تر سماعتیں اس کی جانب مبذول کرائی تھی۔دل ابھی بھی بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔خوف پور پور میں سمایا ہوا تھا۔

"کیسا راستہ شہروز۔"

وہ شکست خوردہ لہجے میں بولی۔شہروز نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

"کہ ہم دونوں بھاگ جائیں۔"

اس کے لبوں سے الفاظ ادا ہوتے ہی لیزا کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی بات سنی تھی۔

تت۔تم جانتے ہو کہ کیا بول رہے ہو تم۔یہ کس قسم کی بیہودہ بکواس ہے میں کیسے یہ کر سکتی"

ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ روتے روتے چلائی تھی۔اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ اس قسم کی بات بھی کر سکتا ہے۔شہروز جانتا تھا کہ وہ ایسا ہی رد عمل ظاہر کرے گی تبھی خاموش رہا۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پھر میں اپنی کزن سے شادی کر لیتا ہوں تمہارے گھر والے جہاں تمہاری" کروانا چاہتے ہیں کر لو زندگی ہم دونوں ہی سسک سسک کر گزار دیں گے مگر میں نے تو تمہارا ہی بھلا سوچنا چاہا ہے کس کس کی باتیں برداشت کرو گی تمہاری ماں بہن وہ تمہیں معاف نہیں کرے گی ویسے بھی ان کا رویہ تم مجھے بتا چکی ہو۔وہ ابان جو آتے جاتے تمہاری ذات کے پرخچے اڑاتا ہے کیا وہ تمہیں بخش دے گا نہیں بخشیں گا وہ تمہیں مزید لعن طعن کرے گا۔تمہیں اب اپنی ہی عزت نفس "نہیں پیاری تو اس میں میرا کیا قصور تمہارے دل میں جو آئے وہ تم کر سکتی ہو اب سب تم پہ ہی ہے۔

وہ اسے ایک ایک انسان کے خلاف بات اٹھاتے ہوئے تند لہجے میں بولا۔لیزے نے حلق تر کرتے اطراف کا جائزہ لیا اور سختی سے سر کو نفی میں جنبش دی تھی۔وہ کیسے اتنا بڑا قدم اٹھا سکتی تھی۔

"م"میں یہ نہیں کر سکتی شہروز میں اپنی آپی کا غرور ہوں۔میں کیسے ان کا مان توڑ دوں۔

وہ ویران لہجے میں بولی۔شہروز نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میری بات غور سے سنو وہ تمہاری شادی تو کروادیں گی مگر کبھی نا کبھی ان کی بھی شادی ہو گی وہ تمہیں فراموش کر دیں گی ویسے بھی بھاگ کر ہم نکاح کرے گے اور پھر واپس لوٹ آئیں گے تمہارے اور میرے گھر والوں کے پاس ہمیں اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نا ہو گا۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔لیزا نے سنجیدگی سے اس کی پوری بات سنی تھی۔ کہی نا کہی اس کی بات درست لگی تھی لیزا کو۔وہ کتنی دیر اسے ٹھکرا سکتے تھے ویسے بھی وہ سب سے چھوٹی تھی تو کوئی بھلا اس سے ناراض رہ سکتا تھا۔اس کے ذہن میں مکمل طور پہ فالوقت شہروز حاوی تھا باقی کچھ بھی وہ سوچنے سمجھنے سے قاصر تھی۔

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں لیزا تم اگر مجھے نا ملی تو میں مر جاؤں گا۔میں نے تم سے محبت ہی اسی لیے کی تھی کیونکہ تم نے ساری عمر میرے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا اب وعدہ نبھانے کی باری ہے اور تمہیں اب کچھ بھی کر کے یہ سب کرنا ہے۔تم بھی تو مجھ سے محبت کرتی ہو۔"

وہ اپنی دکھتی آنکھوں کو دباتے افسردگی سے بولا۔لیزا نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا اور دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے دو تین گہرے سانس فضا کے سپرد کیے تھے۔

"میں تیار ہوں شہروز۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔شہروز کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ بکھر گئی۔اس کی یہی بات تو خاص تھی کہ وہ دوسروں کو قائل کرنا جانتا تھا جیسے ابھی وہ لیزا کو منانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"بہت جلد تم مکمل طور پر میری ہو جاؤں گی پھر ہمیں ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا کسی میں اتنی جرات ہی نہیں ہو گی۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولا تو نا چاہتے ہوئے بھی لیزا کے لبوں پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا ابھی بھی اس کا دل اس قدم کو اٹھاتے لرز رہا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی زندگی میں ایسا موقع بھی آئے گا۔

"کل رات کو ہم یہاں سے نکلیں گے تم اپنی کسی بھی دوست کے گھر جانے کا پلین ترتیب کرو اور پھر وہی میں تمہیں ملوں گا پھر ہم نکاح کر لیں گے۔بس ایک کام کرنا کچھ پیسے وغیرہ ایک جانب رکھ لینا کہ ہمیں کہی گزارا کرنا پڑا تو ہمیں دقت نا ہو میں بھی کوشش کروں گا کہ جتنا ہو سکے کر لوں اور اب رونا بلکل بھی نہیں میری جان نے۔اگر ہمارے گھر والے اس چیز کیلیے مان جاتے تو ہم کبھی بھی یہ قدم نا اٹھاتے مگر غلطی بھی انہی کی ہے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے رعونت زدہ لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"مگر میرے گھر والے تو راضی تھے نا۔"

لیزا نے ابھی بھی کمزور سا احتجاج کیا۔

"مگر میرے تو نہیں نا تم مجھے چاہتی ہو نا لیزا۔ کیا اتنا بھی نہیں کر سکتی تم میرے لیے۔"

وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔ لیزا نے سختی سے گالوں پہ بہنے والے انسوؤں کا پونچھا اور اثبات میں سر ہلا گئی۔

ٹھیک ہے میں کر لوں گی سب کچھ تم پریشان مت ہو۔ میں یہ قدم صرف تمہارے لیے اٹھا رہی ہو" شہروز۔ میں یہاں سے بھاگ نکلوں گی کل۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ شہروز نے دو تین مزید باتیں اس کے ساتھ کرتے کال کاٹ دی۔ اس کے فون بند کرتے ہی وہ دونوں ہاتھوں کے چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

مجھے معاف کر دینا آپی ماما آپ میں آپ کو منا لوں گی اور مجھے خوش دیکھ کر آپ بھی پر سکون" "ہو جائیں گی پھر آپ کو بھی مجھے اپنانا پڑے گا۔

وہ بھیگی سی مسکراہٹ سمیت بولتی ٹھنڈی آہ بھر گئی تھی۔ نا جانے کل کونسی تحریر رقم ہونے والی تھی۔ ابھی بھی اس کا دل آنے والے لمحات کا سوچتے کوئی مٹھی میں جکڑ رہا تھا۔ وہ دل میں اٹھ رہے سوال اور بے چینی کے مد نظر اپنی جگہ سے اٹھ کر چپل پیروں میں اڑستے ٹیرس کی جانب چلی

All Rights Reserved By Novels Lounge

آئی۔اس کی نگاہ ٹھٹھک کر رائٹنگ ٹیبل پہ موجود اپنی ڈائری کی جانب اٹھی تھی جہاں اس کے دل کی ہر ایک بات ہر ایک خواہش تحریر تھی۔اس نے ڈائری کو تھامتے اس میں سے اپنی وش لسٹ نکالی اور اپنی انگلیاں اس تحریر پہ پھیری تھی۔

"کاش تم میری یہ ساری خواہشات پوری کر پاؤ شہروز۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔آنکھیں ابھی بھی نم تھی۔

****

ابھی کچھ دیر قبل ہی وہ ذیشان کو ہسپتال سے ڈسچارج کروا کر گھر واپس لے آئے تھے۔ڈاکٹرز نے انہیں سختی سے آرام کرنے کی تلقین کی تھی ان کا کہنا تھا کہ اگر انہوں نے ذرا سی بھی چھل قدمی کی تو ان کی طبیعت کو زیادہ نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔اور عالم نے اس بات کو سختی سے سر پر سوار کر لیا تھا اور جب سے گھر لوٹے تھے عالم کے لبوں پر ایک ہی بات تھی کہ وہ سکون سے سو جائیں۔ابھی بھی وہ انہیں یہی تاکید کرنے میں مصروف تھا۔

نہیں سونا مجھے تم تو ہاتھ منہ دھو کر میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہو میں تمہارا باپ ہوں تم میرے باپ "

"نہیں ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تو اس کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار پر جھنجھلاتے تڑخ کر بولے۔ عالم نے نہایت سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا جو ضد کرنے میں آریز اور سمیر سے بھی آگے تھے۔

"بابا آپ کو کیا ہو گیا ہے کیوں بچوں کی طرح ضد کر رہے ہیں۔"

وہ اپنے لہجے میں ناگواری سے بولا ذیشان نے اس کی بات پہ لاپرواہی سے سر جھٹکا تھا۔

"جب تم ابا بن کر میرے سر پہ سوار ہو گئے ہو تو میں بچوں کی طرح ہی ضد کروں گا نا نہیں سونا تو نہیں سونا پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔"

وہ پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولے تو عالم ضبط سے گہرا سانس بھر کر رہ گیا مگر جو ہیں اس کی نگاہ ہنستے ہوئے آریز اور سمیر کی جانب اٹھیں تو اس کے چہرے پر کر ختگی چھا گئی۔

"چلو تم دونوں اٹھو اور یہ سارا پھیلاوا سمیٹو شاباش۔"

وہ ان دونوں کو مخاطب کرتے تحکم بھرے لہجے میں بولا تو وہ دونوں سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ان کے کیا حکم چلا رہے ہو ویسے بھی اب تمہیں گھر میں کسی کام والی کا انتظام کرنا ہی ہو گا کیونکہ کل پرسوں تک ویسے بھی تمہارا ارادہ انہیں سکول کالج بھیجنے کا ہے میں بیمار جان ہوں اور تم آفس چلے جایا کرو گے۔ پیچھے میں تنہا پورے گھر کو سنبھالنے سے رہا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے تو عالم نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا۔

"بابا نہیں سکول کالج بھیجنے کا مقصد یہ بالکل نہیں تھا کہ یہ گھر کے کاموں سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ہم سب رات کو اپنے اپنے حصے کے کام نپٹا کر ہی سویا کریں گے کیونکہ ابھی میری جاب لگی ہے میں کوئی اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں ہو گیا میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا۔"

ان کی عجیب سی بات وہ سنجیدگی سے انہیں جتانے والے انداز میں بولا۔اس کی بات بھی کسی حد تک درست تھی طبیب وہ چہرہ جھکاتے اثبات میں سر ہلا گئے معاً ان کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔انہوں نے چونک کر گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔

"ارے تم دونوں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔"

"کیا مطلب بابا آپ نے ہی تو کہا تھا کہ واپس بیٹھ جاؤ۔"

آریز اور سمیر نے ان کی بات پہ ہونقوں کی طرح ان کی سمت دیکھتے جواب دیا تو وہ خجل سے ہو گئے۔

"نہیں بیٹھنے کا وقت بالکل نہیں ہے وہ بچے کسی بھی وقت اب آتی ہی ہو گی گھر کا حلیہ فوراً سے پہلے درست کرو اور عالم جو بازار سے کچھ کھانے پینے کا سامان لیتے آؤ ہلکا پھلکا اس کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیے سمجھ رہے ہو نا تم سب میری بات۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان تینوں کو حکم صادر کرتے ہوئے بولے۔آریز اور سمیر تو نشاط کے گھر آنے کی خوشی میں ہی عجلت میں اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ عالم نے سکتے کی کیفیت میں ان تینوں کی جانب دیکھا کیونکہ ذیشان ان سب کو مسلسل ہدایات کرنے میں مصروف تھے اور وہ دونوں پھرتی سے ان کے کہے پہ عمل کرنے میں محو تھے۔وہ ایک ناگوار نگاہ ان سب پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

آفس کے کاموں سے آج اس نے جلدی ہی فراغت حاصل کرلی تھی تاکہ ان کی تیمارداری کیلیے جاسکے۔آفس سے نکلتے سب سے پہلے اس نے ایک تازہ پھولوں کا بوکے اور ایک چند ایک چیزیں لیتے گاڑی عالم کے بتائے گئے ایڈریس کی جانب بڑھائی تھی۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت طے کرتے وہ اس محلے میں پہنچ چکی تھی جو ایڈریس عالم نے اسے بتایا تھا۔یہ بلکل عام کا محلہ تھا جہاں دونوں اطراف میں بچے اپنے کھیل کود میں مصروف تھے۔ایک گھر کے سامنے دو تین عورتیں کھڑی ناجانے کونسے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھی۔اس نے آہستہ سے گاڑی آگے کی جانب بڑھائی تھی۔ایک جگہ گاڑی روکتے اس نے دکاندار سے اس نے ان کے گھر کا پوچھا تو اس نے بائیں جانب گلی مڑنے کا ہی اشارہ کیا تھا۔اس نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور گاڑی آگے کی جانب بڑھالی تھی۔صد شکر تھا کہ گلی کھلی تھی تبھی اسے گاڑی لے جانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ان کے گھر کے نزدیک گاڑی روکتے ہی اس نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور گاڑی سے باہر نکلی

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھی۔اطراف میں کھڑے لوگوں نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔اتنی عالیشان گاڑی دیکھ ویسے بھی ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھی۔اس نے قدم گھر کی جانب بڑھائے اور ہولے سے کھٹکھٹایا تھا۔لوگوں کی نگاہوں سے اب اسے چڑ ہونے لگی تھی۔

"توبہ ہے ایسے گھور رہے ہیں جیسے پہلی بار کوئی لڑکی دیکھی ہو۔"

وہ بلبلاتے ہوئے گویا ہوئی۔کچھ ہی ساعتوں بعد دروازہ دوسری جانب سے کھول دیا گیا تھا۔سامنے کھڑے آریز کو دیکھ وہ دل وجان سے مسکرائی تھی۔

"ہے چیمپ کیسے ہو۔"

وہ اس کے بال بگاڑتے ہوئے بولی تو وہ کھل کر ہنس دیا اور اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔اس کے ساتھ اندر قدم رکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئی کیونکہ ایک جانب سمیر وائپر ہاتھ میں پکڑتے اسے صحن میں لگانے میں مصروف تھا۔اسے ذیشان کے کمرے میں چھوڑ وہ خود باہر کی جانب بڑھ گیا۔نشاط نے مسکرا کر انہیں سلام کیا اور ان کی جانب وہ بکے بڑھایا تھا۔ذیشان نے سرتاپا اس کا جائزہ لیا اور جواب میں مسکراتے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی انکل۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتی سامنے رکھے صوفے پہ جگہ سنبھال گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں تو بلکل ٹھیک صرف آپ کی بدولت۔بہت شکریہ یہ بچے ورنہ ہم جیسوں کو کوئی دیکھنا بھی پسند"

"نہیں کرتا۔

وہ مسکراتے لہجے میں آرزدگی سموئے بولے۔نشاط نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا تھا۔اس سے پہلے کہ نشاط ان کی بات کے جواب میں کچھ بولتی سمیر ہاتھ میں ٹرے لیے اندر داخل ہوا جس میں جوس کا گلاس تھا۔اس نے نرمی سے مسکراتے وہ گلاس اس کی جانب بڑھایا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی بچے۔"

وہ سرزنشی لہجے میں بولی۔

ایسے کیسے ضرورت نہیں تھی آپ پہلی بار گھر آئی ہیں ہمارے اور ویسے بھی یہ عام جوس نہیں ہے"

"یہ بھائی کسی بڑی بیکری سے لائے ہیں۔آپ کے مطابق ہی ہے ہم آپکو خراب۔

اونہو یہ کیسی باتیں کر رہے ہو آپ میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا اچھا یا برا کیا ہوتا ہے کسی کی محبت"

"دیکھنی چاہیے بس لاؤ دو مجھے میں پیتی ہوں۔

اس نے اسے ٹوکتے گلاس ہاتھ میں تھاما تھا۔وہ دونوں بھی وہی جگہ سنبھال گئے تھے۔

"اف یو ڈونٹ مائنڈ انکل آپ سے بات پوچھوں ایک۔"

اس نے پر اعتماد لہجے میں ذیشان کو مخاطب کیا تو انہوں نے مسکرا کر اسے بولنے کا اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

باہر سمیر اور آریز کام میں مصروف تھے مطلب کہ یہ تو بہت چھوٹے ہیں نا کوئی عورت نہیں ہے کیا"

"گھر میں آئی مین ٹو سے آپ کی وائف یا پھر ان کی کوئی سسٹر۔ان کی تو ابھی پڑھنے لکھنے کی عمر ہے۔

اس نے پریشان کن لہجے میں انہیں مخاطب کیا تو آریز اور سمیر نے منہ بسورا تھا۔

نہیں ان کی ماں فوت ہو چکی ہے اور بہن کوئی ہے ہی نہیں میرے بس یہ تین بچے ہی ہیں سب سے "

"بڑا عالم پھر سمیر اور پھر آریز۔

انہوں نے سہولت سے تفصیل ان کے گوش گزار دی۔وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلا کر رہ

گئی۔جوس کا گلاس خالی کرتے اس نے میز پہ رکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپی بیٹھیں نا ابھی کچھ کھا پی کر جایئے گا۔"

آریز اس کی منت کرنے والے انداز میں بولا۔نشاط نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

بھالو پھر کسی دن ابھی رات بہت ہو گئی ہے اور مجھے گھر بھی لوٹنا ہے وہ کیا ہے نا میری جو ماما ہے وہ"

"بہت ڈانٹتی ہے۔

وہ مصنوعی روتے ہوئے بولی تو وہ سب کھل کر ہنس دیے تھے۔

"آپ کو بھی ڈانٹ پڑتی ہے کیا۔"

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولا۔نشاط جو ذیشان کے آگے جھکی تھی سیدھی ہوتے اثبات میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بلکل کبھی کبھی تو مار بھی پڑ جاتی ہے۔آپ کیوں اتنا حیران ہو رہے ہو۔"

وہ اس کا دل رکھنے کی خاطر ہنستے ہوئے بولی۔

"کیونکہ آپ تو امیر ہو نا آپ کو کیوں مار پڑے گی بھلا۔"

وہ اپنی عقل کے مطابق بات بناتے ہوئے بولا۔نشاط نے اس کے ساتھ ہی باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

امیری غریبی کا مار یا ڈانٹ سے کیا تعلق بیٹا۔یہ کس قسم کی احساس کمتری ہے جس پہ آپ کی ہر بات" غریبی سے شروع ہو کر اس پہ ہی ختم ہو جاتی ہے۔پتہ کیا بات ہے آپ امیری غریبی یا درمیانے جس لیول پہ بھی ہو ہمیشہ خود سے نچلے طبقے کو دیکھنا چاہیے یہ احساس کمتری کبھی نہیں ہو گی۔روز اچھا کھا رہے ہو اچھا پہن رہے ہو۔کھانے کے لالے تو نہیں ہیں نا۔یہ چھت ہے نا رہنے کو کبھی فٹ پاتھ پہ سوئے ہوئے لوگوں کو دیکھا ہے چاہے کڑک دھوپ ہو یا برستی بارش وہ اس چیز کے عادی ہوتے ہیں۔آپ کے پاس تو پھر گھر ہے کھانا ہے کپڑے ہیں سب کچھ ہے پھر یہ احساس کمتری کیوں۔جس بھی مقام پہ ہو نا زندگی کو کھل کر جیو۔میں یہ نہیں کہتی کہ خواہشات کسی کی نہیں ہوتی بہت سے لوگ بہت سے خواہشات کرتے ہیں مگر ہر خواہش پوری نہیں ہوتی۔آسائشوں میں پلنے کا بھی جی "چاہتا ہے مگر یہ آسائشیں تو صرف وقتی ہے نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولی تو آریز نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑاتی باہر کی جانب قدم رکھتی باہر سے آتے شخص کو دیکھ اس کے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔ اس نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو سرخ ہو رہی تھی۔ ناجانے ان آنکھوں میں کیا تھا کہ نشاط ہمیشہ نظریں جھکانے پہ مجبور ہو جاتی تھی۔ ابھی بھی وہ اسے نظرانداز کرتے اس سے پہلے کہ باہر کی جانب بڑھتی عالم نے سرد آواز نے اس کے قدموں کو وہی بریک لگوائی تھی۔

"ویسے تسلی تو کافی اچھی دیتی ہیں آپ۔"

وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولا۔ نشاط نے ٹھنڈی آہ بھرتے واپس قدم پیچھے لیے اور بغور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر تمسخر سے مسکرائی تھی۔

اب آپ یہ سوچ رہے ہونگے کہ یہ میں اچھائی کی خاطر کر رہی ہوں ہے نا بٹ ون تھنک آئی وانا" ٹیل یو کہ مجھے اپنے پی اے کے سامنے اپنی اچھائی ظاہر کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے اگر میں خطرناک ہوں تو آپکے سامنے بھی وہی ہوں اور اگر میں اچھی ہوں تو وہ بھی سب کے سامنے۔ تعریفیں بٹورنے کا شوق نا کل تھا نا آج ہے نا آئندہ کبھی ہو گا۔ ہاں اپنی ذات ہی ایسی ہے کہ اب کوئی بھی تعریف کیے "بغیر رہ نہیں سکتا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بر فیلے لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ اس کے الفاظوں کی تپش کی مانند سرخ پڑ رہا تھا۔

صبح پورے نو بجے آپ سے ملاقات ہوتی ہے مسٹر عالم اینڈ آئی ہوپ سو کہ یہ ملاقات آپ کی مجھ "سے پچھلی تمام ملاقاتوں کی بانسبت یادگار ہو گی۔"

عالم جو ضبط کے عالم میں کسی نادیدہ نقطے پہ نگاہیں جمائے کھڑا تھا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔اس نے پیشانی پہ شکنیں سجائے جوں ہی چہرہ اوپر اٹھایا تو اس کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات رقم تھے۔وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتی تن فن کرتی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔ہمیشہ کی طرح اس کے لباس کو دیکھ عالم نے لب بھینچے تھے۔وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی باس ہے مگر پھر بھی اسے ایسے لباس پہننے والی لڑکیاں بلکل نہیں بھاتی تھی ابھی بھی اسے دیکھ نا جانے کیوں ناگواری کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی تھی۔نا جانے اب وہ کونسی یادگار ملاقات کا ذکر کر چھیڑ گئی تھی۔عالم نے آنکھیں جلتی آنکھوں کو دباتے سوچا۔

****

"تم نے سوچا یا نہیں پھر اس بابت۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جو ابھی ابھی عالم کے گھر سے لوٹی تھی۔ باہر پورچ میں گاڑی رکتے ہی اس کا سامنا ابان سے ہوا تھا جو خود بھی اپنی گاڑی میں جھکا اپنا کوٹ اٹھا رہا تھا۔اس پہ نظر پڑتے ہی وہ گاڑی لاک کرتے اس تک پہنچا اور سنجیدگی سے استسفار کیا۔نشاط نے ہولے سے نفی میں سر ہلاتے شانے اچکا دیے۔

بہت کچھ سوچا ہے مگر اس سوچ کو حقیقت میں ڈھالنے کیلیے بہت ہمت چاہیے مجھے جو اکٹھی کرنا"
"بے حد مشکل کام ہے۔

وہ گہرے لہجے میں بولتے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو جوڑے میں مقید کرنے لگی۔ابان نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اگر کبھی کسی بھی موقع پہ مدد درکار ہو تو بلا جھجک بول دینا کسی بھی جھجک یا آڑ کی بدولت خود ہی"
"اکیلے کچھ مت کرنے نکل پڑنا۔

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے بولا تو وہ اس کی بات پہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔

تم جانتے ہو میں کام خراب کر کے یا کرنے سے پہلے پہلی فرصت میں تمہارے پاس ہی آتی ہو سو"
"ڈونٹ یو وری۔

وہ اس کے شانے پہ مکہ جڑتے ہوئے نروٹھے پن سے بولی تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔نشاط نے دل ہی دل میں اس کی ہنسی کی نظر اتارتے اس کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی۔وہ دونوں یوں ہی باتوں میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

محو جوں ہی اندر داخل ہوئے ان کا سامنا کامران سے ہوا تھا جو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے بے چینی کے عالم میں پورے لاؤنج میں ٹہل رہے تھے۔

"ازایوی تھنگ اوکے۔"

ابان نے کوٹ دوسری بازو میں منتقل کرتے سنجیدگی سے استسفار کیا تو انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ نشاط اس دوران خاموشی سے وہاں سے کھسکتے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی کیونکہ وہ فالوقت کسی بھی قسم کی بحث کے موڈ میں نہیں تھی۔

"نشاط بیٹا بات سنو۔"

کامران کی محبت سے چور لہجے پہ وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی۔اس نے وہی ساکت ہوتے گہرا سانس بھرا۔

"بیٹا۔"

دل ہی دل میں وہ ان کے طرزِ مخاطب پہ خوب محظوظ ہوئی تھی تبھی اترا کر رخ دوبارہ ان کی جانب موڑا اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

ادھر آکر بیٹھو نا مجھے بہت اہم بات کرنی ہے بیٹا تم نے۔ تم نے تو جب سے آفس جانا شروع کیا ہے"

"اپنے چچا جان کو تو بھلا ہی بیٹھی ہو بھول گئی ہو کتنی محبت دی ہے میں نے تمہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے اسے بے تحاشہ ٹھٹھکا گئے۔نشاط نے ناگواری سے ابان کی جانب دیکھا جو خاموشی سے چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔کبھی کبھی نشاط کو اس کے ضبط پہ حیرت ہوتی تھی جو اتنا سب غلط ہونے کے باوجود اپنے ماں باپ کی کوتاہیوں کے باوجود ان کی عزت میں کوئی کمی نہیں آنے دیتا تھا بلکہ ان کے ہر حکم پہ خاموشی سے سر کو جھکا دیتا تھا۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اپنی مخصوص چال چلتے ان تک آئی تھی۔

"چچا جان بھلا کیسے بھول سکتی ہوں میں۔آپ کی وہ تمام محبت بھری باتیں, محبت بھرے طعنے اور شفقت بھرے دھکے بھی یاد ہیں۔اپنے پہ آیا برا وقت کوئی نہیں فراموش کرتا مگر دوسروں کے ساتھ کیا برا وہ کبھی یاد نہیں رکھتا۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتی انہیں بہت کچھ جتا گئی تھی مگر اس بار بھی وہ ہمیشہ کی طرح صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گئے کیونکہ یہاں معاملہ اپنے فائدے کا تھا۔

"میں نے تم سب سے خالص محبت کی ہے خیر آؤ مجھے بات کرنی ہے۔"

وہ مصنوعی افسردگی سے بولتے صوفے کی جانب بڑھ گئے۔نشاط نے ناچاہتے ہوئے بھی قدم ان کی تقلید میں بڑھائے تھے۔ان کے بیٹھتے وہ سامنے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئی۔چہرے پہ سخت تاثر ابھرا ہوا تھا۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"جی بولیں آج میں آپ کی سب سنوں گی۔"

وہ دلکشی سے مسکرائی تھی۔ان کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے کیونکہ گزرے عرصے میں انہیں اندازہ تو بہت اچھے سے ہو گیا تھا کہ وہ جب بھی یوں کھل کر مسکراتی ہے ضرور کچھ بڑا سوچا ہوتا ہے اس نے اور وہ باتیں ان کا ذہن تک مفلوج کر دیتی ہے۔

"وہ دراصل مجھے ان کا غذات کے بابت بات کرنی تھی جو میں نے آرفن اتج کیلیے تیار کروائے تھے۔"

انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔نشاط نے کچھ سوچتے اثبات میں سر ہلایا اور گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"اس کا بہتر جواب میں آپکو کل دوں گی چچا جان۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔انہوں نے اس کی بات پہ ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی مگر فلحال غصے سے پیش آنا اپنے ہاتھ سے یہ تمام پراپرٹی نکالنے کے مترادف تھا۔

اس کے علاوہ تم نے شادی کی متعلق کیا سوچا ہے۔بہتر ہے نا تمہاری شادی ابان سے ہو گی گھر کا بچہ ہے میرا خون ہے اور تمہارا بہترین دوست بھی تو ہے۔یہاں رہ کر تم اپنی ماما کو بھی بہتر دیکھ سکتی ہو کبھی کوئی مسئلہ ہوا تو جلدی سے آ گئی چلی گئی اور آفس بھی تمہارے ہاتھ سے نہیں جائے گا۔یا اگر یہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہیں تو پھر میرے ایک بہت اچھے دوست ہیں ان کا بیٹا بھی ہے میری نگاہ میں۔ تم اس کی بابت بھی سوچ سکتی ہو۔"

وہ کسی بھی طرح اسے قائل کرنا چاہتے تھے۔ نشاط نے ستائشی انداز میں ان کی جانب دیکھا جو کس قدر پنچ حرکتیں کر رہے تھے۔ اس کے دل میں جو تھوڑی بہت عزت بھی ان کیلیے تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ اسے اس وقت سامنے بیٹھے شخص سے کراہیت محسوس ہوئی تھی۔

"قوہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔"

وہ دھیمے سے قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ کامران کو اسی لمحے اپنا کام بنتا دکھائی دیا تھا۔

"ویسے آپ کب سے اتنا سوچنے لگے چچا جان۔"

وہ مزے سے ہنستے ہوئے بولی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولنے کیلیے منہ کھولتے نشاط ان کی بات درمیان میں کاٹتے پھر بولی تھی۔

"اوہ اب میں سمجھی جب سے یہ پراپرٹی یہ آسائشیں یہ آفس دل و دماغ میں چھایا ہے جب سے نا۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے مسخرے پن سے بولی تو وہ پہلو بدل کر رہ گئے۔ ابان نے مشکل سے مسکراہٹ ضبط کرتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا کیونکہ اس لڑکی سے کسی اچھے کام کی توقع تو ویسے بھی نہیں

All Rights Reserved By Novels Lounge

کی جاسکتی تھی۔اگلے کو ٹھیک ٹھاک شرمندہ کر کے رکھ دیناہی تو اس کا کام تھا جسے وہ اب تک بخوبی نبھارہی تھی۔

خیر اتنامت سوچا کریں چچا جان جو دو بال سر پہ رہ گئے ہیں وہ بھی گر جائیں گے اور پھر چچی کا گنجے چچا" "جان کے ساتھ گزارانا ممکن ہو جائے گا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ان کے گنے چنے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولی۔کامران نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا جس نے انہیں بولنے کا موقع تک نہیں دیا تھا۔

"اور ہاں آپ کے اور ان تمام باتوں کا جواب بھی کل رات کو آپ کو بہت اچھے سے مل جائے گا۔"

کامران نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔وہ ابان کو دیکھ کر بائیں آنکھ دباتے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے ایکدم پتھریلے ہوئے تھے۔

"ارے آگئی تم نشاط کیا ہوا چہرے کی رنگت کیوں اڑی ہوئی ہے۔"

رابعہ نے اسے کمرے میں آتا دیکھ مسکراتے لہجے میں مخاطب کیا مگر اس کے چہرے کی اڑی اڑی رنگت دیکھ وہ خود کو پوچھنے سے روک نا پائی۔اس نے پیشانی پہ آئی پسینے کی ننھی منھی بوندوں کو پونچھتے ان کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کچھ نہیں ماما آپ پریشان مت ہو بس تھکاوٹ کی بدولت یہ سب کچھ ہوا ہے۔ طبیعت کچھ بہتر نہیں ہے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتی اپنا کوٹ اتارنے لگی۔ اسے ہینگ کرتے اب وہ اپنی کلائی سے گھڑی اتار رہی تھی۔ اس کے برعکس سوچ کے سارے دھاگے عالم کے گھر سے جڑے ہوئے تھے۔ وہ چاہ کر بھی ان لوگوں کو ذہن سے نکال نہیں پا رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی ان دونوں بچوں کی آنکھوں کی چمک اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔ رابعہ نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا تو وہ ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔

"میں کچھ لے کر آتی ہوں تمہارے لیے۔"

وہ پریشانی سے بولتی عجلت سے باہر کی جانب بڑھی مگر اس سے پہلے ہی نشاط نے انہیں ٹوک دیا تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے مما آپ یہی رہیں میں ویسے بھی پاستہ بنا کر لیزا کے پاس جانے والی ہوں۔ کل سے اداس اداس سی ہے ہمیں اتنی بھی ناراضگی کو طوالت نہیں بخشنی چاہیے کہ وہ ہم سے بدگمان ہو جائے۔"

وہ ان کی پیشانی چومتے مسکراتے لہجے میں بولی اور اپنے لیے پستہ رنگ کے آرام دہ سوٹ کا انتخاب کرتے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ واشروم سے نکلتے ہی آئینے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ بالوں کو چٹیا میں مقید کرتے اس نے ہاتھوں اور چہروں پہ لوشن لگایا اور انہیں آرام

All Rights Reserved By Novels Lounge

کرنے کی تلقین کرتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔ارادہ اس کیلیے پاستہ بنانے کا تھا۔اسے کچن میں آئے ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ ابان بھی نہا کر تروتازہ ہوتے وہی چلا آیا۔

"پاستہ بنا رہی ہو۔"

اس نے اس کے پیچھے سے ہی چولہے پہ جھانکا تو وہ ہولے سے مسکرا دی۔ابان نے پانی کی بوتل نکالتے گلاس میں پانی انڈیلا۔

ہاں لیزا کیلیے بنا رہی ہوں۔اس واقعے کے بعد سے ڈھنگ سے بات ہی نہیں ہوئی میری اس" سے۔میں چاہ رہی تھی کہ اب جب اجازت دے ہی دی ہے اسے اس رشتے کیلیے تو پھر ناراضگی کا کوئی "جواز نہیں بنتا۔

نشاط نے چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے جان بوجھ کر اسی بات کا ذکر چھیڑا تھا۔اس کی بات پہ ابان کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدلے۔وہ گلاس پہ گرفت مضبوط کرتے سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔

"اچھی بات ہے۔"

وہ تین لفظی جواب دیتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کی آتی جاتی سانسوں کو روک رہا ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ویسے تم نے اس لڑکے کے بارے میں جانچ پڑتال کی مطلب کیسا ہے وہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے "

"تمہارے لیے یہ مشکل کام نہیں۔

نشاط نے مصروف سے انداز میں اسے مخاطب کیا تو اس نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور بغیر کوئی جواب دیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ نشاط نے آنکھیں پھاڑے حیرت سے اس کی چوڑی پشت کو گھورا جو ٹھیک ٹھاک اسے نظرانداز کر چکا تھا۔ وہ باؤل میں پاستہ ڈال کر اسے ٹرے میں سجاتی لیزا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کی ہی ضد کی بدولت اسے الگ کمرہ دیا گیا تھا وہ تو رابعہ کے ساتھ ہی پرسکون سی سو جایا کرتی تھی۔

"ارے آپی آپ۔"

وہ جو ابھی ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی نشاط کو کمرے میں آتا دیکھ خوشگواری سے گویا ہوئی۔ جواباً وہ دھیما سا مسکراتے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"میں نے سوچا کہ لیزا تو اپنی انا توڑے گی نہیں تو کیوں نا میں ہی پہل کر لوں اس کی جانب۔"

اس کے لہجے میں طنز کی آمیزش بالکل نہیں تھی مگر لیزا کو وہ بات صاف محسوس ہوئی تھی تبھی لب بھینچ گئی۔

"نہیں آپی ایسی بات نہیں ہے میں وہ بس آپ کو مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

جتنا ناراض تم نے کرنا تھا تم وہ کر چکی ہو لیزا اب بات بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم چاہے اپر کلاس لوگ ہیں مگر سادگی میں ہم مڈل کلاس سے بھی نیچے ہیں۔ میں خود جیسی ہوں میں نے تمہیں بھی ویسا ہی دیکھنا چاہا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ مجھ سے ہی تمہاری تربیت تمہاری ضدیں پوری کرنے میں کوئی کوتاہی ہو گئی ہو جو تم نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ خیر جب اٹھا ہی لیا ہے تو ہمارے پاس رضامند ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ بس جو کام اب تمہیں سونپا ہے وہ جلد از جلد ہو جائے کیونکہ ماما بہت پریشان ہیں تمہاری جانب سے۔ خیر فلحال تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور آ جاؤ میں پاستہ تیار کر کے لائی ہوں۔"

وہ نرمی سے اسے سمجھانے والے انداز میں بولتی آخر میں اس کی جانب باہیں پھیلا گئی۔ لیزا نے جائے نماز میز پہ رکھتے چھوٹے چھوٹے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔ اس کے نزدیک بیٹھتے ہی ایک بار پھر لیزا کے ذہن میں شہروز کی باتیں گردش کرنے لگی۔

"آپی اگر شہروز اس وقت میں رشتہ نا لا پایا تو پھر کیا ہو گا۔"

اس نے خود میں ہمت مجتمع کرتے ٹھہرے لہجے میں اسے مخاطب کیا تو پاستہ کھاتی نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اس کا مطلب پھر وہی اخذ کیا جائے گا لیزا جو کرنا چاہیے وہ اس رشتے کو لے کر سنجیدہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اس رشتے کا صرف ایک ہی حل بچتا ہے کہ تمہیں بھی اس سب سے پیچھے ہٹنا پڑے گا۔"

اس کی سادگی سے کہی گئی بات پہ لیزا کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے چہرہ جھکاتے انگلیاں چٹخانے لگی۔ نشاط اس کی بے قراری صاف محسوس کر چکی تھی۔

"دیکھو لیزا مجھے تم سے بہت محبت ہے۔ بابا کے جانے کے بعد سے جب ماما کی طبعت اس قدر خراب رہتی تھی میں نے ہی تمہیں ماں اور باپ بن کر پالا ہے۔ یہ سب میں تم پہ جتا نہیں رہی ہوں کیونکہ میری کوئی حیثیت نہیں ہے میں بس یہ بتانا چاہتی ہوں کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔ میں تمہارے ساتھ کچھ غلط ہوتا نہیں دیکھ پاؤں گی۔"

وہ اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تو وہ بڑی دقت سے مسکرا دی۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے اسے خود سے الگ کیا تھا جس کا سارا دھیان اب پاستے کی جانب تھا مگر کھانے میں وہ اتاولا پن نہیں تھا جو ہمیشہ سے ہی وہ نشاط کی بنائی گئی چیزوں پہ دکھاتی تھی۔ نشاط کے لبوں پہ ایک پھیکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

عام دنوں کی مانند اگلا دن بھی طلوع ہوا تھا۔آفس میں گھمبیر خاموشی کا راج تھا۔جو عنقریب آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھی۔تمام ورکرز ایک ساتھ کھڑے آپس میں چہ مگوئیاں کرنے میں محو تھے۔عالم دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے خشمگین نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑے ورکر کو گھورنے میں مصروف تھا۔اب بس نشاط کا انتظار تھا کہ کب وہ آتی اور سامنے کھڑے انسان کا پتا صاف کرتی۔

"تم یہ اچھا نہیں کر رہے ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ بہت برا ہو جائے گا۔"

وہ سختی سے باور کرانے والے انداز میں بولا تو عالم نے پر سکون نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے سر جھٹکا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے ڈرا وادو گے اور میں تمہاری طرح اپنا ضمیر بیچ دوں گا۔"

وہ تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پتھریلے لہجے میں بولا اور دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے وہاں چہل قدمی کرنے لگا۔اس شخص کا غصے سے برا حال تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ دو دن کے آئے دو ٹکے کے پی اے کو جان سے مار ڈالتا جس نے صبح سویرے یہ حرکت کرتے اس کے اشتعال کو ہوا دی تھی۔چند ساعتوں بعد ہی نک سک ہی تیار نشاط اپنے مینجر کو کوئی ہدایت دیتے ہوئے مصروف سے انداز میں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔ان سب کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمام ورکرز کو آنکھوں کے اشارے سے واپس اپنی جگہ پہ جانے کا اشارہ کیا تھا۔وہ سب اس کے سخت تیوروں سے گھبراتے وہاں سے اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گئے۔ان سب کے جانے کی تسلی کرتے اس نے چہرے پہ کر ختگی سجائے ان دو ورکرز کی جانب دیکھا تھا۔

"آپ دونوں مجھے آفس میں ملیے وداِن ٹو منٹس۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتی اپنی مخصوص چال چلتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عالم نے بغور اس کی پشت کو تکا جو سیاہ ٹو پیس میں ملبوس اپنے بالوں کو جھٹکتی آفس کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس نے لب بھینچتے قدم اس کی تلقید میں بڑھائے۔وہ دونوں بھی اس کے تعاقب میں اندر کی جانب بڑھے تھے۔ان کے اندر آتے ہی نشاط جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے چیئر کو گول گھماتے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔آنکھوں میں سرد پن سا عود آیا۔

"یو مے سٹ ہیئر مسٹر عالم۔"

وہ ایک جانب کھڑے عالم کو دیکھتے برفیلے لہجے میں بولی۔وہ خاموشی سے صوفے پہ ٹک گیا اور اس کی جانب دیکھا جو پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھائے سامنے چہرہ جھکائے کھڑے ورکرز کو گھور رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کیالگ رہاتھاآپ دونوں کو کہ اس قدر ہیرا پھیری اور ملاوٹ کریں گے تو کیا ہمیں معلوم نہیں" پڑے گا۔اتنی صفائی سے کام کریں گے اور مجھے بھنک بھی نہیں پڑے گی۔مجھے کسی نے چوسنی دے کر یہاں کرسی پہ نہیں بٹھایاایک تجربے کے ساتھ میں یہاں اس کرسی پہ براجمان ہوں۔"

اس کا چہرہ اس وقت غصے کی آمیزش سے سرخ پڑ رہا تھا۔صاف ظاہر تھا کہ وہ اس وقت ضبط کے کن مراحل سے گزر رہا تھا۔

"سس۔سر وہ۔"

آپ نے سوچا ہو گا پیسہ چاہیے بس چاہے پھر وہ حلال کا ہو یا حرام کا اس سے آپ سب کو کیا" سروکار۔شک تو مجھے آپ پہ بہت پہلے سے ہو گیا تھا مگر آج میرا شک یقین میں عالم نے بدلا ہے اور اس بات کی مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ اپنا کام ایمانداری سے کرنے کے عادی ہیں۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔عالم کو اس کا لہجہ صاف مسکراتا ہوا محسوس ہوا تھا مگر اس کے اوپر دیکھتے ہی اس کے چہرے پہ مسکان کا نام ونشان تک نہیں تھا۔

"اٹس مائی ڈیوٹی۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولتے چہرہ جھکا گیا۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

ُان گھٹیا کاموں میں ملوث ہو کر آپ اپنی صرف دنیا نہیں بلکہ آخرت بھی خراب کرتے ہیں۔ وقتی پیسہ تو ہاتھ آجاتا ہے مگر اس کی کسک ساری زندگی کیلیے ہمارے وجود سے لپٹ کر رہ جاتی ہے مگر کچھ ہوتے ہیں آپ جیسے جنہیں شروع سے ہی حرام کھانے کی عادت ہوتی ہے۔"

اس کا لہجہ ہنوز سرد تھا۔ کامران کے وقت کے تقریباً ورکرز کو وہ فارغ کر چکی تھی مگر ان دونوں کی عمر دیکھ وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہ انہیں نکال ناپائی تھی کیونکہ دونوں ہی قریب چالیس پینتالیس برس کے معلوم ہوتے تھے۔

"ہمیں معاف۔"

ان کی بات شروع ہونے سے قبل ہی اس نے فون اٹھاتے دو ڈجٹ دبائے تھے۔

ُفرازان دونوں ورکرز کے تمام اب تک کے اکاؤنٹس کلئیر کردیں کل سے اوہ نو بلکہ آج سے یہ ہماری کمپنی کی جانب سے فارغ ہیں اور اب مزید آفس میں اس بات کا ذکر نہیں ہونا چاہیے میں نہیں چاہتی کہ آفس کے نظام پہ اس بات کا برا اثر ناپڑے۔ ازایوری تھنگ کلئیر۔"

"یس سر۔"

نشاط نے سرد نگاہوں سے سامنے کھڑے ورکرز کو دیکھا اور کھٹاک سے فون رکھتے اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یو بو تھ مے گو ناؤ۔"

وہ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ مہارت سے انگلیاں چلاتے مصروف لہجے میں گو یا ہوئی۔اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اب وہ اس بابت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔وہ دونوں ایک کاٹ دار نگاہ عالم پہ ڈالتے مریل قدموں سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ان دونوں کو یقیناً اب اپنے خسارے کا اندازہ ہو رہا تھا۔ان دونوں کی تقلید میں اس سے قبل کے عالم بھی باہر کی جانب بڑھتا عالم کی آواز نے اس کے آگے کی جانب بڑھتے قدموں کو وہی روکا تھا۔

"میں نے آپ کو تو نہیں کہا۔"

اس کے لہجے میں ایک تپش سی تھی۔عالم نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب لیپ ٹاپ بند کر چکی تھی۔

مگر میرا یہاں کیا کام اب۔"

وہ چہرے پہ نا قابل فہم تاثرات سجائے گو یا ہوا۔نشاط کے چہرے پہ سرد پن عود آیا۔

مجھے اپنی بات دہرانا بلکل بھی پسند نہیں ہے مسٹر عالم۔میں ایک بار جو بات کر دوں اس کا مطلب" واضح ہوتا ہے کہ اس بات کو اپنے دل و دماغ میں بٹھالیا جائے۔رہی بات آپ کے کام کی تو وہ میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

ڈیسائڈ کروں گی آئندہ مجھ سے سوال کرنے سے گریز کیجیے گا کیونکہ آئی ایم دی باس یو آڑ ناٹ۔اپنا یہ "ایٹیٹیوڈ کم از کم میرے سامنے مت شو کریں کیونکہ آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ۔

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتی اس کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا گئی۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے قدم واپس صوفے کی جانب بڑھائے۔

"وہاں نہیں یہاں۔"

اس کا کاٹ دار لہجہ عالم کی سماعتوں میں گونجا تو ناگواری کی شدید لہر اس کے وجود میں سرائیت کر گئی۔وہ دانتوں پہ دانت جماتے اس کے سامنے رکھی کرسی کھینچتے اس پہ براجمان ہو گیا۔نشاط نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

میری آنکھوں میں دیکھیں۔"

اس کی سنجیدہ آواز پہ عالم نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تو نشاط کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"میرے خیال میں یہ آفس ہے۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو تلخ ہونے سے روک نہیں پایا۔نشاط نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ بات آپ سے بہتر میں جانتی ہوں کیونکہ یہ میرا ہی آفس ہے۔"

اس کی ہمیشہ جیسے جتانے والے لہجے پہ اس نے رعونت سے سر جھٹکا۔

"تو پھر میرے خیال میں آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ اپنے ورکرز سے کیسے مخاطب ہوا جاتا ہے۔"

وہ تند لہجے میں بولا۔ نشاط نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ اس کے جواب سے وہ کافی حد تک محظوظ ہوئی تھی۔

نات آ بگ ڈیل۔ ہم ورکر کا لیبل ہٹا کر شوہر کا لیبل بھی لگا سکتے ہیں۔ اس سے تو بندہ جب چاہے "جیسے بھی چاہے جیسی مرضی چاہے بات کر سکتا ہے۔

اس کا مسکراتا ہوا دلکش لہجہ عالم کی سماعتوں میں گونجا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیل ہوا ہو۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں نشاط کی جانب دیکھا جو پرسکون سی کرسی سے پشت ٹکائے بیٹھی پیپر ویٹ کو گھما رہی تھی۔

"یہ کس قسم کی بکواس کر رہی ہیں آپ میرے ساتھ۔"

وہ ایک جھٹکے میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بگڑے تنفس سمیت دھاڑا تھا۔ نشاط نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عالم نے اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھا تھا۔ وہ اس کے بلکل نزدیک آکر کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ اس کی سانسوں کی تپش اسے خود پہ صاف

All Rights Reserved By Novels Lounge

محسوس ہورہی تھی۔اب وہ رہا سہا فاصلہ بھی مٹا رہی تھی۔عالم اس سے بچاؤ کی خاطر گرنے والے انداز میں کرسی پہ بیٹھا تھا۔نشاط نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور کرسی پہ دائیں بائیں ہاتھ جماتے اس کے اوپر جھکی تھی۔عالم کے حواس گم ہونا شروع ہوگئے۔

"کام ڈاؤن مسٹر عالم اتنا ہائپر ہونے والی کیا بات ہے ایک پرپوزل ہی تو رکھا ہے کہ کیا شادی کریں گے آپ مجھ سے۔"

وہ اس کے کالر کو درست کرتی گہرے آنچ زدہ لہجے میں بولی۔عالم نے دل میں اٹھتے ابال کو اندر ہی اندر دباتے بری طرح اس کے دونوں ہاتھوں کو جھٹکا اور ایک جست میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"پہلے دن سے ہی مجھے بخوبی اندازہ ہوگیا تھا کہ آپ کس قسم کی لڑکی ہیں مگر آج یہ بات آپ نے خود ہی مجھ پہ واضح کردی ہے کہ آپ ایک بے شرم اور بے حیا لڑکی ہے۔"

وہ درشت لہجے میں غرا اٹھا۔نشاط نے سنجیدگی سے اس کی جانب قدم بڑھائے اور اس کے دو قدم کے فاصلے پہ رکتے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے تھے۔

"کیا بے شرمی دکھائی میں نے۔کیا میں نے آپ کے ساتھ کوئی غلط حرکت کی۔یا پھر آپ کو ہراس کیا ہو سکتا ہے غلط انداز میں چھوا ہو یا ایسی کوئی واحیات بات کردی ہو گی رائٹ۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا لہجہ ہنوز پر سکون تھا۔عالم کو شدید حیرت ہوئی تھی مگر یہ سب ٹھیک بھی نہیں تھا۔یہ لڑکی بھی اسے کہی نا کہی نفسیاتی محسوس ہوئی تھی۔اس کی باتوں پہ عالم کا چہرہ نا چاہتے ہوئے سرخ پڑ گیا۔نشاط اس کے چہرے کو دیکھ کھل کر ہنسی۔

"مطلب لڑکا شرماتا بھی ہے۔"

وہ میز پہ رکھے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکالتے اس کی پیشانی پہ سے پسینہ صاف کرتے ہوئے مزے سے بولی۔عالم نے بے دردی سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔نشاط کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدلے۔

"بی ہیو مسٹر عالم۔سٹے ان یور لمٹس۔"

وہ تنبیہی لب و لہجے میں بولتی اسے تمسخر سے مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔نشاط کو اس کی مسکراہٹ بے تحاشہ کھٹکی تھی۔

"جو حدیں آپ تجاوز کر چکی ہیں اس کا کیا۔میں یہاں اپنی مجبوریوں کی بدولت ٹھہرا ہوا تھا اور آپ میری مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا چاہ رہی ہیں مگر مجھے کمزور سمجھنے کی کوتاہی بلکل مت کیجیے گا میں ابھی اور اسی وقت اس جاب سے آزادی چاہتا ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔ چہرے پہ کسی قسم کی نرمی کا شائبہ تک نہیں تھا۔ نشاط اس کی بات پہ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دی۔ اس کے لبوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی دلکشی سے مسکرا رہی تھی اور یہی مسکراہٹ عالم کو ناچاہتے ہوئے بھی بے تحاشہ کھٹکی تھی۔ وہ ایک بار پھر اس کے سامنے جھکی اور اس کی کانچ سی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھی تھی جس میں اسے اپنے لیے نفرت کے سوا کوئی جذبہ نہیں دکھا تھا۔

کیا لگتا ہے میرے شکنجے سے آزاد ہونا اتنا آسان ہے۔ پتا ہے سب میرے بارے میں کیا بولتے ہیں" کہ مجھے اتنی جلدی کوئی چیز اپنی جانب متوجہ نہیں کرتی مگر جب کچھ متوجہ کرتا ہے تو پھر اسے حاصل کرنا میری زندگی کا حصول بن جاتا ہے اور آپکو کیا لگتا ہے یہاں سے آزادی حاصل کر کے اگر آپ جائیں گے تو کہی بھی آپ کو جاب مل جائے گی۔ میں آپکا کیرئیر ایک منٹ میں اس حد تک خراب کردوں گی کہ کہی منہ دکھانے کے بھی لائق نہیں رہیں گے آپ۔ اس کے بعد جاب ملنا تو پھر ناممکنات میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد اپنے مستقبل کا اپنے بھائیوں کے مستقبل کا اندازہ آپ بخوبی لگا سکتے ہیں۔"

وہ سفاکی سے بولتی اسے ایک نئے سرے سے خوفزدہ کر گئی۔ اس نے ڈھے جانے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا جو کسی قسم کی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ چاہتی کیا ہیں مجھ سے۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ مستقبل کا جو خطرناک نقشہ وہ کھینچ چکی تھی وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

آپ کی بابا کی جان بچانے کی خاطر جو احسان میں نے آپ پہ کیا تھا وہ احسان آپ "

"چکا دیں۔ سمپل۔

وہ شانے اچکا کر بے نیازی سے گویا ہوئی۔ اس کی بات پہ اس لڑکی کا سارا کھیل اس کی نگاہوں کے سامنے کسی فلم کی مانند چلنے لگا۔ اسے اس وقت سامنے کھڑی لڑکی نے ایک عجیب سی نفرت محسوس ہوئی تھی شاید جس کا کوئی پیمانہ نہیں تھا۔

"مم۔ مجھے کچھ وقت چاہیے۔"

وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔

کل اسی ٹائم تک کا وقت ہے آپ کے پاس۔ جواب ہاں میں ہی ہونا چاہیے مولوی کا بندوبست میں " کر لوں گی۔ سب کچھ میری جانب سے ہی ہو گا بس آپ کی جانب سے مجھے آپ ہی چاہیے ہیں عالم

"ذیشان۔

وہ دلفریبی سے بولتی اس کا پور پور جلا کر راکھ کر گئی۔ اس کی بات پہ زہر خند نگاہوں سے وہ اس کا مسکراتا چہرہ تکتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کا ذہن بلکل سن ہو چکا تھا۔ اس لڑکی

All Rights Reserved By Novels Lounge

نے اس کی سوچنے سمجھنے کی تمام حسیات مفلوج کر دی تھی۔اس نے بے دھیانی میں بائیک سٹارٹ کرتے اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچا تھا۔

"نشاط ملک لوگوں کی محبت کا کوئی پیمانہ نہیں ہوتا مگر میری نفرت کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ مجھ سے شادی رچا کر تم ساری عمر کا خسارہ اپنے نام لکھوانے کے سوا کچھ نہیں حاصل کر پاؤ گی۔"

وہ بائیک کو ایک کک لگاتے دل ہی دل میں اس سے مخاطب کیا جو گلاس ڈور سے نیچے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی جس کے چہرے سے صاف اضطراب جھلک رہا تھا۔

"شاید اسی خسارے سے ہی میری زندگی سنور جائے۔"

وہ گلاس ڈور کے ساتھ سر جوڑتی شکست خوردہ لہجے میں بڑبڑائی۔اس کی نگاہوں نے اس کی بائیک کو نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھا تو اس کا سپید چہرہ یاد کر اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔اس نے جان بوجھ کر اسے اس کے بھائیوں اور باپ کا ڈراوا دیا تھا کیونکہ یہ بات تو اسے اچھے سے ازبر تھی کہ وہ خود پہ سب برداشت کر لے گا مگر اپنی فیملی کیلیے وہ جس قدر حساس تھا ان پہ ایک خراش بھی اسے ناقابل قبول تھی تبھی اس نے تاک کر نشانہ لیا تھا جو سیدھا نشانے پہ لگا تھا اب اسے بس کل کا انتظار تھا جب اس کی زندگی ایک نئے سرے سے پلٹا کھانے والی تھی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے لیزا۔ ہر کام میں تمہیں ہم ہی کیوں غلط دکھائی دیتے ہیں۔"

رابعہ اس کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار سے چڑ کر غیض بھرے عالم میں بولی۔ جواباً اُس نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جنہیں ہر موقعے پہ وہ ہی غلط دکھائی دیتی تھی۔

"آپ کو میرے علاوہ کوئی غلط کبھی دکھا بھی ہے۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے بولی۔ رابعہ نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے کبھی بھی اس لہجے میں ان سے بات نہیں کی تھی۔

"لیزا بی ہیو یور سیلف۔"

اپنے عقب سے آنے والی درشت آواز پہ اس نے تنفر کے عالم میں سر جھٹکتے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے عضلات تنے ہوئے تھے۔

"اور اگر یہی بات میں آپ سے کہوں تو۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تو اس نے زہر خند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تو پھر میں تمہارا حشر بگاڑ کر رکھ دوں گا مجھ سے کسی قسم کی بھی نرمی کی توقع مت رکھنا اور رہی بات "
تائی سے بات کرنے کی تو آئندہ ان کے ساتھ اس لہجے میں بات کی تو میں تمہاری زبان کاٹ کر
"تمہارے ہاتھ میں تھما دوں گا۔

وہ کرختگی سے بولتے لیزا کے دل میں غصے کا ابال مزید بڑھا گیا۔اس نے چونک کر دوبارہ نگاہوں کا
زاویہ رابعہ کی جانب موڑا جو ابھی بھی غائب دماغی کی کیفیت میں گھڑی تھی۔ان کیلیے یقین کرنا
مشکل مرحلہ ثابت ہو رہا تھا۔

"کیا چاہتی ہو تم لیزا۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔ابان نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جو اب صوفے کا سہارہ لیتے اس پہ
بیٹھ رہی تھی۔پہلے ہی ان کی طبیعت خراب رہتی تھی اور ایسی باتوں سے ان کے دل کی دھڑکن
معمول سے ہٹ کر چلنے لگتی تھی۔

میں جو چاہتی ہوں وہ آپ کو بتا چکی ہوں ماما اور مجھے کسی بھی حال میں اس کے گھر جانا ہے تو جانا"
"ہے۔

وہ ضدی لب و لہجے میں بولی۔ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور آنکھوں کے راستے
رابعہ کو تسلی دی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"جب میں نے ایک بار یہ بات بول دی ہے کہ تم نہیں جا رہی تو مطلب تم نہیں جا رہی۔ ویسے بھی تمہاری دوست کی بہن کی ڈھولکی ہے نا تو تمہارا وہاں کیا کام۔ ہمارے گھر کی عورتیں رات گئے یوں دوستوں کے گھر نہیں جاتی۔"

وہ اٹل لہجے میں بولا۔ لیزا نے سرخ چہرے سمیت سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"آپ سب کیلیے میں بلکل بھی اہمیت نہیں رکھتی۔ آپ کو جب دیکھو ابان ابان آپی کو جب دیکھو ان کے لبوں پہ ابان ابان لیزا تو جیسے کسی کو یاد ہی نہیں ہے۔ نہیں پسند مجھے آپ سب۔ ہمیشہ میری خواہشات کا ہی کیوں قتل کرنے پہنچ جاتے ہیں آپ سب۔ بس ایک بلی کا بکرا ملا ہوا ہے جس کا جب جی چاہا اس کی بلی چڑھا دی۔"

وہ انتہائی بدتمیزی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ رابعہ کا چہرہ اس کی باتوں پہ پھیکا پڑنے لگا اور یہی ابان کا ضبط چھنا کے سے چکنا چور ہوا اور اس کا مضبوط ہاتھ لیزا کے نرم و نازک گال پہ اپنا نشان چھوڑ گیا۔ وہ جس کی زبان انگارے اگل رہی تھی وہ لڑکھڑا کر اپنی جگہ سے دو تین قدم پیچھے ہٹی تھی۔ اس نے گال پہ ہاتھ جماتے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جو خون آشام نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"میری نظروں کے سامنے سے دور ہو جاؤ ابھی اور اسی وقت اور آس پاس کہی بھی بھٹکتی ہوئی دکھائی نا دینا مجھے۔ جب اپنی ماں کی قربانیاں یاد آ جائیں اس وقت خوشی خوشی واپس لوٹ سکتی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے سفاکی سے بولا۔لیزا نے بھیگی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا اور ہنوز گال پہ ہاتھ جماتے بھاگنے والے انداز میں کمرے سے نکلی تھی۔اس کے جاتے ہی ابان نے اپنے ہاتھ کا مکا بناتے بے بسی سے دیوار پہ کھینچ کر مارا تھا۔رابعہ پہ نگاہ پڑتے ہی وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا اور دوزانوں ان کے نزدیک بیٹھا تھا۔

"تائی جان حوصلہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔وہ عمر کے جس دورا ہے سے گزر رہی ہے اس میں آج کل کی لڑکیاں اپنے گھر والوں سے کہی نا کہی بدگمان ہو جاتی ہیں۔اس میں لیزا کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے نا جانے کیوں ان کا دل لیزا کی جانب سے صاف کرنا چاہتا تھا۔ابھی اسی پہ ہاتھ اٹھا کر اگلے ہی پل وہ اس کی طرفداری بھی کر رہا تھا۔رابعہ رونا بھولتے اسے دیکھ کر رہ گئی جواب کسی کو فون ملاتے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔رابعہ نے نا سمجھی سے ایک تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی تھی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے پہلی فرصت میں نشاط کو کال ملائی اور روتے روتے تمام صورتحال سے اسے آگاہ کیا تھا۔جانتی تھی کہ اس کے رونے پہ وہ پگھل جائے گی اور اس کی توقع کے عین مطابق اگلے ہی لمحے وہ پگھل بھی گئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تم پریشان مت ہو میں ابان کو کال کرتی ہوں وہ ڈراپ کر آئے گا مگر لیزا زیادہ دیر کیلیے نہیں۔ میں اجازت تمہیں اسی شرط پہ دے رہی ہوں کیونکہ مجھے میرے بچے پہ پورا بھروسہ ہے۔ یو ہیو ٹو بی کیئر فل۔"

وہ نرم لہجے میں بولی۔ ایک لمحے کیلیے لیزا کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا۔ کیا وہ اتنی محبت کرنے والی بہن کو دھوکا دے سکتی تھی مگر اگلے ہی لمحے اس ابان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے گھومتے ہی اس کا دل سرعت سے بدگمان ہوا تبھی لب بھینچ گئی۔

"جی آپی۔"

وہ ہولے سے بولی۔ ابھی ویسے بھی اسے بس اجازت درکار تھی جو اسے مل چکی تھی۔ کال کٹتے ہی اس نے تیزی سے شہروز کے نمبر پہ میسج بھیجا تھا۔ اس کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ انگلیاں چٹخاتے اپنی جگہ سے اٹھی اور وارڈروب سے ایک سادہ سا فراک نکالتے ان سب کو دکھانے کی خاطر ڈھولکی کے حساب سے تیار ہو کر بالوں کی فرینچ بنائی تھی۔ وہ گلابی فراک اس کے نازک سے سراپے پہ خوب جچ رہی تھی۔ تیاری سے فراغت حاصل کرتے ہی اس نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا اور کلچ ہاتھ میں تھامتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

"مگر نشاط تم ایسے کیسے اجازت دے سکتی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ عین اس کی پشت پہ جا کر کھڑی ہو گئی جو غصے میں ابھی بھی نشاط سے بحث کر رہا تھا۔رابعہ کو وہ اپنی تیاری دکھا چکی تھی۔انہوں نے اسے ایک نظر دیکھ کر نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔لیزا نے ناراض نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا کیونکہ اس کے مطابق غلطی انہی کی تھی۔وہ کبھی بھی ابان کے آگے اس کی طرفداری نہیں کرتی تھی اور یہی بات اس کی انا کو ٹھیس پہنچاتی تھی جیسے آج پہنچائی تھی۔

"اوکے فائن مگر زیادہ سے زیادہ ڈھیر گھنٹہ۔"

اس نے آخر میں تحکم بھرے لہجے میں بولتے کال کاٹ دی۔اس کی بات پہ لیزا ابلبلا کر رہ گئی۔فون جیب میں رکھتے وہ جوں ہی پیچھے مڑا سامنے پوری تیاری کے ساتھ کھڑی لیزا کو دیکھ نا چاہتے ہوئے بھی وہ نگاہیں چڑا گیا۔کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کی تیاری کو جی بھر کر دیکھتا مگر اس لمحے اس کا دل ناجانے کیوں اسے بھیجنے کو ہی آمادہ نہیں تھا۔

"چلو۔"

وہ کھردرے لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے خارجی دروازے کو عبور کرتے ہی اس نے حلق تر کرتے ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑائی۔اس کا دل بے تحاشہ لرز رہا تھا یہی سوچ کر کہ اب وہ اس گھر میں واپس آئے گی تو اس کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی۔قدموں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ایم سوری آپی ایم سوری ماما مگر یہ سب میں صرف ایک شخص کی نفرت میں مجبور ہو کر کر رہی"

"ہوں۔

وہ آنسوؤں کو بمشکل اندر اتارتے دل ہی دل میں نشاط اور رابعہ سے مخاطب ہوئی اور جی کڑا کر قدموں کی لڑکھڑاہٹ پہ قابو پاتے گھر کی دہلیز عبور کر گئی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی کلچ کے گرد اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی مگر اس کا دل مسلسل کانپ رہا تھا۔ شہروز کے میسجز مسلسل آ رہے تھے مگر اس کا ذہن صرف آنے والے لمحات کی بابت سوچتے خوف سے لرز رہا تھا۔ چند ساعتوں بعد گاڑی ایک بنگلے کے حدود میں داخل ہوتے ہی ایک جانب اٹھی تو ابان نے نا چاہتے ہوئے بھی پورے بنگلو کا جائزہ لیا تھا۔

ڈھیر گھنٹے بعد میں یہی سے تمہیں پک کروں گا۔ وقت پہ باہر آ جانا انتظار کرنے سے مجھے سخت "

"نفرت ہے۔

وہ بنا اس کی جانب دیکھے گاڑی کا گئیر بدلتے ہوئے سرد مہری سے گویا ہوا۔ لیزا نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب گاڑی کا یوٹرن لے رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے ابان نے ایک سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی جو نا جانے کیوں لیزا کو اندر تک ہلا کر رہ گئی۔ اس نے گاڑی کا رخ مورتے ہی ایک جھٹکے سے گاڑی کی رفتار بڑھائی اور گاڑی لیزا کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔ اس کے منظر سے ہٹتے

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہی اس نے شہروز کو عجلت میں میسج کیا تو اگلے ہی لمحے ایک سفید رنگ کی گاڑی اس کے عین نزدیک آکر رکی تھی۔

"جلدی سے بیٹھو زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔اس سے پہلے کہ کوئی دیکھ لے۔"

وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے بے چینی سے گویا ہوا۔لیزا نے رکتی سانسوں کے درمیان اس کی جانب دیکھا اور حلق تر کیا۔

"شہروز مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ہم ابھی بھی اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔مجھے کوئی دقت نہیں ہے۔"

وہ روہانسے لب و لہجے میں بولی۔

"تو کیا تم مجھے چھوڑ دوں گی۔کیا تمہارے لئے میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔"

اس نے ایموشنل بلیک میلنگ سے کام لینا چاہا۔لیزا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا گولے سے نفی میں سر ہلایا۔

تمہاری پرواہ ہے مگر میں اپنے گھر والوں کی عزت داؤ پہ نہیں لگا سکتی۔میں نہیں کر پاؤں گی یہ"

"شہروز۔نہیں کر پاؤں گی۔میں ابھی ابان بھائی کو بلاتی ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اذیت سے بولتے دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ ابان کو فون ملاتی کسی نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے فون چھینا تھا۔ لیزا نے گھبرا کر چہرہ اوپر اٹھایا تو شہروز اس کے سر پہ کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔ اس کے تاثرات دیکھ لیزا کا چہرہ فق ہو گیا۔

"کیوں انہیں پریشان کرنا۔ تمہیں گھر لوٹنا ہے نا بیٹھو میں چھوڑ دوں۔ میں نے پہلے بھی تمہارے ساتھ کبھی کسی قسم کی زبردستی نہیں کی تو اب بھی نہیں کروں گا۔ مجھے تمہارا بہت خیال ہے لیزا۔ اگر ہماری قسمت میں ملنا لکھا ہوا تو ہم ضرور ملیں گے نہیں تو اگلے جہاں میں سہی۔"

وہ ویران لہجے میں بولتے خالی خالی انداز میں مسکرا دیا۔ لیزا نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کا انتخاب بھلا غلط کیسے ہو سکتا تھا۔ اس کی باتیں ہی اس قدر اچھی ہوتی تھی کہ وہ ایک لمحے میں اگلے انسان کو گرویدہ بنا لیتا تھا۔

"ہاں تم مجھے گھر چھوڑ دو ہماری محبت سچی ہے شہروز ہم ضرور ملیں گے۔ وہ ذات محبت کرنے والوں کو رسواں نہیں ہونے دیتی۔ میں گھر جا کر سب سے اپنے برے رویے کی معافی مانگ لوں گی سب کو ناراض کر کے نکلی ہو۔"

وہ روتے روتے مسکرائی اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اندر بیٹھ گئی۔ اب اسے بس گھر لوٹنے کی جلدی تھی۔ اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ وہ شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک

All Rights Reserved By Novels Lounge

رقصاں تھی۔اس نے سرعت سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے چپکے سے گاڑی کو لاک کیا اور ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی جو گھر پہنچنے کی جلدی میں اتاولی ہوتی جارہی تھی مگر شہروز کا دماغ تو اس وقت کچھ اور ہی بننے میں محو تھا۔اس نے ہوس بھری نگاہیں اپنے پہلو میں بیٹھی لیزا کے معصوم چہرے پہ جمادی۔

****

گاڑی مسلسل انجان راستوں پہ دوڑ رہی تھی۔لیزا نے گھبرا کر ونڈ سکرین سے باہر جھانکا تو دونوں اطراف میں اندھیروں کا راج تھا۔اس کا دل ایک انجانے سے خوف سے بھر گیا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے شہروز کی جانب دیکھا جو مسلسل فون پہ کسی سے محو گفتگو تھا۔اس نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا اور بے ساختہ اپنی انگلیاں چٹخائی کیونکہ یہ راستہ تو بلکل بھی گھر کی جانب نہیں جارہا تھا۔

"شہروز۔"

اس نے بے قراری سے اسے پکارا۔اس نے چونک کر لیزا کی جانب دیکھا اور گاڑی ایک جھٹکے سے روکی تھی کیونکہ لیزا کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ رہا تھا۔

"کیا ہوا بے بی ڈول۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ناسمجھی سے گویا ہوا۔چہرے پہ مصنوعی فکر کی پرچھائیاں تھی۔اس کے طرز مخاطب پہ لیزا کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات ابھرے۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی اتنی بار منع کیا ہے کہ مجھے ایسے واہیات ناموں سے مت بلایا کرو۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔شہروز اس کے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھ سرعت سے پگھلا تھا۔

"یہ ہم کہاں جارہے ہیں یہ میرے گھر کا راستہ تو نہیں ہے۔"

وہ چہرے پر ناقابل فہم تاثرات سے جائے گویا ہوئی دل ابھی بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا کسی انہونی کے خوف سے مگر وہ پھر بھی مضبوطی سے اس سے مخاطب تھی تاکہ وہ اس کے ڈر کو اپنی طاقت سمجھ کر کچھ غلط نا سوچ بیٹھیں۔

پریشان کیوں ہو رہی ہو تمہیں بہت جلد میں تمہارے گھر پہنچادوں گا تمہارے اصل ٹھکانے"

"پر۔شارٹ کٹ ہے یہ۔

وہ شاطرانہ مسکراہٹ سمیت گویا ہوا۔لیزا کے پور پور میں خوف سرائیت کرتا چلا گیا۔اس نے سہمی ہرنی کی مانند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر گاڑی سٹارت کر چکا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مجھے شارٹ کٹ سے نہیں جانا تم پلیز سیدھے راستے سے مجھے گھر ڈراپ کرو۔رات کافی ہو گئی" ہے۔ابان بھائی اس سے پہلے کہ مجھے لینے پہنچ جائیں اور انہیں مجھ پہ کسی قسم کا شک ہو۔میں نہیں چاہتی کہ اس بابت کچھ بھی ان کے علم میں آئے۔"

وہ انگلیوں کو آپس میں الجھاتے ہوئے ملتجیانہ لب و لہجے میں بولی۔شہروز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور دھیما سا مسکرایا۔اس کی مسکراہٹ اس وقت لیزا کو زہر سے بھی بری محسوس ہوئی تھی۔

اچھا یار بس تھوڑی دیر کی بات ہے مجھے دراصل اپنی کزن کے گھر جانا ہے کچھ لینا ہے راستے میں تھا" تو سوچا یہیں سے پک کر لوں تم پانچ منٹ تو اب میرے ساتھ اندر چل ہی سکتی ہو۔آخر کو محبت کی ہے تم نے میرے سے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر سہلاتے نہایت سنجیدگی سے بولا۔لیزا کو اپنے وجود میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔اس کے لمس پہ آج نمرہ کا دل نہیں دھڑکا تھا بس ایک عجیب سا خوف اندر کہی انگڑائی لے کر بیدار ہوا تھا۔اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنی پیشانی مسلتے اس کی جانب دیکھا اور دروازے سے چپک کر بیٹھ گئی۔شہروز اس پہ ایک نظر ڈالتے خاموش ہو گیا۔چند ساعتوں بعد ہی ایک فلیٹ کے سامنے اس کی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔وہ اپنی جانب کا دروازہ کھولتے باہر نکلا اور اس کی جانب آتے باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تم جاؤ جو کام نپٹانا ہے نپٹا آؤ میں یہی تمہارا انتظار کرتی ہوں۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی۔ شہروز نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

میرے ساتھ اتر کر وہاں تک تو آ جاؤ اتنا تو اب تم کر ہی سکتی ہو ویسے بھی تمہاری حفاظت کا ذمہ "میرے سر ہے تمہیں صحیح سلامت گھر پہنچانے تک۔

اس کا لہجہ کچھ ایسا تھا کہ لیزا اس کی بات مانتے ہی بنی اور لڑکھڑاتے قدموں سمیت گاڑی سے باہر نکل آئی اور ایک نظر اطراف کا جائزہ لیا۔

"چلو بھی اب۔"

تم نے کہا تھا بس باہر کھڑی ہو جانا یہ سب نہیں کہا تھا۔ اسی لیے میں یہی ہوں تمہیں جو کام نپٹانا ہے" جلدی کرو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

وہ دانت پہ دانت جماتی اب کی بار اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی۔ اس کے ٹالنے کے انداز میں اب کی بار شہروز نے سختی سے اس کی کلائی تھامی اور قدم اندر کی جانب بڑھے تھے۔ لیزا نے تڑپ کر مزاحمت کرتے اس سے اپنی کلائی آزاد کروانی چاہی مگر اس کے چہرے پہ سرد تاثرات دیکھ اس کا سانس سینے میں ہی کہی اٹک گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میرا ہاتھ چھوڑو تم اب اپنی حد سے بڑھ رہے ہو۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولتی ایک جھٹکے سے اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروا گئی۔ویسے بھی اندر آتے ہی اس نے جان بوجھ کر اس کی کلائی پہ اپنی گرفت ہلکی کر دی تھی۔شہروز خود تو اندر کی جانب بڑھ گیا۔لیزا نے اپنے خشک پڑتے لبوں کو تر کرتے ایک طائرانہ نگاہ گھر میں دوڑائی تھی جہاں کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا تو پھر اس کی کونسی کزن یہاں رہائش پذیر تھی۔اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھک سے رہ گیا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔"

شہروز کے اچانک مخاطب کرنے پہ اس نے اپنی پیشانی کو انگلی سے دبایا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔

"خیر میں پوچھ رہا تھا کہ ابان نے تم سے میرے متعلق کچھ کہا تو نہیں نا۔"

وہ جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ناجانے اس سے کیا جاننا چاہ رہا تھا۔

"کک۔کچھ نہیں کہا انہوں نے وہ تو آپ کو جانتے بھی نہیں۔"

اس نے کپکپاتے لہجے میں بولتے اسے ٹالنا چاہا مگر جواب میں اس کے لبوں کی تراش پہ ابھرنے والی مسکراہٹ دیکھ لیزا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔اب وہ اس کی جانب ہی قدم بڑھا رہا تھا۔

"تمہاری کزن کہاں ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ الجھی الجھی سی بولی کیونکہ یہاں تو چاروں اطراف میں سناٹے کا راج تھا اور ایک فلیٹ میں تنہا لڑکا لڑکی سوچ کر ہی اس کے قدموں سے جان نکلنا شروع ہو گئی۔

"کزن کو چھوڑو تم بیٹھو تو سہی۔"

اس نے نرمی سے بولتے اس کے دونوں شانوں پہ ہاتھ جماتے صوفے کی جانب ہلکا سا دھکا دیا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنے سامنے کھڑے شہروز کو دیکھا جو اب اپنی جیب سے موبائل نکالتے کسی کو فون ملا رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔"

وہ اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولی۔ شہروز میں تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ب "طے بی گرل یہ بات گھر سے بھاگنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی کیوں کہ جو ایک بات گھر والوں کی عزت رول کر گھر سے بھاگ نکلتے ہیں ان کی عزت چاہ کر بھی دوبارہ ویسے برقرار نہیں ہو پاتی۔ تم نے اپنی ماں بہن کی عزت کو خاک میں ملا دیا ہے جان من۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولا اور شان سے سامنے رکھے صوفے پہ براجمان ہوتے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جی فاروقی صاحب کدھر ہیں آپ۔ جلدی سے آئیں میں انہیں ہاتھوں میں تھام کر اس کی مہک کو" اندر اتارنا چاہتا ہوں۔ بس کیا کریں پیسہ ہے ہی ایسی چیز۔"

وہ اب ہنستے ہوئے کسی سے بات کر رہا تھا اور لیزا اس کے کان تو سائیں سائیں کر رہے تھے۔

"جی جی آپ کی امانت تیار ہے اسے لے جائیں اور مجھے میری امانت سونپ جائیں۔"

دوسری جانب سے ناجانے وہ اس سے کیا بول رہے تھے کہ فضا میں اس کا بلند بانگ قہقہہ بلند ہوا۔

میرے مال کے بابت تو آپ کو کوئی شک وشبہ ہونا ہی نہیں چاہیے کیونکہ میں اتنے عرصے سے یہ" کام کر رہا ہوں اور بغیر ملاوٹ کے یہ کام کرتا ہوں۔ آپ ایک بار دیکھیں گے تو داد دیتے رہ جائیں گے۔"

اس نے خباثت سے بولتے ایسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا کہ ایک خوف کی لہر اس کے وجود میں سرائیت کرتے چلی گئی۔ اس کے وجود نے اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے وجود کو رسیوں میں جکڑ رہا ہوں وہ اپنے ہاتھوں پیروں کو حرکت دینے سے قاصر تھی۔ دوسری جانب وہ فون کاٹ کر میز پہ رکھتے اس کی جانب آیا اور صوفے پہ اس کے نزدیک بیٹھتے ہی صوفے پہ بازو پھیلایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لگتاہے صدمہ لگ گیاہے تمہیں اوہو کوئی مسئلہ نہیں لگنابنتا بھی ہے اب جس سے محبت کی جاتی ہے" اس پہ یقین اس سے زیادہ کیا جاتاہے مگر جب یقین ٹوٹتاہے تو ہمارا وجود بھی اسی یقین کے ساتھ کرچی کرچی ہو جاتاہے۔ خیر اب تم تو جارہی ہو فلائی کرکے مگر اس سے پہلے کہ ہمارے راستوں میں فاصلے آئیں کچھ باتیں میں تم پہ ابھی ہی واضح کردیتاہوں کہ میں وہ نہیں جو دکھتاہوں کیونکہ میں وہ ہوں جو کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ یہ پیار محبت عشق میرے جیسے انسان کیلیے نہیں بنی مجھے تو بس ایک ہی چیز سے پیار محبت اور عشق ہے اور وہ ہے پیسہ۔

وہ اس کی جانب جھکتے سرگوشی کی کیفیت میں بولا ساتھ ہی ہاتھ پہ ہاتھ مارتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

یہ تم سے محبت کا ناٹک پھر شادی میرا گھر باڑ ایسا کچھ نہیں ہے تمہیں تمہارے گھر سے بھگوا کر" تمہارے کردار کو میلا کرنا اور پھر تمہیں بیچ دینا یہی تو میرا کام ہے۔ ٹریپ کرنے میں میں ماہر ہوں میری جان۔ میرا بزنس ہی سمگلنگ کا ہے خوبصورت لڑکیوں کو سنہرے داموں میں ان کا سودا کردینا "ماہر ہوں میں اس کام میں۔

وہ ذہر خند لہجے میں بولا۔ لیزا کیلیے یہ انکشاف اس قدر گہرا اچانک اور جان لیوا تھا کہ وہ بلکل ٹھنڈی پڑ گئی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے موت اس کے انتہائی نزدیک کھڑی ہو۔ وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر

All Rights Reserved By Novels Lounge

زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔ وہ ہاتھ پیر کا استعمال کرنا چاہتی تھی مگر جسم مفلوج ہو چکا تھا۔ بس آنکھیں دیکھ اور کان سن رہے تھے۔

"مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ تم اپنی بہن کی عزت کو کبھی خراب نہیں ہونے دوں گی۔ تم اپنی ماں کی تربیت پر کوئی حرف نہیں آنے دوں گی۔ مگر اتنا اندازہ تھا کہ تم ابان کی باتوں سے ضرور اس کا اثر سے نکلنے کے لیے جدوجہد کروں گی کیونکہ اس گھر میں تمہیں سب سے زیادہ چڑ بھی تو اسی کی ذات سے ہے جو بالکل سچ بولتا ہے حق بات کرتا ہے پھر چاہے وہ تمہارے لئے لاکھ برا سہی اور ہم شروع سے یہی تو سنتے آئے ہیں کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے اور نگلنا تو انتہائی مشکل۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"بچارے مظلوم ابان اپنی جانب سے اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح میرے بارے میں اسے کچھ معلوم پڑ جائے اور تمہاری شادی میرے سے ہونے سے بچ جائے مگر افسوس ہاتھ ملتا رہ گیا وہ بھی۔ ہار گیا وہ کیونکہ جیت اس بار میرے حصے میں آئی ہے اینڈ یو نو واٹ آج تک جتنی بھی لڑکیاں میں نے آگے بجھوائی ہیں نا ان سب میں سے سب سے بیوقوف تم ہی ہو اور سب سے کم عمر بھی۔"

وہ شیطانیت سے بولتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ لیزا ساکت بیٹھی تھی۔ وہ قدم بقدم چلتے عین اس کے سامنے میز پہ بیٹھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"پہلے میرا ارادہ صرف تمہارا سودا کرنے کا تھا مگر اب سوچ رہا ہوں کہ کسی کم عمر لڑکی کو ہاتھوں سے جانے دوں۔ جو بات تم میں ہے وہ کسی اور میں کہا۔ اب میں تمہاری عزت کو پامال کر کے تمہارے کردار کی دھجیاں ادھیڑوں گا تاکہ تم کبھی کسی کو شکل تک نا دکھا سکو۔ نیت خراب ہو گئی ہے میری تم پہ۔"

وہ سفاکیت سے بولا۔ لیزا نے اپنے ڈوبتے دل کو سنبھالتے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا اور شدت سے اپنے مرنے کی دعا کی تھی۔ اس کا دل چلا چلا کر نشاط یا ابان کو پکار رہا تھا۔ اس انسان کو پکار رہا تھا جس کا نام لیتے ہوئے بھی اس کے وجود میں نفرت سی گھل جاتی تھی۔

"یا اللہ ایک بار صرف ایک بار ابان بھائی کو بھیج دے میری کسی نیکی کا صلہ بنا دے انہیں۔ میں آئندہ کبھی انہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی۔ یا اللہ پلیز یا جان لے لے یا انہیں بھیج دے مگر یہ نہیں۔"

وہ دل ہی دل میں خون کے آنسو روتے اس ذات سے مخاطب تھی۔ اس کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی۔ اسے آہستہ آہستہ اپنے وجود سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ تکلیف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ شہروز نے مزے سے ہنستے اسکی جانب دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے تم اپنی جان کی حفاظت مجھ سے کر لو گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اسے شہروز کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دی حالانکہ وہ اس کے انتہائی قریب تھا۔اسے اپنی روح قبض ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔سماعتوں میں نشاط ابان رابعہ کس کس کی باتیں گردش کر رہی تھی۔دل میں ٹیسیں اٹھ رہی تھی معاً دروازے پہ زوردار قسم کی دستک ہوئی۔شہروز نے بدمزہ ہوتے اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر دروازے کی جانب۔

"اتنی بار بولا ہے کہ مجھے فون کر کے اندر آیا کر مگر نہیں یہ فاروقی سنے بھی تو پھر نا۔نہ جانے اتنی جلدی کیسے ٹپک پڑا سارا مزا ہی خراب کر دیا ہے۔"

وہ جھنجھلاتا ہوا دروازے کی جانب بڑھا۔لیزا کی آنکھیں بلکل بند تھی جیسے موت بلکل دہانے پہ کھڑی ہو۔لب تیزی سے حرکت کرتے اللہ سے مدد کیلیے دعا گو تھے۔نا جانے اچانک سے کیا ہوا تھا باہر سے آنے والی فائرنگ کی اور بھاگتے قدموں کی آواز پہ ایکدم سے تیز شور اٹھا۔اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔

"آپی۔"

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

"لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اپنے نزدیک سے آنے والی آواز اسے اپنا وہم محسوس ہوئی۔کیا یہ سچ تھا یا پھر اس کی سماعتوں کا دھوکا۔اس نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش نہیں کی تھی۔آواز ایک بار پھر سے آئی تھی ساتھ ہی اپنے چہرے پہ کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر بند کی اور ساتھ ہی دوبار یہ حرکت دوبارہ دہرائی تھی مگر نا سامنے کھڑا شخص بدلا تھا نا اس کا وہی تفکر بھرا انداز۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔کیا معجزے ایسے ہی ہو جایا کرتے تھے۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔ابان نے اس کے چہرے کا جائزہ لیا جہاں ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔اس نے نرمی سے اس کا شانہ ہلایا تو وہ سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے سینے سے لگتے چیخ اٹھی تھی۔

"لیزا ہوش کرو۔"

اس کی حالت کے پیش نظر ابان نے نرمی سے اس کے گرد حصار قائم کیا اور ہولے سے اس کا سر سہلایا تھا۔اس کی چیخیں آہوں اور سسکیوں میں بدل گئی۔وہ اپنے بال ہاتھ پاؤں منہ نوچ رہی تھی یہاں تک کہ ابان کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔نا جانے کتنی دیر وہ یونہی اسے ساتھ لگائے کھڑا رہا تھا اور لیزا کی چیخ و پکار اس کے سینے میں ہی کہی دب گئی۔اپنے دوست کو اپنے نزدیک آتا دیکھ اس نے خود ہی لیزا کو خود سے دور کیا اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیے اسے۔ کیس تواب میں کروں گا اس پہ اور ایسا کروں گا کہ موت سے" پناہ مانگ اٹھے گا یہ شخص۔

وہ کرخت لہجے میں بولا تو وہ تیز قدموں سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی ابان نے سر کو بالوں کو مٹھی میں بھینچتے اپنے اندر اٹھتے ابال کو کم کرنا چاہا اور واپس اپنا چہرہ اس کی جانب موڑا جو چہرہ جھکائے نڈھال سی کھڑی تھی۔

"سب ٹھیک ہے اب آؤ۔"

وہ سنجیدگی سے بولتے آگے کی جانب بڑھا تو لیزا نے بھاگنے والے انداز میں اس کے نزدیک آتے اس کی شرٹ کو سختی سے مٹھی مین بھینچ لی۔ ابان کے اٹھتے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔ اس نے چونک کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں وہ ڈری سہمی کھڑی تھی۔ ابان نے سختی سے ان کا ہاتھ تھامتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ وہ جوں ہی گاڑی کے نزدیک آئے پولیس کی گاڑی وہی کھڑی تھی اور شہروز پولیس کے نرغے میں بیٹھا تھا۔

اب کی بار یہ کسی بیل کسی فراڈ کسی بھی چیز کی بدولت باہر نکلا تو اس کے ساتھ ساتھ تم سب پہ بھی" کیس کرتے زندگی بھر کیلیے جیل میں بند کروا دوں گا۔ ان جیسے لوگ ہی معاشرے کا ناسور ہوتے ہیں "جو عورتوں کی عزتوں سے کھلوار کرتے ہوئے ذرا بھی خوف محسوس نہیں کرتے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اشتعال بھرے لہجے میں غرایا۔آنکھیں لہو چھلکا رہی تھی۔لیزا نے مزید سختی سے اسے تھام لیا۔اس کے بعد وہ خاموشی سے اسے گاڑی کی اگلی سیٹ میں بٹھاتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا اور خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔وہ کچھ بھی نہیں بول رہا تھا۔لیزا نے بے چینی سے دو تین بار اس کی جانب دیکھا وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے بولے ڈانٹے چاہے تو ہاتھ بھی اٹھالے۔ناجانے وہ کیسے اس تک پہنچا تھا کیا ہوا تھا کیا نہیں اس کا ذہن کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا مگر فالوقت وہ ابان کا چاہتی تھی وہ کچھ بھی کہے جیسے بھی کہے مگر اپنہ چپی ضرور توڑے۔وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے معا گاڑی کی فضا میں ابان کے موبائل کی چنگھارتی ہوئی آواز گونجی تھی۔ان دونوں نے بیک وقت چونک کر موبائل کی جانب دیکھا جس پہ نشاط کالنگ جگمگا رہا تھا۔لیزا نے سہم کر اس کی جانب دیکھا۔ابان نے فوراً سے پہلے فون اٹھاتے کان سے لگایا تھا۔دوسری جانب سے ناجانے اسے کیا کہا گیا کہ وہ کھل کر ہنس دیا تھا۔

"اوکے میں پانچ منٹ میں پہنچتا ہوں۔"

اس نے سنجیدگی سے بولتے کال کاٹ دی۔لیزا کو اب ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اب کوئی بات کرے گا مگر وہ ہنوز لبوں پہ قفل لگائے بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا۔تقریباً پانچ سے سات منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی ایک شوروم کے باہر رکی تھی۔کچھ ہی دیر میں دروازہ کھلا اور نشاط اندر آکر بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

آئی ایم رئیلی سوری میں نے تمہیں پریشان۔ارے لیزا تم ابان تم لے کر آئے کیا اسے کیا ارادے"

"ہیں میاں۔

وہ جو بے دھیانی میں اپنا کوٹ اتار رہی تھی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی لیزا کو دیکھ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔لیزا نے اس کی بات پہ حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ اپنے دوست کی بہن کی ڈھولکی پہ گئی تھی تمہیں بتایا تو تھا اس نے۔"

وہ گاڑی کا گئیر بدلتے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔لیزا خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

"لیزا کیا ہوا ٹھیک ہو نا۔"

نشاط نے اس کی خاموشی محسوس کرتے محبت سے اسے مخاطب کیا تو اس کے حلق میں آنسو کا گولہ سا اٹکا۔اس کا شدت سے جی چاہا کہ اس کے سینے سے لگتے سارے آنسو بہا دے۔

"تھکاوٹ ہو گئی ہو گی اسے۔ویسے بھی ایسی تقریبات انسان کو تھکا دیتی ہیں۔"

ایک بار پھر سے جواب لیزا کی بجائے ابان کی جانب سے آیا تو نشاط نے تیکھے چتونوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہیں مطلب کیا میں لیزا سے سوال کر رہی ہوں جواب تم دے رہے ہو۔اس کی زبان کاٹ کر اپنے " پاس تو نہیں رکھ لی تم نے اور آج یہ اتنا سلو کا کس چیز کا ہوا ہے تم دونوں نے درمیان ضرور دال میں "کچھ کالا ہے۔تم دونوں کا یہ انداز ہضم نہیں ہو رہا مجھے۔

وہ مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ابان نے مسکراہٹ دباتے اس کی جانب دیکھا اور خود کو ہشاش بشاش ظاہر کیا تھا۔

"آپی وہ۔"

بھیگے لہجے میں بولتی اس سے پہلے کوئی بات چھیڑتی ابان نے سرعت سے اس کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھا تو لیزا کی زبان کو وہی بریک لگی تھی۔

"تمہارے کام کا کیا بنا نشاط۔"

ابان نے باتوں کا رخ بدلتے اس کی جانب دیکھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ لیزا کے متعلق کسی بھی بات کا ذکر اس کے سامنے ہوتا اور اسے تکلیف پہنچانے کا سبب بنتا۔نشاط کے لبوں پہ دبی دبی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

جو کام کل کرنے کا ارادہ تھا وہ آج ہی ہو چکا ہے۔دھماکہ ہونے والا ہے گھر جا کر۔جسٹ ویٹ اینڈ " "واچ۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولی ساتھ ہی ذہن کے دریچوں میں کچھ دیر پہلے کا منظر لہرایا تھا تو لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھر آئی ابان اس کی بات پہ حیرت سے ایک نظر اسے دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔لیزا نے ان کی باتوں پہ بلکل بھی کان نہیں دھڑے تھے ویسے بھی اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں بلکل مفلوج ہو چکی تھی۔اسے فلحال کسی سے بھی کچھ لینا دینا نہیں تھا اور ابھی تک تو نشاط نے اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا ورنہ وہ لمحے میں پہچان جاتی کہ وہ روئی ہے۔

گھر کے پورچ میں گاڑی روکتے ہی سب سے پہلے نشاط باہر نکلی تھی۔

"تم دونوں ایسا کرو اندر جاؤ میں تحفہ لے کر اندر آتی ہوں۔"

وہ اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔

ابان نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا اور اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا تھا۔

"اندر جا کر کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اندر جاتے ہوئے لیزا نے اس کی سخت آواز سنی تو سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرے خیال میں عزت تو تم داؤ پہ لگا چکی ہوں کسی کی جان نہیں لینا چاہو گی۔"

اس کے کھردرے لہجے پہ لیزا کا وجود سرد پڑ گیا۔اس نے فق پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جواب اسے اندر چلنے کا اشارہ کر رہا تھا۔لیزا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے تعاقب میں اندر کی جانب بڑھی تھی۔دل میں ڈھیروں وسوسے جنم لے رہے تھے۔

****

"خدا خیر میں ڈر گئی تھی کہ نا جانے کہاں چلے گئے کیونکہ جانے کی بات تو گھنٹے کی تھی نا۔"

رابعہ لیزا کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے بولی تو اس نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ابان نے بمشکل مسکرا کر انہیں تسلی دی اور اپنا رخ کامران کی جانب کیا جن کے چہرے پہ بے پناہ اضطراب پھیلا ہوا تھا۔

"کیا ہوا آپ کیوں اتنے بے چین ہیں۔"

ابان نے سوالیہ نگاہیں ان کی جانب مرکوز کی تو کامران نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ان کے ہاتھوں سے پراپرٹی چھن جانے کا ایک بڑی وجہ تھی۔

"یہ نشاط کے گھر لوٹنے کا بھی کوئی وقت ہے یا نہیں لڑکی ذات ہو کر اتنی اتنی راتوں تک باہر رہنا یہ اس گھر کے قوانین نہیں ہیں۔ضرور یہ لڑکی کوئی تماشہ کروائے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سختی سے گویا ہوئے۔ابان نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھااور سر جھٹک گیا کیونکہ ان سے کوئی بات کرنا اپنا سر دیوار سے مارنے کے مترادف تھا۔معاً گھر کے دروازے کی بیل بجی تھی۔انہوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ابان کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اصل تماشہ اب ہونے والا ہے۔لیزا کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں جمائے ساکت کھڑی تھی۔ابان کی نگاہ بلاارادہ طور پہ اس کی جانب اٹھی تو اس نے رابعہ کی جانب دیکھا تھا۔

"تائی اس کی طبیعت کچھ خراب ہے آپ اسے کمرے میں لے جائیں۔"

اس نے اسے منظر سے ہٹانا چاہا ویسے بھی وہ کونسا کسی چیز میں دلچسپی رکھتی تھی تبھی اسے اندر بھیجنے کی تاکید کی تھی۔

نہیں بھابھی آپ اندر نہیں جائیں گی ذرا آج آپ کے سامنے ہی اپ کی بیٹی کی حرکتوں کا پول کھولتا"

"ہوں میں۔

کامران درشت لہجے میں باور کراتے باہر کی جانب بڑھے تو رابعہ نے تڑپ کر ابان کی جانب دیکھا جس کی پیشانی پہ سلوٹوں کا جال بچھا تھا۔کامران لمبے لمبے ڈگ بھرتے دروازے کے نزدیک پہنچے اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا مگر اپنی آنکھوں کے عین سامنے کھڑی نشاط کے ساتھ کسی انجان لڑکے کو دیکھ ان کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکلنے لگی۔انہوں نے ناسمجھی سے سرتاپا اس کا جائزہ لیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تم اتنی رات گئے کسی انجان لڑکے کے ساتھ۔ کون ہے یہ لڑکا اور تم اس کی باہوں میں باہیں ڈالے کیوں کھڑی ہو۔"

انہوں نے مسلسل بجتی بیل کی بدولت اشتعال کے عالم میں جوں ہی داخلی دروازہ وا کیا دروازے پہ ایستادہ نشاط کے ساتھ موجود لڑکے کو دیکھ گرج کر بولے جو اس کے شانے پہ ہاتھ ٹکائے مزے سے کھڑی چیونگم چبا رہی تھی جبکہ اس کے مقابلے میں وہ لڑکا خاموشی سے چہرہ جھکائے مظلومیت کی تصویر معلوم ہو رہا تھا مگر اندر سے وہ ہی جانتا تھا کہ خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے کیسے کھڑا ہے۔ ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"یہ میرے مزاجی خدا ہیں چچا جان۔ سر کے تاج ہیں دل کی سلطنت کے حکمران ہے ہاتھوں کی لکیروں میں براجمان ہیں مختصر یہ نشاط عالم کی جان ہیں۔"

وہ اس لڑکے کے شانے پہ چہرہ چھپاتے مصنوعی شرماتے ہوئے بولی۔ اس کی حرکت پہ لڑکے کا چہرہ خفت سے لال پڑ گیا جواب ذور ذور سے اس کے گالوں کو کھینچ رہی تھی۔ عالم نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر وہ سرے سے ہی اسے نظر انداز کر گئی اب کامران کو زچ بھی تو کرنا تھا۔

"تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے نشاط کیا فضول بکواس کر رہی ہو۔ کونسا شوہر کہاں کا شوہر۔ کونسا چاند چڑھا آئی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

رابعہ کامران کے چہرے پہ چھائی سرخی دیکھتے سرعت سے اس کی جانب بڑھی اور اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے غصے سے بولی۔نشاط نے پر سکون انداز میں ان کی جانب دیکھا اور ان کے گرد نرمی سے بازو حمائل کیا تھا۔

"اف اوماں جانتی ہوں اس گھر میں ویسے بھی کوئی عزت نہیں ہے حالانکہ ان لوگوں کا پیٹ ہماری بدولت ہی بھرتا آرہا ہے مگر کم از کم میرے شرمیلے لال ٹماٹر جیسے شوہر کو تو عزت دیں آفٹر آل ہی از مائی سر کا تاج۔ایک مزے کی بات بتاؤں اتنا تو آفس کی کسی فائل پہ سائن کر کے مزا نہیں آتا جتنا کچھ دیر قبل اس نکاح نامے پہ کر کے مزہ دو بالا ہو گیا ہے۔"

وہ محبت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے مزے سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولی تو عالم کو زبردست قسم کا اچھو لگا البتہ اس کی بے باکی پہ سب کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی جواب بے نیازی سے اپنے کھلے بالوں کو ہاتھوں سے سنوار رہی تھی۔عالم کے ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔سونے پہ سہاگہ نشاط کی بے ہودہ گفتگو اس کے غیض میں مزید اضافے کا سبب بن رہی تھی۔

"تم ابھی کے ابھی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔ہم نہیں جانتے تمہیں نا ہی ہمارا تمہارے سے کوئی لینا دینا ہے۔یہ نکاح ہماری رضامندی سے نہیں ہوا اور تم لڑکے اس کا نکاح اپنے چچا زاد سے ہونے والا تھا

All Rights Reserved By Novels Lounge

میرے بیٹے سے تمہارے ساتھ اس نے فقط ڈرامہ رچایا ہے۔بول کیوں نہیں رہے تم جواب میں
"کچھ۔کیا منہ میں سپاری رکھی ہوئی ہے۔

کامران کو اس پہ غراتے دیکھ وہ ماتھے پہ شکنیں سجائے لاپرواہی سے اس کے عین سامنے آئی
تھی۔ہیل کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز کشادہ لاؤنج میں گونجتے سب کی توجہ اس کی جانب مبذول
کرا گئی اس کی پشت پہ موجود وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔کامران کی چچازاد سے شادی کی بات اس کے
دماغ میں فٹ ہو کر رہ گئی۔مطلب اس نے اس سے جان چھڑوانے کی خاطر زبردستی یہ نکاح کیا
تھا۔بدگمانی نے دل ہی دل میں زور و شور سے سر اٹھایا تھا۔

اے ٹھگز اوہ سوری چیچز ڈونٹ انڈر ایسٹیمیٹ دی پاور آف مائی شوہر۔دراصل معصوم سا شوہر ہے"
ذرا ذرا سی آہٹ پہ سہم جاتا ہے بہت ڈرتا ہے میرے سے دیکھ نہیں رہے اس کی شکل کیسے اتری ہوئی
ہے بیچارہ۔کوئی بات نہیں میں تمہیں ان جیسے فریبی انسان اوہ سوری فریبی دنیا کا سامنا کرنا سکھا دوں
گی اور ہاں وہ نا میں نے اسے دھمکی دی تھی کہ اگر تم نے وہاں جا کر ذرا سا بھی منہ کھولا تو میں اپنے
"نئے نویلے دلہے کا منہ توڑ دوں گی اسی لیے ڈر گیا سالا۔آئی میں بیچارہ۔

وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی دل میں اتر جانے والی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی جوا باً وہ ہنوز نگاہیں
جھکائے کھڑا رہا البتہ دل میں ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی کچھ دیر کی دلہن

All Rights Reserved By Novels Lounge

کو رفعہ دفعہ کرتے یہاں سے غائب ہو جائے کیونکہ وہ یہاں موجود ایک ایک فرد کی چبھتی نگاہیں خود پہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔ ابان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اس کے فیصلے کو سراہا بھی اس نے خوب تھا البتہ لیزا اور رابعہ ابھی بھی شاک کے عالم میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔ ان کو نشاط سے اس قسم کے کام کی توقع بلکل بھی نہیں تھی۔

اوکے ماں اب میں چلتی ہوں دراصل یہ تو ہماری ویڈنگ نائٹ کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا" چاہتے تھے مگر پھر مجھے اپنے پیارے چچا جان کو اٹیک بھی تو دینا تھا اوپس سوری خوشخبری بھی تو سنانی تھی امید ہے کہ یہ آپ کے گلے میں پھندا ہی ثابت ہوئی ہو گی۔ اب میں چلتی ہوں بائے بائے چچا "جان اینڈ سویٹ چاچی جو صرف کہنے کی حد تک ہی سویٹ ہیں۔ چلیں ہسبینڈ جی۔

وہ رابعہ کی پیشانی چومتے لیزا کی جانب آئی اور اس کے ساتھ بھی وہی عمل دہرایا تھا۔ وہ واپس عالم تک آئی اور اس کا ہاتھ سختی سے تھامتے چمکتی نگاہوں سمیت بولی ساتھ ہی ابان کو دیکھ کر اس نے بائیں آنکھ دبائی تھی۔ یہ حرکت کسی کی نگاہوں میں آئی ہو یا نا آئی ہو مگر عالم نے صاف محسوس کی تھی۔ شک کا ناگ بری طرح پھن پھیلائے کھڑا تھا۔ وہاں موجود سب نفوس ابھی بھی غشی کے عالم میں اس کی پشت کو تک رہی تھی جو اشاروں ہی اشاروں میں اسے کچھ بولتے دانت پیس رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ماں کسی فرصت کے لمحے میں سب بتاؤں گی مگر ایک بات یاد رکھیے گا میں آج جو بھی کر رہی ہوں یہ "سب بچانے کیلیے کر رہی ہوں ورنہ چچا جان ایک منٹ سے پہلے ہمیں سڑکوں کی زینت بنا دیتے۔"

وہ رابعہ کے سینے سے لگتی ان کے کان میں ہولے سے سرگوشی کرتے پیچھے ہٹی تھی۔ رابعہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی سی تھی۔ انہیں حیرت ہوئی تھی کہ یہ وہی نشاط ہے جو ابھی دو منٹ قبل ہی کامران کا مقابلہ کر رہی تھی مگر ان کا سہارہ پاتے ہی کیسے آنکھوں میں نمی سی اتر آئی تھی۔ وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے پیچھے ہٹی اور ایک ناگوار نگاہ کامران پہ ڈالی تھی۔

"کہا تھا میں نے اس بار نہیں۔ اس بار آپ کو آپ کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔ دیکھ لیں آج نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اب نا آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت ہے نا میری ماں بہن کی نا اس گھر کی نا اس آفس کی اور نا ہی اس آر فن ایج کی اگر اس گھر میں رہنا چاہتے ہیں تو ورنہ میں لمحہ نہیں لگاؤں گی آپ کے اور میرے مابین رشتہ بھلانے میں۔ نشاط ملک نام ہے میرا کسی نرمی کی توقع تق قطعی مت رکھیے گا۔ سب کچھ سوچوں کے برعکس کرتی ہوں ٹریلر تو دیکھ ہی چکے ہیں آپ۔ فلم دیکھنا چاہیں تو مجھ سے رابطہ کیجیے گا۔ فلم کی شروات آپ کو گھر سے نکالنے سے ہی ہو گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دھیمے لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ لہجے میں نفرت چھلک رہی تھی۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ معاً وہ مڑی اور واپس عالم تک پہنچتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ کامران نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچ لیا۔ وہ ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس کے وہاں سے جاتے ہی رابعہ گرنے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھی تھی۔ ابان بروقت انہیں نا تھامتا تو وہ ضرور زمین بوس ہو جاتی۔ تکلیف انہیں نشاط کے اس اچانک نکاح سے نہیں بلکہ اس مضبوط نشاط کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ہوئی تھی جسے روتا دیکھا انہیں ایک عرصہ ہی بیت گیا تھا۔

****

ملک ہاؤس سے باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے اس کے ذہن میں گزرے کل کی باتیں زور و شور سے گردش کر رہی تھی۔ اس کے ذہن پہ حال کا عکس دھندلا پڑنے لگا اور گزرے دن کا عکس پوری شان سے نمایاں ہو چکا تھا۔

"بھائی کیا ہوا آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔"

سمیر اور آریز سکول کالج جانے کیلیے بستر لگا رہے تھے جب اسے کسی گہری سوچ میں غلطاں دیکھ سمیر نے اسے مخاطب کیا۔ عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بھائی ہم آپ کو کہتے تھے نا کہ اپ شادی مت کریں ہمیں ڈر لگتا ہے کہ کچھ غلط نا ہو جائے مگر نہیں بھائی آپ شاری کر لیں کیونکہ گھر میں ایک عورت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ عورت سے ہی تو گھر گھر لگتا ہے۔ یہ کیا ہم چاروں مرد ہیں اب تو گھر کے کام کر کر کے ہاتھ بھی گھس گئے ہیں۔ ہم گھر کے کام کرنے کیلیے تھوڑی بنے ہیں بلکہ باہر جا کر کمانا چاہیے یہی تو ایک مرد کی خصوصیت ہے۔"

سمیر کی اس قدر گہری بات پہ اس نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ جانچا مگر وہ بے دھیانی میں جگ سے سٹیل کے گلاس میں پانی انڈیل رہا تھا۔ عالم سر جھٹکتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اور ویسے بھی اگر ہمیں بھابھی کچھ کہے گی بھی تو ہم اپ کے پاس ہی آئیں گے نا ان کی شکایت لے کر۔"

آریز کی مسکراتی آواز پہ وہ چاہ کر بھی نا مسکرا سکا۔ اس کا ذہن جو پہلے ہی الجھا ہوا تھا وہ مزید الجھ گیا۔ اس نے اپنی دکھتی پیشانی کو انگلی سے مسلا۔

"تم دونوں سو جاؤ اور کچھ بھی ایسا ویسا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ نیند پوری کر و اور صبح کالج سکول جاؤ میں کل ہی کسی ملازمہ کا بندوبست کرتا ہوں جو کم پیسوں میں لگ جائے۔"

وہ ان دونوں کے بال سہلاتے ہوئے تسلی دینے والے انداز میں بولا تو وہ دونوں ہی اثبات میں سر ہلا گئے۔ جو بھی تھا انہیں تو بس گھر کے ان کاموں سے چھٹکارہ ہی چاہیے تھا اور وہ گھر میں کسی عورت

All Rights Reserved By Novels Lounge

کے آجانے سے ہی ممکن تھا۔وہ ان دونوں پہ ایک نگاہ ڈالتے کمرے کی بتی گل کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔لاؤنج کی گھڑی پہ نگاہ پڑتے ہی اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ ابھی صرف ساڑھے آٹھ ہوئے تھے اور وہ اتنی جلدی سو گئے تھے۔

"پورے دن کی تھکاوٹ کے بعد نیند بھی تو بہت مزے کی آتی ہے۔"

وہ بڑبڑا کر رہ گیا اور ایک نظر دروازہ کھولتے باہر گلی میں جھانکا جہاں معمول کی طرح کی ہلچل تھی۔کچھ بچے ابھی بھی گلی میں کرکٹ کھیلنے میں محو تھے۔وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔کس قدر اچھی بے خبری والی زندگی تھی ان کی بھی۔اسے بھی اسی زندگی کی تمنا ہونے لگی جب کسی قسم کی پریشانی الجھن کچھ بھی اس کی زندگی کا حصہ نہیں تھی۔انہی سب سوچوں میں گم اس کی نگاہ اپنی جانب آتی ہوا کی جانب اٹھی تو اس کے ماتھے پہ لکیریں نمودار ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ ان کی باتوں سے بچنے کی خاطر دروازہ بند کرتا وہ اس تک پہنچ چکی تھی۔

آئے ہائے میاں ہن اے دن آ گئے نے کہ تو مینوں ویکھ کر بوا ہی مار دے۔چل ہٹ پرے ہو"

"مینوں تیرے ابے کولوں گل کرنی اے۔

وہ زیرک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے تلملا کر بولی۔اس کی حرکت ان کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

دیکھیں اگر آپ اس رشتے کے بابت بات کرنے آئی ہیں تو ہمیں یہ رشتہ نہیں منظور اب آپ "جاسکتی ہیں۔"

وہ سرد لہجے میں گویا ہوا۔ بوا نے ناک منہ چڑھاتے اس کی جانب دیکھا۔

"چل ہٹ تینوں ایس معاملے دا کج وی نئ علم۔ مینوں تیرے ابے کولوای گل کرنی اے۔"

وہ اب کی بار غصے سے بولی۔ عالم نے ضبط سے ان کی جانب دیکھا اور اطراف میں حیرت سے خود کو ہی تکتے لوگوں کو دیکھ اس نے انہیں اندر آنے کی جگہ دی تھی۔ ماتھے کی رگیں غصے کی بدولت ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ بوا نے تفاخر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سید ھا ذیشان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ وہ جو کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے ان کی آمد پہ چونک کر سیدھے ہو کر بیٹھے۔

"ارے بوا آپ۔"

وہ کتاب ایک طرف رکھتے ہوئے بولے۔

"تم نے تو کچھ بتایا ہی نہیں میں خود ہی آگئی پھر سے۔"

وہ سنجیدگی سے بولی مگر ان کے لہجے پہ ناراضگی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

"نہیں بوا ایسی بات نہیں وہ بس۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بس وس کو چھوڑ مجھے اس رشتے کا بتا تو۔ وہ لڑکی تو پوری طرح راضی ہے۔ جہیز کیلیے پریشان مت ہو۔ وہ سب کچھ لے کر آئے گی۔ بس اس کے ساتھ ایک ملازمہ بھی آئے گی جو چوبیس گھنٹے اسی کے ساتھ رہے گی رات کے سوا ہر لمحہ۔ بچی کو کام وام کرنے کی عادت نہیں ہے نا۔"

وہ سنجیدگی سے انہیں باور کرا رہی تھی اور عالم کا چہرہ ضبط سے لہو چھلکا رہا تھا۔ اس نے سختی سے دانت پہ دانت جماتے ان کی جانب دیکھا جو اس وقت انہیں ذہر سے بھی بری لگ رہی تھی۔

"بابا آپ سن بھی کیوں رہے ہیں ہمیں ایسی کٹھ پتلی نہیں چاہیے آپ جائیں یہاں سے اور اس کے بعد کوئی بھی رشتہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جائیں یہاں سے۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے بولا۔ اس کا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ضبط کے کن مراحل سے گزر رہا تھا۔

"یہ جوان جہاں خون ہے کچھ نہیں سمجھے گا مگر سوچو جب امیر گھرانے کی بہو یہاں آئے گی تو تم لوگوں کے ہاتھ میں بھی کچھ آئے گا اور مزے کی بات وہ شادی ہوتے ہی عالم کو لے کر اپنے نئے گھر علیحدہ ہو جائے گی اور پھر عالم اس سے جب جی چاہے تم سب کو بھی وہاں بلا لے گا۔"

وہ انہیں آگے کی سوچنے پہ مجبور کر رہی تھی۔ عالم ان کی چالاکیاں صاف سمجھ رہا تھا جو اسے یہ لالچ دے رہی تھی تاکہ وہ اس شادی پہ رضامند ہو جائے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہ ہی کوئی امیر کبیر لڑکی چاہیے نا ہی آپ کے یہ واہیات مشورے اور نا ہی کوئی بڑا سا گھر۔ میں جہاں" ہوں جس مقام پہ ہو جس حالت پہ ہوں بہت خوش ہوں زیادہ ہی خواہش نا مجھے اب ہے نا آئندہ کبھی "ہو گی۔ اب آپ یہاں سے جا سکتی ہیں۔ بہت شکریہ اس عنایت کیلیے۔

وہ تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوا۔ بوا نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نگاہ ذیشان پہ ڈالی تھی۔

بوا وہ بلکل درست کہ رہا ہے۔ ہمیں ایسا کوئی رشتہ نہیں چاہیے۔ ہمیں لڑکی کے آگے پڑھنے سے یا" جاب کرنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے نا ہی امیری غریبی سے ہے مگر وہ اگر امیر ہے تو ضرور اسے ان "حالات میں آخر پریشانی ہو گی اور پھر وہ ہماری غیرت پہ گہرا وار ہو گا۔

وہ نرمی سے انہیں سنبھالنے والے انداز میں بولے تو وہ خون آشام نگاہ ان دونوں پہ ڈالتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

رشتے اتنی آسانی سے نہیں مل جاتے محنت کرنی پڑتی ہے نا ہی غریبوں کے گھر پکے پکائے پھل کی" "مانند رشتہ قدموں میں گر جاتا ہے۔

وہ غصے سے بڑبڑاتے تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ ان کے جاتے ہی عالم نے پر سوچ نگاہوں سے ذیشان کی جانب دیکھا۔ اس کے دل نے اسی لمحے اس فیصلے پہ ہامی بھری تھی۔ مگر وہ بھی تو امیر

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھی لیکن اس نے تو اس گھر کے حالات اور لوگوں کے بابت بھی تو سب جانا تھا نا پھر بھی اسے ہی کیوں پیشکش کی تھی مگر فالوقت کچھ تو کرنا تھا اور وہ اسی صورت ممکن تھا۔

"کیا ہوا کیا سوچ رہے ہو۔"

ذیشان نے اس کے چہرے پہ اضطراب بھانپتے ناسمجھی سے استسفار کیا۔

"بابا اگر میں زندگی میں کبھی ہوئی ایسا ویسا قدم اٹھاؤں تو ہمیشہ میرا ساتھ دیجیے گا۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ذیشان نے الجھی الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔پھر اس نے اسی لمحے نشاط کو فون ملاتے اس نکاح پہ حامی بھری تھی اور نشاط نے بھی بغیر کسی تردد کے اپنی جیت پہ مسکرا کر اسی لمحے نکاح کرنے کو ترجیح دی تھی۔نکاح کے بعد وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اسے کہاں لے کر جا رہی ہے بس گاڑی مسلسل انجان راستوں پہ سفر کر رہی تھی۔گاڑی خراب ہونے کی بدولت اس نے اسے بائیک پہ آنے کی تلقین کی اور خود ابان کو فون ملایا تھا مگر ملک ہاؤس میں جو بھی کچھ اس کی موجودگی میں ہوا تھا وہ اسے پاگل کر دینے کو کافی تھی۔وہ لڑکی تو کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتی تھی اس بات کا اندازہ اسے بخوبی ہو گیا تھا معاً نشاط کے پکارنے پہ وہ ہوش کی دنیا میں لوٹتے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"کیا سوچ رہے ہیں آپ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔عالم نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کتنے استحقاق سے اس سے سوال کر رہی تھی۔

"میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں البتہ اب سے آج سے اور اسی لمحے سے آپ مجھے جواب دینے کی پابند ہو چکی ہیں۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولا ساتھ ہی اسے باور کراتے تمسخر سے مسکرایا۔نشاط اس کی بات پہ مزے سے ہنسی تھی۔

"واؤ۔انداز بدل گیا لہجہ بدل گیا مگر اپنی پہچان مت بھولیے مسٹر عالم۔آپ ابھی بھی میرے پی اے ہیں اور میں آپ کی باس۔دنیا کے سامنے ہم میاں بیوی ضرور ہیں مگر تنہائی میں نہیں۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔عالم نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کے بولنے سے جو دستخط آپ نے کیے ہیں۔اپنا آپ مجھے سونپا ہے یہ حقیقت بدلے گی نہیں۔آپ مانے یا نا مانے مگر میرا درجہ بقول اسلام آپ سے بلند ہی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بر فیلے لہجے میں گویا ہوا۔نشاط نے بھنویں سکیڑتے ہونٹوں کو گولائی کی شکل دی اور بے نیازی سے شانے اچکاتے اس سے قبل کہ آگے کی جانب بڑھتی عالم نے سختی سے اس کی کلائی کو اپنے شکنجے میں لیتے ایک جست میں اپنے مقابل کیا یہاں تک وہ اس کے سینے سے ٹکراتے بچی تھی۔

"یہ کیا گھٹیا حرکت ہے۔"

وہ حلق کے بل چلائی۔عالم نے ناگواری سے اس کا چلانا محسوس کیا تھا۔

گھٹیا حرکت یہ نہیں ہے بلکہ اپنی حرکتوں کے بابت اب آپ مجھے بتائیں گی۔یہ جو بھی اندر ہوا وہ" "سب کیا تھا۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔نشاط نے گہرا سانس بھرتے آنکھیں موندی اور پر سکون سانس فضا کے سپرد کی۔

؟میرے خیال میں یہ موقع ہے نا ہی دستور۔ہمیں فلحال یہاں سے نکلنا چاہیے اس سے پہلے کہ کسی" "کو کسی بھی قسم کا شک ہو۔

وہ نرمی سے اسے قائل کرنے والے انداز میں بولی کیونکہ اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غصے کا کس قدر تیز ہے۔اسے کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی کہ لوئر کلاس لوگوں کو اس نے ہمیشہ ڈرا سہا ہی دیکھا تھا مگر عالم میں خودداری اور انا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔اسے اپنی غریبی سے بھی کوئی فرق نہیں

All Rights Reserved By Novels Lounge

پڑتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ نشاط نے اسے ہی اس کام کیلیے چنا تھا۔اس کے نرمی سے بولنے پہ عالم کی گرفت اس کی کلائی پہ ڈھیلی پڑی تھی۔نشاط نے تاسف سے اپنی سرخ پڑتی کلائی کو دیکھا جہاں اس کی مضبوط انگلیاں اپنی چھاپ چھوڑ چکی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ ایک دوسرے کی تقلید میں گاڑی کی جانب بڑھے اور اپنی اپنی جگہ سنبھالی تھی۔

"آپ کے گھر والو کو علم ہے اس بارے میں۔وہ کوئی آبجیکشن تو نہیں اٹھائیں گے۔"

نشاط نے گاڑی کا گئیر بدلتے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب مرکوز کی جو ہاتھ کی مٹھی بنائے ونڈ سکرین کے باہر تک رہا تھا۔اس کی آواز پہ تلخی سے ہنستے کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالی۔

اتنی بھولی مت بنیں وہ بھی میرے سامنے کم از کم۔جس چیز کی تیاری آپ بہت پہلے سے کر چکی ہیں" میرے گھر والوں کو اپنا گرویدہ بنانا میرے بابا کی جان بچانا ہم پہ احسان کرنا سوچی سمجھی سازش تھی نا آپ کی۔چال بہت خوب چلتی ہیں آپ۔سب آپ کے شکنجے میں آجائیں گے مگر مجھ سے اس قسم کی پاگل پنتی کی امید مت رکھیے گا کیونکہ مجھے آپ جیسی میٹھی عورتوں کے پیار بھرے شکنجے میں پھنس کر "مجھے اپنی شہ رگ کٹوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

وہ سرد مہری سے بولتے اس کا پور پور جلا کر راکھ کر گیا۔

"ب" بچپن سے پاگل ہیں یا ان بگڑے حالات نے دماغ خراب کر دیا ہوا ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولی۔عالم نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھااور ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا۔نشاط نے سر جھٹکتے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی۔ساتھ بیٹھاانسان خود تو کھسکا ہوا تھا ہی اسے بھی پاگل کرنے کے درپے تھا۔

****

کمرے میں آکر بھی وہ گم صم سی ہی تھی۔اس نے شاید نشاط کی بات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی یا پھر اس کے زہن نے اس کا ساتھ ہی نہیں دیا تھا جو وہ انتہائی خاموش تھی یہاں تک کہ اس کی حرکت پہ کچھ بولی بھی نہیں تھی۔رابعہ اس کا چپ انداز محسوس کر رہی تھی مگر ان کا زہن تو فالوقت نشاط کی حرکت کی جانب ہی تھا۔وہ سب سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس نے اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا ہے۔ابھی بھی وہ صوفے پہ بیٹھی دونوں ہاتھوں میں سر گرائے اسی کے متعلق سوچ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں نمی رابعہ کو پریشان کر گئی تھی تبھی ذہن اس کی طرف سے چاہ کر بھی نہیں ہٹ پا رہا تھا۔معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ابان کا چہرہ نمودار ہو رہا تھا۔لیزا کا رنگ اس کو سامنے دیکھ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔وہ سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔دل کی دھڑکن بھی معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ابان شکر ہے تم آ گئے میں تمہیں ہی بلانے والی تھی۔"

رابعپ تیزی سے اٹھتی اس کی جانب بڑھی تو اس نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔آپ کے چہرے کا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔"

وہ انہیں اپنے حصار میں لیتے صوفے پہ بیٹھا اور ان کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

میری طبیعت درست کیسے ہو سکتی ہے جس کی جوان جہاں اولاد کسی بھی آدمی کو اٹھا کر اس سے نکاح" کر لے مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے کہ اس نے کیوں یہ حرکت کی ہے۔میں نے اسے اختیارات دیے ہیں مگر اپنی زندگی کا فیصلہ یوں تنہا کرنے کا حق بلکل نہیں دیا ابان۔اگر اس سب میں اسے کوئی نقصان پہنچ گیا تو۔تمہیں تو معلوم ہو گا نا کہ نشاط نے ایسا کیوں کیا ہے۔سب ٹھیک ہے نا۔وہ کسی "مشکل میں تو نہیں۔

وہ متفکر سی بولتے پے در پے اس سے سوالات کر رہی تھی۔آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔ابان نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا۔

تائی کیا ہو گیا ہے اتنی پریشانی والی بات نہیں ہے۔اگر وہ یہ قدم اٹھا کر گھر نا لوٹتی تو پھر غلط بات ہوتی" اس نے آپ کے کانوں سے یہ بات نکالی ہے نا کہ اس نے کسی بدولت یہ سب کیا ہے تو پھر اس پہ یقین رکھیں۔اس نے ہم سب کو سنبھالا ہے خود مضبوط رہی کسی چٹان کی مانند مگر آپ پہ آنے والی ہر

All Rights Reserved By Novels Lounge

مصیبت کو خود سے ٹکرا کر واپسی کی جانب دھکیل دیا ہے۔وہ کچھ غلط نہیں کرے گی کسی کے ساتھ بھی۔آپ صرف اس پہ بھروسہ رکھیں باقی سب بہترین ہو گا۔"

وہ ان کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولا تو وہ شکستگی سے چہرہ جھکا گئی۔وہ جانتا تھا کہ انہیں کچھ وقت تو درکار ہو گا اس سب سے نکلنے کیلیے کیونکہ بات اتنی چھوٹی بھی نہیں تھی معاًان کا دھیان دیوار سے لگی خوفزدہ نگاہوں سے ابان کو تکتی لیزا کی جانب اٹھی تو ان کا کلیجہ جیسے کسی نے نوچ لیا تھا۔ابان نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیوں ایسی مشکوک حرکتیں کر رہی تھی۔

"اسے کیا ہوا ہے ابان۔جب سے لوٹی ہے ایسے ہی رنگت اڑی ہے ڈری سہمی سی ہے کیا باہر کچھ ہوا ہے۔"

انہوں نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں تائی ایسا کچھ نہیں ہے شاید تھکاوٹ یا نشاط کے جانے پہ ایسا کچھ۔یا ہو سکتا ہے بخار وغیرہ ہو ابھی اپنے ہاتھ کی ہی چائے پیے گی تو بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

وہ بمشکل مسکرا کر بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے اس کی جانب بڑھا۔رابعہ کی تسلی کی خاطر اس نے لیزا کی پیشانی پہ ہاتھ رکھتے اس کی جانب دیکھا۔لیزا نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جان دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"دیکھا ہلکی ہلکی حرارت ہے وجود میں۔ جاؤ لیزا چائے بناؤ اپنے لیے بھی اور میرے لیے بھی۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔ لیزا نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں واضح تنبیہہ شامل تھی۔ اس نے مشکل سے آنسو اندر اتارے اور مریل قدموں سے آگے کی جانب بڑھی۔

"ابان اسے رہنے دو میں بنا دیتی ہوں رنگت دیکھو کیسی پیلی پڑ رہی ہے۔"

وہ لیزا کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تو اس کی سسکی نکلی تھی۔ رابعہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔ ابان سرعت سے آگے کی جانب ایا تھا۔

نہیں تائی آپ جانتے ہیں لیزا کو اندازہ ہے کہ مجھے چائے کس طرح کی پسند ہے۔ آپ اسے ہی جانے "دیں جتنی ڈھیل آپ اسے دیں گی اتنا ہی سر پہ چڑھے گی یہ۔

اس نے طنز کیا تھا یا لیزا کو محسوس ہوا تھا البتہ اس کا دل بری طرح ریزہ ریزہ ہو گیا۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا جتنی ڈھیل اسے ملی تھی اس نے اس سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ آنکھوں میں من من آنسو بھرے ہوئے تھے۔ کچن میں آتے ہی اس نے چائے کا پانی چڑھاتے اپنے اندر ہی جمع شدہ آنسو کو شدت سے بہنے دیا تھا۔ وہ شدتوں سے رو رہی تھی مگر اس کے آنسو پونچھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ تکلیف کا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اگر سب کو اس متعلق علم ہو گیا تو میں تو گندی لڑکی کہلاؤں گی۔ میں کیسے سب کا سامنا کروں گی"

"آپی ماما۔ یااللہ آپ نے تو مجھے ابان بھائی سے بھی نگاہیں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس کے رونے کا شغل زور و شور سے جاری تھا کہ اسی دوران اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ پہ اس نے سرعت سے آنسو پونچھتے پشت پہ دیکھا تو وہاں امارہ کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ لیزا نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"تم گئی نہیں۔"

اس کی آواز سرگوشی سے کم نہیں تھی۔ لیزا نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھا تو امارہ نے بغور اس کی روئی روئی آنکھوں کو تکا تھا۔

"کہاں نہیں گئی۔ کیا بول رہی ہو تم۔"

اس نے اپنے لہجے کو سرسری سا بناتے پوچھا۔ امارہ نے سلیب سے پشت ٹکاتے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"جہاں جانے والی تھی تم اپنے یار کے ساتھ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے منہ سے اس قسم کی بیہودہ بکواس سن اس کا چہرہ فق ہو گیا۔اس نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں کی تراش پہ ایک شیطانیت بھری مسکراہٹ چھلک رہی تھی۔

"یہ تم کس قسم کی بکواس کر رہی ہو۔"

وہ اپنے خشک پڑتے لبوں کو تر کرتے تنک کر بولی۔اسے خود کو کمزور بلکل بھی ثابت نہیں کرنا تھا تبھی اپنا لہجہ مضبوط رکھا۔

"بکواس کر رہی ہوں میں لیزا۔اور جو تم آدھی آدھی راتوں کو گھر سے بھاگنے کی تیاریوں میں تھی اس کا کیا۔میری بکوس تمہیں بے ہودہ لگ رہی ہے مگر اپنی حرکتیں نہیں۔سنا تھا انسان کو اپنی عمر کے لحاظ سے سوچنا چاہیے مگر تم تو بڑی پکی نکلی۔اتنی چھوٹی سی عمر میں گھر سے بھاگنے کی تیاریاں۔اگر یہی بات تمہاری اس مغرور بہن نشاط کو معلوم پڑے گی تو جانتی ہو کیا ہو گا اس کا مان غرور جو تم پہ بنا ہوا ہے وہ چکنا چور ہو جائے گا۔"

وہ دل جلانے والے انداز میں بولی۔لیزا کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔اس نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے تم غلط بات کر رہی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ روتے ہوئے بولی۔

"اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر آنکھوں میں یہ خوف و حراس اور آنسو کیوں اب جوابی کاروائی نہیں کرے گی لیزا میڈیم۔"

وہ کاٹ دار لب و لہجے میں بولی۔لیزا نے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا۔چائے چولہے پہ ابل ابل کر پاگل ہو رہی تھی مگر اس کا ذہن سن ہو چکا تھا۔

"پلیز مجھ سے یہ باتیں مت کرو مم۔میں ایسی نہیں ہوں۔"

وہ تڑپ کر اس کا ہاتھ تھام گئی۔اس کے لہجے میں بے بسی و بے کسی محسوس کر وہ جی جان سے مسکرائی تھی۔

"سوچا جا سکتا ہے مگر ایک شرط پہ کہ میں تمہیں کچھ بھی کہوں پھر چاہے وہ کوئی کام ہو بات ہو یا واٹ ایور تمہیں بنا کسی انا کے اکڑ کے وہ کام سر انجام دینا ہے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میں تمہاری ماں کو جا کر یہ بات بتانے سے گریز نہیں کروں گی جانتی ہو پھر کیا ہو گا تمہاری ماں تو ویسے بھی مریضہ ہے دل کی یہ صدمہ شاید وہ برداشت نا کر پائے اور پھر۔"

وہ ہنستے ہنستے بول کر تھمی اور چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کی بے حسی پہ لیزا کا پورا وجود سنسنا اٹھا۔آنکھوں میں بے تحاشہ پانی جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔اس نے خاموشی سے اس کی بات پہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

سر جھکا دیا۔امارہ نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے گہری سانس فضا کے سپرد کی اور گلاس میں پانی انڈیلنے لگی۔لیزا نے اپنا رخ چولہے کی جانب کیا تو اس کی حالت بے تحاشہ خراب ہو چکی تھی۔ابان جو اس کے تعاقب میں کچن میں داخل ہوا تھا لیزا کے ساتھ موجود عمارہ کو دیکھ کر ٹھنڈی آنکھ بھر کر رہ گیا۔اس نے لیزا کو باہر بھی اسی بدولت بھیجا تھا تا کہ وہ اسے اپنے انداز میں سمجھا سکے۔

"ارے بھائی آپ ابھی تک کمرے میں نہیں گئے کچھ چاہیے تھا کیا۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولی۔لیزا کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔اس کے ہاتھوں کی لغزش ابان کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔

"نہیں کچھ چاہیے تو نہیں تھا خیر تم کیوں نہیں سوئی اب تک۔"

وہ سر سری سے لہجے میں بولا۔عمارہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور ساتھ ہی مصنوعی افسردگی سے لیزا کی۔

بھائی میں تو پانی پینے کچن میں آئی تھی مگر یہاں لیزا کو بخار دیکھ میں نے اسے پیشکش کی چائے بنانے "کی مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔چہرہ دیکھیں بیچاری کا کیسے اترا ہوا ہے۔"

اس کے بدلے بدلے انداز پہ لیزا نے اذیت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ابان نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور اس کے نزدیک اتے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اچھا" لیزا نے کے ایون کی۔ بخار کا کیا ہے ابھی اتر جائے گا۔ کوئی ضرورت نہیں تھی پیشکش کرنے کی۔

ڈونٹ مائنڈ۔ کیا تو میں انکار کر کے کیونکہ فلحال مجھے صرف اس کے ہاتھ کی بنی چائے کی چاہ تھی۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے مسکراتے لہجے میں بولا تو دل ہی دل میں وہ جل کر راکھ ہو گئی البتہ بظاہر لب مسکرا ہی رہے تھے۔ وہ اسے گڈ نائٹ بولتے ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈال کر تن فن کرتے کچن سے باہر نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی ابان کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا تھا۔

"لگتا ہے چائے بنانا بھول چکی ہو تم۔"

ابان کے سرد لہجے پہ لیزا نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ عمارہ آ گئی تھی تو پتہ نہیں چلا میں دوبارہ بنا دیتی ہوں۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتی اس سے پہلے فریج کی جانب بڑھتی ابان نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا اور اسے سلیب سے ٹکاتے خود اس کے اطراف میں بازو حمائل کیے تھے۔ لیزا سانس روک گئی۔

"کیا بول رہی تھی عمارہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے سوالیہ لہجے پہ لیزا نے تھکے تھکے انداز میں چہرہ جھکالیا اور اس کی دھمکی یاد کرتے جھوٹی بات اس کے گوش گزار دی۔ابان نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر فالوقت مزید کسی بھی قسم کا سوال کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

"اتنی معصومیت لیزا ملک اتنی زیادہ یہ تو میں نے بچپن سے اب تک تمہارے چہرے پہ نہیں دیکھی۔کہاں سے چڑائی ہے یہ۔اپنے مستقبل سے خوفزدہ ہو یا پھر اس راز کے کھلنے سے۔بدکرداری کا لیبل لگوانے جارہی تھی۔تمہاری بہن تو ایسی نہیں پھر تم نے یہ سب اتنی سی عمر میں کہاں سے سیکھ لیا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کٹیلے لہجے میں بولا تو اس کی ایک ہچکی نکلی تھی۔یہ دونوں بہن بھائی اپنی نگاہوں اور اپنی باتوں سے ہی اس کی جان لینے کے درپے تھے۔اس کے دل کی دھڑکن رک سی گئی۔

"پلیز مجھے جانے دیں میں جانتی ہوں مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے مگر پلیز بار بار ایسی باتیں کر کے میرے زخموں کو تازہ مت کریں میں اللہ سے معافی مانگ لوں گی توبہ بھی کرلوں گی وہ مجھے معاف بھی کر دیں گے مگر آپ مجھے بار بار ایک ہی ازیت سے روشناس مت کرائیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے خالی خالی لہجے میں بولی۔ابان کے چہرے کے تاثرات اس کی بات پہ یکلخت ڈھیلے پڑے مگر اس نے ابھی تک اپنا حصار بلکل بھی ڈھیلا نہیں کیا تھا۔وہ جوں کا توں اس پہ جھکا ہوا تھا۔یہاں تک کہ اس کی سانسیں لیزا اپنے چہرے پہ صاف محسوس کر رہی تھی۔

"اور تمہارے اس اترے ہوئے چہرے کی بدولت جو تائی کو شک پڑ رہا ہے جانتی ہو یہ سچائی ان پہ کھل گئی تو کیا ہو گا۔ان کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں رہتی تم جانتی ہو وہ دل کی مریض ہے۔تھوڑا سا ذہن بھی استعمال کر لیا کرو ہمیشہ دل سے سوچنا درست نہیں ہے۔جو قدم تم نے اج اٹھالیا تھا اگر وہ کسی قسم کی غلط ویڈیو بنا کر کہی بھی اپلوڈ کر دیتا پھر جانتی ہو کیا ہوتا۔زندگی عذاب بنادی جاتی تمہاری کیونکہ تم ایک لڑکی ہو لیزا۔"

وہ بے بسی سے سلیب پہ ہاتھ مارتے ہوئے دھیمے لہجے میں غرایا۔لیزا نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔دل میں ایک خوف سرائیت کرتا چلا گیا کیونکہ اس کی بات سو فیصد درست تھی۔

"اگر ایسا ویسا کچھ لیک کر دیا تو۔"

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ابان نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"تو پھر پوری دنیا کے موبائلز کی حرکت تھم جائے گی لیزا ملک مگر تم پہ آنچ نہیں آئے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پتھریلے لہجے میں بولتے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی لیزا نے سختی سے لبوں پہ ہاتھ جماتے سینک پہ جھکتے دو تین چھپاکے چہرے پہ مارتے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ تھپتھپایا تھا۔اس نے گہرا سانس بھرتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ذہن میں ابھی بھی عمارہ اور ابان کی باتیں گردش کر رہی تھی۔اگر ابان وقت پہ وہاں نا پہنچتا اور اس کے ساتھ کچھ غلط اور وہ رسوا ہو جاتی تو پھر اس سب کا ذمہدار کون تھا۔وہ لڑکھڑتے قدموں سے چلتے جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی رابعہ نشاط کی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی۔اس نے جوں ہی ان کے نزدیک جگہ سنبھالی رابعہ نے بغیر چونکے اس کی جانب دیکھا۔

"نشاط نے کوئی غلط قدم تو نہیں اٹھایا ہو گا نا۔تمہیں آج تک وہ سمجھاتی آئی ہے آج اگر اس کی بدولت میری تربیت پہ کوئی بات آتی ہے تو شاید میں برداشت نا کر پاؤں۔"

ان کی بات نے لیزا کو اندر تک جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔اس نے ویران نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور ان کے ہاتھ سے موبائل لیتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا۔

"ماما پریشان مت ہوں اگر آپی کی جگہ میں ہوتی تو آپ کا ڈر نا جائز تھا مگر وہ اتنی خود غرض نہیں ہو سکتی۔سو جائیں آپ۔میں بھی سونا چاہتی ہوں گہری نیند۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔رابعہ نے اس کی بات کا نوٹس لیے بغیر تکیے پہ سر رکھا اور لیزا نے کمفرٹر ان پہ اوڑھاتے کمرے کی بتی گل کی اور مریل قدموں سے چلتے اپنے کمرے کی جانب چلی آئی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے دم سی ہوتے بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔

"آج اگر اس کی بدولت میری تربیت پہ کوئی بات آتی ہے تو شاید میں برداشت نا کر پاؤں۔"

رابعہ کی بات اس کے ذہن کے دریچوں پہ لہرائی تھی۔اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کھولی تھی۔گھٹن کا احساس مزید بڑھ رہا تھا۔اس نے قدم کھڑکی کی جانب بڑھائے۔شہروز کے ساتھ بتائے ایک ایک لمحے کی یاد آنسو بن کر بہہ رہی تھی۔نفرت کا احساس بڑھ رہا تھا۔اس شخص نے اس کی کردار کی دھجیاں ادھیڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔کیا محبت اس قدر ظالم ہوتی ہے۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔کھڑکی سے آتی سرد ہوا بھی اس کے اندر کی گھٹن کو کم نہیں کر رہی تھی۔کچھ سوچتے اس نے سرعت سے اپنے آنسو صاف کیے اور بیڈ کی جانب آئی تھی۔اس نے ایک نظر سائیڈ ٹیبل پہ رکھے پانی سے بھرے جگ کو دیکھا اور کانپتے ہاتھوں سے گلاس میں پانی انڈیلا تھا۔اس کی نگاہ وہاں سے ہوتے دوسرے دراز کی جانب اٹھی تو اس نے کانپتے ہاتھوں سے اس کھولتے مطلوبہ چیز کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی اور وہاں رکھی سلیپنگ پلز کی شیشی باہر نکالی تھی۔دھندلی ہوتی نگاہوں سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے ایک نظر پانی سے بھرے گلاس کو دیکھا اگلے ہی لمحے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے وہ گولیاں اپنی ہتھیلی پہ رکھتے منہ میں ڈال لی۔اس نے اپنے لیے موت کا راستہ چن لیا تھا۔آنسو تیزی سے اس کے گالوں کو بگھور رہے تھے۔ویسے بھی نشاط یہاں تو تھی نہیں اور اس کے علاوہ رات کے اس پہر کوئی اس کے کمرے میں نہیں آئے گا اس بات کا اندازہ تو اسے بخوبی تھا تبھی بہت سوچ سمجھ کر اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ بیڈ پہ چت لیٹتے چھت کو گھورنے لگی۔

"مجھے تم بچوں کی طرح عزیز ہو تبھی تمہاری کسی بات کو رد نہیں کر پاتی میں۔"

نشاط کا کہا گیا اس کی سماعتوں میں گونجا تھا۔اس کے لبوں پہ ایک دھیمی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔دوسرا خیال ناچاہتے ہوئے بھی اسے ابان کا آیا تھا اس نے وقت پہ پہنچتے کیسے اس کی عزت کو داغدار ہونے سے بچا لیا تھا۔آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے تھے۔چند ساعتوں بعد ہی اس کا دل بے تحاشہ گھبرانے لگا۔آنکھوں کے دریچوں میں نشاط اور رابعہ کا مسکراتا چہرہ گھوما تھا۔

"ماما مجھے معاف کر دیجیے گا۔میں آپ کی بیٹی کہلانے کے لائق ہی نہیں ہوں۔"

وہ دل میں سوچتے اذیت سے ہنسی۔اس کا موبائل ذور و شور سے بجا تھا۔اس نے چونک کر اپنے موبائل کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تھی۔ساتھ رکھے تکیے پہ نگاہ پڑتے ہی اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھاتے سکرین پہ دیکھا جہاں نشاط کا نمبر جگمگا رہا تھا۔اس نے فون اٹھاتے کان سے لگا یا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"لیزا کیسی ہو ماما کیسی ہیں۔"

اس کی بے چین آواز فون کے سپیکر سے گونجی تو لیزا نے اذیت سے آنکھیں موندی تھی۔

"آپی آئی ایم رئیلی سوری۔"

اس کے بھیگے لہجے پہ نشاط کے چہرے پہ پریشان کن تاثرات ابھرے۔

"کیا ہوا لیزا بچے سب ٹھیک ہے نا ایسے کیوں بول رہی ہو۔"

وہ بے قراری سے بولی۔

آپی اگر میں مم۔ مر گئی نن۔ نا تو مم۔ مجھے معاف کر د۔ دینا آپ۔ میں تت۔ تو آپ کے بب۔ بچوں"
"کی طرح ہوں نا۔

وہ تکلیف کو اندر ہی دباتے ہوئے بولی۔ بولتے ہوئے دقت پیش آرہی تھی۔ اس کی بے وجہ باتوں پہ نشاط کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ کچھ غلط ہونے کا احساس اسے شدت سے ہوا تھا۔

****

گھر کے باہر گاڑی روکتے ہی گلی میں جو اکا دکا لوگ تھے ان سب نے حیرت سے اتنی عالیشان گاڑی سے نکلتے عالم کو دیکھا تو ان کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

"آئے ہائے یہ عالم اتنا امیر کب سے ہو گیا جو گاڑیوں میں سفر کر رہا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

دو عورتیں نزدیک ہی کھڑی آپس میں محو گفتگو تھی۔ان کی بات پہ عالم کے ساتھ ساتھ نشاط نے بھی اشتعال سے مٹھیاں بھینچی تھی۔عالم نے انہیں نظر انداز کرنا ہی بہتر سمجھا تبھی آگے کی جانب بڑھا مگر نشاط پہلے ہی اس کا ہاتھ تھامتے اسے روک گئی تھی۔

"انہیں جواب کیوں نہیں دیا۔"

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"کیونکہ میں بدتمیزوں کی لسٹ میں شامل نہیں ہونا چاہتا۔"

اس کی بات پہ نشاط ایک زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔عالم نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

بدتمیزوں کی لسٹ تو بہت دور کی بات ہے آپ تو اس لسٹ میں سرفہرست ہیں۔اتنے معصوم تو"

"نہیں آپ کہ آپ کو معلوم نا ہو۔

نشاط اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔عالم نے زہر خند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور چابی کی مدد سے دروازہ کھولا تھا۔نشاط نے اس کی تقلید میں قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔عالم دروازہ بند کرتے جوں ہی مڑا نشاط نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے نزدیک آتے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما تھا۔عالم اس کی بے ساختہ حرکت پہ دم بخود رہ گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس گھر میں شاید میں آپ کی بیوی کی حیثیت سے آئی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ میری عزت میں" کوئی کمی نہیں آئے گی۔اس کیلیے ضروری ہے ہمہ وقت آپ کا میرے ساتھ ہونا کیونکہ گھاٹے کا سودا "میں نہیں کرتی۔

وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی۔عالم جسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ سچ میں مسکرا رہی تھی اس کی بات پہ تیز نگاہ اس پہ ڈالی اور اس کے ہاتھ پہ گرفت حد سے زیادہ مضبوط کرتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔پورے گھر میں سناٹے کا راج تھا۔عالم نے اسے لیتے قدم سید ھاذیشان کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔یہ بات اسے اچھے سے ازبر تھی کہ وہ ضرور اس کے انتظار میں ہی جاگ رہے ہونگے۔

"آ گئے تم میں تمہارا ہی انت۔"

عالم کے ساتھ اندر داخل ہوتے وجود کو دیکھ ان کی زبان نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔انہوں نے الجھی نگاہ ان دونوں کے چہرے پہ ڈالی اور وہاں سے ہوتے ان کے ہاتھوں پہ ڈالی تھی جو ایک دوسرے کے ہاتھوں میں مقید تھے۔

"عالم یہ سب کیا ہے۔تم نشاط بیٹا کا ہاتھ تھام کر کیوں۔"

وہ نا سمجھی سے گویا ہوئے۔عالم نے گہرا سانس بھرتے سرعت سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"میں نے نکاح کر لیا ہے ان سے بابا۔"

وہ چہرہ جھکاتے دھیمے لہجے میں بولا۔ نشاط نے سنائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا البتہ ذیشان اس کے انکشاف پہ بھونچکا رہ گئے۔

یہ کس قسم کی بکواس ہے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے تم بلکل کنوارے تھے۔ اب تم شادی شدہ ہو گئے"

"ہو۔ اگلے دو گھنٹوں میں ایک بچہ لا کر میری گود میں تھما دینا کہ بابا یہ لیں آپ کا پوتا ہے۔

وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے چڑ کر بولے۔ لہجے میں غصے کی آمیزش نمایاں تھی۔ نشاط نے لبوں پہ ہاتھ جماتے اپنی مسکراہٹ بمشکل ضبط کی۔ وہ کافی محظوظ ہوئی تھی اس کی بے عزتی دیکھ۔ چلو کوئی تو تھا اس انسان کی بتی گل کرنے والا۔ وہ سوچ کر رہ گئی۔

بابا پلیز میں سنجیدہ ہوں۔ مزید کوئی سوال مت کیجیے گا آپ۔ آپ کو اس گھر میں عورت لانے کی" خواہش تھی نا کہ میری بیوی آئے گی اور اس گھر میں رونق ہو جائے گی تو لیں پھر لے آیا ہوں میں "عورت کو اب دیکھتا ہوں کتنا سنوار سکتی ہے یہ عورت اس گھر کو۔

وہ سرد لہجے میں بولتے نشاط کو بے تحاشہ ٹھٹھکا گیا۔ عالم اپنی بات مکمل کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے کمرے سے نکل گیا البتہ وہ ہونق ذدہ سی اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوششوں میں تھی۔ اس کے جاتے ہی ذیشان کی نگاہوں کا رخ نشاط کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"السلام وعلیکم انکل۔"

نشاط ان کی زیرک نگاہوں سے گھبراتے ہوئے بولی۔

"وعلیکم السلام۔کیا یہ آپ دونوں کی پسند کی شادی ہے بیٹا۔"

وہ اپنی جانب سے یہی نتیجہ اخذ کر پائے تھے تبھی پوچھ بیٹھے۔ان کی بات پہ نشاط نے مصنوعی مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں انکل محبت کی شادی ہے۔"

وہ سرخ چہرے سمیت بولی۔ذیشان نے حیرت سے اس کا شرمانا دیکھا۔نشاط کو رہ رہ کر عالم پہ تاؤ آرہا تھا جو اسے "یہاں کٹھرے میں تن تنہا چھوڑتے خود نا جانے کہاں مر گیا تھا۔۔

"محبت کی شادی کل بھی ہوسکتی تھی بیٹا۔اتنی رات کو کرنے کی کیا ضرورت تھی۔"

وہ اپنی داڑھی سہلاتے پر سوچ لہجے میں بولے۔نشاط نے بمشکل مسکرا کر ان کی جانب دیکھا اور گلہ کھنکھارا تھا۔

انکل آپ کا بیٹے ہی اس قدر اتاولے ہو رہے تھے۔بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔بول رہے تھے "ہمیں آدھی رات کو شادی کر کے محبت کی ایک نئی مثال قائم کرنی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت بھرے لہجے میں بولی۔ذیشان کو عالم پہ حیرت ہوئی تھی کہ اس قدر خشک مزاج بندہ محبت بھی کر سکتا تھا تبھی وہ مسلسل شادی سے انکار کر رہا تھا۔وہ سوچ کر ہنس دیے۔نشاط نے ان کے ہنسنے پہ دل ہی دل میں تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔صبح آریز اور سمیر بھی آپکو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے اور دیکھنا کل آپکے لیے ناشتہ بھی خوشی خوشی بنائیں گے۔"

ذیشان مسکراتے لہجے میں بولے۔ان دونوں کے ذکر پہ اس کے لبوں پہ نہایت خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔دل میں شدت سے لیزا کی یاد نے سر اٹھایا تھا۔اس نے کمرے سے نکلتے ہی اسے فون کرنے کا سوچا تھا۔

"چلو بیٹا اب آپ جاؤ۔عالم عالم۔"

انہوں نے نرمی سے بولتے عالم کو آواز لگائی۔تقریباً اگلے دو منٹ میں وہ کمرے میں داخل ہوا تو چہرے پہ بیزاری کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

"جاؤ بیٹی کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔"

ان کے لہجے سے صاف خوشی چھلک رہی تھی۔عالم کو حیرت ہوئی بھلا کچھ ہی دیر میں اس نے ایسا بھی کیا بول دیا تھا بابا کو۔ان کی گھورتی نگاہیں خود پہ محسوس کر اس نے نشاط کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تو

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں اللہ حافظ بولتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ باہر نکلتے ہی وہ تو خاموشی سے اپنے کمرے میں گھس گیا۔

جب کمرے میں اے سی نہیں نا ملے گا جب ان کی روح تڑپے گی اور کل ہی اپنے گھر پہنچی ہو گی" "یہ۔

وہ منفی خیالات سوچتے دل ہی دل میں اس کی ہونے والی حالت کا سوچتے تمسخر سے ہنسا تھا۔اس کے جاتے ہی نشاط نے سرعت سے لیزا کا نمبر ڈائل کیا تھا جو کچھ ہی دیر میں اٹھالیا گیا تھا مگر دوسری جانب سے اس کی بہکی بہکی باتیں سن نشاط کا دل بیٹھ گیا۔چہرے پہ ڈھیروں اضطراب پھیلا تھا۔

"لیزا کچھ تو بولو میری جان پلیز ایسے مت کرو میرا دل گھبرا رہا ہے۔"

وہ لاؤنج میں ٹہلتے بے چینی سے بولی۔

"آپی مجھے بب۔بہت گہری نن۔نیند آر۔رہی ہے۔"

وہ ہولے سے بولی۔اس کی آواز اس قدر دھیمی تھی کہ نشاط نے مشکل سنی تھی۔اس کے بعد لیزا کے ہاتھ سے موبائل پھسلتے زمین پہ گرتا چلا گیا۔نشاط نے گہرے سانس بھرتے خود پہ قابو پانا چاہا۔

"لیزا لیزا میری بات سنو پلیز۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دھیمے سے چلائی تھی۔آواز میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔کسی انہونی کے خیال سے اس کا رہا سہا اطمینان بھی غارت ہو گیا۔لیزا نے اس کی دھیمی ہوتی آوازوں کو سنتے آنکھیں موندی تو چاروں اطراف میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔وہ اس کے جواب میں کچھ بولنا چاہتی تھی مگر زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔ایک ہی دن میں دو بار اس نے موت کو انتہائی نزدیکی سے محسوس کیا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتے اپنے حواس کھو چکی تھی۔

****

"لیزا لیزا میری بات سنو پلیز۔"

وہ وحشت سے چلائی تھی۔اس کا دل بری طرح لرز رہا تھا۔عالم جو آنکھوں پہ ہاتھ رکھے سونے کی تیاریوں میں تھا اس کی چیخوں پہ کئی ثانیے خاموش رہا مگر آوازیں تیز ہوتی دیکھ وہ ایک جھٹکے سے کمفرٹر دور رکھتے تیز قدموں سے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بھاگا تھا۔

"کیا مسئلہ ہو گیا ہے کیوں چیخ رہی ہیں۔"

وہ بیزاری سے گویا ہوا۔نشاط نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خوف کی لکیریں تیر رہی تھی۔

"وہ۔وہ لیزا پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہوا۔"

اس کے لہجے میں بھی خوف ہلکورے کھارہا تھا جو کہ عالم نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

"کون لیزا۔"

وہ نا سمجھی سے بولا اور نا چاہتے ہوئے بھی پانی کا گلاس اس کے ہاتھوں میں تھمایا تھا کیونکہ اس کے چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔ نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور اپنی پیشانی مسلی۔

"مم۔ میری بہن۔"

وہ اسے بتاتے تیزی سے باہر کی جانب بھاگی تھی۔ عالم بوکھلا کر اس کے تعاقب میں باہر کی جانب بڑھا جو اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے جوں ہی گاڑی کا دروازہ کھولا عالم نے سرعت سے اس کی کلائی تھامتے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا ہے کچھ بتانا پسند کریں گی آپ۔"

وہ طنز کرنے والے انداز میں بولا۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا تھا۔

شاید لیزا ٹھیک نہیں ہے۔ وہ عجیب بہکی بہکی سی باتیں کر رہی تھی فون پہ۔ نا جانے اس کے ساتھ کیا"

"ہوا ہے مجھے ابھی اسی وقت ملک ہاؤس جانا ہو گا۔

وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ عالم نے اس کی بات پہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"گاڑی میں ڈرائیور کر لیتا ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی غیر متوقع بات پہ نشاط نے ٹھٹھک کر بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔عالم اس کے اس طرح دیکھنے پہ گڑبڑا گیا معاً نشاط تیزی سے دوسری جانب کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔عالم نے گاڑی کا گئیر بدلتے سڑک پہ گاڑی دوڑائی تھی۔سفر کے دوران ان کے درمیان کوئی بات نا ہوئی۔عالم مسلسل ڈرائیونگ میں مصروف تھا اور نشاط گھر میں سے کسی کو فون ملانے میں محو تھی۔

"ڈیم اٹ یہ ابان فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔"

وہ دھیمے لہجے میں غراتے فون ڈیش بورڈ پہ پٹختے ہاتھ کی مٹھی بناتے لبوں پہ جما گئی۔اس کی ایک ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی اور اس کی یہ حرکت عالم نے صاف محسوس کی تھی۔ریش ڈرائیونگ کرتے آدھے گھنٹے کا سفر دس منٹ میں طے کرتے وہ لوگ جوں ہی ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئے نشاط اس پہ دھیان دیے بغیر اندر کی جانب بھاگی تھی۔عالم نے گاڑی کو لاک کرتے قدم اس کی تقلید میں بڑھائے۔اب جو بھی تھا اسے اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہی تھا کہ نشاط ملک اب نشاط عالم بن چکی ہے۔وہ تیزی سے زینے چڑھتی ابان کے کمرے کی جان بڑھی تھی۔اس کے کمرے کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹانے کے باوجود دوسری جانب سے کوئی دروازہ نہیں کھول رہا تھا۔

"ابان اوپن دا ڈور۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دروازے پہ ٹانگ مارتی غصے سے غرائی۔چند ساعتوں بعد ہی دوسری جانب سے دروازہ کھولا اور ابان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔اس وقت اس کی موجودگی کو یہاں ہضم کرنا اس کے لیے ناقابل یقین تھا۔

"تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے سنوارتے ہوئے بولا۔اس کی آنکھیں دیکھ صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ابھی نیند سے جاگا ہے۔

"فون کس لیے رکھا ہے تم نے اپنے پاس۔"

وہ تند لہجے میں گویا ہوئی۔

"آدھی رات کو تم یہ سوال کرنے یہاں آئی ہو۔"

ابان نے ناسمجھی سے استفسار کیا تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔

"شٹ اپ اینڈ فولو می۔مجھے بتاؤ کہ لیزا کہاں سوئی ہے ماما کے کمرے میں یا اپنے کمرے میں۔اگر ماما کے کمرے میں نہیں ہے تو میں وہاں جاؤں گی بھی نہیں۔میں نہیں چاہتی کہ وہ نیند سے جاگیں ویسے بھی ذرا ذرا سی آہٹ پہ وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے ساتھ چلتی سنجیدگی سے بول رہی تھی۔ ابان کے بتانے پہ اس نے اپنا رخ سیدھا لیزا کے کمرے کی جانب کیا تھا۔

"ہوا کیا ہے نشاط کچھ مجھے بھی بتاؤ گی یا نہیں۔"

وہ اس کی رنگت دیکھتے غصے سے بولا۔

میری کچھ دیر قبل لیزا سے بات ہوئی تھی عجیب کچھ بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی نا جانے اسے کیا"

"ہو گیا ہے۔ میرا دل اس قدر ڈوبا کہ میں فوراً یہاں چلی آئی۔

وہ ناسمجھی سے گویا ہوئی۔ اس دوران وہ دونوں لیزا کے کمرے کے باہر پہنچ چکے تھے۔ اس کی بات پہ ابان کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔

"رکو میں دیکھتا ہوں۔"

اس نے بولتے ساتھ ہی دروازے کا ہینڈل گھمایا مگر وہ اندر سے لاکڈ تھا۔ اس کے ذہن نے کچھ انتہائی غلط ہونے کا الارم دیا تھا۔ اس نے زور زور سے دروازہ بجایا۔ اس دوران عالم بھی وہی پہنچ چکا تھا۔

"لیزا دروازہ کھولو پلیز۔"

نشاط دروازہ بجاتے ہوئے چلائی۔ اتنی دیر دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود بھی دوسری جانب سے جب کسی نے دروازہ نہ کھولا تو سب کے چہروں سے پریشانی چھلکنے لگی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اتنے شور میں تو گہری سے گہری نیند میں سویا ہوا انسان بھی جاگ جاتا ہے۔"

عالم کی بات پہ ان دونوں نے فق چہروں سمیت ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔نشاط کا اپنا دل ڈوب رہا تھا۔اس شور شرابے میں سب اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل چکے تھے۔

"اللہ خیر کیا ہو گیا نشاط تم یہاں سب ٹھیک ہے نا تم سب لیزا کے کمرے کے باہر کیا کر رہے ہو۔"

رابعہ پریشانی سے گویا ہوئی۔نشاط نے سہم کر ان کی جانب دیکھا۔ابان کے حواسوں نے تو جیسے کام کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔اگلے ہی لمحے اس کا ماتھا ٹھنکا اس نے سب کو پیچھے کرتے ساتھ ہی دروازے کا لاک کھولنے کی کوشش کی تھی مگر مسلسل ہوتی جدوجہد کے باوجود وہ اس میں کامیاب نا ہو سکا۔وہ اپنی پیشانی کو مسلتے تیزی سے رابعہ کے کمرے کی جانب بڑھا اور ان کے کمرے کی کھڑکی سے ساتھ والے ٹیرس کا جائزہ لیا تھا صد شکر تھا کھڑکی ذرا سی کھلی ہوئی تھی۔

"بھائی وہاں مت جائیں گرنے کا خدشہ ہے۔"

عمارہ کے چلانے پہ اس نے کوئی کان نہیں دھرے بلکہ احتیاط سے پاؤں اس کے ٹیرس پہ رکھتے وہ ایک طرح کا ہوا میں معلق تھا۔اس لمحے اسے اپنی فکر نہیں تھی بلکہ سارا دھیان لیزا کی جانب اٹکا ہوا تھا۔سچ میں وہ بیوقوف لڑکی کسی بھی قسم کا قدم اٹھا سکتی تھی۔رابعہ نشاط کے سینے سے لگی مسلسل آنسو بہا رہی تھی اور نشاط اس کا چہرہ بلکل پتھریلا تھا۔عالم نے نا جانے کیا سوچ کر اس کے تاثرات کا جائزہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

لینا چاہا مگر وہ اس کے چہرے پہ اذیت دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ وہاں وہی سرد مہری اور پتھریلا پن رقم تھا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔ ابان نے کھڑکی کے شیشے اندر کی جانب کھولے تو صد شکر کہ اس کے پٹ لاک نہیں تھے۔ وہ آنکھیں میچ کر کھولتے ایک جست میں اندر کی جانب کودا تھا۔ اندر گرتے ہی اس نے بے چینی سے پورے کمرے میں طائرانہ نگاہ دوڑائی تو وہ اسے بیڈ پر بے سدھ پڑی دکھائی دی۔ وہ عجلت میں اس کی سمت بڑھا۔ اس کی بند آنکھیں ابان کا دل ریزہ ریزہ کر گئی۔

"لیزا۔"

اس نے تڑپ کر اس کا گال تھپتھپایا ساتھ ہی اس کی نبض ٹٹولی تھی مگر وہاں کوئی ہلچل نا دیکھ ابان کے چہرے پہ ایک سایہ آ کر گزر گیا۔ کچن میں ہوئی گفتگو شدت سے اس کے ذہن کے دریچوں میں لہرائی تھی۔ اس نے ناجانے کیا سوچتے اس کی ناک کے نیچے انگلی کی مگر وہ سانس بھی نہیں لے رہی تھی۔ اس کا دل تیزی سے ڈوب کر ابھرا۔ باہر سے آنے والی آوازوں کی جانب تو اس کا دھیان ہی نہیں جا رہا تھا بس ساکت نگاہیں اس کی بند آنکھوں پہ جمی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ ہوش میں لوٹتے اپنی جگہ سے اٹھتا کسی چیز کے قدموں تلے آنے سے اس کا پاؤں پھسلا تھا۔ اس نے چونک کر وپ شیشی اٹھائی تو وہ سلیپنگ پلز تھی۔ وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گیا۔ ہوش کی دنیا میں لوٹتے اس نے اسی

All Rights Reserved By Novels Lounge

تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولا تو سب بھاگم بھاگ اندر آئے تھے۔ابان نے کسی کی جانب بھی دھیان دیے بغیر اس کے وجود کو باہوں میں بھرا تو اس کی مدھم دھڑکنوں کے رقص نے ابان کو کپکپانے پہ مجبور کر گیا۔

"تمہاری یہ بچی کچی سانسوں پہ صرف ابان کا حق ہے لیز املک اور اپنا حق میں اتنی آسانی سے نہیں بخشتا۔"

وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔

"میری بچی کیا ہوا۔"

رابعہ تڑپ کر اس کی جانب بڑھی۔

"تائی اس نے نیند کی گولیاں کھالی ہیں میں اسے ہسپتال لے کر جا رہا ہوں۔"

وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کر کے کھولتے بہت ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا اور کامران حیرت سے اس کا یہ انداز دیکھ رہے تھے جو اسے بچانے کی خاطر کس قدر اتاولا ہو رہا تھا۔نشاط نے ضبط سے اس کی جانب دیکھا جس کی رنگت اڑی ہوئی تھی اور عالم کی نگاہیں صرف نشاط کے چہرے پہ جمی تھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اس نے جوں ہی ابان کی جانب دیکھا بدگمانی کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں سرائیت کرتی چلی گئی۔اس کے اپنے اندر اٹھتے ابال کو سختی سے مٹھیاں بھینچتے کم کیا تھا۔نشاط

All Rights Reserved By Novels Lounge

ابان اور رابعہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھے۔ابان نے بھی ناچار ان کی پیروی کی تھی۔ان تینوں ماں باپ بیٹی نے سلگتی نگاہوں سے ابان کی پشت کو تکا جو لیزا کیلیے کیسے مرا جارہا تھا۔ان تینوں کے وجود میں بھانبھڑ جل رہے تھے۔

****

ہاتھوں میں کسی چبھن کا احساس تھا کہ اس نے اپنی بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھولی تھی۔آنکھیں کھولتے ہی اس کی نگاہ سیدھا چھت سے جا ٹکرائی۔اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ کسی ہسپتال کا کمرہ ہے۔وہ غائب دماغی کی کیفیت میں مسلسل آنکھیں بند کھول رہی تھی۔اس کے ہوش کی دنیا میں لوٹتے ہی رابعہ بے تابی سے اس کی جانب بڑھی جس نے ان کے قریب آتے ہی آنکھوں کو سختی سے بند کرلیا تھا جانتی تھی احتساب کی گھڑی آچکی ہے۔

"لیزا میری بچی شکر اللہ کا تمہیں ہوش آگیا۔"

رابعہ نے اس کی پیشانی چومی تو لیزا کے کھوئے کھوئے حواس واپس لوٹنے لگے۔ان کے آنسو دل پہ گر رہے تھے مگر کیا وہ مری نہیں تھی وہ زندہ بچ گئی تھی۔کیا موت نے بھی اسے قبول نہیں کیا تھا۔وہ اتنی بھی ناپاک نہیں تھی۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔اس نے آنکھوں کو میچتے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا۔رابعہ نے پریشانی سے اس کے بال سہلاتے

All Rights Reserved By Novels Lounge

دیوار سے پشت ٹکائے کھڑی نشاط کو دیکھا جس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا البتہ نگاہیں اس کے چہرے پہ گڑھی تھی۔

"نشاط یہ دیکھو یہ شاید تکلیف میں ہے تم اس سے پوچھو کہ کہی درد ہو رہا ہے کیا مجھے تو جواب ہی نہیں دے رہی۔"

رابعہ کے نم لہجے پہ نشاط نے مضبوطی سے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔نشط کو سامنے دیکھ لیزا کے چہرے پہ خوف کا عنصر صاف نمایاں تھا۔دو آنسو اس کی آنکھ سے نکلتے کنپٹی پہ بہ گئے۔وہ اس پچھتاوے کا بوجھ کندھوں سے اتارنا چاہتی تھی مگر نا جانے کیوں گھر والوں نے اس کی اس کوشش کو سرے سے ہی ناکام بنا دیا تھا۔مگر کیسے کیوں کس نے۔یہ سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔اس نے تو تمام راستے خود بند کیے تھے اپنے بچاؤ کے۔نشاط کو یک ٹک خود کو گھورتا پا کر اس نے نا چاہتے ہوئے بھی اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تھی۔نشاط نے ناگواری سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا۔

"لیٹی رہو لیزا۔اٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

اس کا لہجہ اس حد تک سخت تھا کہ لیزا کے پور پور میں خوف سرائیت کرتا چلا گیا۔

"آپی وہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے حلق تر کرتے اسے مخاطب کیا۔

"کیپ یور ماؤتھ شٹ لیزا۔ جسٹ شٹ اپ۔ مت کہو مجھے آپی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ دھیمے لہجے میں غرائی۔ لیزا کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔

"نشاط اس کی حالت۔"

"ماما پلیز آج مت کچھ بھی کہیے گا۔ آج مجھے اپنے طریقے سے ہینڈل کرنے دیں۔ ہمیشہ میں نے آپ کی باتوں کو نظر انداز کرتے اس کی حمایت کی کہ نہیں یہ میرا چھوٹا سا بچہ ہے جس کی دیکھ بھال مجھے کرنی ہے مگر اس نے تو مجھے ایک سیکنڈ میں پرایا کر دیا نا۔"

وہ دھیمے سے چلائی تھی۔ لیزا نے آنکھیں جھکاتے ہچکی بھری۔ رابعہ نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا کیونکہ اس کی بات سو فیصد درست تھی۔

"کیوں کیا ایسا لیزا۔ کیا کمی دی تھی تمہیں جو اتنا بڑا قدم اٹھا لیا تم نے۔"

وہ سخت لہجے میں گویا ہوئی۔ لیزا نے بھیگی پلکیں اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آپی میں ساری عمر پچھتاوے کی ذد نہیں رہنا چاہتی۔ آپی کمی اپ میں سے کسی میں نہیں ہے کمی مجھ میں ہے۔ میں بری لڑکی ہوں گندی لڑکی ہوں میں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بھیگے لہجے میں بولتے اسے ٹھٹھکا گئی۔ نشاط نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کس متعلق بات کر رہی تھی۔

"کیسا پچھتاوا کیا بول رہی ہو تم لیزا۔"

وہ تعجب سے بولی اور کرسی کھینچ کر اس کے نزدیک ہی بیٹھی تھی۔ لیزا نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا تو دروازے کے پاس سے عالم اور ابان کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔ ابان جو اس کی بات سن چکا تھا اس نے نا جانے کس سوچ کے تحت پتھریلے چہرے سمیت نفی میں سر ہلایا مگر لیزا نے ایک سسکی بھرتے نشاط کی جانب دیکھا تھا۔

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ مجھے معاف کر دیں گی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اذیت سے گویا ہوئی۔ نشاط نے نرمی سے اس کی پیشانی سہلاتے اسے بولنے کی ہمت دی تھی۔ ویسے بھی ابھی اس کیلیے زیادہ سٹریس بھی ٹھیک نہیں تھا۔

"میرا دل بند ہو جائے گا جلدی بولو لیزا۔"

رابعہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا تو اس نے ہچکیاں بھرتے اٹک اٹک کر ایک ایک بات اس کے گوش گزار دی۔ اس کی پیشانی سہلاتا نشاط کا ہاتھ اس کے انکشاف پہ وہی ساکت ہوا تھا۔ نشاط نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت اس کی آنکھوں میں دیکھا جو مسلسل ہچکیاں بھر رہی تھی۔ رابعہ کی حالت

All Rights Reserved By Novels Lounge

ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔اس کے بر عکس ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اپنی حرکتوں کا اشتہاریوں ہی سب کے سامنے لگا چکی تھی۔

غلطی لیزا یہ غلطی ہے کیا۔یہ غلطی نہیں یہ گناہ کیا ہے تم نے۔ہم تمہیں اسی دلدل سے بچانا چاہتے" تھے اور تم نے اسی میں خود ہی گرنا ٹھیک سمجھا۔کبھی سوچا ہے کہ اگر ابان وقت پہ وہاں نا پہنچتا تو کیا "ہوتا تمہارے ساتھ۔

رابعہ اسے خود سے دور جھٹکتے ہوئے اشتعال آمیز لہجے میں بولی۔یہاں تک کہ انہوں نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔لیزا ان کی حرکت پہ ہچکیوں سے رو دی تھی۔نشاط خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔آج اس کا اعتبار بری طرح چکنا چور ہو چکا تھا۔اس نے ویران نگاہوں سے ابان کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چرا گیا۔

"ماما پلیز۔"

مت کہو مجھے ماما تمہاری حرکت کی بدولت نا تم کسی قابل رہتی اور نا ہمیں کسی کو منہ دکھانے کے" قابل چھوڑتی۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا یہ سب ہمیں۔

رابعہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے تلخی سے گویا ہوئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ابان بھائی نے منع کیا تھا۔"

وہ ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی۔رابعہ نے تنفر سے سر جھٹکا تھا۔

"اسی لیے میں تمہیں بولتی تھی کہ مت دو اسے اتنی چھوٹ تمہاری بے جا ضدیں پوری کرنے کا ہی نتیجہ ہے جو اس نے ہمارے منہ پہ کالک ملنی چاہی تھی وہ تو بھلا ہو ابان کا جو وقت پہ اسے بچانے پہنچ گیا ورنہ میں تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نا رہتی۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔نشاط نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا اور گہرا سانس بھرتے ان کے شانوں پہ ہاتھ جمائے تھے۔

"ماما ریلیکس رہے پلیز یہ جگہ نہیں ہے ان سب باتوں کی اور نا ہی وقت ہم گھر جا کر اس مسئلے پہ بات کرتے ہیں۔ابان تم نے ڈسچارج پیپر تیار کروائے یا نہیں۔"

اس نے انہیں تسلی دیتے ابان کو مخاطب کیا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔لیزا اس کی بے رخی پہ تڑپ کر رہ گئی۔نشاط کا چہرہ اس کی بات پہ جیسے ماند پڑ چکا تھا۔

"کل تک ڈسچارج ہو گا کیونکہ ابھی اس کی حالت بلکل ٹھیک نہیں ہوئی اور ڈاکٹرز کے مطابق اس کی حالت بہت پیچیدہ تھی۔اگر تم گھر جانا چاہتی ہو عالم کے ساتھ تو نوبرا پلم پھر آ جانا۔ویسے بھی کل رات سے تم دونوں یہاں ہو اور اب دوپہر ہو گئی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ابان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ اسے حامی بھرنی ہی پڑی۔ وہ اثبات میں سر ہلاتے رابعہ کی جانب مڑی جو نڈھال سی بیٹھی تھی۔

"شکر کریں ایسا کچھ ہوا نہیں ہے وقت رہتے سب سنبھل گیا ہے۔ انسان زندگی میں بہت سی کوتاہیاں کرتا ہے غلطیاں کرتا ہے مگر انہی غلطیوں سے سیکھنے والے کو عقلمند کہتے ہیں۔ آپ اپنی توجہ اس کی جانب جوں کی توں ہی رکھیے گا۔ اس کی حالت ایسی نہیں کہ اسے سٹریس دیا جائے۔ اس نے اپنی غلطی مانی ہے اسے پچھتاوا ہے ہمارے لیے یہی بہت بری بات ہے ماما۔ ہمیں اس پچھتاوے کو اس کیلیے زندگی بھر کا روگ نہیں بنانا اس کی عمر ابھی اتنی نہیں ہے کہ وہ ان تکلیفوں میں گھر کر اپنا آپ فراموش کر جائے۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ رابعہ بھی اس کی باتوں سے کسی حد تک متفق تھی تبھی گہری سانس بھر کر رہ گئی۔ نشاط نے ایک نگاہ لیزا کی جانب ڈالی جس کی رنگت سپید پڑ رہی تھی۔ وہ اس کی جانب بڑھی۔

"اپنا خیال رکھنا میں جلد ہی گھر آؤں گی اور میں ناراض نہیں ہوں نا ہی غصہ ہوں بس وقت لگے گا سنبھلنے میں اینڈ ان شااللہ ایوری تھنگ ول بی آل رائٹ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے عالم کی جانب بڑھی جو رابعہ کے سامنے جھکا انہیں سلام کر رہا تھا۔انہوں نے نرمی سے اس کے سر پہ پیار دیا اور نشاط کو وہاں سے لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی ابان ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھتے سر صوفے کی پشت سے ٹکاتے اپنی جلتی آنکھیں موند گیا۔لیزا کی مدھم ہچکیوں کی آواز اس کی سماعتوں میں ایک الگ ہی اذیت برپا کر رہی تھی۔یہ بات اسے ہی معلوم تھی کہ اس نے یہ پچھلے دو گھنٹے کس حالت میں کاٹے ہیں اس نے کس کس طرح کی اذیت محسوس کی ہے۔وہ کس تکلیف سے گزرا ہے مگر اب وہ سوچ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔اب بس اس پہ عمل پیرا ہونا باقی تھا۔

****

انہیں گھر واپس لوٹتے لوٹتے تاخیر ہو گئی تھی۔بچے گلی میں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے نا جانے کونسا کھیل کھیل رہے تھے۔بوڑھے آپس میں نا جانی کونسی باتوں میں محو تھی۔وہ گاڑی سے اترتے اپنے دھیان میں گھر کے گیٹ کی جانب بڑھی تو اندر سے کسی کے لڑنے جھگڑنے کی آوازیں آ رہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ اندر گھستی بائیک سٹارٹ ہونے کی آواز پہ اس نے چونک کر نگاہیں گھمائی تو سیدھا عالم سے جا ٹکرائی جو شاید کہی جانے کی تی "اری پکڑ رہا تھا۔

کہاں جا رہے ہیں آپ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی۔

"نکاح نامے پہ سائن کرتے ہوئے یہ کہی نہیں لکھا تھا کہ میرا انا جانا بھی آپکی مرضی سے ہو گا۔اسی لیے آئندہ سے اجتناب کیجیے گا۔"

وہ تلخ لہجے میں اسے جتاتے بائیک کو کک لگاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔نشاط نے گہرا سانس بھرتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے جہاں سے آوازیں ہنوز آرہی تھی۔

"بابا یہ ہمیشہ میرے موزے پہن جاتا ہے آج بھی میں گندے موزے پہن کر گیا تھا۔اسے منع کریں آپ۔"

"یہ شاید آریز کی آواز تھی۔"

"موزوں پہ تمہارا نام لکھا ہوتا ہے کیا۔ویسے موزوں کا رنگ تمہارے چہرے سے بہت ملتا ہے۔"

سمیر دل جلانے والے لہجے میں بولا۔

"ہاں میرے سفید موزوں کا مجھ سے اور میرے سیاہ موزوں کا تم سے۔کالا بندر۔"

آریز منہ کے زاویے بگاڑتا ہوا بولا۔ذیشان ان دونوں کی لڑائی پہ زبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پنجوں پہ وزن ڈالتے دھیرے دھیرے چلتی راہداری سے اندر آئی تھی مگر ایک دم لڑکھڑانے کی بدولت اس کے حلق سے چیخ برآمد ہوئی۔وہ سب چونک کر اس نسوانی چیخ کی جانب متوجہ ہوئے مگر سامنے کھڑی نشاط کو دیکھ ان دونوں کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی البتہ ذیشان نے خوشگوار حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے نشاط بیٹی کہاں چلے گئے تھے رات۔اچانک ہی غائب ہو گئے۔اب کس کے ساتھ آئی ہو۔"

انہوں نے نگاہیں گھماتے دروازے کی جانب دیکھا جیسے ابھی وہاں سے عالم برآمد ہو گا۔

وہ میری بہن کی طبیعت اچانک کچھ خراب ہو گئی تھی ہسپتال میں ایڈمٹ تھی تو بس وہی گئی تھی"

"اچانک عالم کو شاید کچھ کام تھا تبھی وہاں گئے ہیں۔

وہ وضاحت دینے والے انداز میں بولی کیونکہ ان کا یوں نگاہیں گھمانا وہ صاف محسوس کر چکی تھی۔وہ دونوں ساکت نگاہوں سے نشاط کی جانب دیکھا وہ اس کی موجودگی یہاں ہضم کرنے سے قاصر تھے۔

آریز سمیر بھابھی آئی ہے۔استقبال کرو بھئی گھر میں آئے مہمانوں کو اچھے سے خوش امدید کیا جاتا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں ہوش دلانے والے انداز میں جھڑکتے ہوئے بولے تو ان کا سکتا ٹوٹا تھا۔البتہ ان کے انکشاف پہ ان دونوں کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔نشاط نے مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"بھابھی ایک رات میں کونسی بھابھی آگئی ہماری۔"

مجھے لگ رہا ہے بابا کو باجی میں بھی بھابھی دکھائی دے رہی ہے لگتا ہے انہیں یاد ہی نہیں کہ ان کی تو"

"کوئی بہو ہی نہیں ہے۔

عباس اور سمیر آپس میں سرگوشیوں میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ذیشان نے دانت کچکچاتے ان کی جانب دیکھا۔

"کس قسم کے بھائی ہو دونوں جاؤ سلام کرو۔"

ان کے جھاڑنے پہ وہ دونوں سرعت سے اس کی جانب بڑھے تھے جو ہنوز انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔سمیر نے تو منہ سے سلام کیا البتہ عباس نے پرجوشی سے ہاتھ ملاتے مسکرا کر انہیں سلام کیا تھا۔

"آپکا سامان کہاں ہے۔"

سمیر نے اس کی پشت پہ جھانکا تو نشاط نے ہولے سے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اے سامان کا کیوں پوچھ رہے ہو۔بھلا اس بات کا کیا مطلب ہوا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر کی بات کا جواب آریز نے دیا تھا۔

بدھو انسان اب بھابھی ہمارے ساتھ تو رہے گی نا۔بھابھی "بھائی کی وائف جو بن چکی ہیں اب وہ دونوں ساتھ رہیں گے۔"

وہ اپنا سر پیٹتے ہوئے بولا تو آریز کی آنکھیں اس کی بات پہ چمک اٹھی۔

"میرے خیال میں آج مجھے یہی کھڑی ہو کر تم دونوں کا یہی سخت انٹرویو دینا پڑے گا۔"

اس کی بات پہ وہ دونوں جلدی سے حرکت میں آئے اور اسے اپنے ساتھ لاتے صوفے پہ بٹھایا تھا۔اس دوران ذیشان کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

جاؤ بیٹی فریش ہو آؤ جلدی سے پھر مل کر ایک ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔جاؤ سمیر جلدی سے یونیفارم "تبدیل کرو اور جا کر بھابھی کیلیے مارکیٹ سے کچھ اچھا سا لے آؤ۔"

وہ نرمی سے گویا ہوئے۔نشاط جو مسکرا کر ان کی جانب دیکھ رہی تھی نرمی سے انہیں ٹوک گئی تھی۔

"جو گھر میں بنا ہوا ہے میں وہی کھاؤں گی یہ چونچلے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔اس کی بات پہ سمیر جلدی سے کمرے میں گھسا اور تیار ہو کر جوں ہی باہر آیا اس نے بازار سے روٹیاں لانے کی تیاری پکڑ لی۔اتنی دیر میں وہ نشاط بھی فریش ہوتے باہر لاؤنج میں آچکی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کہاں جارہے ہو تم۔"

روٹیاں لینے جارہاہوں کیونکہ آج آپ کااس گھر میں پہلادن ہےاور بھائی بھی ہے جو روٹیاں بنا"

"سکیں اب میں اپنے ہاتھ کی ٹیڑھی میڑھی روٹیاں آپ کو کھلانے سے رہا۔

اس نے حیرت بھرے لہجے میں استسفار کیا مگراس کے جواب پہ وہ مدھم سا قہقہہ لگا کر ہنس دی

تھی۔

"گھر میں آٹا ہے گوندھا ہوا۔"

اس نے سوالیہ نگاہیں ان دونوں کے چہروں پہ مرکوز کی۔ ذیشان نماز پڑھنے کمرے میں جا چکے

تھے۔ سمیر کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ سرعت سے کچن کی جانب بڑھی تھی۔

م"مت کریں بھابھی آپ پہلے دن یہ کام اب بابااور بھائی کو معلوم ہوا تو سب سے پہلے ان کے جوتے

"اور ہمارا سر ہوگا۔ بھائی کہیں گے کہ میری نئ نویلی دلہن سے کچن میں روٹیاں بنوائی۔

اور ویسے بھی آپ تو امیر ہے نااور امیروں کو تو کھانا بس پیش ہوتا ہے انہیں کسی قسم کی محنت تھوڑی"

"نا کرنی پڑتی ہے آپ کو بھی روٹیاں بنانی نہیں آئے گی۔

وہ دونوں بیک وقت بولے مگر سب سے زیادہ حیران اسے آریز کی بات نے کیا تھا جس کے ذہن میں

امیروں کا امیج اس قدر برا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اچھا مطلب جو امیر ہو وہ ناکارہ ہوتا ہے تم یہ کہنا چاہ رہے ہو۔"

وہ ناراضگی بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔اس نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا تو وہ مہارت سے روٹیوں کے پیڑے بنانے لگی۔اگلے پندرہ منٹ میں اس نے پانچ روٹیاں بناتے سالن ان کے ساتھ مل کر گرم کیا اور ٹرے میں رکھتے کھانا لاؤنج میں لا کر زمین پہ بچھائی ہوئی تپائی پہ رکھا تھا۔

"بھابھی ہم صوفے پہ بیٹھ کر کھا لیتے ہیں۔آپ کیسے زمین پہ بیٹھ کر کھائے گی۔"

سمیر ہچکچاہٹ سے بولا۔ذیشان بھی اس دوران کمرے سے باہر آچکے تھے۔

ارے چٹائی پہ کیوں لے کر بیٹھ گئے۔نشاط بیٹی یہاں اوپر آکر بیٹھو اور ہمیں معاف کرنا دراصل یہ" گھر تمہاری شایان شان نہیں ہے مگر میں عالم سے کہوگا کہ اگلے مہینے کی پے آتے ہی قسطوں پہ اے سی لگوا دے تمہارے کمرے میں۔"

ان کے معذرت خواہانہ لہجے پہ وہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گئی اور سالن اور روٹی رکھتے ان کی جانب بڑھائی تھی۔

انکل یہ امیری غریبی میرے لیے بلکل میٹر نہیں کرتی آپ پلیز شرمندہ مت ہو اور نا مجھے" "کریں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دھیمے لہجے میں انہیں ٹوک گئی۔اگلے ہی لمحے گول بڑی روٹی دیکھ ان کی آنکھیں چمک اٹھی۔آج اتنے عرصے بعد اس قسم کی روٹی کا دیدار ہوا تھا مگر ان کے پوچھنے پہ جوں ہی سمیر نے نشاط کا نام لیا تو ان کی آنکھیں ایک بار پھر تحیر سے پھیل گئی۔

"اچ میں لگتا ہی نہیں کہ تم اتنے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتی ہو بیٹی۔"

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ کھل کر ہنس دی تھی۔

میں چاہے اونچے گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں مگر میری تربیت ایک سادہ سی گھریلو خاتون نے ہی "کی ہے انکل۔

وہ آسودگی سے مسکراتے ہوئے کھانے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔کھانے وغیرہ سے فراغت حاصل کرتے اس نے دوبارہ ملک ہاؤس جانے کی ٹھانی مگر اب تک عالم ہی نہیں لوٹا تھا اور ابان کا یوں ایمرجنسی میں کال کرنا اسے تشویش میں مبتلا کر گیا تھا۔ابھی بھی وہ سب بیٹھے چائے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں سے بھی لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اسی دوران ذیشان کی نگاہ اس کی جانب اٹھی تھی جو کچھ پریشان سی دکھائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا بیٹی سب ٹھیک ہے نا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

جی انکل وہ بس مجھے گھر جانا تھا ماما کی کال آئی تھی عالم تو اب تک لوٹے نہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو"

"میں خود سے چلی جاؤں۔

وہ ان کے سوال پہ اجازت طلب کرنے والے انداز میں بولی تو انہوں نے بغیر کوئی دقت ظاہر کیے خوشی خوشی جانے کی اجازت دے دی تھی۔ان کیلیے یہی بہت تھا کہ وہ ان کا احترام کر رہی ہے۔ان کی اجازت ملتے ہی وہ اپنا موبائل اٹھاتے عجلت میں باہر کی جانب بڑھی تھی مگر آریز کی آواز پہ اس کے بڑھتے قدم وہی تھمے تھے۔

"بھابھی آپ کب تک لوٹے گی۔واپس آئے گی نا۔"

اس کی آنکھوں میں ایک تڑپ سی تھی۔نشاط مسکرا کر اس کی جانب واپس آئی تھی۔

"کیوں نہیں آؤں گی چندا مجھے واپس یہی آنا ہے کیونکہ اب یہی میرا گھر ہے۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولی تو وہ کھل کر ہنس دیا تھا۔وہ بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھی تھی۔ابھی اسے گئے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ عالم کی بائیک کی آواز باہر سے آتی سن وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھے تھے۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ تھکا تھکا سا اندر داخل ہوا تو نگاہیں غیر ارادی طور پہ پورے گھر میں دوڑائی تھی۔

"بھابھی کو ڈھونڈ رہے ہے کیا بھائی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر کی شریر آواز پہ عالم نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور صوفے سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔

"کھانا دو مجھے تم لوگوں نے کھالیا کیا۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔ سمیر اور آریز نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"بھائی ہم نے تو کھالیا اور وہ بھی بہت لذیذ بھابھی کے ہاتھ کا مگر افسوس وہ آپ کیلیے نہیں بنا کر گئی۔اب سالن تو ہے مگر روٹی نہیں ہے اٹھیں اپنی مدد آپ کریں ہم تو چلیں پڑھنے۔"

وہ دونوں اسے ہری جھنڈی دکھاتے کمرے میں گم ہوگئے۔عالم نے ان کی بات پہ غیض کے عالم میں مٹھیاں بھینچی تھی۔ایک تو بھوک سے برا حال تھا سونے پہ سہاگہ گھر میں تھا بھی کچھ نہیں۔وہ گہرا سانس بھرتے خود ہی اٹھا اور فریج سے آٹا نکالا تھا۔

"کیا تھا میرا کھانا بھی تیار کر جاتی۔ہے تو میری بیوی ہی نا اور بیویوں کو تو ویسے بھی شوہر کی خدمت کرنے کا حکم ہے۔باقی سب کا خیال رکھے گی بس ایک مظلوم شوہر ہی دکھائی نہیں دیا۔"

اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ زبان بھی تیزی سے فراٹے بھر رہی تھی۔وہ مسلسل جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا تھا۔

مگر باؤل کے اوپر لگی چٹ دیکھ اس نے وہ اتار کر کھولی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جس دن آپ نے اپنی شوہر والی ذمہداریاں نبھانا سیکھ لی اس دن میں بھی آپ کو بیوی بن کر" دکھادوں گی کیونکہ یاد تو آپ کو ہوگا ہی کہ گھاٹے کا سودا کم از کم نشاط ملک بلکل نہیں کرتی۔ وہ اگلے "انسان کو اس سے دس گناہ ذیادہ لوٹاتی ہے جتنا وہ اس سے پاتی ہے۔

اس نے غصے میں مٹھی بھینچتے اس چٹ کو بھی توڑ مڑ ور دیا تھا۔ کون کہ سکتا تھا کہ کل رات ہی اس کا اس لڑکی سے نکاح ہوا ہے اور اس نے ایک ہی رات میں اسے ناک وچنے چبوا دیے تھے۔

****

کیوں بلایا ہے مجھے اتنی ایمر جنسی میں جلدی بولو وقت نہیں ہے میرے پاس اور بلا وجہ کی بکواس" "کرنے سے گریز کرنا کیونکہ اس وقت مجھے لیزا سے ذیادہ تم برے لگ رہے ہو۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب ولہجے میں گویا ہوئے۔ وہ اس وقت ہسپتال کے کیفے میں موجود تھے۔

اس وقت تو بکواس صرف اور صرف تم کر رہی ہو نشاط مجھے کچھ بولنے کا موقع دو گی تو ہی بولوں گا" "نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔اس کی آنکھیں لہو چھلکا رہی تھی۔نشاط نے پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جس کا چہرہ انتہائی ستا ہوا تھا۔کل رات سے اب تک وہ ایک سیکنڈ کیلیے بھی سو نہیں پایا تھا جو کہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا۔

"مجھے لیزا سے نکاح کرنا ہے اور ابھی اور اسی وقت کرنا ہے۔انکار کا کوئی جواز نہیں ہے تمہارے پاس۔عمل شروع کرواس پہ۔"

اس کی بات پہ نشاط نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو حکم تو ایسے صادر کر رہا تھا جیسے ٹافی کی فرمائش کر رہا ہو۔

****

"تمہارا دماغ درست ہے حالات کیا ہے اور تم کس قسم کی بات کر رہے ہو ابان۔"

وہ تو اس کی بات سن کر جیسے بھڑک ہی اٹھی تھی تبھی تپ کر بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کی حرکت پہ آس پاس کرسیوں پہ بیٹھے لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔ابان نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کھینظ کر دوبارہ کرسی پہ بٹھایا تھا۔

"خود پہ قابو رکھو نشاط کیوں ہر جگہ ڈنڈورے پیٹ رہی ہو اور میں نے کونسا انہونی بات کر دی ہے جو تمہارا ردعمل ایسا تھا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دانت پیستے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔

"تمہاری بات انہونی نہیں ہے مگر اس موقع پہ تمہارا بات کرنا غلط ہے کیونکہ وہ ابھی جس ٹروما سے گزر رہی ہے وہ ٹھیک نہیں ہے وہ کبھی بھی رضامند نہیں ہو گی۔"

وہ اسے نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"وہ رضامند ہو گی۔"

اس کا لہجہ اٹل تھا۔نشاط نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔دل چاہا رکھ کر منہ پہ لگا دے سامنے بیٹھے انسان کے جو اپنی بات منوانے کی خاطر بھی اس پہ حکم چلا رہا تھا۔

"کیا یہ تمہاری ضد ہے ابان۔"

نشاط ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی۔ابان تمسخرانہ انداز میں مسکرایا تھا۔

"ہاں وہ میری ضد ہے اور رہی رضامند ہونے کی بات تو وہ اسے ہونا ہی پڑے گا اور اسے رضامند صرف تم ہی کرو گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو نشاط سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔ معاً کسی خیال کے تحت اس نے چونک کر ابان کی جانب دیکھا جو ابھی بھی بغور اس کی جانب دیکھتے اس کے رد عمل کا انتظار کر رہا تھا۔

"تمہارا کیا بھروسہ ہے کل کو شادی کر کے تم میری بہن کو اس چیز کے طعنے دو کیونکہ شوہر تو شوہر ہی ہوتا ہے اسے اپنے سے منسلک عورت داغدار نہیں پسند ہوتی ہاں چاہے وہ خود کتنا بڑا داغدار ہو۔ عورت اسے پاک ہی چاہیے ہوتی ہے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے تیز لہجے میں بولی اگلے ہی لمحے اس نے ابان کی آنکھوں میں سرخی دوڑتے دیکھی تھی۔

"شٹ اپ نشاط جسٹ شٹ اپ۔ اتنا گھٹیا مرد سمجھ رکھا ہے مجھے جو اس قسم کی بکواس کر رہی ہو۔ تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہی ہے یا کھسکا ہوا ہے۔ نکاح ہو جائے تو اپنی بہن سے پوچھ لینا کہ اسے طعنے دیتا ہوں یا پیار دیتا ہوں۔"

وہ درشتگی سے بولتے آخر میں دھیما پڑا اور دل جلانے والے انداز میں معنی خیزی سے گویا ہوا۔ نشاط اس کی بات پہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی اور عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اپنی بیہودگی اپنے تک ہی محدود رکھا کرو بیہودہ انسان۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تنک کر بولتی اس سے پہلے وہاں سے جانے کیلیے مڑتی ابان تیزی سے اس کی راہ میں حائل ہوا تھا۔

"اب تم جانتی ہو نا تمہیں کیا کرنا ہے۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولا۔نشاط نے ہولے سے اثبات میں سر ہلاتے قدم اس کمرے کی جانب بڑھائے تھے جہاں لیزا اور رابعہ موجود تھی۔ابان وہاں سے نکلتے ریسپشن کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اسے ڈسپارج پیپرز تیار کروانے تھے۔یہ فیصلہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر لیا تھا۔وہ بلکل بھی ابھی اسے نکاح جیسے رشتے میں نہیں باندھنا چاہتا تھا مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ بچپنے میں اس قسم کا کوئی غلط قدم اٹھالے۔اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ جہاں سے اسے زیادہ توجہ اور محبت ملتی تھی وہ لڑکی اسی کی ہو جاتی تھی۔اب بس اسے بھی اسی فارمولے پہ عمل کرنا تھا۔اس کے لبوں کے گوشوں پہ ایک معنی خیز مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کہاں گئی تھی تم اور چہرہ کیوں اترا ہوا ہے۔"

رابعہ نے اسے اپنے نزدیک بٹھاتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔نشاط نے ایک نظر لیزا کو دیکھا جس کی آنکھیں بند تھی شاید نہیں یقیناً وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی۔

"نہیں کچھ نہیں ماما۔سب ٹھیک ہے۔"

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے بولی مگر انہیں پھر بھی تسلی نا ہوئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں جانتی ہوں کوئی تو بات ہے جو تمہیں اندر سے بے چین کر رہی ہے۔ چلو جلدی سے بتاؤ اچھا"
وہاں سب ٹھیک ہے ناوہ تمہارے سسرال میں اور وہ لوگ کیسے ہیں اور ان کا گھر بار۔ سب آسائشیں
"ہیں ناوہاں پہ۔ کسی چیز کی تنگی تو نہیں میری بیٹی کو۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتی ممتا بھرے لہجے میں بولی۔ نشاط نے نرمی سے ان کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے چومے تھے۔

سب بہت اچھے ہیں آریز اور سمیر تو بہت خیال کرتے ہیں اور انکل وہ بلکل بابا جیسے ہیں گھر بھی بہت "
"اچھا ہے اور آسائشیں بھی تمام ہیں۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولتی انہیں کہی نا کہی پر سکون کر گئی مگر اپنا دل اندر سے بلکل خاموش تھا۔ یہ زندگی اس نے خود اپنے نام لکھوائی تھی تو پھر اسے اچھے سے گزارنا بھی اسی پہ فرض تھا۔ رابعہ نے ایک کھوجتی نگاہ اس پہ ڈالی تو وہ ہلکی پھلکی ہوتی مسکرا دی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد کمرے کے دروازے پہ مدھم سے کھٹکے کی آواز پہ لیزا کی جاگ کھلی تھی۔ اس کی نگاہیں اندر داخل ہوتے ابان سے دوچار ہوئی تو وہ ایک بار پھر آنکھیں موند گئی۔ اس نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی تھی جس کا رنگ کھٹا پڑ رہا تھا۔ وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ان دونوں کی جانب بڑھا۔

"ڈسچارج پیپرز تیار ہیں میرے خیال میں اب ہمیں گھر چلنے کی تیاری کرنی چاہیے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نرمی سے گویا ہوا۔وہ دونوں شکرادا کرتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

میرے خیال میں ہمیں وہیل چئیر منگوا لینی چاہیے لیزا کو گاڑی تک پہنچانے کیلیے ابھی کمزوری ہے "

"نا۔ویسے بھی جان ہی کہا ہے اس میں۔

رابعہ پریشانی سے بولی۔ابان نے مسکراتے ہوئے ان کی جانب ریکھا جن کے چہرے سے واضح

پریشانی چھلک رہی تھی۔

"نہیں ماما میں چل لوں گی۔"

وہ نقاہت ذدہ لہجے میں بولی۔رابعہ نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

سن لو ایک بار پھر تمہارے فائدے کیلیے بات کر رہی ہو مگر نہیں تمہیں تو ہمیشہ میرے فیصلوں کے "

"خلاف ہی جانا ہوتا ہے۔

ان کی غصیلی آواز پہ لیزا نے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا۔ابان نے سختی سے لبوں کو بھینچتے خود پہ قابو

پایا۔

ماما پلیز۔آپ میرے ساتھ چلیں اور ابان تم لیزا کو لے آؤ باہر۔ہم گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہے "

"ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزا نشاط کی بات پہ بولنا چاہتی تھی کہ وہ ابان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی مگر پھر رابعہ کی باتوں کے زیر اثر خاموشی اختیار کر گئی۔ان کے کمرے سے نکلتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے نزدیک پہنچا تو وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ابان نے اس کی حرکت کو نظر انداز کرتے انتہائی نرمی سے اس کی کمر کے نیچے سے ہاتھ گزارتے اسے تھاما اور اگلے ہی لمحے اسے باہوں میں بھر لیا تھا۔لیزا کا چہرہ اس کی حرکت پہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے گھبرا کر سختی سے اس کی شرٹ کھ کالر کو تھام لیا تھا۔

"پلیز مجھے مزید شرمندہ نا کریں میں چل لوں گی۔"

اس کا بھرایا ملتجیانہ لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تو ابان نے سرعت سے رخ موڑتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔لیزا کے حواس جھنجھنا اٹھے اس قدر قربت پہ۔

"جسم میں جتنی جان ہو نا اتنی بڑی ہی بات کرنی چاہیے کیونکہ جتنی تم میں جان ہے نا پھر تو ہم کل تک ہی پہنچ پائیں گے گھر۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولتے ناک کی سیدھ میں آگے کی جانب بڑھنے لگا۔لیزا نے نم پلکوں کو جھپکتے آنسوؤں کو اندر اتارا اور اسے مزید سختی سے تھام لیا۔نیچے گرنے کا خوف بھی چہرے پہ لاحق تھا۔

"میں گر جاؤں گی پلیز اتار دیں۔"

وہ بھیگے آس بھرے لب و لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نہیں گرنے دوں گا یقین رکھو گرنے سے قبل ہی تھام لوں گا۔"

وہ نرم گرم نگاہیں اس کے چہرے پہ جماتے بھاری لب ولہجے میں دوبدو بولا۔ لیزا کا چہرہ اس کی بات پہ پھیکا پڑنے لگا۔ گاڑی کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے پچھلا دروازہ کھولتے اسے نرمی سے اندر بٹھایا تو لیزا کی نگاہیں ابھی بھی اسی کے چہرے پہ جمی تھی۔ وہ یقیناً اس سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں کررہی تھی۔ اس کو بٹھا کر دروازہ بند کرتے ہی ابان نے اپنی جگہ سنبھالی اور گاڑی ایک جھٹکے سے ملک ہاؤس کی جانب بڑھائی تھی۔ لیزا غنودگی کی زیر اثر نشاط کے شانے سے سر ٹکاتے آنکھیں موند گئی۔ اس نے بھی نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

****

"آپ اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئے بابا۔"

عالم بائیک کھڑی کرتے جوں ہی اندد داخل ہوا سامنے ہی صوفے پہ براجمان ذیشان کو دیکھ حیرت بھرے لہجے میں بولا۔

وہ مجھے نشاط بٹیا کیلیے پریشانی ہو رہی تھی وہ ابھی تک واپس نہیں لوٹی اور نا ہی کوئی رابطہ ہے اس سے"

"تمہاری کوئی بات ہوئی کیا اس سے۔ شام کے سات بج رہے ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئے۔عالم جو یہ سوچ کر آیا تھا کہ اب تک تو وہ گھر لوٹ چکی ہو گی مگر ان کی بات سن وہ سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔

"کیا مطلب وہ ابھی تک نہیں لوٹی۔"

وہ چہرے پہ نا قابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوا۔ذیشان اس کی بات پہ عش عش کر اٹھے۔

"واہ تمہاری ہی بیوی ہے ناوہ صاحبزادے صاحب جس کے جانے آنے کے متعلق تمہیں کچھ نہیں معلوم۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی خجل سا ہو گیا۔اب بھلا انہیں کیا جواب دیتا۔

"بابا کیا ہو گیا ہے وہ اپنے گھر گئی ہے تو وہی ہو گی نا ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ لوٹ آئے گی کل تک ویسے بھی اس کی بہن کی طبعت نہیں ٹھیک نا۔"

وہ دل ہی دل میں جلتے کڑھتے انہیں سمجھانے والے لہجے میں گویا ہوا۔ذیشان نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

"اسے فون ملاؤ جلدی سے۔وہ نمبر تو تمہارے پاس ہو گا ہی کیونکہ تم نے ہسپتال میں مجھ سے اس کی بات کروائی تھی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوئے تواب کی بار جھٹکا لگنے کی باری عالم کی تھی کیونکہ نشاط کا فون نمبر تو اس کے پاس تھا ہی نہیں۔اس دن بھی بات اس نے آفس کے نمبر پہ کروائی تھی مگر اب ذیشان کو کیسے بتاتا وہ۔

"بابا کیوں پریشان کرنا نہیں۔"

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔ذیشان کی ذیرک نگاہیں اسی پہ جمی تھی۔

ایک بات تو بتاؤ سچ میں تم دونوں کی محبت کی ہی شادی ہے نا کیونکہ کم از کم مجھے تو نہیں لگ رہا شکل" دیکھی ہے اپنی تم نے روگی بنتے جارہے ہو جیسے کوئی سوگ لگ گیا ہو۔داڑھی کیسے بڑھی ہوئی ہے۔نا کپڑوں کی ہوش نا کسی چیز کی۔عجیب آج کل تو گھر والوں کی پسند کی شادیوں میں بھی بن ٹھن کر رہا "جاتا ہے تمہاری تو پھر پسند کی ہے۔

وہ اسے جھڑکنے والے انداز میں گویا ہوئے۔عالم خاموشی سے چہرہ جھکاتے لب بھینچ گیا۔اب ان کی باتیں سننے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا مگر نشاط پہ اسے ایک نئے سرے سے غصہ آرہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے ہوتی تو وہ کیا کر گزر جاتا۔

"چلو جاؤ اب اسے لے کر آؤ تمہاری یہی سزا ہے خیر وعافیت پتہ کر کے آنا اس کی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ حکم دینے والے انداز میں گویا ہوئے۔عالم ان کی بات پہ بھونچکارہ گیا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جنہوں نے کس قدر سکون سے یہ حکم صادر کر دیا تھا جیسے ساتھ والی گلی میں اسکا گھر ہو۔

"مگر بابا۔"

"جاؤاب کیا منہ دیکھ رہے ہو میرا اور میں ایسے ہی انتظار کر رہا ہوں تم لے کر آؤ اسے جا کر۔"

وہ ضدی انداز اپنائے ہوئے تھے۔عالم نے بے بسی و بے کسی سے ان کی جانب دیکھا اور ایسے ہی حلیے میں باہر کی جانب بڑھ گیا۔ذیشان نے بغور اس کی پشت کو تکا تھا۔اس شادی میں انہیں وہ محبت تو بلکل نہیں دکھی تھی جس محبت کا اعتراف نشاط نے ان کے سامنے کیا تھا۔ان کا ذہن انہی سب سوچوں میں گڈمڈ ہو رہا تھا۔ناجانے یہ دونوں کیا سوچے ہوئے تھے وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھے۔ان کے جاتے ہی وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا گئے۔عالم وہاں سے بائیک پہ نکلتے ہی سیدھا ملک ہاؤس کی جانب روانہ ہوا تھا۔پورا راستہ اس کا دل جلتا رہا تھا۔جب اسے گھر آنے کی نہیں پڑی ہوئی تھی تو پھر وہ کیوں اسے لینے جاتا۔وہ فقط سوچ کر رہ گیا۔انہی سب سوچوں میں غلطاں اس کی بائیک ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔اس نے جوں ہی بائیک ایک جانب کھڑی کرتے اندر کی جانب قدم بڑھائے سامنے کھڑے کامران کو دیکھ اس کے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔ان کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

نگاہیں وہ خود پہ اور اس کی بائیک پہ محسوس کر چکے تھے۔ایک لمحے کیلیے شرمندگی کا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پہ قابو پا چکا تھا۔

"ارے واہ ہمارے داماد جی وہ بھی اس کھٹارہ بائیک پہ۔"

وہ تمسخرانہ انداز میں بولتے قہقہہ لگا اٹھے۔عالم نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"مجھے نشاط سے ملنا ہے اسے بلائیں جلدی سے۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولا۔وہ اس کی بات پہ تلخی سے مسکرائے تھے۔

تمہاری بیوی اب وہاں جانا نہیں چاہتی تھک گئی ہے ایک ہی رات میں وہ وہاں رہ کر اب بھلا اتنی گرمی میں کون جیے جو اتنی آسائشوں میں رہنے کا عادی ہو وہ ایسے ڈربوں میں نہیں رہ سکتے۔انہیں محل نما گھر ہی چاہیے ہوتے ہیں۔"

وہ اس کے دل میں بدگمانی پیدا کرنے کی خاطر شانے اچکاتے ہوئے بولے۔عالم کا چہرہ ان کی بات پہ پھیکا پڑ گیا۔مطلب اس نے گھر آ کر سب کے سامنے ان کے حالات کے ڈنڈورے پیٹے تھے۔اس نے سختی سے مٹھیوں کو یوں بھینچا کہ ہاتھوں کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو گئی۔

"میں نے آپ سے کچھ نہیں پوچھا بس نشاط کو بلائیں آپ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پرسکون لہجے میں بولا۔اس کی گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔البتہ کامران اس کے تحکم بھرے لہجے پہ تلملا کر رہ گئے۔

"دو ٹکے کے انسان تمہاری اتنی مجال کہ تم مجھ پہ حکم چلاؤ۔"

وہ گرجدار لہجے میں بولے ساتھ ہی ان کا دایاں ہاتھ فضا میں بلند ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے اپنا ہاتھ کسی کی گرفت میں محسوس کرانہوں نے جوں ہی نگاہیں اس جانب موڑی وہاں کھڑی غضبناک تیوروں سمیت نشاط کو دیکھ ان کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پ-ڑے تھے۔

"ہاتھ لگانا تو دور کی بات اس بارے میں سوچیے گا بھی مت ورنہ میں اپنی تربیت بھلا دوں گی۔"

وہ تنبیہی لب و لہجے میں بولتی ان کا ہاتھ بری طرح جھٹک گئی۔

نامیں زبان سے گونگی ہوں نا آنکھوں سے اندھی ہوں اور ناہی کانوں سے بہری۔میں آپ کی گھٹیا" سازشیں سن بھی سکتی ہوں دیکھ بھی سکتی ہوں اور اس کا منہ توڑ جواب بھی دے سکتی ہوں۔مجھے مجبور "مت کریں کہ اگلے پچھلے تمام حساب آپ سے بے باک کردوں۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے انہیں وارن کرنے والے انداز میں بولی۔عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کا رنگ خطرناک حد تک سپید پڑ رہا تھا۔وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔اس نے

All Rights Reserved By Novels Lounge

حیرت سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا تھا کیونکہ وہ واضح کپکپا رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس نے سختی سے عالم کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی تھی۔

"میرے شوہر ہیں یہ کامران ملک نشاط ملک کا شوہر ہے یہ اور اپنے شوہر کی مضبوطی سے ان کے سائے سے ہی میں مضبوط اور ڈٹی ہوئی ہوں۔ مجھے للکاریے گا مت ورنہ بدترین نتائج کے ذمہدار آپ خود ہی ہونگے اور ان کے خلاف ایک لفظ بھی برا نہیں ایک لفظ بھی نہیں۔"

وہ خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کا ہاتھ بدستور تھامے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ عالم ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ زینے پھلانگتے ہی اس نے سرعت سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھپتھپاتے اپنے حواس بحال کیے تھے۔

"لگتا ہے ساری نفرت صرف میرے لیے ہی بچار کھی ہے تبھی تو یہ زبان صرف مجھے ہی اپنے جوہر دکھاتی ہے۔"

وہ تلخی سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ عالم نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"خیر آپ اس کمرے میں جائیں مجھے لیزا سے بات کرنی ہے کچھ ضروری۔ میں آتی ہوں۔"

وہ سنجیدگی سے بولتی لمبے لمبے ڈگ بھرتی لیزا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ عالم کے پاس بھی اب کمرے میں جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا تبھی اسی میں گھس گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نیچے سے اتنے شور کی آوازیں کیوں آرہی تھی سب ٹھیک ہے نا۔"

رابعہ نے اسے کمرے میں آتا دیکھ کر سنجیدگی سے استسفار کیا تو وہ انہیں ہلکا ہلکا کرنے کی خاطر خاموشی سے بس مسکرادی۔وہ فی الحال کسی بھی بات کا ذکر نہیں چھیڑنا چاہتی تھی لیزا نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے سے پریشانی صاف چھلک رہی تھی مگر وہ بھی اسے مسکراتا دیکھ خاموشی اختیار کر گئی۔نشاط نے ایک نگاہ لیزا پر ڈالی اور دھیمے سے قدم اس کی جانب بڑھاتے اس کے نزدیک جگہ بنائی تھی۔رابعہ بھی اس دوران ان کے نزدیک ہی بیٹھ چکی تھی کیونکہ نشاط نے انہیں کسی ضروری بات کے متعلق پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔

"ماماوہ مجھے آپ دونوں سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

اس نے بات کی تمہید باندھی۔لیزا نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"جلدی بولو نشاط کیا بات ہے یوں پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہو۔"

رابعہ اس کی خاموشی سے تنگ آتے اکتا کر بولی۔اشاعت میں گہرا سانس پڑھتے خود میں ہمت مجتمع کی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزا میری بات غور سے سننا یہ جو بھی فیصلہ لیا جارہا ہے یہ تمہارے بھلے کیلیے ہی لیا جارہا ہے۔ ہمیں" غلط مت سمجھنا کیونکہ ایک بار ہمیں غلط سمجھنے کی بھول تم کرچکی ہو اور اس کے نتائج بھی تمہارے "سامنے ہیں۔ اب تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے ہماری بات مان لو۔

نشاط نے اب کی بار لیزا کی خاطر سخت لہجہ اپنایا تھا۔ لیزا نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا۔ رابعہ خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"مما وہ دراصل ابان لیزا کو اپنے نکاح میں لینا چاہتا ہے۔"

اس کی بات تھی یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو کسی نے اس کی سماعتوں میں انڈیل دیا تھا۔ لیزا نے اڑی اڑی رنگت سمیت اس کی جانب دیکھا جو یہ بات کرتے کس قدر پر سکون تھی۔ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔ وہاں سے ہوتے اس کی نگاہیں رابعہ کی جانب اٹھی جس کی خوشی دیدنی تھی۔

نن۔ نہیں آپی پلیز مجھے جان سے ماردیں مگر یہ نہیں پلیز۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ نشاط نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ اس سے اس قدر شدید ردعمل کی توقع نہیں کررہی تھی۔

بکواس بند رکھو اپنی لیزا۔ بس تمہارا نکاح اب ابان سے ہی ہوگا۔ وہ بچہ جس کے نصیب میں ہے ناوہ" اس قدر خوش قسمت ہے اور تم اسے ٹھکرا رہی ہو اور تمہاری کوتاہی اتنی چھوٹی نہیں ہے کہ کوئی غیر

آ کر تمہیں اپنائے گا تمہیں کیا لگتا ہے یہ بات چھپی رہے گی۔ کبھی نہیں نیچے جو تمہارے چچا اور چچی ہیں نا سب سے پہلے یہی ڈنڈورے پیٹے گے اور تمہارے ساتھ ساتھ میری بھی عزت خراب ہو گی۔ نشاط اسے بتا دو اگر اس نے ابان سے نکاح کیلیے انکار کیا تو مجھ سے اسے اپنا ہر تعلق توڑنا ہو گا۔" رابعہ ہانپتے ہانپتے غصے کی کیفیت میں بولی۔ لیزا کے ساتھ ساتھ نشاط نے بھی بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا تھا۔ لیزا دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رودی کیونکہ وہ اب غصے سے اسے گھورتی کمرے سے باہر نکل چکی تھی۔ لیزا نے نم نگاہوں سے نشاط کی جانب دیکھا۔

"آپی پلیز مم۔ میں نکاح نہیں کروں گی۔ مجھے ان سے نہیں کرنا باقی کسی سے بھی کر دیں پلیز آپی۔"

اس کی نگاہوں کے سامنے ابان کے ساتھ بیتا ہر ایک پل گزر رہا تھا وہ سب خوشگوار تو نہیں تھا تو پھر وہ کیسے اسی سے نکاح کیلیے رضامند ہو جاتی جسے اس نے کبھی کچھ سمجھا ہی نہیں تھا۔ نشاط نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم لیٹو اور آرام کرو میں ابھی آتی ہوں۔"

وہ اس پہ کمفرٹر اوڑھاتے اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تو لیزا نے ہچکیاں بھرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔ نشاط اس سے نگاہیں چڑاتے کمرے سے باہر نکل گئی۔ لیزا اس کے جاتے ہی تکیے میں چہرہ چھپاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ کیا اس کی ایک غلطی ساری زندگی کیلیے اس کیلیے روگ بن جائے گی وہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

سوچ کر رہ گئی معاً کسی سوچ کے آتے ہی اس نے اپنے قدم وضو کرنے کی خاطر واشروم کی جانب بڑھائے تھے۔چلنے میں ابھی کمزوری تھی مگر اب سکون صرف ایک ہی ذات سے میسر تھا اور وہ ذات صرف اللہ کی تھی۔

"کیا بات ہوئی تمہاری اس سے۔"

وہ جو بے دھیانی میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی سامنے سے آتے ابان کو دیکھ اس کے قدموں کو ہی بریک لگی تھی جواب سوالیہ نگاہیں اسی پہ مرکوز کیے کھڑا تھا۔

"اس نے انکار کر دیا ہے۔"

اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے اسے اگاہ کیا تو ابان کے چہرے پہ ایک سایہ سا آکر گزر گیا۔آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھر دی تھی۔

"تم نے اسے منایا بھی نہیں نشاط۔"

اس کا لہجہ سرد تھا۔

میں نے اسے سمجھایا ہے ابان مگر ماما کا رویہ اس کے ساتھ بہت تلخ ہے۔وہ شاید اس صدمے کو" برداشت نہیں کر پا رہی اور تمہارے سامنے ہی ہے تمہارے ساتھ لیزا کے تعلقات کچھ بہت خاص نہیں ہیں جن کی بنا پہ وہ نکاح کیلیے رضامندی بھرے۔اس کا کہنا ہے کہ کسی کے ساتھ بھی نکاح

All Rights Reserved By Novels Lounge

کر دیں بس تمہارے ساتھ نہیں۔ تم نے آج تک اسے کوئی ایسا رشتہ یا اعتبار نہیں سونپا ہے۔ صرف دشمنی اور نفرت یہ دونوں رشتے تم دونوں کے درمیان قائم تھے۔ نا تم کبھی اس کے دوست بنے اور نا ہی کزن جس طرح تم میرے ساتھ تھے تم اس کے ساتھ نہیں تھے تو کیسے ایک لڑکی اپنی پوری زندگی اس شخص کو سونپ دے جس نے کبھی اس کیلیے کچھ کیا ہی نہیں۔ تمہیں بھی اس متعلق سوچنے سمجھنے کی ضرورت ہے ابان وہ میری بہن ہے اور تم میرے دوست پلس بھائی میں کسی کے حق میں کچھ برا نہیں کرنا چاہتی۔"

"اور جو اپنے حق میں کر چکی ہو۔"

اس کی اتنی لمبی چوڑی بات کے جواب میں وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔ نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا اپنے ساتھ میں ام میچور نہیں ہوں ابان وقت حالات نے وقت سے پہلے ہی بہت بڑا بنا دیا ہے۔ اب خود پہ کچھ بھی بیتے اثر نہیں ہوتا کیونکہ میں زخم سہتے سہتے ایک چٹان بن چکی ہوں مگر اسی چٹان نے ہمیشہ لیزا کی حفاظت کی ہے بس اس کے حق میں کچھ غلط نہیں کچھ بھی نہیں۔ سب سے پہلے اپنے ماں باپ کا سوچو ان کو کیا جواب دو گے پھر میں بھی کوئی فیصلہ لے لوں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نرمی سے اسے ٹوکتے خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ابان نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا اور ایک نگاہ لیزا کے کمرے کے بند دروازے پہ ڈالی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کے قدم اس کے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔

****

وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی وہ کمرے میں موجود ہی نہیں تھا۔البتہ واشروم سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی تھی۔مطلب وہ فریش ہو رہا تھا۔وہ محض سوچ کر رہ گئی۔اس نے گہرا سانس بھرتے صوفے پہ جگہ سنبھالی تھی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ہی واشروم کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز کے ساتھ ہی اس کا وجود اندر سے نمودار ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس پہ نگاہ پڑتے ہی نشاط کان کی لوؤں تک سرخ پڑ گئی۔اس نے سرتاپا بے یقینی کی کیفیت میں اس کا جائزہ لیا جو شرٹ لیس تھا۔اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں اس سے دوچار ہوئی تو وہ سٹپٹاتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔عالم نے بغور اس کی جانب دیکھا جو اب بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

"مجھے لگا شاید آپ مجھے یہاں بھیج کر یہاں آنا بھول گئی ہیں۔"

وہ یوں ہی آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے طنزیہ لب و لہجے میں بولا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اندر یہ واہیاتی ہو رہی ہے ورنہ ابھی بھی نا آتی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہنوز رخ پھیرے دانت پیستے ہوئے بولی۔اگلے ہی لمحے کسی نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔نشاط نے دونوں ہاتھ اس کے چوڑے شانوں پہ جماتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔عالم نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک خوف تیر رہا تھا اور یہی خوف اسے مزے سے دوچار کروا گیا۔اس نے نرمی سے اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور اس کی پیشانی سے لکیر بناتے اس کے لبوں پہ لا کر روک دی۔نشاط کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

"تو کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ واہیاتی دکھا بھی تو اپنی بیوی کو رہا ہوں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔"

وہ اس کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے اونچا کرتے ہوئے گھمبیر بھاری لہجے میں بولا۔نشاط دم بخور کھڑی اس کی باتوں پہ بے یقین سی تھی۔اسے اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا دنیا کا مشکل ترین کام لگا تھا۔عالم نے نرمی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اسے سہارہ دیا تھا۔البتہ دل ہی دل میں وہ اس کی حالت سے کافی حد تک محظوظ ہو رہا تھا۔

"کونسا جادو کیا ہے میرے گھر والوں پہ کہ سب تمہارے دیوانے ہوئے پڑے ہیں۔"

وہ اس کی انگلیوں کے پوروں کی نرمی محسوس کرنے کی خاطر اسے چھوتے ہوئے نرم گرم لہجے میں بولا۔نشاط نے خود میں ہمت مجتمع کرتے اس کی جانب دیکھا اور کسمساتے ہوئے خود کو اس کی گرفت سے آذاد کرانے کی سعی کی تھی۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"اگر کرنا آتا ہوتا نا تو سب سے پہلے آپ پہ کرتی تا کہ آپ بھی میرے دیوانے ہو جاتے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولتی سر جھٹک گئی۔عالم اس کی بات پہ کھل کر ہنسا تھا۔نشاط نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

"بیوی میں اتنی جلدی قابو میں آنے والی چیز ہوں ہی نہیں۔اسی لیے ناحق کوششیں ترک کر دو۔"

وہ اس کی اٹھی ہوئی ٹھوڑی کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے اس پہ اپنا لمس چھوڑتے جتانے والے لہجے میں بولا مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد حمائل کیے تھے۔اب کی بار حیران ہونے کی باری عالم کی تھی۔

مگر میں کسی کو بھی اپنے قابو میں کرنے والی چیز ضرور ہوں۔رہی بات ان ناحق کوششوں کی تو یہ"

"اب ترک تو بلکل نہیں ہونگی بلکہ بڑھتی چلی جائے گی۔

وہ بھی اسی کے انداز میں بولتی پنجوں کے بل اونچا ہوئی اور اس کی ٹھوڑی کو چھوا تھا۔عالم اس کی حرکت پہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔وہ تو سوچ رہا تھا کہ وہ اسے مزید چڑائے گا مگر یہاں تو اس نے بات کا رخ ہی سرے سے موڑ دیا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے ستائشی انداز میں اس کی باڈی کو دیکھا تھا۔اب کی بار عالم سچ مچ سٹپٹا گیا۔وہ اس لڑکی سے کیسے کسی اچھی بات کی توقع کر سکتا تھا۔

"ویسے سچ سچ بتائیں کہ آج تک سچ میں کوئی لڑکی فدا نہیں ہوئی آپ پہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔عالم نے ماتھے کی شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں کیونکہ لڑکیاں صورت یا چوڑے وجود دیکھ کر نہیں بلکہ پیسہ دیکھ کر فدا ہوتی ہیں۔"

اس کا لہجہ کاٹ دار تھا۔نشاط نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا جس کی بات ایک ہی بات پہ شروع ہو کر اسی پہ ختم ہو جاتی تھی۔

"پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی عالم۔ہر لڑکی کو ایک ہی پلڑے میں تولنا بند کر دیں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے سمجھانے والے انداز میں بولی۔وہ سمجھ گئی تھی اس نے اسی پہ طنز کیا ہے۔عالم کے زہن میں کامران کی باتیں ذوروشور سے گردش کر رہی تھی۔وہ کیسے ان سب باتوں کو فراموش کر جاتا۔اس سے قبل کہ وہ اس کی بات کے جواب میں کچھ بولتا دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت مڑتے دروازے کی جانب دیکھا تھا مگر اگلے ہی لمحے باہر سے آنے والی ابان کی آواز پہ عالم کے وجود میں نفرت کی شدید لہر دوڑ گئی۔نشاط نے سرعت سے قدم دروازے کی جانب بڑھائے تھے۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جوں ہی لیزا کے کمرے میں داخل ہوا کمرے میں گھپ اندھیرے کا راج تھا۔اس نے ایک طائرانہ نگاہ کمرے میں دوڑائی تو ایک جانب ذرا سی روشنی اسے محسوس ہوئی تھی اور وہی اس کی نگاہ اس منظر پہ ساکت رہ گئی جہاں وہ جائے نماز میں سجدے میں جھکی ہچکیاں بھر رہی تھی۔اس نے کھوئے کھوئے انداز میں اس جانب قدم بڑھائے تھے۔وہ ہنوز اس کی جانب دیکھتے نزدیک ہی رکھے صوفے پہ بیٹھ گیا۔تقریباً پانچ منٹ کے توقف کے بعد اس نے سر سجدے سے اٹھایا تھا۔دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ پھیرتے ہی وہ جوں ہی جائے نماز کو اٹھانے کیلیے جھکی بائیں جانب بیٹھی شخصیت کو دیکھ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے پیروں تلے زمین کھینچ لی ہو۔اس نے خوفزدہ نگاہ کمرے کے بند دروازے پہ ڈالی تھی۔جائے نماز اس کے ہاتھ سے چھوٹتے زمین پہ گر گئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ابان بھائی۔"

وہ حلق تر کرتے ہوئے سرسراتے لہجے میں بولی۔ابان اپنے دونوں ہاتھ جیبوں میں اڑستے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بغور اس کے حجاب کے ہالے میں مقید چہرے کو تکا تھا جہاں سے دنیا جہاں کی تھکن نمودار ہو رہی تھی۔

"شادی سے انکار کی وجہ بتاؤ۔بلاوجہ بات کو طوالت مت بخشنا صرف وجہ بتاؤ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے دونوں اطراف میں بازو رکھتے اس کے چہرے پہ جھکتے سرد مہری سے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔لیزا نے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کی نزدیکی پہ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل کو کوئی مٹھی میں جکڑ رہا ہو۔

"کوئی ایک وجہ نہیں ہے۔"

وہ چہرہ جھکاتے سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔اس کی لہورنگ آنکھوں میں دیکھنا اس کیلیے مشکل مرحلہ ثابت ہو رہا تھا۔ابان نے مزید اس کے چہرے پہ جھکتے ٹھوڑی کی مدد سے چہرہ اپنے مقابل کیا۔

"پہلی وجہ بتاؤ۔"

انداز لیا دیا سا تھا۔

"کیا یہ وجہ کافی نہیں کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو ذرا بھی پسند نہیں کرتے۔"

وہ دھیمے شکست خوردہ لہجے میں بولی۔

"مجھے تم بہت پسند ہو۔اپنے ساتھ ساتھ مجھے مت گھسیٹو اگلی وجہ بتاؤ۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔لیزا نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"میں عمر میں آپ سے چھوٹی بھی تو ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے بھونڈی سی دلیل پیش کی۔ابان اس کی بات پہ ایسے مسکرایا جیسے کسی بچے کی بات پہ مسکرایا جاتا ہو۔

"چلو میرے بڑے ہونے کا فائدہ بھی تمہیں ہی ہے کہ تمہیں میری جانب سے زیادہ پیار ملے گا۔"

اہانت کے احساس سے لیزا کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اس کی بیہودہ بکواس پہ۔

"کس قسم کے بے شرم اور بیہودہ انسان ہیں آپ۔"

وہ اسے خود سے دور جھٹکتے تنک کر بولی۔ابان نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

اگر ہم دونوں شرم کرنے لگے تو پھر یہ رشتہ کیسے چلے گا اسی لیے میں بے شرم ہی ٹھیک ہوں تم"

"شرم کر لینا میرے حصے کی بھی۔

وہ اس کے گال کو سہلاتے بھاری لہجے میں بولا۔لیزا نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا تا کہ نکاح کرنے کے بعد آپ مجھے روز طعنے مارے نا آپ کے اس"

پرپوزل کی وجہ سے ماما نے مجھ سے تمام رشتے توڑنے کی بات کر دی ہے۔ان کے نزدیک پہلے بھی

"آپ ہی اچھے تھے اور اب تو آپ مزید ماہان ہو گئے ہیں۔وہ بہت ناراض ہیں مجھ سے۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی شرٹ کے کالر کو مٹھیوں میں بھینچتے تڑپ کر بولتی ہچکیوں سے رو دی۔ ابان نے دکھ اور تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا تھا۔ لیزا کے دل کی دھڑکن اس کی حرکت پہ تھم سی گئی۔

"تو کیوں ناراض کر رہی ہو انہیں مزید۔ خاموشی سے اس رشتے کیلیے رضامندی ظاہر کر دو اور خدارا یہ رونا بند کرو حالت دیکھو اپنی خود تو بری کر رہی ہو ساتھ میری جان بھی سولی پہ لٹکائی ہوئی ہے۔"

وہ اس کے بھیگے گالوں کو انگوٹھے سے صاف کرتے نرمی سے بولا۔ لیزا کی پلکیں اس کی بات پہ سرخ عارض پہ جھک گئی۔ ابان نے اپنی بے اختیاری پہ خجل ہوتے اس سے فاصلہ قائم کیا تھا۔

"نشاط کو بھیج رہا ہوں میں رضامندی ظاہر کر دینا کیونکہ میں کل کا دن نمودار ہونے سے قبل تمہیں لیزا ملک سے لیزا ابان ملک بنانے والا ہوں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے اس کے پور پور میں سنسناہٹ دوڑاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ لیزا نے جائے نماز سینے میں بھینچتے نا جانے کتنے آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔ وہاں سے نکلتے وہ سیدھا نشاط کے کمرے کی جانب بڑھا تھا اس کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہی کچھ دیر بعد ہی اس کا چہرہ نمودار ہوا۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"لیزا سے مل لو اب تمہیں رضامندی مل جائے گی اس کی جانب سے اس سے کسی بھی قسم کے فضول جواب کرنے سے گریز برتنا جس سے اسے تکلیف ہو اور دوسری بات مولوی صاحب بس پہنچ گئے ہیں اب گھر والوں پہ دھماکہ کرنے کی باری ہے۔"

وہ سنجیدگی سے اسے باور کراتے زینوں کی جانب بڑھ گیا اس کے برعکس اس کی بات پہ نشاط کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس کے بعد پھر نا جانے کیا ہوا تھا اس کا ذہن مکمل طور پہ ماؤف ہو چکا تھا کیونکہ لیزا نے بھی رشتے پہ حامی بھر لی تھی اور گھر والوں کے بارہا انکار کے باوجود بھی ابان ڈٹ کر ان کے سامنے کھڑا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں ابان ایک داغدار لڑکی۔"

"انف از انف مام۔پلیز میں لحاظ بھلانا نہیں چاہتا مگر آپ اب مجھے مجبور کر رہی ہیں۔"

وہ ان کی بات پہ درشت لہجے میں بولا۔کامران نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے ان کی نا ماننے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔

"یہ تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے ابان۔وہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی ہے۔تمہارا اس سے کوئی جوڑ نہیں ہے ویسے بھی کل آپی آ رہی ہے میں سمعیہ سے تمہاری شادی کی بات کرنے والی ہوں اس لڑکی کو اپنا کر تمہیں ساری زندگی کی ذلت اور رسوائی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سارے قصے میں کامران پہلی بار بولے تھے۔ابان نے مٹھیاں بھینچتے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے تھے۔ورنہ بس نہیں چل رہا تھا کہ آج ان سب کو کھری کھری سنادے۔

"زندگی کس کی ہے میری ناتو میں اپنا اچھا برا بہت اچھے سے جانتا ہوں اگر آپ کے اشاروں پہ چلتا رہا ناتو سیدھا جہنم میں جاؤں گا اپنے بل بوتے پہ ذرا سی جنت مجھے خود کے نام لکھوانے دیجیے۔مولوی صاحب آپ یہاں بیٹھیں اور کسی کی باتوں پہ کان دھرنے کی ضرورت نہیں ہے۔دلہن آتی ہی ہو گی۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے مولوی صاحب سے مخاطب ہوا اور سیدھا لیزا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔عالم نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا اور سکون سے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔ابان جوں ہی کمرے میں داخل ہوا رابعہ اور نشاط جیسے اسی کی منتظر تھی۔

"کیا ہوا یہ ابھی تک ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہے۔ہاتھ چلاؤ گی یا مجھے ہی گھورتی رہو گی۔"

وہ ناسمجھی سے گویا ہوا اور ایک نظر رابعہ کو دیکھا۔

"کیا مطلب نکاح کرنا ہے اس کا اب تھوڑا سا سجاؤ بھی نا اسے۔تم نے اتنی جلد بازی ڈال دی ہے ابان ویسے۔کل بھی کر سکتے تھے پرسوں بھی۔آج ضروری تو نہیں تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

نشاط تند لہجے میں بولی۔ابان نے تاسف سے اس کی جانب دیکھااور ایک نگاہ رابعہ کے پریشان چہرے پہ ڈالتے اس کی نگاہ خاموشی چہرہ جھکائے بیٹھی لیزا کی جانب اٹھی تھی۔

"تم بس اپنی بہن کو صاف اور اچھے کپڑے پہنادو۔مجھے یہ سادگی میں ہی اچھی لگتی ہے۔"

اس نے چٹکیوں میں نشاط کی مشکل آسان کی تھی۔وہ اس کی بات پہ شرارت سے اسے ٹہوکا مارتے کھل کر ہنس دی تھی مگر اس سارے قصے میں وہ ایک بار پھر اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی۔نکاح نامے پہ دستخط کرتے ہی وہ اس قدر ٹوٹ کر روئی تھی کہ نشاط سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔وہ جس شخص کو اپنا دشمن اول سمجھتی آئی تھی جس سے اس نے سوائے نفرت کے کوئی رشتہ نہیں نبھایا تھا آج وہ اس کا مسیحا بن چکا تھا جسے وہ اپنے تمام تر حقوق سونپ چکی تھی۔اس کے برعکس ابان اسے اپنی دسترس میں لیتے ہی فتحمندی سے مسکرا دیا تھا۔

****

نکاح ہوتے ساتھ ہی اسے کمرے میں لایا گیا تھا۔وہ اس دوران بلکل خاموش تھی۔اس کا سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحتیں مفلوج ہو چکی تھی۔نشاط اور رابعہ جو وہی موجود تھے وہ اس کی غائب دماغی محسوس کر چکے تھے تبھی رابعہ نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب ریکھا تھا۔اس کی حرکت کے بعد ان کا غصہ کسی صورت کم ہونے کو نہیں آرہا تھا۔انہیں تو یہی سوچ پریشان کرتی رہتی تھی اگر آئندہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

کبھی اس نے کوئی ایسا ویسا قدم اٹھالیا تو پھر کیا ہو گا ابھی تو ابان نے اسے بچا لیا تھا درندوں کے چنگل میں پھنسنے سے۔

"نشاط۔"

انہوں نے لیزا کو بغور تکتی نشاط کو مخاطب کیا تو وہ چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ماما۔سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ گہرا سانس بھرتے ان کے نزدیک آئی تھی۔

یہ کس چیز کا سوگ منا رہی ہے لیزا۔نکاح کیا ہے اس کے ساتھ اور اس سے لاکھ گناہ اچھے انسان" "کے ساتھ جس میں اس کی طرح کا کوئی کھوٹ تو نہیں ہے کم از کم۔

ان کی اشتعال میں ڈوبی آواز پہ لیزا نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا البتہ نشاط تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

ماما پلیز اب اس بات کو جانے دیں۔جو بات ٹل گئی ہے اس بات کا یہاں بار بار ذکر کرنے سے کیا" ہو گا۔وہ آپ ہی کی اولاد ہے۔ماں باپ تو نا جانے کیسی کیسی کوتاہیاں معاف کر دیتے ہیں مگر یہاں تو "وہ گرنے سے قبل ہی سنبھل گئی ہے پھر بھی یہ سب۔دس از ناٹ فیئر۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شکایتی لب و لہجے میں گویا ہوئی۔ لیزا نے بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تھی۔ اعتبار تو اس نے اس کا بھی توڑا تھا تو پھر وہ کیوں پر سکون تھی۔ وہ کیوں نہیں اس سے ناراضگی جتاتی تھی۔

"ہمیشہ تمہاری مان کر ہی میں نے اسے چھوٹ دی یے۔ اتنی رہائی جو اسے آج ملی ہوئی تھی نا وہ اسی بدولت ملی تھی مگر اس نے اس کا بھرپور انداز میں فائدہ اٹھایا ہے۔ تم اب خاموش رہو میں اب نپٹ لوں گی اس سے۔"

وہ اب بھی انتہائی غصے کی کیفیت میں بول رہی تھی۔

"نہیں خاموش ہونگی میں۔ بولو گی ابھی بھی بولوں گی۔ کیوں کر رہی ہیں آپ ایسے۔ کیا قصور ہے اسکا جو آپ یوں اسے ڈپٹ رہی ہیں جب وہ خود کو سنوار رہی ہے۔ اب تو اس نے اللہ سے بھی معافی مانگ لی ہے۔ وہ ذات سے تو سب سے بڑی ہے نا۔ جب اس سے تمام باتیں کر لی دل کی تو پھر انسان کی کیا اوقات ماما۔ اس کے اگے تو انسان کچھ نہیں نا۔"

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولی اور ان کے دونوں شانوں پہ دباؤ بڑھاتے انہیں صوفے پہ بٹھایا تھا مگر وہ اس کا ہاتھ بھی جھٹکتی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ نشاط نے اپنے سر کے بالوں کو بے بسی سے مٹھی میں بھینچا تھا معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ نشاط کے ساتھ ساتھ لیزا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جہاں عالم اپنی تمام تر وجاہت لیے دروازے پہ ایستادہ تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میں بس کچھ دیر میں ارہی ہوں۔"

وہ بے دھیانی کی کیفیت میں بولتے لیزا کی جانب بڑھی تو عالم نے نا سمجھی سے اس کی پشت کو تکا۔

"مگر میں تو آپ سے ملنے آیا ہی نہیں نا ہی آپ کو بلانے آیا ہوں۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے اس کا چہرہ خفت سے سرخ کروا گیا۔اس نے بمشکل مسکراتے لیزا کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ مدھم سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"تو پھر یہاں کیا کرنے آئے ہیں کیا آپ کو یہاں کسی نے بلایا ہے۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔لیزا نے گھبرا کر ان دونوں کی جانب دیکھا جو خطرناک تیوروں سمیت ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔عالم اس کی بات کو نظرانداز کرتے لیزا کی جانب بڑھا تو لیزا خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی ہیں آپ۔"

یہ ان دونوں کے درمیان براہ راست پہلی گفتگو تھی۔نشاط تو آنکھیں پھاڑے اس کا یہ انداز دیکھ رہی تھی۔

"کبھی مجھ سے تو میرا حال نہیں پوچھا۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے پکی لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔عالم نے سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ کے حال واحوال سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے نشاط ملک۔ان سے بھی میں اسی لیے بات کرنے آیا ہوں کہ کہی میری طرح یہ بھی مظلوم نا ہو اور آپ کے ظلم کا شکار نا ہوئی ہو۔ذبردستی نکاح تو نہیں کروایا انہوں نے آپکا ویسے بھی دوسروں پہ اپنی مرضی مسلط کرنا ہی تو ان کا کام ہے۔"

اس کا نفرت میں ڈوبا لہجہ جوں ہی اس کی سماعتوں میں گونجا نشاط کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا تھا۔لبوں پہ چھائی خوشی کی جگہ ویرانی نے لے لی مگر اگلے ہی لمحے وہ خود کو سمیٹنے میں کامیاب ہو گئی تھی تبھی دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتی دیوار سے پشت ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔نگاہیں ابھی بھی ان کے چہرے پہ جمی تھی۔

"نہیں بھائی میرے ساتھ کوئی ذبردستی نہیں کی آپی نے۔نا آج نا کل اور میں جانتی ہوں میری غلطیوں کے باوجود وہ آئندہ کبھی بھی نہیں کرے گی۔"

بولتے بولتے اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔اس کا خود کو بھائی کہنا عالم کے دل پہ بری طرح اثرانداز ہوا تبھی اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان شااللہ آپ کے حق میں بہتر ہو گا یہ فیصلہ اگر لوگ اس میں ٹانگ نہیں اڑائیں گے تو۔"

اس کے طنز پہ نشاط نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکل گیا۔اس کے جاتے ہی نشاط نے اپنی تمام تر توجہ لیزا کی جانب مبذول کرائی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

آپی یہ عالم بھائی ایسے کیوں بات کر رہے تھے۔سب ٹھیک ہے نا مطلب بھائی اور آپ کے" درمیان۔"

ہاں ہاں سب ٹھیک ہے انہیں عادت ہے فضول بولنے کی۔ خیر تم میرے لیے پریشان مت ہو اور میری بات کان کھول کر سنو مما جو بھی کہیں خاموش رہنا ہے بلکل۔وہ پہلے ہی ناراض ہیں ہم ان کی مزید ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتے اور دوسری بات یہ جو نکاح ہوا ہے اس نکاح کو بہت اچھے سے نبھانا ہے لیزا۔ابان بہت اچھا ہے اس کے ساتھ جتنے اچھے سے رہو گی وہی بہت اچھا ہے۔اس نے رخصتی سے ابھی اسی لیے انکار کر دیا ہے کہ بعد میں تمہارے لیے کوئی مشکل نا ہو تمہیں اس رشتے کو سمجھنے کیلیے کچھ وقت ویسے بھی درکار تھا۔

وہ اس کا گال سہلاتی سمجھانے والے انداز میں بولی تو لیزا نے اپنی بھیگی نگاہیں اس کی جانب اٹھائی اور ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب اس کے علاوہ ویسے بھی کوئی چارہ نہیں تھا۔اس نکاح کو اسے قبول کرنا ہی تھا پھر چاہے وہ رو کر کرتی یا ہنس کر۔"

"آپی ہماری پریشانیاں آپ کی پریشانیاں ہیں تو پھر آپکی پریشانی ہماری کیوں نہیں ہے۔"

اس کی بات پہ نشاط کا اس کے بالوں میں حرکت کرتا ہاتھ رہی تھا۔اس نے مدھم سی شکست خورد مسکراہٹ چہرے پہ سجائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیونکہ میں ان پریشانیوں کے ساتھ ہی بڑی ہوئی ہوں لیزا۔میرا ذہن ان سب چیزوں کو خود میں آرام سے جذب کرلیتا ہے مگر تم ابھی چھوٹی ہو میں نہیں چاہتی کہ تم ابھی سے پریشانیوں میں گھر واسی لیے پلیز ناؤ نو مور ڈسکشن اباؤٹ دس ٹاپک۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیزا نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جواب اپنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹ رہی تھی۔وہ اندر سے کیا ہے کوئی نہیں جانتا تھا مگر وہ باہر سے کیا ہے یہ بات ایک ایک فرد کو ازبر تھی۔وہ فقط ہنکارہ بھر کر رہ گئی۔

"اوکے اب میں جا رہی ہوں تم اپنا خیال کرنا اور ماما کا بھی۔مائیں بہت کچھ کہہ دیتی ہیں ہمیں برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہاں پہ تو پھر تم غلطی پہ تھی۔"

وہ اس کے بال سہلا کر بولی۔لیزا نے خاموشی سے چہرہ جھکا دیا۔نشاط ایک محبت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔لیزا کے دل میں نا جانے کیوں اس کے جانے سے ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔نیچے لاؤنج میں پہنچتے ہی وہ سیدھا ابان کی جانب آئی تھی۔

"اگر ذمہ داری لے لی ہے تو اسے اچھے سے نبھانا بھی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولی۔ ابان نے شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھا تو وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتے کھلکھلا کر ہنس دی۔ اس منظر کو عالم نے نہایت چبھتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ کامران کی نگاہیں بھی اسی پہ جمی تھی۔

اوکے چچا جان چچی جان چلتی ہوں میں مگر اب اگر آپ نے میری بہن اور ماما کو کچھ بھی ایسا ویسا کہا تو"

"یاد رکھیے گا آپ کے سامنے بولنے والا آپ کا بیٹا نہیں بلکہ لیزا کا شوہر اور رابعہ کا بیٹا ہو گا۔

اس کا لہجہ آگ برساتا تھا۔ کامران کا پور پور سلگ کر راکھ ہو گیا۔ عمارہ نے تنفر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ فرنٹ ڈور کھولتے ہی جوں ہی وہ اندر بیٹھی اس کی نگاہ بائیک سٹارٹ کرتے عالم سے جا ٹکرائی تھی۔ وہ سرعت سے گاڑی سے اترتے اس کی جانب آئی۔

"آپ اس میں کیوں جا رہے۔ گاڑی میں۔"

مجھے یہ چونچلے بلکل نہیں پسند نشاط ملک۔ اسی لیے بہتر مجھے میری حدوں میں رہنے دیا جائے۔ آپ" کی یہ سو کالڈ امیری آپ کو ہی مبارک ہو۔ ویسے بھی ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ استوار نہیں ہے "اسی لیے مجھے اپنے جھانسے میں ڈالنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سرد لہجے میں پھنکارا۔نشاط کے چہرے پہ کئی رنگ آکر گزر گئے۔اس کے قدم خود بخود پیچھے کی جانب ہٹے تھے۔اگلے ہی لمحے اس کی بائیک تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔نشاط نے بھی تمام باتوں کو ذہن سے جھٹکتے گاڑی کا گئیر بدلا۔اگلے ہی لمحے گاڑی دھول اڑاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی لیزا نے نہایت تعجب سے اس منظر کو تکا تھا۔اس کا دل ناجانے کیوں بے ساختہ ڈوب کر ابھرا معاًاپنے کپڑوں کا خیال کرتے لیزا نے فریش ہوتے ہلکا پھلکا لباس زیب تن کیااور خود میں ہمت مجتمع کرتے قدم رابعہ کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ان کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی وہ اسے جائے نماز تہہ کرتی دکھائی دی تھی۔اس نے دھیمی چال چلتے ان کی جانب قدم بڑھائے۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

ان کی سخت آواز پہ لیزا کی آنکھیں سرعت سے بھیگی تھی۔

"مما وہ میں نے سوچا آپ نے کھانا نہیں کھایا ہو گا ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں۔"

وہ اپنے لہجے کو بمشکل ہشاش بشاش بناتے ہوئے بولی۔رابعہ نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا میں نے تمہیں یہاں بلایا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ان کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ اس کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔ آنکھیں من من آنسوؤں سے بھر گئی جو رابعہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی مگر پھر بھی وہ دل مضبوط کر کے وہی جمی رہی ورنہ اس کو اس کی غلطی کا احساس کیسے ہوتا۔

ماما پلیز اب تو میں سمجھ گئی ہوں نا آپ سے معافی بھی مانگ رہی ہوں اور یہ نکاح بھی تو آپ کی" رضامندی سے ہوا ہے نا پلیز مجھے معاف کر دے۔"

اس کی بات پہ رابعہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"مطلب تم کیا کہنا چاہ رہی ہو کہ یہ نکاح تمہارا زبردستی کروایا گیا ہے۔"

ان کے تیز لہجے پہ لیزا کا رنگ فق ہو گیا اور سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔ وہ بات کس طرز میں کر رہی تھی اور وہ اسے رنگ کیا دے رہی تھی۔ اس کا دل خون کے آنسو رونے لگا۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ تکلیف کا احساس رگ وپے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

"ماما میں نے ایسا۔"

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تم نے کوئی نیکی کی ہے جبھی تمہیں ابان جیسا شوہر ملا ہے۔ اس کی جگہ کوئی" اور ہوتا تو تمہیں اپنانا تو دور کی بات زمانے بھر میں رسوا کر دیتا پھر کیا کرتی تم کسی کو منہ دکھانے لائق نا ہوتی تم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ درشت لہجے میں بولی۔اس نے ہچکیاں بھرتے ان کی جانب دیکھا تھا جن کا رویہ تلخ سے تلخ تر ہوتا جا رہا تھا۔وہ ان کی مزید باتوں سے بچنے کی خاطر بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی اور اپنے کمرے میں گھستے بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

یااللہ پلیز میری جان لے لے۔ مجھ سے نہیں سہی جا رہی یہ تلخ باتیں۔میں دوبارہ حرام موت کو" "گلے سے نہیں لگانا چاہتی پلیز مجھے موت دے دے۔

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔اسی دوران فون بجنے کی آواز پہ اس نے چونک کر اطراف میں نگاہ دوڑائی تو سائیڈ ٹیبل پہ اسے فون رکھا دکھائی دیا تھا۔اس نے انکھوں کو سختی سے رگڑتے فون کی آواز کو نظرانداز کرتے واشروم کا رخ کیا تھا۔چند ساعتوں بعد وہ باہر نکلی تو اس کا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا۔اس نے جائے نماز پہ کھڑے ہو کر نماز کی نیت باندھی تھی۔کچھ لمحوں کی توقف کے کمرے کا دروازہ ہلکے سے کھلا اور ابان ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوا مگر جوں ہی نگاہ اس کی سجدے میں جھکی لیزا کی جانب اٹھی تو لبوں کے گوشوں پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پہ رکھتے خود اس کے سامنے ہی صوفے پہ براجمان ہو گیا۔کس قدر فرحت بخش احساس تھا اسے بنا کسی خوف بنا کسی روک ٹوک کے تکنے کا بھی۔اب تو وہ مکمل طور پہ اس کی بنا دی گئی تھی۔وہ اسے اپنے نکاح میں لیتے اپنا محرم بنا چکا تھا۔وہ یک ٹک اطراف سے بے نیاز بنا

All Rights Reserved By Novels Lounge

بس اسے ہی تک رہا تھا۔لیزا نے نماز سے فراغت حاصل کرتے جوں ہی نگاہیں اوپر اٹھائی اس کا سانس سینے میں ہی کہی اٹک گیا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے بارہ بجا رہی تھی۔ابان اس کی نگاہیں گھڑی پہ محسوس کر چکا تھا۔

"آپ یہاں اس وقت۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی اور جائے نماز کو سختی سے جکڑ لیا۔

"اپنی بیوی کے کمرے میں آیا ہوں مائنڈ اٹ۔"

جواباً اس کا سرد لہجہ جوں ہی لیزا کی سماعتوں میں گونجا وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ابان نے مضبوط قدم اس کی جانب اٹھائے اور اس کے ہاتھوں سے جائے نماز تھام کر صوفے پہ رکھی تھی۔لیزا کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ نم تھا۔لیزا کا ہاتھ اس کی گرفت میں کپکپا کر رہ گیا۔

"تم روئی ہو کیا۔"

اس نے اسے بیڈ پہ بٹھاتے نرمی سے استسفار کیا۔

"نہیں تو یہ تو بس ایسے ہی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے بتانے کے ساتھ ساتھ سختی سے آنکھیں بھی رگڑ ڈالی۔ابان نے جتاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اچھا تو پھر یہ لازماً خوشی کے آنسو ہونگے کہ تمہارا نکاح مجھ سے ہو گیا ہے نا۔"

اس کے لہجے میں طنز کی آمیزش تھا یا لیزا کو لگا وہ سمجھ نا پائی مگر بھیگی نگاہیں اس کی جانب ضرور اٹھا گئی تھی۔

"آپ مجھ پہ طنز تو مت کریں پلیز۔"

وہ اس سے نگاہیں ملائے بغیر شکوہ کناں لہجے میں بولی۔ابان نے گہرا سانس بھرتے سنجیدگی سے اس کا جائزہ لیا۔

"چلو ٹھیک ہے طنز کی جگہ پیار کر لیتا ہوں۔"

اس کی برجستہ معنی خیز بات پہ لیزا کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔وہ بدک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔دل کی دھڑکن آہستہ سے چل رہی تھی البتہ خوفزدہ نگاہیں اس کے خوبرو سنجیدہ چہرے پہ جمی تھی۔

"بیٹھ جاؤ لیزا۔کچھ نہیں کر رہا میں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے تنبیہی لہجے پہ وہ حلق تر کرتے خاموشی سے وہی ٹک گئی۔اس کے بیٹھتے ہی ابان نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو چہرہ جھکائے انگلیاں چٹخارہی تھی۔

"کھانا شروع کرو کھانا نہیں کھایا ناتم نے۔"

اس کی بات پہ لیزا کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"بھوک نہیں ہے مجھے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی مگر اس کے لہجے کا بھیگا پن ابان کو شدت سے سے محسوس ہوا تھا۔اس نے خود پہ چمچ اس کی جانب بڑھایا تو وہ دم سادھ گئی۔ابان نے اس کے دیکھنے پہ بھنویں اچکائی تو وہ سختی سے آنکھوں سے لڑھکنے والے آنسوؤں کو رگڑتی ہلکا سا منہ کھول گئی تھی۔اب انکار کا کوئی جواز ہی نہیں تھا۔دو تین نوالے لینے کے بعد ہی وہ بس کر گئی تھی۔

"تبھی میں کہوں تم میں جان کیوں نہیں ہے۔"

وہ اس کے کمزور سے سراپے پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔لیزا کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔اس نے چہرے پہ جھولنے والی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے ذرا سی نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"چلو اب بتاؤ رو کیوں رہی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اس کے مزید نزدیک ہوا۔اس کے نرم لہجے پہ اس کے رکے ہوئی آنسو مزید شدتوں سے بہہ نکلے۔وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ابان نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔اس کے ضبط کا شیرازہ بری طرح بکھرا تھا۔

"ماما بہت ناراض ہیں میرے سے۔مجھ سے بات بھی نہیں کرتی۔انہوں نے مجھے بلانا ہی چھوڑ دیا ہے۔"

"ہو جائے گی ٹھیک وہ لیزا۔ابھی حالات ہی کچھ ایسے ہیں نا یہاں دیکھو۔"

اس نے نرمی سے بولتے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا تھا جو سرخ پڑ رہا تھا۔اس نے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے اس کی جانب دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کی سسکی نکلی تھی۔

"کیا ہوا۔"

اس نے حیرت بھرے لہجے میں استفسار کیا۔اس کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔ابان نے اس کی ایک بھی سنے بغیر بال کانوں سے ذرا سا اوپر کرتے جوں ہی وہاں دیکھا وہاں ایک گہرا کٹ دیکھ اس کی آنکھوں میں جیسے لہو اتر آیا۔

"کیا ہوا ہے یہاں تمہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے ٹھنڈے ٹھار لہجے پہ لیزا نے سرعت سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک بار پھر اسی کے حصار میں مقید تھی اور اور یہ حصار پہلے والے سے بھی زیادہ مضبوط تھا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر پھر اس کی آنکھوں میں وارننگ دیکھ لیزا اسے سب بتاتی چلی گئی کہ فلیٹ پہ جا کر جب اس نے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا تو اس کا سر میز سے ٹکرایا تھا اور یہ کٹ بھی شاید تبھی کا تھا۔اس کی بات پہ ابان کے چہرے کے عضلات تن گئے۔اس نے سرعت سے دراز کھولتے اس میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور خاموشی سے اس کے زخم کیلیے کوئی دوا وغیرہ دیکھنے لگا۔لیزا نے اس کا چہرہ جانچا جو بلکل سپاٹ تھا۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ جھکا اور اس کے زخم کے مقام پہ ہولے سے لب مس کیے تھے۔لیزا حق دق بیٹھی رہ گئی۔

"دوا لگادی ہے میں نے بہت جلد آرام آجائے گا۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔لیزا کوئی مزاحمت بھی نا کر پائی تھی۔وہ اب فرسٹ ایڈ باکس دراز میں رکھ رہا تھا معاً اگلے ہی لمحے وہ اس کے پاس آیا اور کھینچ کر اسے اپنے مقابل کیا تھا۔

"ابان بھا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ابان کی سخت نگاہوں سے خجل ہوتے اپنا ہاتھ لبوں پہ جما گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مزید رونے کی ضرورت بلکل نہیں ہے۔سب ٹھیک ہو جائے گا اور تائی امی کیلیے پریشان مت ہو" "میں اب سب سنبھال لوں گا۔

وہ اس کی متورم آنکھوں پہ اپنا لمس جگاتے گھمبیر لہجے میں بولتے ایکدم سے اس کے وجود میں ایک الگ سرے سے توانائی سی بھر دی تھی تبھی دھیما سا مسکرا دی تھی۔ابان نے اس کی مسکراہٹ پہ تشکر بھرا سانس بھرتے اس کے گال پہ اپنا لمس چھوڑا اور ٹرے اٹھاتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔لیزا نے بغور اس کی پشت کو تکا اور بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتی اپنی دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئی۔

****

اگلے دن کا سورج بھی معمول کے مطابق ہی طلوع ہوا تھا۔فضا میں ہلکی ہلکی خنکی سی موجود تھی۔کھڑکی سے چھن سے پڑتی دھوپ کی بدولت اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لیا تھا۔کئی لمحے تو اسے پہچاننے میں لگ گئے کہ وہ کہاں ہے مگر شعور کی منزل طے کرتے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔اس کی نگاہ غیر ارادی طور پہ صوفے کی جانب اٹھی جہاں اس کا لمبا چوڑا وجود آنے سے قاصر تھا مگر پھر وہ وہی لیٹا خود کو اسی میں سمانے کی کوششوں میں تھا۔اسے یاد آیا تھا کہ رات کو دیر سے آنے کی بدولت وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گئے تھے۔اس کے بعد وہ تو فریش ہونے

All Rights Reserved By Novels Lounge

چلا گیا مگر نشاط تو بستر پہ گرتے ہی تھکی ہاری سی ڈھے گئی تھی۔اس کے بعد اس کی آنکھ اب کھلی تھی۔اس نے ایک نظر گھڑی میں دیکھا جو ساڑھے چھ بجا رہی تھی۔

"اففف فجر کی نماز بھی قضا ہو گئی۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے افسوس سے بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ارادہ سمیر اور آریز کو اٹھا کر انہیں ناشتہ کروانے کا تھا۔اس نے بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے قدم تیزی سے باہر کی جانب بڑھائے تھے۔جاتے جاتے وہ اسے اٹھا کر بیڈ پہ کرنا نہیں بھولی تھی۔وہ بھی نیند میں جھولتے بیڈ پہ گرتے نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

وہ جوں ہی کمرے سے باہر نکلی سامنے ہی کرسی پہ اسے ذیشان بیٹھے دکھائی دیے تھے۔اس نے انہیں جا کر سلام کیا تو انہوں نے خوشدلی سے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔اس کے بعد اس کا رخ ان دونوں کے کمرے کی جانب تھا۔

"اریز سمیر چلو اٹھ جاؤ جلدی سے۔"

اس نے نرمی سے ان دونوں کے بال سنوارے تو ان دونوں نے مندی مندی آنکھیں کھولتے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے بے یقینی کی کیفیت میں اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے۔

"بھابھی آپ کب آئی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"جب تم لوگ سو رہے تھے میں اس وقت ہی آگئی تھی۔اب جلدی سے اٹھو اور یونیفارم پہن کر کمرے میں ہلکا ہلکا ہاتھ مار کر باہر آجاؤ میں ناشتہ تیار کر رہی ہوں۔"

وہ ان دونوں کو محبت سے تاکید کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ان دونوں نے چمکتی نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھرتی سے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔نشاط نے سب سے پہلے سب کیلیے پراٹھے اور چائے تیار کی ساتھ ہی آملیٹ بھی بنا دیا تھا۔ذیشان پردے کی اوٹ سے حیرت سے اسے اتنی مہارت سے کام کرتا دیکھ رہے تھے جیسے نا جانے کتنے عرصے سے وہ یہ سب سیکھتی رہی ہو۔اتنی دیر میں وہ دونوں بھی باہر آگئے تھے۔ان دونوں کو ناشتہ سرو کرتے ہی اس نے کچن سمیٹا اور خود بھی ان کے ساتھ ہی ناشتہ کرنے بیٹھ گئی۔ان کے جاتے ہی اس نے اب کی بار اپنے آفس جانے کی تیاری پکڑی تھی۔وہ جوں ہی کمرے میں آئی وہ ہنوز سو رہا تھا۔

"عجیب انسان ہے کیسے گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا ہے جیسے اتنے عرصے کی نیند ہی نا پوری ہوئی ہو۔"

وہ سر جھٹک کر بولتی بیگ میں سے اپنا سوٹ نکالتے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جب واشروم سے باہر نکلی تو وہ بھی جاگ چکا تھا۔اس پہ نگاہ پڑتے ہی وہ سر جھٹک کر دونوں ہاتھوں

All Rights Reserved By Novels Lounge

سے اپنے بالوں کو سنوارتے تیزی سے باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔نشاط نے اس کی حرکت کو نظر انداز کرتے ڈوپٹہ مفلر کی طرح گلے میں ڈالا اور باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"بابا کیا کرتے ہیں آپ آریز سمیر کو نہیں اٹھایا مجھے ہی اٹھا لیتے کم از کم۔"

وہ تاسف سے گویا ہوا۔

"وہ تو جاگ بھی چکے اور جا بھی چکے۔نشاط تو کب سے جاگی ہوئی ہے اس نے سب کچھ کر لیا ہے۔"

ذیشان کی مسکراتی آواز پہ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھی۔چہرہ ہتک کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"کیوں میں مر گیا تھا کیا۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔

"لگ تو ایسا ہی رہا تھا۔"

جواباً اپنے عقب سے آنے والی بے نیاز آواز پہ وہ عش عش کر اٹھا اور جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا تھا۔ذیشان اس دوران اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

اپنی یہ ہمدردیاں یہ چھوٹی محبتیں خود تک ہی محدود رکھیں میری فیملی کی عادت خراب کرنے کی" "ضرورت نہیں ہے۔یہ بات ذہن نشین کر لیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا لہجہ انتہائی پتھریلا تھا۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔

"وہ میری بھی فیملی ہے اب۔"

نشاط اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔وہ تمسخر سے ہنسا تھا۔نشاط نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

"کہنے اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے محترمہ اور جتنا میں جانتا ہوں یہ فیملی آپ کو صرف کہنے کی حد تک ہی عزیز ہے یہ کیا آپ کی اپنی فیملی بھی جسے آپ صرف اپنی انگلیوں کے اشارے پہ نچانا جانتی ہیں۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولا۔نشاط کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری تھی اور خاموشی سے بیگ صوفے پہ رکھتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔اس کی خاموشی کو اس نے شدت سے محسوس کیا تھا مگر پھر ساری باتوں کو ذہن سے جھٹکتے سر جھٹک گیا اور آفس کی تیاری کی خاطر قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔اس بات نے ویسے بھی اس کے اعصاب جھنجھنا کر رکھ دیے تھے۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ نک سک سا تیار جوں ہی باہر نکلا سامنے ہی میز پہ سجا ناشتہ دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔اس نے ناجانے کیا سوچ کر قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے کچن کا پردہ ہٹاتے ہی وہ بری طرح کسی سے ٹکرائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ۔آنکھیں کیا کرائے پہ دے کر آئے ہیں۔"

وہ ذوردار تصادم کی بدولت گھومتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے چڑ کر بولی۔عالم نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں تو دیکھ کر ہی چل رہا تھا مگر شاید آپ کو دیکھ کر نا چلنا یہ چیز وراثت میں ملی ہے۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے سرد مہری سے گویا ہوا۔اس کی بات نشاط پہ سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

جانتی تھی میں کہ آپ ہی ہونگے کیونکہ میری بات کے جواب میں جو بولے وہ عالم ہی ہو سکتا ہے"

"ورنہ کسی کی جرأت نہیں ہوتی کہ کوئی میرے سامنے منہ کھولے۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں جلتے بھنتے بولی۔

"اتنا میرے خیالوں میں گم نا رہا کرے محبت ہو جایا کرتی ہے"

وہ ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے بولتے اسے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچتے پہ مجبور کر گیا۔

"اپکے منہ لگنے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔"

سر جھٹک کر بولتے اس سے پہلے کہ وہ کچن کی جانب بڑھتی عالم نے سرعت سے اس کی کلائی تھامی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اتنے فاصلے سے منہ لگتا بھی کون ہے میری جان۔ نزدیک آؤ پھر بتاؤ گا منہ لگنا کسے کہتے ہیں۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولتے اسے جلا کر راکھ کر گیا۔اس کے چہرے پہ بے تحاشہ سرخی دوڑ گئی جو عالم کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ خود کو سمیٹنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ بات کو مزید طوالت بخشتے باہر کی انے والی آواز پہ جہاں عالم نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی وہی نشاط نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔وہ دونوں آگے پیچھے ہی کچن سے باہر نکلے تھے۔وہ جو کوئی بھی تھا شاید ذیشان کے کمرے میں جا چکا تھا۔

"یہ کون تھا۔"

"بوا ہے میری شادی کروانا چاہ رہی ہیں۔"

اپنی بات کے جواب پہ اتنا ٹھنڈا ٹھار جواب سن نشاط نے سختی سے لبوں پہ لب جمائے اور قدم ذیشان کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔

تو نے بات کی اس سے۔دیکھ ذیشان ذرا سوچ ایک اچھے گھرانے کی لڑکی تیرے گھر آئے گی تو کیا ہی بات ہو گی وہ لڑکی تو ابھی بھی عالم پہ فدا ہے بس اس کی تصویر دیکھ کر ہی۔عالم کو لے کر فوراً سے پہلے علیحدہ ہو جائے گی۔

وہ ایک بار پھر انہیں اس رشتے کی بابت سمجھا رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اچھا وہ اسے لے کر علیحدہ ہو جائے گی تو میرا کیا ہو گا۔ایک جوان بیٹا بوڑھے باپ کو چھوڑ کر یوں ہی چلا جائے گا۔"

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولے۔

تیرا کیا ہے کہاں بوڑھا ہے تو۔ہٹا کٹا ہے سنبھال لینا خود کو۔تیرے بیٹے کی زندگی تو سنور جائے گی۔"

وہ تیز لہجے میں بولی۔ذیشان نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا۔

"ایک مشورہ میں دوں آپ کو آنٹی۔"

اسی دوران اپنے عقب سے آنے والی تمسخرانہ اواز پہ جہاں بوا نے چونک کر عقب میں دیکھا وہی دوسری جانب عالم کو اپنے حلق میں ناشتہ اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔

"تم کون ہو بھئی اور تم لوگوں کے گھر میں لڑکی کا کیا کام۔"

وہ سرتاپا اس کا جائزہ لیتے ذیشان سے مخاطب ہوئی۔عالم بھی کمرے میں آ چکا تھا۔

"پہلے مشورہ تو سن لیں بعد میں تفصیلی تعارف کرواؤں گی اپنا۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ان کے مقابل آئی۔بوا نے چشمے کی اوٹ سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"جو رشتہ آپ عالم کیلیے لائی ہیں ناوہ اپنے بیٹے کے ساتھ کر دیں آپ تاکہ وہ آپ کے بیٹے کو لے کر علیحدہ ہو جائے پھر آپ کے وارے نیارے ہو جائیں گے۔کیا خیال ہے زندگی سکون سے گزرے گی۔"

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے مزے سے گویا ہوئی۔بوا نے غصیلی تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اے لڑکی تمہاری اتنی جرأت تم ہمارے سامنے یہ بکواس کرو ہو کون تم۔"

انہوں نے غصے سے ہانپتے اس پہ ہاتھ اٹھانا چاہا مگر اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ نشاط کی گرفت میں آتے ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔

"نشاط عالم ہوں میں عالم کی بیوی انکل کی بیٹی اور آریز اور سمیر کی بڑی بہن۔اسی لیے آئندہ مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کیجیے گا آپ اور یہ جو ہاتھ آپ نے مجھ پہ اٹھانے کی کوشش کی ہے نا آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید یہ ہاتھ اب تک سلامت نا ہو مگر کیا کروں بڑوں کی عزت کرنا میری ماں نے مجھے خوب سکھایا ہے۔اسی لیے اب مزید کوئی بھی رشتہ دکھانے سے پہلے میرا چہرہ ضرور یاد کر لیجیے گا۔"

وہ سرد لہجے میں دھاڑا اٹھی۔بوا نے گھبرا کر ان دونوں کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں کا سرخ پن ان کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔وہ اپنا تھیلا اٹھا کر بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی تھی۔نشاط نے

ان کے جاتے ہی گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور ایک ناگوار نگاہ عالم پہ ڈالتے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

"عالم جاؤ دیکھو بچی کو۔"

ذیشان کی آواز پہ عالم تیز قدموں سے اس کے تعاقب میں بڑھا اور سختی سے اس کی کلائی تھام کر اپنے مقابل کیا تھا۔

"ہاتھ مت لگائیے گا مجھے۔ڈونٹ ٹچ می اگین مسٹر عالم ڈونٹ۔جب اپنی بیوی پہ اٹھے ہاتھ کو نہیں روک سکتے نا تو پھر مجھے چھونے کے حقدار بھی نہیں ہیں آپ۔یہ حق میں آپ کو نہیں سونپتی۔"

وہ اس کے ہاتھ لگانے سے بپھرا اٹھی تھی۔عالم نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو ٹھیک ہے پھر لائیں طلاق کے کاغذات دستخط کر دو تاکہ میں اس کے اوپر۔ویسے بھی جس چیز کیلیے آپ نے نکاح کیا تھا اس کی شادی تو آپ کی چھوٹی بہن سے ہو چکی ہے۔اب وہ اپنے بیٹے کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔آپ کی بہن کی حفاظت اس کا سو کالڈ شوہر ایان کر لے گا۔آپ فارغ ہیں پرسکون ہیں تو میرے سے اپنے تمام تعلقات ختم کر کے مجھے بھی پرسکون کر دے کیونکہ آپ یہاں سے جتنی جلدی جائیں گی میرے لیے یہ اتنا ہی بہتر ہے اور ایک اور بات امیروں کے جھانسے میں آنے والا میں بلکل نہیں ہوں اور آپ کے گھر کے تو ویسے بھی ڈرامے ہی الگ ہیں ویسے بھی تمام

All Rights Reserved By Novels Lounge

خدشات جب ٹل گئے ہیں تو راستے بھی جدا ہو جانے چاہیے۔آئی ایم ناٹ انڈر سٹڈان یو۔یو آر ناٹ انڈر سٹڈان می چیپٹر کلوز۔"

وہ سفاک بنا اس کی سماعتوں میں صور پھونک رہا تھا۔نشاط نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور گہرا سانس بھرنے کی کوشش کی تھی مگر گھٹن کا احساس ہی اس قدر شدید تھا کہ رگ وپے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

وہ وہاں سے جا چکا تھا مگر نشاط اس کا ذہن ابھی بھی عالم کی باتوں میں ہی الجھا ہوا تھا۔اس نے لبوں کو تر کرتے ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں دوڑائی تھی معاً سر میں اٹھتی ٹیس کی بدولت اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو تھاما تھا مگر پھر نارمل ہوتے وہ آنکھیں میچ گئی۔

"اس سر درد کا علاج بھی جلد از جلد کروانا ہو گا اس سے پہلے کہ یہ مزید شدت اختیار کر جائے۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے خود سے مخاطب تھی۔

"آپ گئی نہیں اب تک۔"

ذیشان نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"جی انکل جا رہی تھی بس۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔

"بابا میں جب لوٹوں گا تو کسی ملازمہ کا بندوبست کردوں گا گھر کے کام کاج کی خاطر اور آج ہی دو تین جگہ پہ مزید اپلائے کیا ہے میں نے اگر آگے جا کر اس جاب کو خدشات ہوئے تو پھر کوئی اور سہی۔ آپ اپنا خیال رکھیے گا اور کسی کام کو ہاتھ بھی مت لگائیے گا۔"

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولتے ان کا ہاتھ چومتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی ذیشان کے چہرے پہ سوالات پڑھ وہ بھی اسی تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی کیونکہ ان کی باتوں کا جواب اس کے پاس خود نہیں تھا تو وہ انہیں کیسے دیتی۔

****

"میرے بھائی کے نکاح میں آ تو گئی ہو مگر ان کی زندگی سے تمہیں چٹکیوں میں بے دخل کروں گی میں۔ میری بات کان کھول کر سن لو تم۔"

عمارہ کی تیز آواز پہ اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا مگر کوئی جواب نا دیا۔

"ماما دیکھ رہی ہیں آپ اس کی اکڑ کو۔"

"ہاں سب پر کھ رہی ہوں گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو ایک عزت دار مرد نے اپنا کر اپنا نام دے دیا ہے تو وہ فضاؤں میں تو اڑے گی نا۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

ان کے تلخ لہجے پہ لیزا نے چولہا بند کرتے باہر جانا چاہا مگر وہ دونوں ایک بار پھر راہ میں حائل ہو گئی تھی۔

تم آج سے یونی نہیں جاؤ گی کیوں ماما۔ بھائی سے پہلے ہی بول دیں کہ اگر یہ یونی گئی تو پھر اسے طلاق "دے کر فارغ کریں۔ چہرے پہ کالک مل کر ہمارے چہروں پہ بھی کالک ملنے چلی ہے یہ لڑکی۔"

عمارہ کا ایک ایک لفظ زہر میں ڈوبا ہوا تھا۔ لیزا نے اذیت سے آنکھیں میچی اور بھاگنے والے انداز میں زینوں کی جانب بڑھی تھی۔

"تم تیار نہیں ہوئی اب تک۔"

ابان کی حیرت میں ڈوبی آواز پہ اس نے چہرہ تھپتھپاتے خود کو نارمل ظاہر کیا اور اس کی جانب دیکھا۔

وہ میرا اب پڑھنے کا بلکل دل نہیں ہے۔ میں پڑھائی چھوڑ دیتی ہوں نا یہی ویسے بھی اب ماما کے پاس "رہوں گی بس۔"

اس نے کسی طرح بھی ابان کو ٹالنا چاہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے خاموشی سے تیاری پکڑو۔ یو ہیو اونلی ففٹین منٹس لیزا۔"

اس کے سخت لہجے پہ وہ مریل قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ذہن گڈ مڈ ہو رہا تھا۔ ایک جانب عمارہ اور چچی کی باتیں تو دوسری جانب ابان وہ تو جیسے پس کر رہ گئی تھی۔ فلحال اس نے یونی

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانے کی تیاری پکڑی تھی تبھی کپڑے تبدیل کرتے اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا تو آنکھیں رو رو کر سوجھی ہوئی تھی۔ چہرہ اس قدر پھولا ہوا تھا۔ اب ایسے چہرے کے ساتھ یونی جانا مطلب سوالوں کا امبار اکٹھا کرنا تھا۔ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔ سر پہ حجاب لپیٹ کر اس نے دو تین چھپاکے چہرے پہ مارے اور تولیے سے چہرہ تھپتھپاتے کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"یہ تم کہاں جا رہی ہو۔"

رابعہ نے اس کی تیاری دیکھ سختی سے استسفار کیا تو بیگ پہ اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

"وہ مما یونیورسٹی۔"

"کوئی یونیورسٹی نہیں جاؤں گی تم۔ میری بات کان کھول کر سن لو اور اب بحث مت کرنا۔"

وہ غیض بھرے لہجے میں بولی لیزا نے چہرہ جھکاتے آنسوؤں کو اندر اتارا۔

"مما مجھے ابان۔"

اس کے بحث کرنے پہ اس سے پہلے کہ رابعہ کا ہاتھ اس کے چہرے پہ نشان چھوڑتا ابان تیزی سے ان کے درمیان میں آیا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے تائی امی۔"

وہ چہرے پہ عجیب سے تاثرات لیے گویا ہوا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میں نے جب بول دیا ہے کہ یہ یونی نہیں جائے گی تو نہیں جائے گی۔"

ان کے اٹل لہجے پہ ابان نے سرد نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"معذرت تائی مگر پہلے یہ آپ کی بیٹی تھی آپ بولنے کا پورا حق دکھتی تھی اسی لیے میں کچھ نہیں بولتا تھا مگر اب یہ میری بیوی ہے اب اس کے ہر فیصلے کا اختیار آپ سے بھی زیادہ مجھے حاصل ہے۔اسی لیے میرے حکم کے مطابق یہ یونی جائے گی اور اسے میں ہی لے کر جاؤں گا۔غصہ ٹھنڈا کریں آپ اپنا اور اللہ حافظ۔"

اس نے کھردرے لہجے میں بولتے مضبوطی سے لیزا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مقید کیا اور اسے لیتے قدم زینوں کی جانب بڑھائے تھے۔ان کی پشت کو تکتے رابعہ نے تشکرانہ انداز میں ہاتھ آسمان کی جانب اٹھائے تھے۔وہ یہی تو چاہتی تھی اور اس ذات نے یہ ہیرا ان کی بیٹی کے نصیب میں لکھ دیا تھا کیسے وہ اس کا محافظ بنا ان کے سامنے بھی ڈٹ گیا تھا۔وہ دھیما سا مسکرا دی تھی۔

****

"میرے خیال میں رونے سے بہتر ہے اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا جائے۔"

ابان کی سرد آواز سے اس کے رونے کی رفتار میں کمی آئی تھی۔اس نے سوجھی انکھوں سمیت حیرت سے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ پتھریلا پن چھلک رہا تھا۔وہ رونا دھونا بھول کر

All Rights Reserved By Novels Lounge

اسے دیکھے گی۔ابان نے سامنے سے نگاہیں ہٹاتے چونک کر اس کی جانب دیکھا مگر اسی لمحے وہ مبہوت سارہ گیا۔ مسلسل رونے کی بدولت اس کے چہرے پہ گلابی پن چھایا ہوا تھا۔آنکھوں کے ڈورے انتہائی سرخ ہورہے تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ سنبھلتے نگاہوں کا زاویہ بدل چکا تھا۔

"آئندہ میرے سامنے رونا مت۔"

وہ تنبیہی لب و لہجے میں گویا ہوا۔لیزا نے بغیر پلک جھپکائے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو سخت لہجے میں فضول میں ہی اسے ڈپٹ رہا تھا۔

"مگر کیوں۔"

بے اختیاری میں ہی اس کے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔ابان نے گہری بولتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو اس کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔

کیونکہ اس کے بعد مجھ سے جذبات پہ پل باندھنا مشکل ہو جائے گا میری جان اور میں نہیں چاہتا کہ " میں تمہاری جان کو فلحال کسی تنگی میں ڈالوں کیونکہ تم چاہے ہنسو یا روؤ ہر حالت میں مجھے اپنے دل "کے انتہائی نزدیک لگتی ہو حسین ہی اتنی ہو۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے معنی خیز لہجے پہ لیزا نے کپکپاتے ہاتھ چہرے پہ پھیرتے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے گود میں دھرے ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتے نگاہیں چرا گئی۔ ابان اس کی حرکت پہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"میرے خیال میں مجھے اب رخصتی کی بات کر دینی چاہیے۔ کیا خیال ہے۔"

وہ گہری سنجیدگی سے بولا تو لیزا نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو اس کی حالت سے بے پرواہ اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔

"مگر آپ نے تو ابھی صرف نکاح۔"

وہ کپکپاتے لہجے میں بولتے بولتے تھمی۔

"ہاں صرف نکاح کی ہی کیا تھا مگر اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تمہیں ڈیفینڈ کرنے کی خاطر مجھے یہ قدم اٹھانا ہی ہو گا۔"

اس نے نرمی سے بات مکمل کی تو وہ سختی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"پلیز ایسا مت کریں مم۔ میں آپ کے کہنے پہ ہی یونی آئی ہوں۔ آپ کے کہنے پہ سب کر رہی ہوں مگر ابھی رخصتی نہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے نرم رویے نے ہی اسے یہ ہمت دی تھی تبھی وہ چہرہ جھکاتے دھیمے لہجے میں بولی۔ابان گہری سانس بھر کر رہ گیا اور ڈیپارٹمنٹ کے باہر گاڑی روکتے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھے اثبات میں سر ہلا گیا۔

"اوکے میں کچھ سوچتا ہوں۔پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔اب جاؤ اور ایک اور بات تم اب مجھ سے منسلک ہو لیزا ابان ملک بس اس بات کا خیال کرنا۔"

وہ ونڈ سکرین کے پار دیکھتے سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔لیزا نے دھندلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے حواس بحال کرتے گاڑی سے اتر گئی۔ابان نے بغور اسے نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔

"یہ کون تھا باہر ہیڈ سم ہنک اور تم کہاں تھی اتنے دنوں سے۔"

اس کے اندر پہنچتے ہی اس کی دوستوں نے اسے گھیر لیا۔لیزا نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"کوئی بھی نہیں میں آپی کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھی۔"

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولی۔ان دونوں نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو کیونکہ حیرت کی بات ہے کہ جس دن سے تم نہیں آرہی اسی دن سے شہروز بھی نہیں آرہا۔یہ کیا معاملہ ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ان دونوں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔اس کے ذکر پہ ایک لمحے کو لیزا کے چہرے پہ خوف وہراس چھا گیا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پہ ضبط کر گئی تھی۔

"میرا اب اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔میں اسے جاننا بھی نہیں چاہتی۔"

"مگر کیوں وہ تو تم سے محبت۔"

محبت نہیں ہوس تھی اس کی جو وہ شیطان مجھ سے مٹانا چاہتا تھا بھلا ہو ابان کا جو وقت پہ پہنچ گئے اور" مجھے بچا لیا مگر آج میں کسی کو شکل دکھانے کے لائق نا رہتی میں جیتے جی مر گئی ہوتی۔بس ایک بات کا اندازہ مجھے آج ہو گیا ہے کہ نا محرم کو دوست اور ہمدرد ماننے کی کوتاہی مت کرو وقت آنے پہ اس سے "بڑا شیطان کوئی نہیں ہوتا۔

وہ اپنے لہجے میں تلخی سموئے بولی اور ساتھ ہی پوری بات من و عن ان دونوں کے گوش گزار دی۔ان دونوں نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

"اچھا یہ وہی ابان ہیں جنہیں تم کبھی ابان بھائی کہا کرتی تھی۔"

اس کے پر سوچ لہجے پہ لیزا کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔اس نے چور نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تو وہ کٹیلی نگاہوں سے اسے ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"وہ۔وہ میرا ان سے نکاح ہو گیا ہے۔"

اس کے انکشاف پہ ان دونوں نے بیک وقت چیختے اسے تھاما تھا۔لیزا ان کے رد عمل پہ اچانک گھبرا گئی۔

"کمینی منحوس انسان۔اتنے ہیڈ سم وکیل کو پھنسا کر کیسے رو رہی ہے۔تجھے تو ہوا میں اڑنا چاہیے ویسے بھی اس شیطان صفت انسان کو تو مر جانا چاہیے مگر جسے تم اپنے شوہر کے عہدے پہ فائز کر چکی ہو کم از کم اس کی موجودگی سے یا اس کے تعارف سے تمہیں خوش دکھائی دینا چاہیے۔"

وہ اسے ڈانٹ رہی تھی ڈپٹ رہی تھی اور لیزا ابھیگی سی مسکراہٹ سمیت ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔کیا سچ میں دوستوں کی موجودگی سے انسان بہت سے دکھوں کو فراموش کر جاتا ہے۔تبھی تو ابان نے زبردستی اس کا دھیان ہٹانے کی خاطر یونی بھیجنے کی ضد کی تھی تبھی تو کافی حد تک اس کی توجہ ان کی جانب مبذول ہو چکی تھی جو جان بوجھ کر ابان کے متعلق بات کو طوالت بخش رہی تھی اور لیزا فلحال ان دونوں کو جواب دینے پہ مجبور تھی۔

****

"سر۔سر حمدان کے ساتھ ضروری میٹنگ ہے اس کا کیا کرنا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

شیراز نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا جو ناجانے کونسی فائل میں سر دیے بیٹھی تھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اسے آپ کل پہ منتقل کر دیں اور باقی کہ تفصیلات میں آپ کو دے دوں گی آپ فکر مت کریں۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی اور اس کی بڑھی ہوئی فائل کو تھام کر اس پہ دستخط کیے تھے۔ وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گیا۔

سر وہ عالم جی اتنے دنوں سے ہی آفس نہیں آرہے ایسے لوگوں کو جاب پہ رکھنے کا فائدہ جو ایک دن" آکر دس دن عید کا چاند ہو جائیں ہمیں پروفیشنل لوگوں کی ضرورت ہے نا کہ ان جیسوں کی جنہیں "اپنے کام سے کوئی مطلب ہی نا ہو۔

وہ ناجانے اسے کیا جتانا چاہ رہا تھا۔

"شیراز صاحب شاید آپ کو اس آفس سے جانے کی بہت جلدی ہے۔"

اس کے تنبیہی لب و لہجے پہ وہ کھسک کر ہوش کی دنیا میں لوٹا اور میسنی سی ہنسی ہنس دیا۔

ارے نہیں نہیں سر میں تو بس اس لیے بول رہا تھا کہ آپ کا کام بھی آسان ہو جاتا وہ آپ کے پی" "اے جو ہیں۔

وہ بمشکل مسکراتے ایک بار پھر سے ہمدردی کرنا چاہ رہا تھا۔نشاط نے اس کی بات بے تاسف سے نفی میں سر ہلایا اور ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

"آپ کو میری آسانی سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے اور رہی بات عالم صاحب کی تو میں یہاں موجود ہوں ابھی یہ دیکھنے کیلیے کہ کون وقت پہ آرہا اور کون نہیں۔ناؤ یو کین گو۔"

وہ تند لب و لہجے میں بولتی اسے جانے کا واضح اشارہ کر گئی تھی۔اس نے خاموشی سے اٹھ کر باہر جانے میں ہی عافیت جانی تھی۔اس کے جاتے ہی نشاط نے اپنے دکھتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔اسی دوران اس کا فون بجا تھا۔اس نے چونک کر میز پہ رکھے فون کو دیکھا جہاں سمیر لکھا ہوا تھا۔یہ فون کل ہی اس نے چھپ چھپا کر سمیر کو دیا تھا کیونکہ عالم نے انہیں کسی بھی قسم کی آسائش دینے سے سختی سے منع کیا تھا۔

"بھابھی آپ کب تک گھر لوٹیں گی۔"

اس کی پریشان آواز پہ نشاط نے چونک کر گھڑی کی جانب دیکھا جو دوپہر کے ساڑھے تین بجا رہی تھی۔سوچ تو وہ ویسے بھی رہی تھی گھر جانے کا تبھی عجلت میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا پریشان کیوں لگ رہے ہو۔"

وہ اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے مصروف لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ بس گھر آجائیں جلدی سے مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ ضدی انداز میں بولا۔ نشاط نے اوکے کہتے فون سرعت سے بند کیا اور گاڑی کی چابیاں لیتے تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔ آفس کی ہمیشہ وہ سیڑھیاں ہی چڑھا کرتی تھی مگر آج گھومتے سر کی بدولت اس نے لفٹ سے جانے کو ترجیح دی تھی۔ لفٹ کا بٹن دباتے ہی جوں ہی وہ اندر گھستی زوردار چکر آنے کی بدولت وہ سرعت سے دیوار کو تھام گئی تھی۔ اطراف میں موجود ورکرز نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا اور پریشانی سے انہیں تھامنا چاہا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی انہیں ٹوک گئی تھی۔

"آئی ایم فائن یو آل کینٹینیو یور ورک۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتی لفٹ کے اندر گھس گئی۔ پارکنگ میں پہنچتے ہی اس نے گاڑی کی بونٹ پہ دونوں ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس بھرے تھے۔ آج طبیعت کچھ زیادہ ہی بوجھل محسوس ہو رہی تھی مگر نا جانے اس کی وجہ کیا تھی۔ اندر بیٹھتے ہی اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پہ رکھے تھے مگر اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ پہ نگاہ پڑتے ہی اس نے آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا ہاتھ کپکپا کر رہ گیا کیونکہ اس پہ اچھا خاصہ خون لگا ہوا تھا۔ اس نے فرنٹ مرر میں جوں ہی اپنا چہرہ

All Rights Reserved By Novels Lounge

دیکھا ناک سے نکلتے خون کو دیکھ اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی مگر اگلے ہی لمحے اس نے ٹشو نکالتے آرام سے اسے صاف کیا تھا۔ ناجانے کیوں دل گھبرا سا رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے گرمی کی بدولت نکسیر پھوٹ گئی ہو۔"

وہ خود ہی مفروضے باندھنے میں مصروف تھی معاً سمیر کے فون کا خیال کرتے ہی اس نے گاڑی کا گئیر بدلتے گاڑی تیزی سے گھر کی جانب دوڑائی تھی۔ سٹئیرنگ تھامتے اس کے ہاتھ بے تحاشہ کپکپا رہے تھے مگر بیس منٹ کا سفر طے کرتے اس کی گاڑی اس محلے میں داخل ہو چکی تھی۔ اس نے جوں ہی گھر کے اندر قدم رکھا اندر سے آریز اور سمیر کی لڑنے کی آوازیں آ رہی تھی۔ وہ بھاگنے والے انداز میں اندر کی جانب بڑھی۔

"ارے کیا ہو گیا ہے کیوں لڑ رہے ہو دونوں۔"

وہ ان دونوں کو ڈپٹنے والے انداز میں بولی۔

"بھابھی آپ اسے بتائیں کہ بھائی اسے کبھی بھی ٹرپ پہ نہیں جانے دیں گے۔"

وہ ناجانے اسے چڑا رہا تھا یا جتا رہا تھا وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی۔

"میں تجھے اس بار جا کر دکھاؤں گا میرے کالج کا ٹرپ جا رہا ہے بھائی مجھے انکار نہیں کر سکتے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بھی جواباً غصے سے بولا۔نشاط نے غور سے اس کا چہرہ جانچا جو ابھی جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھ رہا تھااور اس حال میں اسے جانے سے انکار کرنا اسے خود سے بدگمان کرنے کے مترادف تھا۔

"اچھا کام ڈاؤن کہاں جا رہی ہے ٹرپ اور بابا اور عالم کہاں ہیں ابھی تک لوٹے نہیں وہ۔"

وہ نرمی سے اسے صوفے پہ بٹھاتی نرمی سے بولی۔

وہ ناردن ایریاز تین دنوں کیلیے جا رہی ہے۔سب دوست جا رہے ہیں میرے مگر بھائی ہمیشہ منع "کر دیتے ہیں۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا معاً کسی خیال کے تحت اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔اس نے چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ہاں بھابھی آپ بات کریں ان سے وہ آپ کی تو مان ہی جائیں گے ہماری سے زیادہ وہ آپ کی سنتے" "ہیں۔

وہ چٹکیوں میں مسئلے کا حل اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔نشاط کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔اس نے تلخی سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

"ویسے انہیں کسی بھی چیز کیلیے منانا مشکل بہت ہے مگر میں اپنی جانب سے کوشش کروں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے سمیر کا اترتا چہرہ دیکھ فوراً سے پہلے بات سنبھالی تھی اور ان سے عالم اور ذیشان کا پوچھتے کمرے میں چلی آئی ارادہ آدھا گھنٹہ آرام کرنے کا تھا۔ ابھی اسے لیٹے پانچ منٹ بھی نہیں بیتے تھے کہ وہ غصے سے دندناتا ہوا سیدھا کمرے میں آیا تھا۔ وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی۔ اس نے آکر اس سے کوئی بات کرنے کی ذحمت نہیں کی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ باہر ضرور سمیر اور اس کے درمیان کوئی بات ہوئی ہو گی۔

"اسے میں ٹرپ پہ بھیجتا ہوں۔ ساری زندگی انہیں پال پوس کر اس لیے بڑا نہیں کیا کہ یہ ہمارے سامنے ہی کھڑا ہو کر تمام لحاظ فراموش کر دے۔"

وہ چیزیں یہاں وہاں پٹختے بلند آواز میں بولا۔ نشاط نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دباتے آزاد کیا اور انگلیوں کو آپس میں الجھاتے خود میں ہمت متجمع کی تھی۔

"ویسے اس کی بات میں کوئی مضائقہ نہیں ہے عالم۔ وہ بڑا ہے اب ماشاءاللہ سے اور سب سے بڑھ کر لڑکا ہے لڑکی نہیں۔ اگر آپ اس پہ ایسے ہی پابندیاں لگائیں گے تو پھر وہ آپ سے بدگمان ہوتے آپ سے دور ہو جائے گا۔ اس پہ یہ ظلم مت کریں۔"

وہ خود میں ہمت متجمع کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔ اس نے ٹھٹھک کر سرخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور تمسخر سے مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"مجھے مت درس دیں آپ اس چیز کا۔دیکھ لیا ہے میں نے آپ کی اس چھوٹ کا نتیجہ جو آپ نے اپنی بہن کو دی تھی۔"

اس کا لہجہ اس قدر ہتک آمیز سا کہ اسے اپنے وجود میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"آپ پلیز اس سب میں میری بہن کو مت بیچ میں لائیں عالم وہ لڑکی تھی ویسے بھی میں اسے بھیج دیتی مگر اس کا ٹرپ لڑکے لڑکی دونوں کا تھا۔یہاں بات سمیر اور آریز کی ہو رہی ہے ان تک ہی رہنے دیں۔آپ بات بات پہ ان پہ احسانات جتا کر کیا ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے بہت احسان کیا ہے ان پہ۔خدارا ان سے ان کی زندگی مت چھینیں ان کی زندگیوں پہ ناگ بن کر مت بیٹھ جائیں۔کبھی نا کبھی وقت آئے گا کہ وہ اپنا اچھا برا جاننے لگے گے پھر انہیں آپ کی ضرورت اس حد تک نہیں پڑے گی۔انہیں تھوڑی سی سپیس دے مگر آپ کے بھائی آپ سے بچھڑ جائیں گے۔"

وہ پتھریلے لہجے میں بولی۔اسے یوں عالم کا لیزا کو درمیان میں لانا شدید ناگوار گزرا تھا۔

"میں اپنے بھائیوں کا اچھا برا سب جانتا ہوں مجھے اچھائی کا پاٹ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ اچھی ہیں تو آپ کو آپ کی اچھائی بہت مبارک ہو۔میں برا ہی بھلا ہوں۔وہ میرے بھائی ہیں۔آپ کے ساتھ ویسے بھی ان کا وقتی رشتہ ہے جو ایک نا ایک دن ختم ہو جانا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔ نشاط کے کان اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگے۔ اس نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ دونوں میرے بھی بھائی ہیں بچوں کی طرح ہیں۔ جیسے میرے لیے لیزا ہے میں ویسے ہی ان دونوں کو بھی رکھتی ہوں کیوں امیروں کیلیے اپنے دل میں اتنا بغض لیے پھرتے ہیں۔ کچھ نہیں رکھا اس امیری میں صرف بے سکونی کے علاوہ۔"

وہ سختی سے بولتی لب بھینچ گئی۔

"ہر امیر یہی کہتا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ ان کا اصل چہرہ کس قدر مکروہ ہوتا ہے اور ایک نا ایک دن وہ میرے سامنے ضرور کھل جائے گا۔ میرے بھائیوں سے دور رہیں خاص طور پہ آریز سے وہ ایک انسان کے ساتھ اس حد تک اٹیچ ہو جاتا ہے کہ اسے اس چیز سے پیچھے لانا بے حد مشکل کام ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کے فریب میں آئے۔"

وہ سر جھٹک کر بولتے بالوں کو سنوارنے میں مصروف ہو گیا۔

اس کا ایک ایک لفظ نفرت میں ڈوبا ہوا تھا۔

"آریز تو میرے لیے بچوں جیسا۔ آہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی سر میں اٹھتی ٹیسوں کی بدولت دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامتے گرنے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھی تھی۔عالم جو اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہا تھا ذرا سی نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

ہنہہ اپنی جانب متوجہ کرنے کے فضول تھرڈ کلاس چونچلے۔

وہ تنفر سے سوچتے سر جھٹک گیا۔اس کا دل شدید بدگمان ہو رہا تھا۔اس سب میں وہ یہ بھی محسوس نا کر پایا کہ اس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا ہے۔

"اپنی صفائی میں بولنے کیلیے الفاظ کم پڑ گئے ہیں کیا۔"

عالم کی طنز میں ڈوبی آواز اس کے انتہائی نزدیک سے ابھری تھی۔اس نے تکلیف سے بے حال ہوتے اس کی جانب دیکھا تو ایک لمحے کیلیے اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے دیکھ وہ ٹھٹھک گیا۔

"میرے سر میں شدید درد ہے عجیب سا۔"

وہ اذیت سے بولتی سر صوفے کی پشت سے ٹکا گئی۔نا جانے کیوں آج کل دل کسی کی مسیحائی کیلیے ترس رہا تھا۔اس کا دل نا جانے کیوں بھر آیا مگر اس کے سامنے ہمیشہ کی طرح اپنے خول میں ہی رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں جتنا سر درد آپ سب کو دیتی رہی ہیں نا اور مجھے دے رہی ہیں اس کے آگے یہ کچھ بھی نہیں ہے برداشت کریں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سرد لہجے میں بولتے اسے اذیت سے مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی تھی۔یہ شخص تو اس کی سوچ سے بھی زیادہ بے حس تھا۔

دعا کیجیے گا سب کو اس سر درد سے ہمیشہ کیلیے چھٹکارہ مل جائے۔میں نے سنا ہے مظلوموں کی آہیں "بہت جلدی لگا کرتی ہیں ویسے بھی اب میں خود بھی تھک سی گئی ہوں۔

وہ بھیگے مسکراتے لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔سر کا درد شدت اختیار کرتا جارہا تھا۔اسے اپنے جسم میں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس کے برعکس عالم ساکت کھڑا اس کے لفظوں پہ غور کرنے میں مصروف تھا۔اس نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتی اس نے سرعت سے اس کی کلائی تھام اس کا رخ اپنی جانب کیا۔نشاط نے اب کی بار اسے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"فیصلہ نہیں سنایا آپ نے اب تک علیحدگی کا۔"

اس کے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ جو کسی نے اس کی سماعتوں میں انڈیل دیا تھا۔اس نے شکوہ کناں نگاہیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے علیحدگی کی نوبت نہیں آئے گی ہمارے درمیان۔ ہمارے راستے بہت جلد ایسے ہی جدا ہو جائیں گے۔ پریشان مت ہو زندگی میرے علاوہ باقی سب پہ بہت مہربان ہے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔ اس کی مسکراہٹ بے حد عجیب سی تھی۔ عالم نے قدم ناچاہتے ہوئے بھی اس کی تقلید میں بڑھائے تھے۔ اس کی نگاہ نشاط کی جانب اٹھی جو ذیشان کے آگے جھکی ان سے پیار لے رہی تھی اور وہ اس سے کسی متعلق بات کرنے میں مصروف تھی۔ اندر ہو رہی گفتگو کا شائبہ بھی اس کے چہرے پہ نہیں تھا۔ ناجانے یہ لڑکی کس مٹی سے بنی ہے جسے صرف اپنے سے منسلک رشتوں کی ہی پڑی رہتی ہے۔ وہ دل ہی دل میں محض سوچ کر رہ گیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ آپ دونوں کا ولیمہ رکھوا دوں چھوٹا سا۔"

ذیشان کی مسرت سے بھرپور آواز پہ ان دونوں کی نگاہیں بیک وقت ایک دوسرے کی جانب اٹھی تھی۔

"بابا اس سب کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی ہمارا ساتھ کوئی لمبا عرصہ نہیں چلنے والا۔ ہم بہت جلد راستے جدا کر رہے ہیں۔ کسی بھی قسم کی امیدیں وابستہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا لہجہ اٹل تھا۔نشاط نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا اور ضبط سے ان کی جانب دیکھا جو ہو نقوں کی طرح انہیں ہی گھور رہے تھے۔

"یہ کیا حرکت ہے شادی بیاہ کیا مذاق ہے تم سب بچوں کیلیے۔ایک دن شادی کر کے اگئے اب علیحدگی کے بعد بتا دیتے تاکہ ایک ہی بار صدمے سے مر جاتا۔"

ان کی غصیلی آواز پہ ان دونوں نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا جو ایک کٹیلی نگاہ عالم پہ ڈالتے نشاط کو دیکھے بغیر ہی وہیل چیئر چلاتے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔اس کے جاتے ہی نشاط نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اگر راستے جدا کر رہے ہیں تو بابا کو بتانے کی کیا ضرورت تھی۔انہیں ہم سکون سے بھی بتا سکتے تھے مگر نہیں آپ کو ہمیشہ کی طرح اپنی ہی من مانی کرنی ہے پھر چاہے اس میں کسی کی جان ہی کیوں نا چلی جائے۔"

اس کے کاٹ دار لب و لہجے پہ عالم سر جھٹکتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔نشاط نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے آنکھیں موند کر کھولی۔اسی دوران موبائل بجنے کی آواز پہ اس نے سرعت سے اس کی تلاش میں نگاہیں گھمائی مگر دور سے آتی آواز سن اسے اندازہ ہوا کہ موبائل تو کمرے میں ہے

All Rights Reserved By Novels Lounge

تبھی ڈھیلے ڈھالے قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ سکرین پہ ابھرتا نمبر دیکھ اس نے بنا کسی تاخیر کے فون کان سے لگایا تھا۔

"یس ڈاکٹر۔"

وہ بے چینی سے بولی۔

آپ کی رپورٹس آچکی ہیں نشاط۔رات میں مجھ سے ملاقات کیلیے آپ ہوسپٹل آرہی ہیں وہی "تفصیل سے بات ہو گی۔

ان کے سنجیدہ لہجے پہ نشاط نے ہولے سے او کے کہتے کال کاٹ دی۔ذہن میں اب نا جانے کس کس قسم کے وسوسے گڈ مڈ ہو رہے تھے۔

****

"کہاں جارہی ہو تم۔"

عمارہ کی تمسخرانہ آواز پہ لیزا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہو رہا ہو۔

کیا مطلب کہاں جارہی ہوں اپنے کمرے میں جارہی ہوں میں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔اس واقعے کے بعد سے اس کی شوخی سب کچھ ہوا ہو گئی تھی۔ مسکراتی بھی وہ بس کم کم ہی تھی۔لیزا نے ایک نظر صوفے پہ بیٹھی اس کی تین چار دوستوں کو دیکھا اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کمرے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے پہلے جاؤ اور کچن میں ہم سب کیلیے چائے پانی کا بندوبست کرو"۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔لیزا نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیوں اس پہ حکم چلا رہی تھی۔

"مگر میں کیوں بناؤں عمارہ۔میں ابھی ابھی یونی سے آئی ہوں تم بی اماں سے بول دو میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔سوری"۔

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولتی اس سے پہلے آگے بڑھتی اس نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ سختی سے تھام لیا۔

"تمہیں کیا لگ رہا کہ میرے بھائی سے نکاح کے بعد تمہارے وجود پہ لگا دھبا مٹ گیا ہے نہیں لیزا بی بی وہ جوں کا توں ہی ہے بس اس دھبے کی نمائش شاید مجھے ان سب کے سامنے کروانے کی ضرورت ہے"۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ درشت لہجے میں بولی۔لیزا نے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو کس قدر آرام سے اس کے زخم تازہ کر رہی تھی۔اس نے بڑی مشکلوں سے آنسوؤں کو اندر کی جانب دھکیلا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے تقریباً گھسیٹتی ہوئی لاؤنج کی جانب لے آئی۔

"عمارہ پلیز چھوڑو مجھے ورنہ میں ابان کو بتاؤں گی۔"

اس نے اسے ابان کا ڈراوا دینا چاہا مگر جواب میں اس نے مڑ کر ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی ہمت کی داد دے رہی ہو۔

ہیلو ایوری ون میٹ مائی بیوٹیفل بھابھی جو صرف میرے بھائی کو ہی خوبصورت لگتی ہیں۔مجھے بلکل "

" بھی نہیں اب بھلا ایسی لڑکیاں کس کو خوبصورت لگتی ہے۔

وہ ہنستے ہوئے مزے سے بولی۔ان سب نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔لیزا ہنوز چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔

"کیسی لڑکی مطلب۔"

ان میں سے ایک کی آواز فضا میں ابھری۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کی بھلا کوئی اہمیت ہوتی بھی ہے۔اب کیا ہے نامیرے بھائی نے اس بھاگی" ہوئی لڑکی سے نکاح کر کے اسے اپنا نام دیا ہے تا کہ اس کے وجود پہ لگا داغ مٹ سکے مگر جب گرہن "لگ جاتا ہے تو وہ تاعمر کیلیے ہوتا ہے وقتی نہیں۔بس اپنی اپنی سوچ کی بات ہے۔

اس کی بات مکمل ہوتے ہی لیزا کا چہرہ پھیکا پڑنے لگا۔وہ چاہ کر بھی اس سے یہ توقع نہیں کر پائی تھی کہ وہ یوں سب کے سامنے اس کی ذات پہ کیچڑ اچھالے گی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا تھا۔

"تمہارا بھائی تو اس قدر حسین ہے وکیل بھی ہے اس جیسی لڑکی کو اپنانے کی نوبت کہاں سے آ گئی۔"

لیزا نے اپنی ہچکیوں کو اندر دباتے آنکھیں میچی تھی۔

کہاں تھا نا مجھے جواب دینے کی جرأت بھی مت کرنا ورنہ بہت برا ہو گا تو دیکھو کیا ہوا تمہارے" "ساتھ۔

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اسی دوران عقب سے آنے والی بھاری گھمبیر آواز پہ ان سب کی توجہ اپنی جانب مبزول کرائی تھی بس لیزا ہی تھی وہ ہنوز چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔ عمارہ کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا۔ وہ بھاگنے والے انداز میں اس کی جانب بڑھی تھی اور اس کے سینے سے لگی۔

"واٹ ہیپنڈ عمارہ سب ٹھیک ہے نا۔"

اس نے نرمی سے اس کے بال سہلائے تھے۔ عمارہ نے بھیگی آنکھیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔

بھائی دیکھیں نا میری دوستیں آئی ہیں میں نے لیزا کی اتنی منت کی ہے کہ پلیز مجھے چائے بنادیں اماں "بی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے مگر اس نے سنی ہی نہیں الٹا مجھے باتیں سنا رہی تھی۔

اس نے بھیگے لہجے میں بول کر چھپ کر اپنی دوستوں کو دیکھ آنکھ دبائی تھی۔ لیزا نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ ابان لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے نزدیک پہنچا جس کا چہرہ ذرد پڑ رہا تھا۔

"مم۔ میں جا رہی تھی بس وہ ابھی ابھی یونی سے آئی تھی تو۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی اس سے پہلے کہ کچن کی جانب بڑھتی اپنے ہاتھ پہ اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس نے نرمی سے اسے اپنے نزدیک کرتے اس کے شانے کے گرد اپنا بازو حمائل کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کدھر چلی محترمہ۔"

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے محبت سے بولا۔لیزا حق دق کھڑی بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"وہ چائے۔"

"آج عمارہ ہمارے لیے چائے بنائے گی ویسے بھی میرا آپکے ہاتھ کی چائے پینے کا بہت دل ہے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے اس کے اعصابوں پہ بم پھوڑ چکا تھا۔

"مگر بھائی میری دوستیں۔"

اسے اپنی چال خود پہ ہی الٹی پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"آپکی دوستیں بھی چاہتی ہونگی کچھ آپ کے ہاتھ کا کھانا کیوں ٹھیک کہ رہا ہوں نا۔"

ابان کی بات پہ سب نے ذور و شور سے اس کی تائید کی تھی۔ابان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی مگر اب جانا بھی ضروری تھا تبھی اپنا چہرہ درست کرتے مسکراتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"مم۔میں بنا دیتی ہوں وہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ ڈیپارٹمنٹ آپ کا ہی ہے محترمہ یہ بات مجھے اچھے سے ازبر ہے مگر فلحال آپ بس میرے ساتھ بیٹھیں اور مجھے اچھی سی کمپنی دیں۔ باقی کا کام عمارہ سنبھال لے گی۔"

وہ ان سب کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اس کی پیشانی پہ لمس چھوڑتے ہوئے بولا۔ لیزا نے سرخ چہرے سمیت سٹپٹاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔ باقی سب بھی اس کی حرکت پہ ایک دوسرے میں سر دھننے لگی اور لیزا اپنی ہتھیلی کی لکیروں کو کھرچتے نا جانے کن سوچوں میں غلطاں تھی۔ وہ بھی تو آکر اس کی ذات پہ بات کر سکتا تھا مگر وہ جب بھی آتا تھا لیزا کو اپنے تحفظ بھرے حصار میں لے لیتا تھا آج بھی تو ایسا ہی ہوا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو۔"

اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اس نے سرگوشی کی۔

"یہی کہ آپ وقت پہ ہر جگہ میرا ساتھ دینے کیسے پہنچ جاتے ہیں۔"

یہ بات اس نے دل میں کہی تھی مگر بظاہر نفی میں سر ہلا گئی۔

"یہ ساتھ تو تا عمر کا ہوتا ہے بس نبھا کوئی کوئی جاتا ہے اور میں اپنی آخری سانس تک اپنی بیوی کا ساتھ دینا چاہتا ہوں پھر چاہے پوری دنیا ہی کیوں نا تمہارے خلاف ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی میٹھی سی سرگوشی پہ لیزا نے پور پور میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تھا تو اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

"یہ دل اب سے تم سے زیادہ میرا ہے۔"

اس کی گہری بات پہ وہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔وہ یک ٹک ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔کچن سے جھانکتی عمارہ نے تنفر بھری نگاہوں سے اس منظر کو دیکھا۔

تمہارا تو میں پتہ ایسا صاف کروں گی کہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی ایسی کالک ملوں گی تمہارے چہرے پہ اب تو مجھے ماما سے بات کرنی ہی ہوگی۔

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے سختی سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

****

"یہ آپ کہاں جانے کی تیاری کر رہی ہیں محترمہ۔"

وہ جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے لبوں پہ گلوز لگا رہی تھی اپنے عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ اس نے چونک کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں عالم کھڑا نا سمجھی سے اس کی تیاری کا ملاحظہ فرما رہا تھا۔وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"شاید ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے عالم صاحب اور یہ آپ کی ہی کہی ہوئی بات ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنے لہجے کو تلخ ہونے سے روک نا پائی تھی۔عالم کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے تیزی سے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے اسے نزدیک کیا تھا۔

فلحال تو رشتہ استوار ہے اور بہت گہرا استوار ہے۔ثابت کروں کیا۔مجھے مجبور مت کریں کہ میں" کوئی ایسا قدم اٹھالوں جو نا آپ کیلیے اچھا ثابت ہو اور نا ہی میرے لیے۔امید ہے آپ سمجھ گئی ہو نگی۔"

وہ اس کی کلائی کو مڑورتے اس کی پشت سے لگاتے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔نشاط اس کی بات پہ ایسے مسکرائی جیسے کسی بچے کی بات پہ مسکرایا جاتا ہو۔اس کی مسکراہٹ عالم کی انا پہ کسی تازیانے کی مانند لگی تھی۔

"ہنس کیوں رہی ہیں۔"

وہ تند لہجے میں غرایا۔

"آپ کی مثال بس ان بادلوں جیسی ہے جو صرف گرجتے ہیں برستے نہیں۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولی۔عالم کے چہرے پہ سرخی پھیل گئی۔

"کیوں برسانا چاہتی ہیں کیا آپ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے خود سے مزید نزدیک کرتے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔نشاط نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو۔"

وہ دلفریب لہجے میں گویا ہوئی۔عالم نے دل ہی دل میں سامنے کھڑی لڑکی کی ہمت کو داد دی تھی۔

"تو میں یہ کہوں گا کہ آپ نہایت ہی بے حیا لڑکی ہیں جس میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں اور وہ کسی کو بھی دیکھ کر اپنا ضبط ہار گئی۔"

وہ کاٹ دار لب و لہجے میں بولا۔نشاط اس کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی مدھم سا قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"وہ کسی نہیں ہے بلکہ وہ میرا شوہر ہے جسے دیکھ کر میرے دل میں کچھ کچھ ہوتا ہے۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے مزے سے بولتی اس کا چہرہ خفت سے سرخ کروا گئی۔نشاط نے دل ہی دل میں اس کی حالت سے خوب حظ اٹھایا تھا۔

"فیڈر پیئے جا کر آپ ان باتوں کیلیے نہیں بنے عالم میاں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے جلتی پہ تیلی کا کام کر گئی تھی۔عالم کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

"فیڈر تو اب میرے بچے ہی پیئے گے۔"

وہ دانت پیس کر بولتے غرایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ان شااللہ ان شااللہ۔"

وہ اٹھلا کر بولتی دوبارہ اپنے بیگ کی جانب متوجہ ہوچکی تھی۔عالم نے تاسف سے اس لڑکی کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے اس کا دھیان دوسری جانب مبذول کرواچکی تھی۔وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچ گیا۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھا تھا نشاط کہ آپ کہاں جارہی ہیں۔یہ میرا محلہ ہے یہاں آئے دن" لڑکیاں منہ اٹھا کر کسی بھی وقت باہر نہیں نکل سکتی۔آپ کی عزت اب میری عزت سے منسلک ہے۔باہر کھڑے لوگ سو طرح کی باتیں کرتے ہیں پلیز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔یہ آپ کا لبرٹی یا کوئی بڑا ایریا نہیں ہے جہاں آپ پورے دن میں کسی بھی پہر کہی بھی نکل جائے یہ غریبوں کا محلہ ہے "یہاں ذرا احتیاط کرنی پڑتی ہے۔

وہ اپنی بات پہ ذور دیتے ہوئے بولا۔نشاط نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

میں ہسپتال جارہی ہوں اس سے پہلے ماما کی طرف بھی جاؤں گی تھوڑی کیلیے مجھے ان سے ملنا" "ہے۔پھر ڈاکٹر سے ہو کر گھر آجاؤں گی واپس۔

انہی باتوں کے دوران وہ دونوں باہر لاؤنج میں آچکے تھے۔اس کے ڈاکٹر پہ جانے کی بات کسی اورنا سنی ہو یانا سنی ہو مگر آریز اور سمیر نے صاف سنی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ڈاکٹر پہ کیوں بھابھی۔آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولتے اس کے گال پہ ہاتھ رکھ کر چیک کرنے لگا۔نشاط نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بال سنوارے تھے۔

میری طبیعت بلکل ٹھیک ہے میری جان۔بس سکن سپیشلسٹ کے پاس جانا ہے۔زیادہ بڑا مسئلہ "نہیں ہے آپ پریشان مت ہو۔میں رات تک لوٹ آؤں گی۔

وہ نرمی سے بولتے کہی نا کہی سکون ان سب کے رگ وپے میں سرائیت کر گئی تھی۔

اور ہاں مجھے آپ کو تھینکیو بھی بولنا تھا آپ کی وجہ سے بھائی مان گئے ٹرپ پہ جانے کیلیے میں سچ میں "بہت خوش ہوں۔

اس کی مسکراتی آواز پہ نشاط کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے ہونقوں کی طرح عالم کی جانب دیکھا جو ذیشان کے ساتھ کسی بات میں مصروف تھا۔اس کیلیے تو یہ سمیر سے بھی زیادہ سرپرائزنگ تھا مگر اب انہیں بتانا تھوڑی تھا تبھی گہرا سانس بھرتے دلکشی سے مسکرادی۔

کوئی شاپنگ وغیرہ کرنی ہوگی تم نے تو چلو میرے ساتھ ہی ساتھ ہی مال سے بھی ہوتے آئیں "گے۔

"میں بھی چلوں گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

آریز کی چہکتی آواز پہ اس نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

کوئی کہی نہیں جا رہا ہے۔ کل میں خود ہی لے جاؤں گا تم دونوں کو قریبی مارکیٹ اور اب بلاوجہ کی "

"بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر ضد پوری کرنے والی ہو۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے سختی سے تنبیہی لہجے میں بولا۔ وہ دونوں منہ بسور کر رہ گئے۔

"کیا ہو گیا ہے عالم۔ بچوں کو بس مال جانا ہے میں لے جاؤں گی اس میں مضائقہ ہی کیا ہے۔"

اسے اس کی بلاوجہ کی تکرار بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"وہ میرے بھائی ہیں میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔ نشاط کوفت سے آنکھیں گھما کر رہ گئی۔

"آپ کے بھائی ہیں تو کیا وہ میرے بھائی نہیں ہیں۔"

وہ کٹیلے لہجے میں بولی۔ ایک عالم اور اس کا ایک ہی سستا سا ڈائیلاگ جسے سن سن کر اس کی سماعتیں مفلوج ہونے کو آگئی تھی۔

"ابھی تو تم انہیں بچے بچے کہہ رہی تھی۔"

فار گاڈ سیک عالم۔ جیسے لیزا میرے لیے میرے بچوں جیسی ہیں ویسے ہی یہ دونوں بھی ہیں۔ چھوٹے "

بہن بھائیوں کو اپنے بچوں کی طرح ہی ڈیل کرنا چاہیے۔ بس آپ مجھے جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانے نہیں دیتے۔ایم سوری آریز سمیرا ابھی تم ان کے ساتھ ہی چلے جانا اگر زندگی نے موقع دیا تو اگلی بار میں تم لوگوں کو لے جاؤں گی۔"

وہ مسکراتے لہجے میں نرمی سموئے بولی اور ذیشان سے سر پہ پیار لیتی بغیر اس کی جانب دیکھے لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عالم نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا تھا۔وہ اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

****

عمارہ نے مسکرا کر چائے کی ٹرے ابان کی جانب بڑھائی تھی۔جواباً اس نے بھی دھیمے سے شکریہ کہتے وہ کپ تھام لیا۔

"تم بھی لو نالیزا۔"

عمارہ نے دل جلانے والی مسکراہٹ سمیت ٹرے اس کی جانب بھی بڑھائی تو اس نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔اب اگر وہ چائے نا تھامتی تو ابان کی نظر میں وہ بری بن جاتی اور اگر وہ تھام لیتی تو اس میں بھی اسے پورا یقین تھا کہ وہ اتنی میٹھی تو بلکل نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی جرأت نا کرتی تبھی گہری سانس بھر کر رہ گئی۔اس نے ایک نظر سب کی جانب دیکھا جو سب کے سب اس کے چہرے پہ ہی نگاہیں جمائے بیٹھے تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بھائی دیکھیں نا لیزا پکڑ ہی نہیں رہی۔ میں نے اتنی محبت سے بنائی ہے۔"

عمارہ ابان کی جانب دیکھتے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

"وہ ضرور تھام لیتی عمارہ اگر تم اس میں نمک کی جگہ چینی ڈالتی۔"

جواباً اس کی کاٹ دار آواز پہ عمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور لیزا اس نے اڑے اڑے حواسوں سمیت بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سکون تھا۔

"بھائی وہ۔"

شٹ یور ماؤتھ عمارہ۔ میری ایک بات کان کھول کر سن لو میں رشتوں مین تفریق نہیں کرتا مگر" "تمہاری حرکتیں مجھے یہ فرق کرنے پہ مجبور کر رہی ہیں اس لیے آئندہ کیلیے بی کیئر فل۔

وہ درشت لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی دوستوں کے سامنے احساس توہین کی بدولت اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا اگلے ہی لمحے اس سفیدی کی جگہ سرخی نے لے لی تھی۔ اس نے تنفر بھری نگاہوں سے لیزا کی جانب دیکھا جس کی بدولت ابان نے اس سے ایسے بات کی تھی۔

"ابان وہ اس کی دوستیں یہی ہیں پلیز۔"

لیزا بے ساختگی میں اس کا ہاتھ تھامتی ملتجیانہ لب و لہجے میں بولی۔

"اور انہی دوستوں کے سامنے اس نے تمہارے ہی کردار کی دھجیاں ادھیڑی ہیں رائٹ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے طنزیہ لہجے پہ وہ خاموشی اختیار کر گئی۔لیزا کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔یہ راہ بھی تو اس نے خود سے ہی چنی تھی۔اس نے دوستوں نے افسوس سے عمارہ کی جانب دیکھا اور ایک ایک کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ان کے جاتے ہی ابان نے سختی سے اسے کمرے میں چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ان دونوں کی پشت کو دیکھ عمارہ کے وجود میں چنگاڑیاں سی چلنے لگی۔ نفرت کا احساس مزید تیزی سے اجاگر ہوا تھا۔آج اس کی بدولت اس کی دوستوں کے سامنے ابان نے اس کی عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دی تھی۔وہ جو اسے بے عزت کرنا چاہتی تھی خود ہی بے عزت ہو کر رہ گئی تھی۔وہ تن فن کرتی سیدھا مسز کامران کے کمرے کی جانب بڑھی اور ایک دھاڑ کے ساتھ دروازہ کھولا تھا۔وہ جو اپنی بہن سے فون پہ بات کرنے میں مصروف تھی اس کی آمد پہ انہیں الوداعی کلمات بولتے فون بند کر گئی۔

"ک"کیا ہو گیا چہرہ کیوں پھولا ہوا ہے میری بیٹی کا۔

وہ اسے ساتھ بٹھاتے نا سمجھی سے گویا ہوئی ساتھ ہی اس کے بالوں کو سنوارا تھا۔

اس لیزا کی بدولت۔آپ کیسی ماں کے ماما بھائی نے اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر لیا مگر آپ نے انہیں"

"روکا تک نہیں اس شاطر لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر کے وہ ہمیں بھولتے جا رہے ہیں۔

وہ تنفر سے چلائی تھی۔انہوں نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پہلے ہمیں کونسا یادر کھتا تھا۔پہلے نشاط بی بی اور رابعہ صاحبہ اور اب تو وہ تیسری فتنی اس کی بیوی بن گئی ہے۔میری پہلے کس نے سنی تھی ناتمہارا باپ کچھ کرپایا وہ بھی بس بولتا ہی ہے کچھ کرتا نہیں ہے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے چڑ کر بولی۔شروع سے ہی ابان کا رابعہ کی جانب جھکاؤ اسے بہت بری طرح کھلتا تھا مگر وقف گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مزید مضبوط ہوتا چلا گیا اور آج اسی بدولت ہی وہ اپنی فیملی سے زیادہ ان سب کے قریب تھا۔

"ڈیڈ اس کٹیگری میں آتے ہیں ناتو آپ تو مت آئیں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔

"کیا مطلب۔"

انہوں نے چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے استسفار کیا۔

"مطلب کہ کچھ کریں۔اتنا دماغ چلاتی ہیں کچھ اپنے بیٹے کیلیے بھی چلالیں کچھ ایسا کریں جس سے ابان بھائی آپ کی جانب زیادہ راغب ہو جائیں اور اس لیزا سے بھی ان کی جان چھوٹ جائے۔ماما آپ کچھ بھی کر سکتی ہیں جب چھوٹی ہو کر اس رابعہ کو تگنی کا ناچ نچا سکتی ہیں تو پھر لیزا تو اس کے آگے کچھ نہیں ہے وہ تو چیونٹی جتنی ہے مسل کر رکھ دوں میں اسے خود ہی پکڑ کر۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے بھڑکانے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے ان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔لبوں پہ خود بخود ایک شاطرانہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کیا سوچ رہی ہیں۔"

اس نے انہیں ٹہوکا مارتے ہنستے ہوئے مخاطب کیا۔

"کچھ خاص نہیں بس شایان اور زوبیہ آ رہے ہیں کچھ وقت کیلیے یہاں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ان کی بات پہ کچھ لمحے تک تو اس نے بغور ان کی جانب دیکھا مگر چند ساعتوں بعد ہی شعور کی منزل طے کرتی وہ قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی اور اب کی بار اس کے قہقہے میں ان کا قہقہہ بھی ساتھ تھا۔

"بہت فاسٹ سروس ہے ویسے آپ کی ماما ویسے کب تک آ رہے ہیں وہ۔"

وہ کونسا باہر کے ملک رہتے ہیں۔کچھ وقت میں ہی پہنچ جائیں گے۔شاید اب تک کو نکل بھی چکے ہو۔اس نے یہی بتانے کو فون کیا تھا۔"

اس کی بات پہ وہ آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

"لیز ابی بی آپ کا اچھا وقت بہت جلد اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے لہجے میں ایک آگ سی تھی جو کسی کو بھی بھسم کرنے کی ہمت رکھتی تھی معاً باہر سے آنے والی غیر معمولی آوازوں پہ وہ دونوں تیزی سے باہر کی جانب بڑھی مگر سامنے کھڑی نشاط کو رابعہ کے گلے لگا دیکھ ان کا موڈ تیزی سے بگڑا تھا۔ان دونوں نے رعونت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیسی ہیں چچی جان۔"

نشاط ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی۔

"پہلے بہت اچھی تھی مگر تمہیں دیکھ کر اب نہیں رہی۔"

انہوں نے بھی صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

"آپ نا پہلے اچھی تھی نا اب اچھی ہے اور نا ہی قبر میں جانے کے بعد ہو نگی یہ بات تو مجھ سے سٹیمپ پیپر پہ لکھوالیں آپ۔بہت اچھے سے جانتی ہوں آپ کو میں۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے ناگواری سے بولی اور ایک کاٹ دار نگاہ عمارہ پہ ڈالتے بغیر اس کی جانب دیکھے دوبارہ رابعہ کی جانب بڑھ گئی۔

"لیزا کہاں ہے ماما۔"

اس نے پورے ہال میں طائرانہ نگاہ دوڑائی اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"وہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تمہاری بہن کو لڑکے پھنسانے سے فرصت ملے تو۔"

اس سے پہلے کہ رابعہ کچھ بولتی عمارہ کی زبان نے زہر اگلنا شروع کیا ہی تھا کہ اگلے ہی لمحے اپنے چہرے پہ پڑنے والے زناٹے دار تھپڑ کی بدولت اس کی زبان وہی ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ رابعہ نے دہل کر نشاط کی جانب دیکھا جو غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ عمارہ کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ بھی وہی عمل دہراتی نشاط نے بے دردی سے اس کے ہاتھ کو پیچھے ہی جھٹک دیا۔

مجھے مجبور مت کرو وہ باتیں بولنے پہ جو میں بولنا نہیں چاہ رہی کیونکہ اگر میں نے وہ سب بول دیا نا تو"

"تم ضرور اس دار فانی سے کوچ کر جاؤ گی وہ بھی اپنے اس نام ونہاد باپ کے ہاتھوں۔ چلیں ماما۔

وہ نفرت میں ڈوبے لہجے میں بولتی رابعہ کا ہاتھ تھامتے زینوں کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس کے جاتے ہی عمارہ نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے غائب دماغی کی کیفیت میں اپنی ماں کی جانب دیکھا جو غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

کس نے کہا تھا کہ مغلظات بکو اپنے منہ سے۔ تمہیں یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ وہ خود پہ بات" برداشت کر جاتی ہے مگر اپنی ماں بہن پہ نہیں مگر پھر بھی نا جانے کیوں یہ سب کرتی ہو۔ کچھ کرنا ہے تو اس کی ہی ذات پہ کرو۔ اس کی ذات پہ ایسا ایسا کیچڑ اچھالو کہ یہ کمزور پڑ جائے۔ اس کے بابت ایسی

All Rights Reserved By Novels Lounge

ایسی باتیں بولو کہ اس کا دماغ ہی ساتھ چھوڑ جائے اور جس دن یہ مر گئی نا اس دن یہ ساری پراپرٹی

"ہتھیانا کامران کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو گا۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ عمارہ نے زہر خند نگاہوں سے ریلنگ کے

اس پار جاتی نشاط کو دیکھا جس کے چہرے پہ چھائی سرخی وہ ابھی بھی محسوس کر سکتی تھی۔

"کیا کرتی ہو نشاط آتے ساتھ ہی۔"

کیا ہو گیا ہے آپ کو ماما وہ آپ کی ہی اولاد کی خاطر یہ سب بول رہی تھی۔ لگانی آپ کو چاہیے تھی مگر

"آپ نے جب یہ "نہیں کیا تو میں نے ہی لگا دی۔

وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔

"چلیں آپ کمرے میں جائیں میں ذرا لیزا سے تو مل کر آؤ پھر میں نے واپس بھی جانا ہے۔"

وہ مسکرا کر بولتی لیزا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بھی اس نے

زحمت نہیں کی تھی مگر اندر قدم رکھتے ہی صوفے پہ آمنے سامنے بیٹھے دونوں وجود کو دیکھ اس نے

ستائشی انداز میں تالیاں بجائی تھی۔ ابان کو سختی سے اسے کچھ سمجھانے میں مصروف تھا چونک کر

سیدھا ہوا مگر سامنے کھڑی نشاط کو دیکھ مسکرا دیا۔

"تم کب آئی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

مجھ سے میری آمد کے متعلق مت پوچھو بس ایک بات کا جواب دے دو کہ اگر تم سے برداشت "
نہیں ہو رہا تو مجھے بتادو تا کہ میں رخصتی کی تیاری شروع کرو۔آئے روز اس کے کمرے میں پایا جانا

"اٹس ٹوٹلی رونگ ابان۔

وہ ناگواری سے بولی۔اس نے نہایت ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔رخصتی کی بات پہ ہی لیزا کی جان پہ بن آئی۔

"واٹ ہیپنڈ نشاط۔میرا اس سے نکاح ہوا ہے۔وہ میری منکوحہ ہے۔"

ابان نے سرد لہجے میں اسے جتایا۔

تمہارے نزدیک یہ رشتہ بہت گہرا ہے۔ہم بھی مانتے ہیں مگر رخصتی سے قبل کچھ احتیاط لازم ہے "
ابان۔یوں روز اس کے کمرے میں پائے جاؤگے تو لیزا کے کردار پہ باتیں ہونگی جو کم از کم مجھ سے
برداشت کرنا بے حد مشکل ہے۔اس لیے اگر رخصتی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے اگر نہیں ابھی تو پھر
"تمہیں اس سے تھوڑی دوری بنانی ہو گی۔

اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔ابان نے سنجیدگی سے لیزا کی جانب دیکھا جس کا چہرہ جھکا ہوا تھا۔

میں تو رخصتی کو بھی تیار ہوں مگر تمہاری بہن ابھی اس چیز پہ رضامند نہیں ہے اس لیے میں کوئی "
"سختی سے برتنا چاہ رہا۔شاید اس کے دل میں ابھی بھی مجھے لے کر بہت سے شک وشبہات ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔لیزا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔نشاط نے نرمی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"شک وشبہات نہیں ابان۔عمروں کا فرق۔اچانک نکاح۔ایک معمولی سے کزن سے شوہر کے رشتے پہ فائز ہونا۔یہ سب کیا تمہارے لیے آسان ہے۔ایک لڑکی کیلیے بلکل نہیں ہے۔اس کے ساتھ یہی سب ہوا ہے۔وہ ایک بہت بڑے ٹروما سے گزری ہے اور ہر چیز وقت مانگتی ہے۔اس کی عمر ابھی محض انیس ہے بیس کی ہونا ہے اس نے اگلے ماہ اور تمہاری عمر اٹھائیس۔یہ معمولی فرق نہیں ہے اور اس سے بھی زیادہ تم دونوں کے درمیان کچھ زیادہ خوشگوار معاملات نہیں تھے۔اگر اسے سمجھنے کی ضرورت ہے تو تمہیں بھی ہے۔"

نشاط گہرا سانس بھرتے متانت سے اسے ایک ایک بات باور کرانے والے انداز میں بولی۔لیزا نے نم نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے اس کے دل کی ایک ایک بات اس کے سامنے رکھ گئی تھی۔ابان نے اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر خاموشی سے وہاں سے چلے جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔اس کے جاتے ہی نشاط نے پریشان کھڑی لیزا کو نرمی سے اپنے سینے سے لگاتے اس کی پیشانی چومی تھی۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں پریشان ہو رہی ہو۔ ابھی تک اسے سمجھ نہیں پائی کیا۔ وقت دو اسے جب سمجھ جائے گا تو بلکل ٹھیک ہو جائے گا اور یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی لگتا ہے یونی سے آکر فریش نہیں ہوئی۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔ اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ میں ماما کے کمرے میں جا رہی ہوں۔ زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے میرے بچے کو۔"

وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولی تو وہ نم نگاہوں سمیت مسکرا دی تھی۔ نشاط نے اسے مسکراتے دیکھ تشکر بھرا سانس خارج کیا اور اس کا گال تھپتھپاتے کمرے سے باہر نکل گئی۔ اب اس کا رخ رابعہ کے کمرے کی جانب تھا۔

"مجھے لگا شاید کہ تم بس اپنی بہن سے ہی ملنے آئی ہو۔"

کمرے میں قدم رکھتے ہی ان کا ناراض لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا تو وہ کھل کر ہنس دی اور مسکراتے ہوئے ان کے گلے کا ہار بنی تھی۔

"میں تو یہاں بس سکون لینے آئی ہوں آپ کی گود میں بس۔"

وہ اٹھلا کر بولتی ان کا گال چوم گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"خیریت ہے میری بچی کے اندر کا بچہ کافی عرصے بعد جاگا ہے۔"

وہ ان کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔ نشاط نے نم نگاہوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔

"میرے اندر کے بچے نے بہت بار جاگنے کی کوشش کی ہے مگر میں نے ہمیشہ اسے زمہداریوں کے بوجھ میں تھپک تھپک کر سلا دیا تھا ماما۔"

وہ بھیگے مگر مسکراتے لہجے میں بولی۔ رابعہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ اس کے آنسو دیکھ رہ تڑپ کر رہ گئی تھی۔

"نشاط کیوں رو رہا ہے میرا بیٹا سب ٹھیک ہے نا۔ وہاں عالم تمہارے سسر اور وہ عالم کے بھائی۔"

"سب ٹھیک ہے ماما سب بہت اچھے ہیں مگر نشاط نہیں اچھی وہ بہت بری ہے۔ بہت زیادہ بری۔ ماما میں اچھی بنتی بھی ہوں نا تو یہ امیری مجھے برا بنا دیتی ہے۔ مجھے ایسی امیری نہیں چاہیے ماما۔ میں اس چھوٹے سے ڈربے میں بھی خوش رہ سکتی تھی مگر یہ نام ونہاد محل نما گھر وہ بڑا آفس وہ ہمیشہ میری اچھائی کو مار دیتا ہے ماما۔ ہم اسی حال میں خوش تھے نا ماما۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ بولی تو وہ بے ساختہ نگاہیں چرا گئی۔نشاط نے دھیمی مسکراہٹ سمیت ان کی جانب دیکھا اور گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے سنوارا تھا۔رابعہ کی نگاہیں اس کے بالوں پہ جم کر رہ گئی۔

بالوں کا کیا حال کیا ہوا ہے نشاط۔مجھے امید نہیں تھی کہ شادی کے بعد تم خود کو لے کر اس قدر "لاپرواہ ہو جاؤ گی۔"

رابعہ کی بات پہ اس کا اپنے بالوں میں حرکت کرتا ہاتھ وہی تھما تھا۔اس نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا اور بمشکل مسکراتے ان کے نزدیک آئی تھی۔

اس لیے تو یہاں آئی ہوں تا کہ میرے بالوں کی اچھی سی مالش کر دیں آپ آئی سوئیر ماما سر میں "بہت درد رہنے لگا ہے۔"

وہ جو صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی نشاط ان کے قدموں پہ زمین پہ بیٹھتے ان کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔رابعہ نے اس کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اس کے ہاتھ سے تیل کی شیشی تھامی اور اس کے بالوں کو ہاتھوں سے ہی سہلانے لگی مگر یکے بعد دیگرے ہاتھوں میں اترتے بالوں کو دیکھ ان کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔ان تینوں میں سب سے زیادہ گھنے اور لمبے بال تو صرف نشاط کے ہی تھے یہاں تک کہ کالج یونی میں اس نے اس بدولت اتنی تعریفیں وصولی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط یہ تمہارے بال اس قدر جھڑ کیوں رہے ہیں۔ کوئی پریشانی ہے کیا تمہیں۔"

وہ اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے ہوئے پریشان کن لہجے میں بولی۔ اس نے خالی خالی نگاہوں سے انہیں دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔ دل بے ایمان ہوا تھا کہ عالم کی ایک ایک شکایت ان کی سماعتوں سے گزار دے مگر جب کڑوا گھونٹ خود اپنی مرضی سے بھرا تھا تو نگلنا بھی خود ہی تھا۔

نہیں ماما بتایا تو ہے بس سر میں درد رہتا ہے۔ ڈاکٹر سے ٹریٹمنٹ لیا تھا اب آج رپورٹس آگئی ہے "

"رات میں جاؤں گی۔

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔ رابعہ نے تفکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا میری جان۔ مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا اور ڈاکٹر کی کیا ضرورت پڑ گئی تمہیں۔ اگر وہاں کچھ "

"غلط ہے تو مجھے بتاؤ یہ سب تمہاری مرضی سے ہو رہا تھا تبھی میں خاموش تھی۔

وہ اس کی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو سنوارتے ممتا بھرے لہجے میں بولی۔ اس نے نرمی سے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر انہیں چوما تھا۔

ماما زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا اندرونی بخار ہو گا۔ اس سے زیادہ مجھے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ پریشان مت ہو "

پلیز اور وہاں کی پریشانی آپ چھوڑ دیں وہاں مجھے کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ بابا بہت اچھے ہیں آریز سمیر

"یقین کریں کبھی کبھی مجھے ڈفینڈ کرتے مجھ سے بڑے لگتے ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے ہنس کر بولی اور دوبارہ ان کی گود میں سر دھڑ دیا۔اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔رابعہ نے نرمی سے اس کے سر کو سہلانا شروع کر دیا۔

"ماما میں بہت تھک گئی ہوں سب سے الجھتے الجھتے اب صرف سکون چاہتی ہوں اور سکون تو صرف اللہ کے پاس میسر ہے نا۔"

اس کے ویران لہجے پہ رابعہ کا اس کے بالوں میں حرکت کرتا ہاتھ وہی ساکت رہ گیا۔انہوں نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا اور اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا تھا۔

"یہ کس قسم کی بکواس کر رہی ہو تم۔"

وہ سختی سے گویا ہوئی۔نشاط ان کے رد عمل پہ کھل کر ہنس دی تھی۔اتنی دیر میں لیزا بھی کمرے میں آگئی تھی۔

"مطلب اب میں مذاق بھی نہیں کر سکتی۔"

وہ ہنستے ہوئے نہایت سکون سے ان کی بات ٹال گئی تھی۔اس کے بعد تقریباً آدھا گھنٹہ مزید وہ ان کے پاس ٹھہرنے کے بعد وہاں سے ہسپتال کی جانب روانہ ہو گئی تھی۔اسے کسی بھی طرح رات ہونے سے پہلے گھر پہنچنا تھا۔تقریباً پندرہ منٹ کی توقف کے بعد اس کی گاڑی ہسپتال کے پارکنگ

All Rights Reserved By Novels Lounge

ایریا میں رکی تھی۔ وہ ڈیش بورڈ سے اپنا موبائل اور بیگ اٹھاتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ وہ ناک کی سیدھ میں چلتی ڈاکٹر شگفتہ کے کیبن کی جانب بڑھی تھی۔

"السلام و علیکم۔ کیسی ہو نشاط۔ طبیعت کیسی ہے اب۔"

وہ ان کے سلام کا جواب دیتے سامنے ہی کرسی پہ جگہ سنبھال گئی۔

طبیعت تو ویسی ہی ہے۔ کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ آپ نے کوئی بھی میڈیسن لینے سے منع کیا تھا ورنہ سر" "درد کی تو اب تک لے ہی چکی ہوتی۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے تھکی تھکی سی سانس خارج کر گئی۔ انہوں نے سنجیدگی سے اس کی جانب "دیکھا۔ وہ" شروع سے ہی اسے جانتی تھی کیونکہ ایک طرح کی وہ ان کی فیملی ڈاکٹر تھی۔

خیر آپ نے بولا تھا کہ رپورٹس آگئی ہیں۔ اگر کوئی ایشو نا ہو تو تو مجھے دے دیں اور جو بھی ایشو ہے آپ مجھے بتا دیں۔

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔

"وہ نشاط۔"

ان کی بات پہ نشاط نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کیا ہو گیا ہے سب ٹھیک ہے نا دیکھیں پہیلیاں مت بجھوائیے گا۔ کوئی ٹائیفائڈ مائیگرین ایسا کچھ ہے کیا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔ انہوں نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے اس سے بڑی بیماری مجھے ہو بھی کیا۔"

"نشاط تمہیں برین ٹیومر ہے۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ اسے ٹوک اٹھی تھی۔ نشاط نے ان کی بات پہ بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا۔ چہرہ الجھا الجھا سا تھا۔

"کیا ہے مجھے۔"

وہ سرسراتے لہجے میں بولی۔

"تمہیں برین ٹیومر ہے نشاط۔ دماغ کا کینسر ہے تمہیں۔"

ان کی بات پہ جیسے اس کے پورے وجود کو خون کسی نے نچوڑ لیا تھا۔ اس نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا۔ اسے ایسا لگا جیسے پورے ہسپتال کی عمارت اس کے سر پہ آ گری ہو۔

"مم۔ مجھے اتنی بڑی بیماری۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرائے بڑبڑائی تھی۔تکلیف کا احساس رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا مگر اتنی بڑی بات سننے کے بعد بھی آنکھیں بلکل خشک تھی۔

نشاط رلیکیس اپنے ذہن پہ اتنا زور مت ڈالو پہلے بھی نا جانے کن کن سوچوں کی بدولت تم نے اتنی" سی عمر پہ نا جانے کونسا ظلم کر لیا ہے مگر اگر ہم اسے ٹھیک کرنا چاہیں تو یہ مشکل نہیں ہے ابھی ارلی سٹیج پہ ہے یہ اس کی سرجری ہو سکتی ہے مگر اگر ذرا سی بھی مزید تاخیر ہو گئی تو کچھ بھی ہو سکتا "ہے۔سرجری تمہیں کروانی ہی ہو گی۔

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی مگر وہ بس غائب دماغی کی کیفیت میں وہی بیٹھی رہی۔اس کا ذہن اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھا۔وہ سب سکتے کی حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"میرے خیال میں تمہارے ہزبنڈ۔"

نہیں نہیں کسی کو نہیں۔کسی کو بھی نہیں بتانا کسی کو بھی نہیں۔جب ہر قسم کے حالات سے اکیلی" "لڑتی آئی ہوں تو پھر اس سے بھی تنہا ہی لڑوں گی کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔سانس لینے میں ابھی بھی دقت پیش آ رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط اس حالت میں تمہیں سہارہ ہی چاہیے میری جان اور شوہر کا سہارہ ایک ایسا سہارہ ہے کہ بیوی بس دکھ بھول جاتی ہے مجھے بات کرنے دو۔ تمہارا یوں تنہا ڈرائیو کر کے جانا بھی مناسب نہیں ہے۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی مگر وہ جواب میں اسے سختی سے ٹوک گئی تھی۔

"نہیں سب ٹھیک ہے آپ پریشان مت ہو۔ بس کسی کو بھی مت بتایئے گا آپ کو میری قسم پلیز ڈاکٹر۔"

وہ کپکپاتے لہجے میں بولی اور وہاں سے اپنی رپورٹس اٹھاتے کانپتی ٹانگوں سمیت کیبن سے باہر نکل گئی۔

"کینسر میں بچنے کے چانسز بہت کم ہوتے ہیں۔"

ڈاکٹر کی بات اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے اور گاڑی کا دروازہ کھولتے اندر بیٹھی تھی۔

"شوہر کا سہارہ بہت ضروری ہوتا ہے نشاط۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ان کی بات پہ اس نے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے بے دھیانی کی کیفیت میں گاڑی گھر کی جانب دوڑائی تھی۔ایک لمحے کیلیے دل کیا ملک ہاؤس چلی جائے مگر وہاں بھی تو صرف پریشانیوں کا ہی بسیرا تھا۔وہ کہاں جا کر اپنے دماغ کو پر سکون کرتی۔

انہی سب سوچوں میں گم اس کی گاڑی ایک جھٹکے سے گھر کے دروازے کے باہر رکی تھی۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں گاڑی سے باہر نکلی اور سیدھا اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"بھابھی آپ نے کہا تھا جلدی آجائیں گی اتنی لیٹ کیوں کر دی آپ نے۔"

آریز کی آواز پہ اس نے چونک کر خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سامنے دیوار پہ نگاہیں جمالی۔

"بھابھی۔"

اس نے ذور سے اس کا بازو ہلایا تو وہ سرعت سے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آریز میں تم سب کل بات کروں ابھی مجھے نیند آرہی ہے پلیز۔"

وہ نرمی سے بولتی بغیر کسی کی بھی جانب دیکھے کمرے میں گھس گئی۔دل کی حالت نہایت غیر ہو رہی تھی۔

"کہاں سے آرہی ہیں آپ۔وقت دیکھا ہے آپ نے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

عالم کی آواز پہ اس نے غائب دماغی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔اس کا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھ کسی انہونی کا احساس عالم کے وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

"کیا سچ میں ایک شوہر کا سہارہ پاتے ہی بیوی اپنے تمام دکھ درد بھول جاتی ہے۔"

اس کے اچانک سوال پہ کئی ثانیے وہ بس اسے دیکھتا ہی رہا۔اسے توقع نہیں تھی کہ وہ اس قسم کا سوال پوچھے گی۔

"یہ کیسا سوال ہے۔"

"سوال سوال ہوتا ہے پلیز مجھے بتائیں کہ ایسا ہوتا ہے کیا۔"

وہ اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں میں بھینچتے آس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔عالم نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب بات سے وہ کیا انکار کرتا تبھی خاموشی سے حامی بھر گیا تھا۔

"مجھے بھی آپکا سہارہ چاہیے۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔عالم کا دل اس کی حالت دیکھ نا جانے کیوں دھک سے رہ گیا۔اس نے نرمی سے اس کے دونوں بازوؤں کو تھاما تھا۔

"کیا ہو گیا ہے نشاط سب ٹھیک ہے نا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ خود کو پوچھنے سے باز نار کھ پایا۔نشاط نے اس کی بات پہ چند ساعتیں اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے وہ خود پہ بندھے تمام اختیارات کھوتے اس کے سینے پہ سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔عالم نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور بمشکل خود میں ہمت مجتمع کرتے پہلو میں گرے ہاتھوں کو اٹھاتے اس کے گرد لپیٹ لیا۔

"نشاط۔"

عالم نے دھیمے سے اسے پکارا مگر وہ نا جانے کتنے عرصے کا غبار تھا جو اس کے سینے پہ رکھ رکھتے باہر نکال رہی تھی۔

میں نے کسی کے ساتھ کبھی برا نہیں کیا سب کے ساتھ اچھا کرنے کی کوشش کی ہے مگر پھر بھی"

"میرے ساتھ ہی کیوں ہمیشہ برا ہوتا ہے۔

اس کے شکوہ کناں لہجے پہ عالم نے سختی سے لبوں کو بھینچ لیا۔اب وہ جانتا بھی تو نہیں تھا کہ ہوا کیا ہے نا ہی وہ بتا رہی تھی۔

"نشاط ہوا کیا ہے کچھ بتائیں گی آپ مجھے۔کیا کسی نے کچھ کہا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا۔اس کا وجود مسلسل ہچکیوں سے رونے کی بدولت ہچکولے کھا رہا تھا۔اس نے کبھی بھی اسے یوں کمزور پڑتے نہیں دیکھا تھا تو آج پھر ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ بس کمزور ہی نہیں پڑی تھی بلکہ بکھر گئی تھی۔

"میں بہت تھک گئی ہوں۔بہت زیادہ کمزور پڑ گئی ہوں۔"

وہ کسی روٹھے بچے کی مانند روتے ہوئے بولی۔عالم نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا اور مزید کچھ بھی پوچھے بغیر نرمی سے اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑتے اسے ایک بار پھر خود میں سمیٹ لیا تھا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے میں اس کمزور نشاط کو سمیٹ کر ایک بار پھر مضبوط کر دوں گا۔"

وہ اس کی سرخ متورم آنکھوں کو ہولے سے چھوتے نرم لہجے میں بولا۔وہ تو ویسے بھی کسی ایسے رشتے کو ترسی ہوئی تھی عالم کا سہارہ پاتے ہی وہ اس کے سینے سے لگتے ایک بار پھر سے بکھر گئی تھی۔یہ بات تو وہ فراموش ہی کر بیٹھا تھا کہ اس نے واپسی پہ آتے ہوئے ڈاکٹر سے ہو کر آنا تھا۔ابھی فقط اس کیلیے ضروری نشاط کی ذات تھی۔وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ ایسا بھی کیا ہوا ہے جو وہ جاتے ہوئے بلکل ٹھیک تھی اور واپسی پہ اس کی حالت اس حد تک خراب ہو چکی تھی۔وہ پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اس کے بالوں کو نرمی سے سہلا رہا تھا یہاں تک کہ اس کی مدھم سانسیں اسے اپنے سینے

All Rights Reserved By Novels Lounge

پہ پڑتی محسوس ہوئی تھی۔اس نے کسی خیال کے تحت اس کی جانب دیکھا کہ شاید وہ سو چکی ہو مگر وہ اس کے سینے پہ سر دھڑے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ناجانے کن سوچوں میں غلطاں تھی۔

کاش میری اس لڑکی کی سوچوں تک رسائی ہوتی۔

وہ دل ہی دل میں سوچتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

****

کمرے میں آتی روشنی کی بدولت اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے اطراف کا جائزہ لیا اور بے دم سی ہوتی ایک بار پھر تکیے پہ سر پٹخ گئی۔عالم جو صوفے پہ بیٹھا سنجیدگی سے اسے ہی تکنے میں محو تھا۔اس کی اچانک آنکھیں کھولنے پہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔کل رات سے ہی وہ اس کی پریشانی میں ڈھنگ سے سو نہیں پایا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی اس قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہیں رکھتی تھی نا کبھی اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھا تھا اس پہ سونے پہ سہاگہ کل رات کو اس کا جو رویہ تھا وہ اسے اچھا خاصہ پریشان کر گیا تھا۔

"نشاط۔"

نشاط جو ایک بار پھر آنکھیں موند چکی تھی اپنے نزدیک سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔اس کے کلون کی مہک اپنے اطراف میں پھیلتے اسے اس بات کا تو اندازہ ہو چکا تھا

All Rights Reserved By Novels Lounge

کہ وہ رات بھر یہی آس پاس ہی تھا مگر اب اس سے نگاہیں ملانا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔ کل رات کو وہ بے اختیاری میں اسے بہت کچھ کہ گئی تھی مگر پھر بھی شکر تھا کہ وہ اصل بات نہیں اسے بتا پائی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں ہمت مجتمع کرتے ذرا سی نگاہیں اس کی جانب گھمائی تو اس کی زیرک نگاہیں اس کے چہرے کو ہی جانچ رہی تھی۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔"

وہ ہلکی پھلکی ہوتے ہاتھوں پہ زور ڈالتے بیک کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گئی اور بھنویں اچکاتے اس سے استفسار کیا۔

"کیا مطلب کیا ہوا ہے کیا آپ نہیں جانتی کہ کیا ہوا ہے۔:

عالم کا سرد لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا تو وہ ہولے سے مسکراتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"گ" گزری باتیں یاد نہیں رکھتی میں۔

وہ شانے اچکا کر بے نیازی سے بولتے مسکرا دی۔ عالم کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔ رات سے سوچ سوچ کر اس کی جان آدھی ہو گئی تھی اور یہ لڑکی کس قدر سکون سے اس کی بات ٹال رہی تھی۔

"نشاط کل رات کو کیا ہوا تھا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جتانے والے لہجے میں گویا ہوا۔ نشاط کے چہرے پہ پھیلی مسکان فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔ اس نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ خاص نہیں یاد نہیں ہے مجھے۔ کیا ہوا تھا۔"

وہ جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولی۔ مقصد اسے ٹالنا تھا۔

میں اس وقت مذاق کے موڈ میں بلکل نہیں ہوں نشاط۔ کل جو بھی کچھ ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا۔ کوئی" بات ہے تو آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں میں یقین دلا سکتا ہوں کہ وہ بات ہم دونوں کے درمیان ہی "رہے گی۔

اس نے اسے اپنے ساتھ کا احساس بخشنا چاہا۔ نشاط اس کی بات پہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

"میں آپ پہ یقین نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ دوٹوک لہجے پہ بولتی پیروں میں چپل اڑسنے لگی اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس سے قبل کہ وہ واشروم کی جانب بڑھتی عالم نے اس کی کلائی سختی سے اپنے شکنجے میں مقید کی تھی۔

"کیوں۔"

لہجہ سخت تھا یا اسے محسوس ہوا وہ سمجھ نا پائی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جو شخص میری چھوٹی سے چھوٹی بات پہ ابھی تک مجھے طعنہ دیتا آیا ہو اس پہ یقین کیسے کیا جاتا ہے"
عالم۔ ویسے بھی ہمارے راستے تو اب جدا ہی ہیں نا تو پھر اتنی ہمدردیاں یا محبتیں بٹورنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ جب میں یہاں سے جاؤں تو آپ کے دل میں میرے لیے ہمدردی بھی ہو۔ محبت تو ہو نہیں سکتی اور اس کے علاوہ میں کوئی جزبہ نہیں چاہتی۔ آپ تو ویسے بھی علیحدگی کے حق میں ہیں نا۔"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔ اس کی بات پہ کئی ثانیے ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

"اور اب اگر میں اپنی بات سے پھرنا چاہوں تو۔"

اس نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ نشاط نے ہولے سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا۔ اس کے انداز میں نرمی تو وہ کل رات سے محسوس کر چکی تھی مگر وہ نرمی فقط ہمدردی کے زیر اثر تھی یہ بات بھی اسے اچھے سے ازبر تھی۔

"تو اس بار میں اپنی بات سے نہیں پھروں گی عالم۔ علیحدگی تو ہمارے درمیان ہو کر رہے گی۔"

وہ سادگی سے بولتی ڈھیلے ڈھالے انداز میں فریش ہونے چل دی۔ عالم سن کھڑا اس کی پشت کو تکتا رہ گیا۔ کوئی بات تو ضرور تھی جو وہ اس سے چھپا رہی تھی مگر کیا یہ بات وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس نے

All Rights Reserved By Novels Lounge

پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتے واشروم کے بند دروازے کو ایک نظر دیکھا اور خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ واشروم کا دروازہ بند کرتے ہی اس نے دروازے سے سر ٹکراتے اپنے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرنا چاہا تھا۔

"میرا آپ کے ساتھ کوئی مستقبل نہیں ہے عالم۔ مم۔ میں آپ کو کسی فریب میں یا کسی بھی انتظار میں نہیں رکھ سکتی کیونکہ میری تو زندگی کا ہی کوئی بھروسہ نہیں ہے میں آپ کو اپنے ساتھ کا کیسے بخش دوں۔"

وہ نم لہجے میں بولتے آنکھیں موند گئی۔ آج رات کو ایک بار پھر اس نے ڈاکٹر کے پاس سرجری کے متعلق پوچھنے جانا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ فریش ہوتے جوں ہی باہر نکلی وہ کمرے میں نہیں تھا۔ باہر صحن میں پہنچتے ہی اس نے ذیشان کو سلام کرتے کچن میں جانا چاہا مگر وہ اسے وہی ٹوک گئے تھے۔

"یہاں بیٹھو میرا بچہ طبیعت نہیں ناٹھیک آپکی۔"

ان کی آواز میں ملائمت محسوس کرتے وہ اب کی بار مسکرا بھی نا سکی۔ اپنے باپ کے بعد اس نے اسی انسان کی تو شفقت کو تو دل سے محسوس کیا تھا۔

"آریز اور سمیر کہاں ہیں بابا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ توسکول کالج گئے ہیں صبح بھی آپکو اٹھانا چاہ رہے تھے مگر عالم نے انہیں ٹوک دیا تھا۔اب جب "لوٹیں گے اس وقت مل لینا۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے دوبارہ اخبار پڑھنے میں مصروف ہوگئے۔اس نے پورے صحن میں عالم کیلیے متلاشی نگاہیں گھمائی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ اسے کچن سے نکلتا دکھائی دیا۔گھر کے حلیے میں ہی ایپرن باندھے وہ ذیشان کے آگے ناشتہ رکھ رہا تھا۔اسے اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا اور یہی بات دیکھ نشاط کا دل دھک سے رہ گیا۔اس کے چہرے پہ چھائی سرد مہری ژیشان کی بھی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

"عالم پتر اپنی بیگم پہ بھی نظر م کرم کر لینا ذرا۔"

انہوں نے باہر سے ہی اسے آواز لگائی۔نشاط نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں نہیں بابا میں خود ہی دیکھ لیتی ہوں۔"

وہ سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھتے انہیں ٹوکتے ہوئے بولی۔اسے بلکل بھی اچھا محسوس نہیں ہوا کہ وہ اب اسے بھی ناشتہ یوں پیش کرے گا۔کچن میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ عالم کی جانب اٹھی جو تیزی سے انڈہ پھینٹ رہا تھا۔

"کچن میں کیوں آئی ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بنا دیکھے ہی اس کی آہٹ محسوس کر چکا تھا یا نا جانے کیسے مگر نشاط کا دل اس کی حرکت پہ دھک سے رہ گیا۔

"وہ ناشتہ بنانے اپنے لیے۔"

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولی۔

"کیوں یہاں کھڑا میں نظر نہیں آ رہا یا پھر جان بوجھ کر ان دیکھا کر رہی ہیں۔"

اس کے تیز لہجے پہ وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔اس نے ابھی بھی مڑ کر اسے دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔اگر اسے پتہ ہوتا کہ اس کے رونے کو وہ اس قدر سنجیدہ لے لے گا تو کبھی اس کے سینے سے لگتے آنسو نا بہاتی۔اب اپنی بے اختیاری پہ اسے مزید رونا آ رہا تھا۔ویسے بھی آج کل اس کی آنکھیں نا جانے کیوں برسنے کو تیار رہتی تھی۔

"تو کیا آپ میرے لیے ناشتہ بنائیں گے۔"

نہیں کہتی ہیں تو باہر سے آٹھ دس بندوں کو بلا لیتا ہوں وہ "اشتہ بنا دیں گے۔وقت نہیں ہے"

"میرے پاس جواب دو مجھے۔

اس کی بات پہ خفت کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"جو مرضی بنا دیں میں کھالوں گی۔"

وہ مریل لہجے میں بولتی اس سے پہلے وہاں سے باہر کی جانب بڑھتی عالم کی آواز پہ اس کے قدم زمین میں ہی جم گئے۔

"یہی بیٹھ جاؤ۔"

اس کی بات پہ وہ خاموشی سے وہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور میز پہ آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنے لگی۔اس نے انڈہ توڑتے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی اور گہرا سانس بھرتے پھیر لی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس نے اس کے سامنے میز پہ آملیٹ اور سلائس رکھے تھے۔خود اس نے بس ایک چائے کا کپ ہی لیا تھا۔نشاط نے سینڈوچ بناتے ابھی ایک بائٹ ہی لی تھی کہ اس کی خود پہ گڑی نگاہیں محسوس کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔وہ خود چھوٹی چھوٹی چسکیاں بھر رہا تھا ساتھ ساتھ گہری نگاہوں سے اسے بھی تکنے میں محو تھا۔

مت گھوریں ایسے کھانے دیں اب ناشتہ بنا دیا ہے تو یقین رکھیں اپنی گنجائش سے زیادہ بلکل نہیں "کھاؤں گی۔"

وہ اس کی نگاہوں سے گھبراتے تنک کر بولی تو وہ تاسف ست نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔چائے کا کپ دھوتے اس نے تیزی سے شیلف صاف کی اور اسے وہی چھوڑتے کمرے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اسے ابھی آفس جانا تھا۔دس منٹ بعد وہ نک سک سا تیار خوشبو میں نہایا جوں ہی کچن میں داخل ہوا

All Rights Reserved By Novels Lounge

پورے کچن میں اس کے کلون کی مہک پھیل گئی تھی۔اس نے پلیٹ دھوتے چونک کر اس کی چوڑی پشت کو تکا جو اب فریج سے پانی کی بوتل نکال رہا تھا۔ہمیشہ کی طرح وہ بھورے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔اس نے کبھی بھی اسے پینٹ شرٹ پہنے نہیں دیکھا تھا۔وہ مسکراتی نگاہوں سے اس کی پشت کو تک رہی تھی جس کا وجود کسی چٹان کی مانند تھا۔کسی کے نگاہوں کے ارتکاز نے اسے چونکنے پہ مجبور کیا تھا۔اس نے چونک کر نشاط کی جانب دیکھا جو دھیمے سے مسکراتے یک ٹک بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ مضبوط قدم اٹھاتے اس تک پہنچا تھا۔

"جب مجھے دیکھتی پورے حق سے ہیں آپ تو پھر مجھے بھی یہ حق حاصل ہے کہ میں آپ کے متعلق چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی آگاہ ہوں۔"

وہ ہولے سے جھک کر اس کے کان میں مدھم سی سرگوشی کرتے اس کے کان کی لو کو چھو گیا۔نشاط اس کی اس قدر نزدیکی پہ سٹپٹاتے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی اور گہرا سانس بھرتے اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔

"میرے خیال میں مجھے آفس کیلیے نکلنا چاہیے۔"

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔

"مجھے بھی وہی جانا ہے ساتھ ہی چلتے ہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی نشاط اپنے موبائل پہ آنے والی کال کی سمت متوجہ ہوئی تھی جہاں ڈاکٹر کا نمبر جگمگا رہا تھا۔اس نے چونک کر عالم کی جانب دیکھا اور تیزی سے موبائل اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

نشاط جو رات کو آپ کی میرے ساتھ اپاؤنمنٹ تھی اگر ہو سکے تو ابھی تم مجھ سے مل لو کیونکہ شاید"
"رات میں میں اویلیبل نا ہوں۔

ان کی بات پہ نشاط نے اوکے کہتے سرعت سے کال کاٹ دی۔

چلیں۔

اپنے عقب سے آنے والی سنجیدہ آواز پہ اس نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔اب بھلا وہ اس کے ساتھ کیسے جاتی کیونکہ اسے تو ڈاکٹر پہ جانا تھا۔

"وہ عالم مم۔مجھے ذرا مما سے کوئی کام ہے اگر آپ آج خود ہی چلیں جائے تو۔"

وہ انگلیاں مسلتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"نو پرابلم میں بھی ملک ہاؤس چلتا ہوں آپ آنٹی سے مل لیجیے گا پھر ہم آفس چلیں گے۔"

اس کی بات پہ اس کے چہرے پہ اضطراب پھیلا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں نے بول دیا نا تو پھر زبردستی کیسی اور ویسے بھی میں وہاں کام نہیں کرتی وہ میرا ہی آفس ہے میں" تاخیر کر سکتی ہوں آپ وہاں ایز آور کر کام کرتے ہیں آپ کا وہاں وقت پہ پہنچنا لازم ہے سو پلیز

"ڈونٹ آر گیو ود می۔

وہ سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں بولی۔ اگلے ہی لمحے اسے عالم پہ چہرے پہ چھائی کر ختگی دیکھ اپنے الفاظ اور لہجے کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

"بہت اچھا طریقہ ہے مجھے میری اوقات یاد دلانے کا۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولتے ایک تیز نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کو وہاں سے جاتا دیکھ نشاط نے بے بسی سے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے اور گہرا سانس بھرتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کا رخ ہسپتال کی جانب تھا۔ ڈرائیو کرتے ہوئے بھی مسلسل اس کے ذہن میں عالم کی باتیں گردش کر رہی تھی۔ ہسپتال کے باہر گاڑی روکتے ہی وہ سیدھا اندر کی جانب بڑھی تھی۔ ڈاکٹر سے ملتے اس نے ان کے عین سامنے جگہ سنبھالی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے اب تمہاری نشاط۔"

ان کی بات پہ وہ مسکرا بھی نا سکی۔

"گھر میں کسی سے بات کی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہوں نے ایک فائل نکالتے مصروف سے انداز میں اس سے سوال کیا تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں ڈاکٹر وہ میں کسی کو پریشان۔"

اب ان سب باتوں کے سوچنے کا وقت نہیں ہے نشاط۔ وقت پہلے ہی بہت گزر چکا ہے ہم مزید تاخیر" افورڈ نہیں کر سکتے۔

"ہمیں جلد از جلد سرجری کا کچھ کرنا ہو گا۔

وہ سختی سے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ نشاط نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔

"ڈاکٹر اگر ہم ابھی سرجری کا مت سوچیں میرا مطلب دوائیوں پہ گزارا۔"

واٹ دوائیاں نشاط تم پاگل تو نہیں ہو ہم فلحال ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتے کوئی بھی دوائی کیساری ایکٹ" کر جائے ہم ابھی بس سرجری کر کے ان کلوٹس کو دماغ سے نکال سکتے ہیں۔ یہ ٹائیفائڈ یا ایسا ویسا کچھ نہیں ہے جس کیلیے دوائی لی تو سب ٹھیک اٹس آ کینسر کیس وائے ڈونٹ یو انڈرسٹینڈ۔ آئی ایم رئیلی "سوری ٹو بی روڈ مگر کینسر کے کیسز میں ناجانے کتنے لوگ جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔

وہ شدید اشتعال کے عالم میں بولی۔ نشاط نے بھیگی نگاہیں کھڑکی سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر پہ جما دی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ڈاکٹر میں ماما کو کیسے بتا سکتی ہوں وہ پہلے ہی بیمار۔"

مت بتاؤ ماما کو فلحال مگر شوہر۔میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے اپنے شوہر سے یہ ڈسکس کرو۔یقین کرو آدھا دل تمہارا یہی ہلکا ہو جائے گا میری جان۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔نشاط نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا اور خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کے حلق میں کانٹے سے چبھ رہے تھے۔ٹانگیں ساتھ دینے سے انکاری تھی مگر پھر بھی اسے ہمت کرنی تھی ہمیشہ کی طرح۔اس نے گاڑی کے نزدیک پہنچتے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا تھا۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہہ گیا۔اس نے سختی سے گالوں کو رگڑتے گاڑی میں جگہ سنبھالی تھی۔اب کی بار اس کا رخ آفس کی جانب تھا۔جانتی تھی ایک واحد جگہ وہی تھی جہاں جا کر وہ یہ سب باتیں اچھے سے بھلا سکتی تھی۔

****

"بوا ایک گلاس فریش جوس۔"

عمارہ جو کوچنگ جانے کی تیاری کر رہی تھی مصروف سے انداز میں بولی۔بوا اس کی بات پہ ہانپتے ہوئے کچن کی جانب بڑھی تھی۔کلثوم جو اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آج جانا ضروری ہے کیا تمہارا۔"

جی مام آج میری فرینڈز آ رہی ہیں وہاں تو وہاں ان سے ملاقات بھی ہو جائے گی ویسے آپ کیوں "پوچھ رہی ہیں سب ٹھیک ہے نا۔

وہ اپنے کھلے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔انہوں نے ایک نظر اس کے لباس کا جائزہ لیا تھا جو گھٹنوں کو چھوتا فراک پہنے ساتھ ہم رنگ ٹائٹس پہنے ہوئے تھی۔ایک نظر ادے دیکھ انہیں اچھا تو نہیں لگا مگر پھر بھی وہ خود کو کچھ کہنے سے باز رکھے ہوئے تھی۔

آج شایان اور زوبیہ آ رہے ہیں نا مجھے بھی مارکیٹ تک جانا تھا تو گھر میں کوئی تو موجود ہوتا مگر تم تو "ہو گی نہیں خیر ان کا اپنا ہی گھر ہے وہ کچھ دیر انتظار کر لیں گے کیونکہ کم از کم میں اپنی شاپنگ کا ارادہ ملتوی نہیں کر سکتی "

وہ شانے اچکاتے بے نیازی سے گویا ہوئی۔

"جب خود ملتوی نہیں کر سکتی تو مجھے کس خوشی میں بول رہی ہیں۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے تمسخرانہ لہجے میں بولی۔انہیں اس کا لہجہ کھٹکا ضرور مگر فالوقت وہ نظرانداز کر گئی۔اتنی دیر میں بوا نے جوس کا گلاس ان کی جانب بڑھایا تھا۔ایک گھونٹ بھرتے ہی اس نے اشتعال کے عالم میں جوس انہی کے اوپر پھینکا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ کس قسم کا جوس ہے نمک کا پورا ڈبہ اس میں الٹ دیا کے کیا۔"

"وہ بی بی جی جلد بازی میں پتہ نہیں چلا ہو گا میں ابھی دوسرا۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

وہ شدید غصے میں دھاڑی تھی۔ رابعہ جو زینے اتر رہی تھی اس کی حرکت پہ برداشت نا ہوا تو اسی کی جانب چلی آئی۔

یہ کیا طریقہ ہے عمارہ بات کرنے کا۔ وہ آپ سے اتنی بڑی ہے تھوڑا سا لحاظ کیا کریں اس گھر میں وہ" کام کر رہی ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم انہیں بے عزت کر دیں۔ کلثوم کم از کم تمہیں اسے "سمجھانا چاہیے بیٹیوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انہیں اگلے گھر جانا ہوتا ہے۔

وہ اسے سمجھاتے آخر میں ان سے مخاطب ہوئی۔ ان کی بات پہ کلثوم نے تلخی سے مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

اچھا اب بیٹیوں کی تربیت کے بارے میں تم مجھے بتاؤ گی رابعہ جو اپنی بیٹیوں کی تربیت ٹھیک سے نا" کر سکی۔ ایک تو ویسے ہی چوری چھپے نکاح کر کے نا جانے کونسے ڈربے میں رہ رہی ہے اور ایک گھر سے بھاگ گئی تھی۔ میری بیٹی نے تو بس ملازمہ کو ہی بولا ہے نا ویسے بھی وہ لاڈلی ہے بچپنے میں ہے

All Rights Reserved By Novels Lounge

ابھی اپنے اسی لیے زیادہ ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے اس کی اپنی بیٹی کا اچھا برا میں اچھے سے جانتی

"ہوں۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے تنفر بھرے لہجے میں بولی۔ عمارہ نے ان کی بات پہ ہولے سے ان کا گال چومتے

بالوں کو جھٹکا تھا۔ رابعہ کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔

"ماما میں جا رہی ہوں ڈرائیور کے ساتھ۔ آپ اپنا خیال رکھیے گا۔"

لیزا اپنے بیگ کی زپ بند کرتے مصروف سے انداز میں بولی تو رابعہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔

"ماما میں ابان بھائی کے ساتھ جاؤں گی۔ کمرے میں کچھ رہ گیا ہے میرا میں وہ لے آؤں۔"

عمارہ باور کرانے والے انداز میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ کلثوم بھی فون کان سے لگاتے باہر کی

جانب بڑھ گئی۔ لیزا نے ٹھٹھک کر رابعہ کی جانب دیکھا جن کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

"ماما کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی مگر وہ غصے میں اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

مت کہا کرو مجھے ماما نہیں ہوں میں تمہاری ماما۔ جب میری عزت داؤ پہ لگا رہی تھی اس وقت ماں کی"

تربیت یاد نہیں آئی تھی۔ ایک جگہ نشاط جس نے نا جانے کیوں کسی سے بھی شادی رچا لی اور ایک

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانب تم جس نے سرے سے ہی میری کوئی عزت نا رہنے دی۔ میری بیٹیوں نے ہی میرے منہ پہ کالک ملنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔"

وہ اذیت سے روتے ہوئے بولی۔ لیزا نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ درد رقم تھا۔

"ماما پلیز بس کر دیں معاف کر دیں اب تو مجھے۔"

وہ ان کے نزدیک بیٹھتے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی مگر انہوں نے جواباً غصے سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔ اس سے پہلے کہ لیزا کی کمر شیشے کے میز سے ٹکراتی ابان نے تیزی سے عقب سے ہی اسے تھاما تھا۔ لیزا نے ہانپتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سرد مہری رقم تھی۔

وہ خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آخر آپ چاہتی کیا ہیں تائی جان۔"

ابان کی سنجیدہ آواز پہ انہوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اس کے ہاتھ کو تھامے ان سے سراپا سوال تھا۔

"میں کیا چاہتی ہوں ابان۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ مجھ جیسی بے بس ماں پہ کیا گزرتی ہے جب جب کلثوم کی نگاہوں میں تمسخر محسوس کرتی ہوں وہ بات بات پہ مجھے کبھی نشاط تو کبھی لیزا کا طعنہ دیتی ہیں مگر میں کیسے برداشت کروں ابان یہ سب۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ روتے ہوئے بولی۔لیزا نے بھیگی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے شرمندگی سے چہرہ جھکالیا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھاتائی جان اور اب پھر سے کہہ رہا ہوں زمانہ کیا بولتا ہے کیا نہیں اس سب سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے مجھے اب مجھ سے منسلک رشتوں سے سروکار ہے اور لیزا کی ذات مجھ سے منسلک ہے اب وہ میری بیوی ہے اور کوئی میری بیوی سے اس طرح بات کرے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہے پھر چاہے وہ اس کی ماں یا بہن ہی کیوں نا ہو پھر میری ماں یا بہن ہی کیوں نا ہو۔"

وہ سرد لہجے میں انہیں ناجانے کیا جتانا چاہ رہا تھا۔

"اور ویسے بھی اب مجھے لگتا ہے کوئی قدم اٹھا ہی لینا چاہیے کیونکہ میں اپنی بیوی کو یوں آپ سب کے درمیان گھٹنے کیلیے نہیں چھوڑ سکتا کم از کم۔ علیحدہ اب مجھے ہونا ہی پڑے گا۔ چلو تم باہر۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولتے لیزا کی کلائی تھامتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔رابعہ نے تڑپ کر ان کی پشت کو تکا تھا۔لیزا نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ پختگی تھی۔

"طھائی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔"

اپنے عقب سے آنے والی عمارہ کی آواز پہ ابان کے بڑھتے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔اس کا دل اس کی جانب سے بھی بے حد اچاٹ تھا مگر فالوقت وہ اسے کچھ بھی بول کر معاملہ بگاڑ نہیں سکتا تھا تبھی اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔گاڑی میں لیزا کے پہنچنے سے قبل ہی عمارہ تیزی سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

اگلا دروازہ کھول کر جگہ سنبھال گئی۔ابان نے گہرا سانس بھرتے لیزا کی جانب دیکھا جو خاموشی سے پچھلے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"جب تک میں یہاں ہوں نا لیزا تم کبھی بھی میرے بھائی کے ساتھ نہیں بس پاؤ گی پھر چاہے مجھے نفرت کی سب سے اونچی سیڑھی پہ ہی کیوں نا چڑھنا پڑے۔"

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی۔ابان بھی اتنی دیر میں اپنی جگہ سنبھال چکا تھا۔لیزا نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے ونڈ سکرین کے پار بھاگتے دوڑتے مناظر دیکھنے لگی۔ابان نے ایک نگاہ فرنٹ مرر سے اس کے پس مژدہ چہرے پہ ڈالی تھی۔

"بھائی آپ پہلے لیزا کو چھوڑ دیں پھر مجھے چھوڑ دیجئیے گا۔وہ زیادہ نزدیک ہے۔"

عمارہ مسکراتے لہجے میں بولی۔ابان نے ایک تیز نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔کچھ دیر بعد ہی اس نے گاڑی عمارہ کے کوچنگ کے باہر روکی تھی۔اس نے نا سمجھی سے ابان کی جانب دیکھا۔دل میں غصے کے بھانبھڑ جل رہے تھے مگر پھر بھی وہ خاموش تھی۔

"بھائی یہ۔"

"میرے لیے یہ زیادہ نزدیک تھا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوا۔ عمارہ دل ہی دل میں جلتے بھنتے گاڑی سے نکل گئی۔ اس کے اندر جاتے ہی ابان نے گہرا سانس بھرتے اپنا رخ لیزا کی جانب موڑا۔

"اب ملکہ عالیہ خود آگے آئے گی یا آپ کی راہ میں پھول بچھانے پڑے گے۔"

وہ اس پہ طنز کرنے سے باز نا آیا۔ لیزا اس کی بات پہ خجل ہوتے خاموشی سے آگے آگئی۔ ابان نے اس کی بے خبری پہ الجھتے گاڑی ایک جھٹکے سے یونی کی جانب بڑھائی تھی۔

"میں تمہاری پڑھائی مکمل ہونے کے انتظار تک ہاتھ پہ ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا لیزا اس لیے میں آج رات ہی تمہیں اپنے کمرے میں رخصت کروا رہا ہوں۔ اگر شادی کے بعد کے تمہارے ذہن میں کوئی خدشات لاحق ہیں تو وہ دور کر دو۔"

وہ دو ٹوک لہجے میں گویا ہوا۔ لیزا کے چہرے پہ بے چینی کے تاثرات ابھرے تھے۔

"مگر میں شادی کے بعد پڑھ نہیں پاؤں گی۔"

اتنے عرصے میں پہلی بار اس کے لبوں سے کوئی الفاظ نکلے تھے۔ ابان نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ میرے کمرے میں رخصت ہونے کے بعد تمہیں میری موجودگی ڈسٹرب کرے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نا جانے کیا جاننا چاہ رہا تھا۔اس کی بات پہ لیزا کی سرخ و سفید رنگت میں سرخیاں سی گھل گئی۔

"پلیز۔"

"نو پلیز لیزا اینڈ ایم سوری کہ میں تمہاری بات ٹال رہا ہوں بٹ اب میں مزید نہیں رک سکتا اور ہاں تم مجھ پہ بھروسہ کر سکتی ہو۔"

وہ ایک جانب گاڑی روکتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے نرمی سے گویا ہوا۔لیزا نے ہولے سے پلکیں جھپکی تھی۔اگلے ہی لمحے اپنی پیشانی پہ اس کا لمس محسوس کر اس کی پلکیں لرز کر سرخ عارض پہ سجدہ ریز ہوئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ بے خودی کے عالم میں اس کے گال پہ جھکتے مزید کوئی پیش رفت کرتا نا جانے کیا سوچ کر وہ گہرا سانس بھرتے پیچھے ہٹا تھا۔لیزا نے گھبرا کر نظریں چرا گئی۔ابان نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامتے سٹئیرنگ پہ اپنے ہاتھ کے نیچے رکھا اور ایک جھٹکے سے گاڑی اس کی یونی کی جانب بڑھائی تھی۔لیزا نے نم نگاہوں سمیت ڈرائیونگ میں مصروف ابان کو دیکھا جو اس کی زندگی میں اس روشن ستارے کی مانند تھا جو اسے زندگی کی تاریکیوں سے نکالتے اجالوں میں لے آیا تھا۔وہ اس عنایت کیلیے اس ذات کا جتنا بھی شکر کرتی شاید وہ کم تھا۔وہ بھیگی نگاہوں سمیت یک ٹک اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔خود پہ نگاہوں کا ارتکار محسوس

All Rights Reserved By Novels Lounge

کرتے ابان نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کے دیکھتے ہی وہ خاموشی سے سر اس کے شانے سے ٹکا گئی تھی۔ابان اس کی بے ساختہ حرکت پہ ساکت رہ گیا۔

****

"لیزا بے بی وہ باہر بیگم صاحبہ کے مہمان آئے ہیں۔"

ملازمہ کی آواز پہ وہ جو پانی کا جگ لیے کمرے کی جانب جا رہی تھی چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مہمان کون سے مہمان آئے ہیں۔"

وہ الجھ کر بولی تو وہ نا سمجھی سے شانے اچکا گئی۔

"اچھا آپ چلیں میں دیکھتی ہوں۔"

وہ جگ وہی سلیب پہ رکھتے ڈوپٹہ سر پہ جماتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔چہرے پہ الجھن رقم تھی۔لاؤنج میں پہنچتے ساتھ ہی اس نے مدھم لہجے میں اسے سلام کیا تھا۔وہ جو کوئی بھی تھا اس کی پشت دوسری جانب تھی اور وہ موبائل کان سے لگائے کھڑا تھا۔نسوانی آواز پہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا مگر رخ موڑتے ہی وہ اپنی جگہ پہ جم کر رہ گیا۔اس کا چہرہ دیکھ ایک لمحے کیلیے تو وہ مبہوت رہ گیا۔موبائل پہ بات کرنا تو وہ سرے سے ہی بھول گیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بیٹھیں آپ کھڑے کیوں ہیں۔"

اس نے کرٹسی نبھانی چاہی۔شایان نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔وہ یہاں کافی عرصے بعد آیا تھا تبھی اسے پہچان نا پایا۔لیزا کو تنہا کمرے میں اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے خوف تو لاحق ہو رہا تھا مگر پھر بھی وہ بد اخلاقی کم از کم کلثوم کے مہمان کے ساتھ نہیں کر سکتی تھی۔اس کی نگاہوں میں کچھ ایسا تو محسوس ہوا اسے جو اسے گھبرانے پہ مجبور کر گیا۔

"آپ کون۔"

شایان نے الجھ کر نا سمجھی سے اسے مخاطب کیا۔

"میں لیزا مل۔لیزا ابان ملک۔"

نا جانے کیسے اس کے لبوں سے یہ لفظ بہت مان سے ادا ہوئے تھے۔اس کے تعارف پہ شایان کے چہرے پہ ایک عجیب سا تاثر ابھرا۔وہ سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔

"اوہ مسز ابان ملک۔"

اس کا لہجہ پھیکا پڑ گیا۔اس کا جوش پوری طرح ماند پڑ گیا تھا اور یہ چیز لیزا نے صاف محسوس کی تھی۔

مطلب آپ اس وقت گھر پہ اکیلی ہیں۔

"کیا مطلب۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزااس کی بات پہ ٹھٹھک گئی۔دل کی دھڑکن سست پڑی تھی۔قدموں پہ کھڑاہونااس کیلیے محال ہوا تھا۔

"ارے شایان تم یہاں۔"

اسی دوران اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت چونک کراس کی جانب دیکھا۔لیزاکا چہرہ اس کی آواز سن کرہی چمک اٹھاتھا۔دل میں جو بھی خوف کنڈلی مارے ہوئے تھاوہ فوراًسے پہلے اتر گیا۔وہ تیزی سے وہاں سے باہر نکلی تھی۔ویسے بھی اس کے آنے کے بعداب وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ابان اس سے سلام دعا کرتے وہی صوفے پہ ٹک گیا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد کلثوم اور عمارہ بھی واپس لوٹ آئی تھی۔وہ دونوں بہت خوشدلی سے اس سے ملی تھی۔

"تم اتنی جلدی گھر لوٹ آئے۔"

کلثوم کواس کا جلدی گھر آنا بہت کھٹکا تھا تبھی الجھ کر بولی۔وہ ان کی بات کو فالوقت ٹال گیا تھاورنہ ارادہ تواس کار خصتی کی بات کرنے کا تھا۔شایان کی بدولت وہ بات کو وہی فل سٹاپ لگا گیا تھا۔عمارہ نے ایک نگاہ کمرے کی جانب جاتی لیزا کی جانب ڈالی اور ایک ادا سے شایان کی جانب دیکھا تو وہ اس کا اشارہ سمجھتے کھل کر ہنس دیا۔

"کیاہواتم ہنسے کیوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ابان نے سرد لہجے میں سوال کیا۔

"کچھ خاص نہیں بس عادت ہے یوں ہنستے مسکرانے کی۔ کبھی کبھی کوئی وجہ بھی مل جاتی ہے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔ نگاہیں اس کی عمارہ کے وجود میں گڑی ہوئی تھی۔ ابان اس کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ عمارہ کی نگاہیں ابان کے ساتھ کھڑی مسکراتی لیزا پہ جم کر رہ گئی۔ نفرت کا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔ لیزا زینے چڑھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی۔

"دیکھ لیا نا سیمپل اب بس اس کا پتا صاف کروا دو اس گھر سے اور میرے بھائی کی زندگی سے۔"

عمارہ ایک ادا سے بولی۔ کلثوم نے اس کی بات کی حامی بھری تھی۔

"دیکھ بھی لیا اور پرکھ بھی لیا اب جو میں کروں گا نا وہ دنیا دیکھے گی۔"

وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔ نگاہیں عمارہ کے وجود پہ ٹکی ہوئی تھی مگر وہ اس سب سے بے نیاز لیزا اسے نفرت کے پیمانے باندھ رہی تھی۔

"تم جو کرو سو کروا بھی تو سب سے پہلے میں جو کروں گی اس کے ساتھ وہ دنیا دیکھے گی۔ صبح بھائی نے مجھے مظر انداز کر کے اس کو اہمیت دی جو مجھے کسی صورت برداشت نہیں ہے۔ میں اس کی جان لے لوں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شدید اشتعال کے عالم میں غرائی تھی۔ کلثوم نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا تو اس نے صبح والا واقعہ ان کے گوش گزار دیا۔ وہ تنفر سے سر جھٹکتی شایان سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔ عمارہ ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کچن میں جا کر آئل کی شیشی اٹھاتے قدم زینوں کی جانب بڑھائے تھے۔ سب سے اوپری سیڑھی پہ پہنچتے اس نے ایک چور نگاہ راہداری میں گھمائی اور ذرا سا جھکتے بوتل میں موجود سارا آئل سیڑھیوں میں انڈیل دیا تھا۔

"تمہاری سانسیں چھین لوں گی میں لیزا ملک کیونکہ نفرت ہے مجھے تم دونوں بہنوں سے۔"

وہ ذہر خند لہجے میں بولی اور ایک شاطرانہ نگاہ سیڑھیوں میں دوڑاتے قدم لیزا کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہی اگلے ہی لمحے لیزا نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا مگر سامنے کھڑی عمارہ کو دیکھ اس نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کر لیا۔

"تمہیں بھائی نیچے اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔"

وہ شانے اچکا کر بولتی وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔ لیزا نے ناسمجھی سے اس کی پشت کو تکا۔

"ابان مجھے بلا رہے ہیں مگر اگر وہ مجھے بلا رہے ہوتے تو خود آ جاتے عمارہ کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ناسمجھی کی کیفیت میں بولی مگر پھر خود ہی شانے اچکاتے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔ ریلنگ سے نیچے جھانکتے ہی اسے ابان لاؤنج میں کسی سے فون پہ مصروف دکھائی دیا تھا۔ تیز قدموں سے چلتے اس نے جوں ہی پہلی کے بعد دوسری سیڑھی پہ قدم رکھا اگلے ہی لمحے بری طرح پاؤں پھسلنے کی بدولت اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ برآمد ہوئی تھی۔ اس کے بعد وہ بری طرح سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی۔ ابان جو لاؤنج میں کھڑا فون پہ مصروف تھا غیر معمولی شور پہ چونک کر اس جانب متوجہ ہوا مگر وہاں زمین پہ خون میں لت پت گری لیزا کو دیکھ اس کے وجود سے جیسے کسی نے جان نکال لی تھی۔ اس نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔ قدم جیسے ساتھ دینے سے انکاری تھے۔ وہ مسلسل تڑپ رہی تھی۔

"لیزا۔"

وہ گرتے پڑتے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب بھاگا اور کانپتے ہاتھوں سے اسے تھامتے سیدھا کیا تھا۔ اس دوران باقی سب بھی شور کی آواز سن وہاں اکٹھے ہو چکے تھے۔

"لیزا میری بچی۔"

رابعہ کا تو دل اس کی حالت دیکھ ہولا اٹھا۔ دوسری جانب کی سیڑھیوں سے عمارہ بھی نیچے اتر آئی تھی۔

"لیزا آنکھیں کھولو۔ شایان گاڑی نکالو یہ چابی پکڑو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے خون آلود ہاتھوں سے چابی اس کی جانب بڑھائی تو وہ تیز قدموں سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔ابان نے لرزتے دل سمیت اسے باہوں میں بھرا اور بھاگنے والے انداز میں باہر گیا تھا۔رابعہ بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھے۔اگلے ہی لمحے گاڑی ملک ہاؤس کی حدود پار کرتی چلی گئی۔

"لیزا آنکھیں بند نہیں کرنی میری جان۔آنکھیں کھولی رکھو مجھ سے باتیں کرو پلیز لیزا۔"

اس کے لہجے میں ایک تڑپ تھی ایک حسرت تھی۔لیزا نے دھندلی نگاہوں سے اس کا عکس دیکھا اور سختی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"مم۔مجھے درد۔"

وہ تکلیف کی شدت سے سر ادھر ادھر مارتے ہوئے بولی۔ابان نے سختی سے اسے سینے میں بھینچا تھا۔قریبی ہسپتال پہنچتے ہی وہ اندھادھند اندر کی جانب بھاگا تھا۔اسے ایمر جنسی روم میں لیجایا گیا تھا۔ابان نے پریشانی کے عالم میں بند ہوتے دروازے کو دیکھا اور روتی ہوئی رابعہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

میری بچی ابان۔وہ ضرور پریشان ہوگی میں صبح اسے بولی جو تھی وہ رو رہی ہوگی اس کا دھیان نہیں "رہا ہوگا میری وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔ابان نے ان کے بال سہلاتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

سر پہ لگنے کی بدولت ان کا بہت سارا خون بہ گیا ہے ایمر جنسی خون کی بوتل کا ارینج کرنا ہو گا جلد از جلد۔"

نرس افرا تفری میں بولتی واپس اندر چلی گئی۔ابان نے تشویش کے عالم میں رابعہ کی جانب دیکھا۔

"خون کا انتظام۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے سر سراتے لہجے میں بولا۔

"نشاط کا خون۔نشاط اور اس کا بلڈ گروپ ایک ہی ہے ابان۔"

رابعہ کچھ یاد آنے پہ بولی۔ابان نے بنا کوئی وقت ضائع کیے سرعت سے فون کان سے لگایا تھا اور ڈوبتے دل سمیت وہاں سے ایک جانب ہو گیا۔رابعہ روتے ہوئے لیزا کی سلامتی کیلیے دعا گو تھی۔ان کا چہرہ مسلسل رونے کی بدولت آنسوؤں سے تر تھا۔

****

"اب آپ کی طبعیت کیسی ہیں بھابھی۔"

آریز کی آواز پہ وہ جو نا جانے کن سوچوں میں غلطاں تھی چونک کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں تو بلکل ٹھیک مجھے کیا ہونا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔طبیعت عجیب سی ہونے کی بدولت وہ کچھ دیر بعد ہی واپس لوٹ آئی تھی۔واپسی بھی اس کی عالم کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔

"آپ کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا ہم نے پرسوں سے۔"

آریز کے شکوہ کناں لہجے پہ اسے پشیمانی ہوئی تھی۔اس نے نرمی سے اس کے بال سنوارتے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

میرا بھی بہت دل تھا مگر مجھ میں بلکل ہمت نہیں تھی آریز میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ایم"
"سو سوری۔

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولی۔

"تو کوئی بات نہیں آپ ابھی بنا دیں۔"

وہ چہک کر بولا۔نشاط نے اس کی بات پہ بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا تھا۔اٹھنے کی ہمت اس میں بلکل نہیں تھی مگر اب اسے انکار کیسے کرتی تبھی ہمت کرتے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

جب وہ بول رہی ہیں کہ طبیعت نہیں ٹھیک تو کیوں ضد کر رہے ہو آریز۔بچے ہو مگر اتنے بھی نہیں"
"کہ فضول کی ضدیں باندھ لو۔

عالم کے سرد لہجے پہ اس نے اداسی سے چہرہ جھکا لیا۔نشاط نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"عالم کیا ہو گیا ہے میں بات کر رہی ہوں نا۔"

"شٹ اپ نشاط۔ مجھے کوئی سخت الفاظ بولنے پہ مجبور مت کریں اور تم یہ پیسے جا کر سمیر کو دو تا کہ جو بھی کھانا ہو وہ جا کر لے آئے اور اب بلا وجہ تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولا۔ اس سے پہلے کہ نشاط کچھ بولتی اپنے فون پہ آنے والی کال کی سمت متوجہ ہوئی جہاں ابان کالنگ جگمگا رہا تھا۔ اس نے سرعت سے فون اٹھاتے کان سے لگایا مگر دوسری جانب سے جو بات اسے سننے کو ملی وہ اس کے حواس جھنجھنانے کو کافی تھی۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ عالم کی نگاہیں اسی کے چہرے پہ جمی تھی۔

"کیا ہوا نشاط۔"

"عالم۔ عالم وہ۔"

اس کی زبان اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

"کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا۔"

"وہ لیزا وہ سیڑھیوں سے گر گئی اس کا خون۔ وہ اس کی حالت بہت نازک ہے۔ مم۔ میری لیزا۔ مجھے جانا ہے۔"

وہ کپکپاتے لہجے میں بولی۔ عالم نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہم چلتے ہیں پریشان نا ہو۔ ہم ابھی چلتے ہیں۔"

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا اور سرعت سے اسے لیتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ نشاط کو اپنے قدم من من بھاری ہوتے محسوس ہوئے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کب گاڑی میں بیٹھی کب وہ ہسپتال پہنچی اس کا ذہن جیسے مفلوج ہو چکا تھا۔ ہسپتال پہنچتے ہی وہ رابعہ کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

کہاں ہے میری لیزا۔ مجھے اسے دیکھنا ہے۔ نا جانے کتنی تکلیف میں ہو گی وہ۔ مم۔ مجھے اس سے ملنا ہے پلیز۔"

وہ ابان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ ابان نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا تھا۔

"آپ نے خون کا انتظام نہیں کیا کیا۔"

جی جی۔ یہ آگئی ہیں ان کی بہن۔ نشاط تت۔ تم سب سے پہلے ایک خون کی بوتل دے دو تا کہ لیزا کی جان خطرے سے باہر آ سکے۔"

وہ اس کا ہاتھ دباتے ہوئے بولا۔

"ہاں مم۔ میں ابھی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

معاً کچھ بولتے بولتے وہ تھمی تھی۔اس کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔آنکھوں کی چمک ماند پڑی تھی۔دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا۔سب نے اس کے چہرے پہ چھائے خالی پن کو شدت سے محسوس کیا تھا۔

"کیا ہوا نشاط جاؤ نا یہ وقت سوچنے کا نہیں ہے۔"

ابان اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔اس نے ویران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"نشاط میری جان پلیز جاؤ کیوں رک گئی ہو۔ہمارے پاس وقت کی بہت کمی ہے۔"

رابعہ اس کا گال سہلاتے ہوئے بولی۔اس نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت ان کا پریشان حال چہرہ دیکھا۔

"مم۔میں لیزا کو خ۔خون نہیں دے سکتی۔"

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔ابان کی گرفت اس کے ہاتھ پہ اگلے ہی لمحے ڈھیلی پڑی۔اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔عالم کے چہرے پہ بھی بے یقینی پھیلی تھی۔

تم جانتی ہو کہ تم کیا بول رہی ہو۔تم اپنے حواسوں میں نہیں ہو۔وہ اندر زندگی اور موت کی جنگ"

"لڑ رہی ہے تم اس وقت تو کم از کم یہ مت کہو۔وہ بہن ہے تمہاری۔

ابان غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔نشاط نے چہرہ جھکاتے سختی سے لبوں کو بھینچا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط یہ کیا بول رہی ہو تم۔"

رابعہ ہونق زرہ سی بولی۔انہیں کم از کم نشاط سے اس قسم کی توقع قطعی نہیں تھی۔

"ماما میں اسے خون نہیں دے سکتی۔ابان تم کہی اور سے بندوبست کر لو پلیز۔"

وہ اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ابان اس کی بات پہ تمسخرانہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

کہی تم خود غرض تو نہیں ہو گئی نا نشاط۔کہی تم پیسوں کے پیچھے تو نہیں بھاگنے لگ گئی نا۔اکیلی جو "

آفس سنبھالتی ہو اسی لیے سوچا ہو گا کہ ان سب دولت گھر باڑ پہ تمہارا حق ہے اچھا موقع ہے لیزا کو

"کچھ ہو جائے گا تو تم ان سب چیزوں پہ اکیلے قابض ہو جاؤ گی۔

ابان کے الفاظ نشاط کے وجود پہ کسی کوڑے کی مانند لگ رہے تھے۔وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں

تھامتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"ماما م۔میں۔"

مت کہو مجھے ماما تم۔میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی نشاط ایسا کہ میری نشاط ایسی ہو سکتی ہے۔

ان کے لہجے میں دکھ ہلکورے کھا رہا تھا۔نشاط کی آنکھوں میں دنیا جہاں کی تھکن آسمائی تھی۔اس نے

ذرا سی نگاہیں دوڑاتے عالم کی جانب دیکھا تھا جو سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے۔لیزا جیسے ہی ٹھیک ہو گی میں تم جیسی لڑکی سے اس کا کوئی رشتہ نہیں رہنے "

"دوں گا۔تم انتہائی درجے کی مفاد پرست۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولا۔

اپنی زبان کو لگام دوا بان ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ان کے متعلق کچھ بھی بولنے سے قبل یہ "

"جان لو کہ تمہاری کزن ہونے پہلے اب میری بیوی ہے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔

عالم نے درشتگی سے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹی تھی۔نشاط نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

تو پھر اپنی بیوی کو لے کر تم یہاں سے جا سکتے ہو۔

وہ سر جھٹک کر بولتے فون کان سے لگاتے ایک جانب ہو گیا۔نشاط کے انکار نے اس کے وجود میں دھواں سا بھر دیا تھا۔نشاط نے تھکی تھکی سی سانس خارج کی اور ایک نگاہ کمرے کے اندر دوڑائی تھی جہاں وہ مشینوں میں جکڑی لیٹی ہوئی تھی۔

"مجھے معاف کر دینا میرا بچہ۔میں اس معاملے میں خود غرض تو خود غرض ہی سہی۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولتی مریل قدموں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔عالم نے ایک پریشان نگاہ ان سب پہ دوڑائی اور قدم نشاط کی تقلید میں بڑھائے تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط۔"

اس نے تیزی سے نشاط کی کلائی تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔نشاط نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔وہ دونوں پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

آپ نے خون دینے سے کیوں انکار کیا۔بچہ بچہ کہتی ہیں نا انہیں تو اپنے بچوں سے یوں لاپرواہ نہیں ہوا جاتا۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔

"مجھے گھر جانا ہے پلیز۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔اس سے پہلے کہ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی اس نے ایک بار پھر اس کا راستہ روکا تھا۔

انکار کیوں کیا نشاط میں جانتا ہوں کچھ نا کچھ ایسا تو ضرور ہے جو آپ چھپا رہی ہیں مجھے جاننا ہے وہ۔

وہ گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے نشاط وہ اپ کی چھوٹی بہن ہے۔ایک خون کی بوتل کی"
"بات ہے۔پلیز یقین کریں کچھ نہیں ہو گا چلیں میرے ساتھ۔

وہ اس کی کلائی تھامتے ہوئے بولا۔نشاط نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نہیں میں نہیں جاؤں گی۔"

"کیوں نہیں جائیں گی۔ چلیں اندر آج آپ کو یہ کرنا ہی ہو گا بہن ہے وہ آپکی۔ آپ اتنی لاپرواہ نہیں ہو سکتی۔"

وہ ناجانے اسے اکسا رہا تھا یا اگلوانا چاہ رہا تھا مگر اگلے ہی لمحے نشاط نے غصے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

"نہیں دے سکتی میں اسے خون۔ نہیں دے سکتی عالم۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے بولتی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔

"کیوں نہیں دے سکتی۔"

وہ بھی اس کے بازو گرفت میں لیتے جواباً تیز لہجے میں بولا۔ نشاط نے بھیگی نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی تھی۔

"کیونکہ مجھے کینسر ہے عالم۔ کینسر ہے مجھے۔ مم۔ میں اسے خون نہیں دے سکتی۔ میں خود غرض نہیں ہوں عالم۔"

وہ شکست خوردہ لہجے میں بولتی آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ عالم کا سارا وجود جیسے پتھر کا ہو گیا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا تھا۔ اس کی گرفت نشاط کے بازوؤں پہ یکلخت ڈھیلی پڑی

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھی۔ جسم سے جان نکلنا کسے کہتے ہیں اس کا اندازہ آج اس لمحے اس کے منہ سے یہ انکشاف سن بخوبی ہو گیا تھا۔

"میری زندگی کا مجھے خود بھروسہ نہیں ہے میں کیا کسی کی جان بچاؤں گی۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے اذیت سے بولی۔ عالم کی نگاہیں اس کے زردی مائل چہرے پہ جم کر رہ گئی تھی۔

****

"کیا کہا آپ نے۔"

وہ حیرت میں ڈوبے لہجے میں بڑبڑایا۔ نشاط نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر اس کے فق چہرے کی جانب۔ اگلے ہی لمحے اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ جلد بازی میں کیا بولنے کی کوتاہی کر چکی ہے۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے حلق تر کرتے عالم کی جانب دیکھا جس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔

"کک۔ کچھ نن۔ نہیں۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔"

وہ خود پہ قابو پاتے ہکلاتے لہجے میں بولی اور سرعت سے اپنے آنسو صاف کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عالم نے نفی میں سر ہلایا۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے مڑتے گاڑی کی جانب بڑھتی عالم

All Rights Reserved By Novels Lounge

نے سختی سے اس کی کلائی کو سخت گرفت میں مقید کیا اور اسے اپنے ساتھ لیتے قدم کونے کی جانب بڑھائے تھے۔اپنی گاڑی کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی اپنی گرفت سے آزاد کی تھی۔

"اب مجھے بتائیں کیا بول رہی تھی آپ۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔نشاط نے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبایا تھا۔

"میں کک۔کچھ نہیں عالم۔"

وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے روہانسے لہجے میں بولی۔عالم کے چہرے کے اعصاب تن گئے۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔مجھے جھوٹ نہیں سننا نشاط سچ بولیں کیا بول رہی تھی آپ کہ آپ"

"کو۔

اس کی زبان وہ لفظ بولتے بولتے لڑکھڑائی تھی۔نشاط نے اپنے سکڑتے لبوں پہ زبان پھیری اور نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کچھ نہیں بول رہی میں اور آپ کو میری فکر کرنے کی قطعی نہیں ہے مم۔ میں ٹھیک ہوں بلکل۔ آپ اپنی حد میں رہیں جو حد میں نے آپ کیلیے بنائی ہے بہتر ہے کہ آپ اسے تجاوز مت کریں مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔ عالم نے تمسخر سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا جو ب تن فن کرتی گاڑی کا اگلا دروازہ کھول کر بیٹھ چکی تھی۔ عالم نے بھی قدم اس کی تقلید میں بڑھائے اور اس کی گاڑی سٹارٹ کرنے سے قبل ہی انگیشن سے چابی اتار لی تھی۔ نشاط نے چونک کر اس کی جانب بھیگی آنکھیں اٹھائی تھی اور انہی بھیگی آنکھوں نے اسے مزید مضطرب کیا تھا۔

"پلیز عالم مجھے چابی دیں۔"

وہ خود پہ قابو پاتے دھیمے لہجے میں بولی۔

"پہلے مجھے میری بات کا جواب چاہیے۔ خود سے مفروضے لگانا کب چھوڑیں گی۔ کچھ دنوں سے طبیعت خراب تھی تو ہم ڈاکٹر کو چیک کروا لیتے مگر نہیں یہ خود سے ہی نتیجہ اخذ کر لینا کہ آپ کو ایسی ویسی بیماری ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔"

وہ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔ نشاط کے چہرے پہ بے بسی چھلکی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں نے خود سے نتیجہ اخذ نہیں کیا۔ مم۔ میں کیوں خود کو اتنی بڑی بیماری کی جانب دھکیلوں" گی۔ میں ڈاکٹر پہ گئی تھی وہاں ہر قسم کا ٹیسٹ ہوا اور اس کے بعد جو رپورٹس نے بتایا میں بس وہی "بتا رہی ہوں۔

وہ اذیت سے پر لہجے میں گویا ہوئی۔ عالم کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو اب کسی نادیدہ نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔ اس کے دل کی دھڑکن واضح سست پڑی تھی۔ اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پہ قابو پانے کی خاطر اس نے مٹھیاں بھینچ لی۔

"کس ڈاکٹر نے بتایا یہ ہو سکتا ہے غلط رپورٹس آ گئی ہو۔"

اس نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ اس کی بات سے تاریک سا سایہ لہرایا تھا۔

کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔ سب ویسے بھی تنگ ہیں نا میری وجہ سے آپ سمیت۔ کسی دن اسی" "بیماری کے ساتھ لڑتے لڑتے چلی جاؤں گی کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کوئی بھی نہیں۔

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولی۔

"فضول قسم کی بکواس سے گریز کیا کریں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے یہ نا کہہ سکا کہ اسے اس کی اس بات نے دہلا کر رکھ دیا ہے۔اگلے ہی لمحے نا جانے کیا سوچتے اس نے نہایت نرمی سے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھا تھا۔نشاط چند ساعتوں کیلیے اس کی حرکت پہ ساکت رہ گئی مگر اس کا سہارہ اور نرم گرم لمس پاتے ہی وہ یوں روئی کہ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی۔عالم نا جانے کس سوچ میں غرق ساتھ ساتھ اس کے سر کے بالوں کو بھی سہلا رہا تھا۔

"بس کچھ نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں۔آپ بہت مضبوط ہیں خود پہ قابو پائیں نشاط۔"

وہ اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے نرمی سے بولا۔اس کی بات پہ بمشکل اس نے سسکی روکی تھی۔

میں کمزور پڑ رہی ہوں بہت بری طرح۔یہ بیماری میری جان۔"

ہشش۔کچھ نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں۔سب ٹھیک ہو جائے گا اور میں آپ کو کمزور بھی نہیں پڑے

"دوں گا ذرا سا بھی نہیں۔اب ہمیں مل کر اس بیماری کا سامنا کرنا ہے نا۔

وہ ایک بار پھر اسے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ لب مس کرتے ہوئے بھاری لہجے میں بولا۔اس کا دل نہایت بھاری ہو رہا تھا۔ابھی بھی بے یقینی سی چھائی ہوئی تھی۔

وہ لیزا۔وہ اندر نا جانے کس حال میں ہو گی۔میں نے صرف اس کے بھلے کیلیے خون دینے سے انکار "کیا تھا میں کبھی کسی چیز کیلیے انکار نہیں کرتی میرے لیے وہ میرے بچوں جیسی ہے مگر ماما اور ابان یہ "بات کیسے فراموش کر گئے۔انہوں نے ایک جھٹکے میں میری محبت کو خود غرضی کا نام دے دیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔عالم نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

اندر وہ آدمی کھڑا تھانااندر اس کی ہی بیوی کی حالت نازک تھی اور جو عورت تھی ناوہ اس کی ماں" تھی۔فلحال انہوں نے بس ماں اور شوہر کا کردار نبھایا ہے۔میں اس کی جگہ ہوتا تو شاید میں بھی غصے میں اندھا ہوتے کچھ بھی غلط کہہ دیتا۔اسے فلحال اپنا کزن دوست بھائی مت سوچیں وہ بس لیزا کا شوہر ہے ابھی۔ہاں آنٹی کے رویے سے مجھے پریشانی ہوئی ہے مگر وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ہم اندر چلتے ہیں نا انہیں جا کر بتاتے ہیں۔سب ٹھیک ہو جائے گا نشاط۔اس بات کو چھپانا کسی بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔"

عالم اسے کسی بھی طرح قائل کرنا چاہتا تھا۔نشاط نے سرعت سے اس سے فاصلہ قائم کرتے نفی میں سر ہلایا اور اپنے گالوں کو رگڑنے لگی۔

ن۔نہیں مم۔میں نہیں بتاؤں گی کسی کو بھی۔اب ہمیں گھر چلنا چاہیے ویسے بھی۔چابی دیں آپ" مجھے۔"

وہ اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیرتے اس کی جانب ہتھیلی پھیلا گئی۔اب کی بار عالم نے بھی کوئی تگ و دو نہیں کی تھی بس خاموشی سے اس کی جانب چابی بڑھا دی تھی۔اگلے ہی لمحے اس نے انگیشن میں چابی گھماتے گاڑی گھر کی جانب بڑھائی تھی۔اس پورے راستے میں ان دونوں کے درمیان کسی قسم

All Rights Reserved By Novels Lounge

کی بات نہیں ہوئی تھی۔ایک بے نام سی خاموشی اس کے ذہن میں سوار تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسافت طے کرتے وہ دونوں گھر پہنچ چکے تھے۔لاؤنج میں پہنچتے ہی غیر معمولی خاموشی نے اس کا استقبال کیا تھا۔اس نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی۔اس نے تھکی تھکی سانس خارج کی تھی۔کمرے میں آتے ہی وہ اپنا بیگ بیڈ پہ پٹختے ڈھے جانے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھی اور موبائل میں سے لیزا کی تصویریں نکالتے خاموشی سے دیکھنے لگی تھی۔اس کی تصویریں دیکھتے اس کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گیا۔معاً کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل تھاما تھا۔نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اب اس کا موبائل ایک جانب رکھ رہا تھا۔وہ چند ساعتیں اسے یوں ہی تکتی رہی مگر پھر نا جانے کیا سوجھی جو اس کے شانے سے سر ٹکایا تھا۔عالم جو اپنی جگہ سے اٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا دوبارہ وہی ٹک گیا۔

"ان سب نے ایسے کیوں کیا میرے ساتھ۔"

اس کا لہجہ بھرایا ہوا تھا۔عالم نے اس کے شانے کے گرد بازو پھیلاتے نا جانے کیوں اسے اپنے ساتھ کا یقین بخشا تھا۔

"کیونکہ آپ کل کے رشتے یہی ہے نشاط۔یہ بات چاہے جتنی بھی کڑوی ہو مگر سچ یہی ہے کہ آج کل کے رشتوں کا کوئی مول نہیں ہے۔جب تک انسان مقابل کے ساتھ اچھا ہے میٹھا ہے سب اس کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

جی حضوری کرتے ہیں مگر جوں ہی اس نے کوئی ایسی بات کی جو مقابل کے اصولوں کے خلاف ہو وہ انسان دنیا کا سب سے برا انسان بن جائے گا یہی دنیا کا اصول ہے کہ ہم کسی میں ایک برائی دیکھتے اس کی تمام اچھائی کو لمحے میں فراموش کر جاتے ہیں۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا۔نشاط نے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی ہچکی دبائی تھی۔

"مگر میں نے جان بوجھ کر۔"

"تو وہ لوگ بھی تو اس بات سے انجان ہیں میری جان۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے جتانے والے لہجے میں بولا۔اس کے میری جان کہنے پہ نشاط ایک لمحے میں سٹپٹاتے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور اس سے فاصلہ قائم کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عالم سمجھ نا سکا کہ وہ کیوں اٹھی ہے مگر پھر بھی وہ دھیما سا مسکراتے الماری کی جانب بڑھ گیا تا کہ آرام دہ سوٹ نکالتے فریش ہو سکے۔اس کے جاتے ہی وہ دھڑکتے دل سمیت کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ڈاکٹر کی بات ذور و شور سے اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔

کسی اور کو نا سہی کم از کم اپنے شوہر کو اس متعلق ضرور بتاؤ دیکھنا تمہاری آدھی پریشانی تو یونہی ختم ہو جائے گی شوہر کا ساتھ ایک بیوی کیلیے بہت ضروری ہوتا ہے میری جان۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے نم نگاہوں سمیت واشروم کے بند دروازے کو دیکھا اور وہاں سے نگاہیں آسمان پہ مبزول کرالی جہاں ستاروں کا ایک نہایت بڑا جھرمٹ تھا۔

میں نے اس شخص کے ساتھ جانے انجانے میں بہت غلط کر دیا ہے یااللہ مگر آپ تو گواہ ہے نامیرا" کوئی غلط ارادہ نہیں تھا اس سب کے پیچھے۔میں نے کبھی چاہ کر بھی کسی کیلیے غلط نہیں سوچا تو پھر سب "کیوں میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔

وہ آسمان کی جانب دیکھتے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔معاً کچھ سوچتے اس نے لزرتے دل سمیت ابان کا نمبر ٹرائے کرنا چاہا مگر عقب سے آنے والی بھاری آواز پہ اس کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

"کس کو فون ملا رہی ہیں رات کے اس پہر۔"

نشاط نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہیں اسی پہ مرکوز کیے کھڑا تھا۔

"وہ مم۔میں ابان کو۔مجھے لیزا کے بارے میں جاننا ہے۔"

وہ شرمندہ سے لہجے میں بولی۔عالم نے سختی سے لبوں کو بھینچتے اس کی جانب دیکھا۔

"لاؤ مجھے دو تم فریش ہو جاؤ میں پوچھتا ہوں اس سے۔"

وہ مسکرا کر بولتے اس کے ہاتھ سے موبائل تھام گیا مگر اس سب کے برعکس نشاط کی سماعتوں میں تو بس تم لفظ ہی گھوم رہا تھا۔اس نے شادی کے اس تمام عرصے میں پہلی بار اسے تم کہ کر مخاطب کیا تھا

All Rights Reserved By Novels Lounge

اور وہ چاہ کر بھی اسے ٹوک نہیں سکی تھی بھلا وہ اسے کیسے ٹوک سکتی تھی۔ وہ اس کا شوہر تھا کچھ بھی بولنے کا حق اس کے پاس تھا۔ وہ خاموشی سے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی عالم نے ابان کو فون ملایا تھا۔ دوسری جانب بیل تو جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ تک وہ ٹرائے کرتا رہا تھا۔ یہاں تک کہ نشاط باہر نکل آئی تھی۔

"فون اٹھایا ابان نے۔"

"ہاں لیزا اب خطرے سے باہر ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے جھوٹ کا سہارہ لے گیا۔ وہ چاہ کر بھی اسے مزید ٹینشن نہیں دے پایا تھا۔

"سچ میں ابان نے فون اٹھالیا میری بھی بات کروا دیتے آپ۔"

وہ ناراض ناراض لہجے میں بولی۔

"وہ مصروف ہے نا اسی لیے میں نے خود فون بند کر دیا۔"

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تو نشاط اس کی بات پہ تشکر بھرا سانس خارج کرتے دلکشی سے مسکرا دی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اتنامت پریشان ہوا کرو۔ کیا چاہتی ہو خود کے ساتھ کتنا غلط کرنا چاہتی ہوں ذہن پہ اتنا بوجھ لے کر گھوموں گی تو یہ جو بچی کھچی نشاط ہے یہ بھی ختم ہو جائے گی۔اسی لیے اب اس نشاط کو میرے حوالے کر دو تاکہ میں اس کا خیال رکھ سکوں۔اسے سنبھال سکوں اور اسے سمیٹ سکوں۔"

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش پہ آنکھوں کے راستے اپنے دل میں اتارتے محبت سے لبریز لہجے میں اس سے گزارش کر رہا تھا۔نشاط کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔اگلے ہی لمحے عالم نے نہایت نرمی سے اس کے چہرے کو اپنے مقابل کرتے اس کے چہرے کے ایک ایک لمس کو چھوا تھا۔نشاط نے آنکھیں موندتے اس کی محبت کو کسی اعزاز کی مانند محسوس کیا تھا۔

"مجھے وہ رپورٹس دے دو۔"

اس سے قبل کہ وہ بے اختیاری میں مزید کچھ آگے بڑھتا وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتے نرمی سے بولا۔وہ سرعت سے الماری کی جانب بڑھی تھی اور وہاں سے رپورٹس لاتے اس کی جانب بڑھائی تھی۔عالم نے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے اور رپورٹس لفافے میں سے نکالتے پڑھنا شروع کی تھی۔وہ جوں جوں وہ پڑھتا جا رہا تھا اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑتا جا رہا تھا۔اس کے گرد لپٹا عالم کا ہاتھ کپکپایا تھا۔

"کیا ہوا عالم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نہیں کچھ بھی نہیں بس ایسے ہی شاید سردی ہو رہی ہے۔"

وہ اپنے لہجے کو بمشکل ہشاش بشاش بناتے ہنستے ہوئے بولا مگر نشاط کو پھر بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔

"کل میں بھی آپ کے ساتھ ڈاکٹر پہ چلوں گا اوکے۔"

وہ اس کی ناک ہولے سے دباتے رپورٹس لفافے میں ڈالنے لگا تھا۔ نشاط کی گہری نگاہیں اسی کے چہرے پہ جمی تھی۔ وہ اس کی نگاہوں کو نظرانداز کرتے باہر کی جانب بڑھا تھا۔ کچھ دیر بعد جب وہ لوٹا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھا جس میں دودھ کے ساتھ بادام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے چونک کر عالم کی جانب دیکھا۔

"یہ لازمی کھا کر سونا ہے۔"

وہ تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔

"میرا سر بہت درد ہے میں بس سونا چاہتی ہوں پلیز۔"

"فنش اٹ فرسٹ دین یو کین گو فور سلیپ۔"

وہ ایک بار پھر اٹل لہجے میں بولا۔ مرتا کیا نا کرتا کے متضاد اس نے جلدی سے وہ دونوں چیزیں حلق کے نیچے اتاری اور سرعت سے کمفرٹر اوڑھتے لیٹ گئی۔ عالم نے اسے آنکھیں موندے دیکھ وہاں سے اٹھ جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔ کمرے کی لائٹ آف کرتے وہ اپنی جگہ کی جانب بڑھ گیا۔ نشاط جو ہلکی

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہلکی نیند میں جا رہی تھی اپنی پیشانی پہ کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر دم سادھ گئی۔اس کی آنکھوں میں نمی کی لکیر ابھری تھی۔وہ نہایت نرمی سے اس کا سر دبا رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں عالم۔آپ بھی تھکے ہوئے ہیں پلیز میری وجہ سے پریشان مت ہو۔"

جب تم تکلیف میں ہو تو میری تھکن کیسے اتر سکتی ہے نشاط اس لیے سو جاؤ سکون سے۔اپنی بیوی کیلیے "میں بلکل بھی نہیں تھکا ہوا۔

وہ اس کا سر دپڑتا ہاتھ تھامتے ہوئے سہلانے لگا۔نشاط سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے سرد ہاتھوں کو حرارت بخشنے کی کوششوں میں ہے تبھی مسکرا کر اس کی جانب ہی کروٹ بدلتے آنکھیں موند گئی۔اس کے برعکس عالم بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔اندھیرے کمرے میں بھی اس کی پرسوچ اور پریشان کن نگاہیں نشاط کے چہرے پہ ہی جمی تھی جس کی مدھم سانسوں کی آواز واضح اس کی سماعتوں میں اتر رہی تھی۔اس نے اس کے سونے کا یقین کرتے جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا تھا۔

تم جیسی بے لوث لڑکی سے محبت کرنا مجھ پہ واجب ہے اور یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ آگے کی زندگی "میں تمہاری راہ میں حائل ہونے والے ہر کانٹے کو عالم خود چنے گا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکراتے گھمبیر لہجے میں بولا اور اس کے اوپر کمفرٹر درست کرتے اپنی جگہ پہ آگیا۔ نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی کیونکہ ذہن میں تو بس وہ رپورٹس گردش کر رہی تھی۔ نشاط کے سامنے ناجانے اس نے خود کو کیسے روکا اور سنبھالا تھا۔ اگر وہ اس کے سامنے کمزور پڑتا تو لازماً وہ بھی کمزور پڑتی اور اسے کمزور پڑتا عاکم از کم نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتے سر ہاتھوں میں گرا گیا۔ گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز پورے کمرے میں ایک الگ ہی ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔

****

"مجھے نشاط سے ایسی امید قطعی نہیں تھی کہ وہ عین موقع پہ۔"

ت "تائی جان آپ پریشان مت ہو خون کا بندوبست ہو گیا ہے۔ گزری باتوں کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔"

ابان کی بات پہ وہ سرعت سے ہوش کی دنیا میں لوٹتے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ چہرے پہ بھولی بھٹکی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ انہیں مسلسل ہسپتال میں بیٹھے تین گھنٹے گزر چکے تھے مگر لیزا کو ہوش نہیں آرہا تھا۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اگلے تین گھنٹے نہایت تشویشناک ہے۔ ابان نے بہت مشکلوں سے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے تھے۔ اس نے بارہا بار رابعہ کو گھر بھیجنے کی کوشش کی تھی

All Rights Reserved By Novels Lounge

مگر وہ ہمیشہ کی طرح اب بھی ٹال گئی تھی۔معاًاس کی نگاہ اپنے نزدیک آتی ڈاکٹر کی جانب مبزول ہوئی۔

مسٹر ابان یور وائف از ناؤ آؤٹ آف ڈینجر۔انہیں ہم نے روم میں شفٹ کر دیا ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں لیکن ان سے کوئی بھی سٹریس فل بات مت کیجیے گا جن سے ان کے اعصابوں پہ فرق پڑے وہ پریشانی کا باعث ہو سکتا ہے۔"

وہ انہیں پیشہ وارانہ انداز میں نرمی سے تاکید کرتی وہاں سے اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔وہ دونوں بھی مسکراتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔

"دیکھو کیسے تھوڑی دیر میں چہرہ کیسے اتر گیا ہے۔رنگت بھی زرد پڑ گئی ہے۔"

وہ اس کے نزدیک بیٹھتے اس کی پیشانی چومتے ہوئے ممتا بھرے لہجے میں بولی۔وہ ابھی بھی شاید دوائیوں کے زیر اثر تھی۔ابان کو تھوڑا عجیب سا محسوس ہوا تھا ان کا رویہ کیونکہ اس کی اس حالت سے قبل وہ لیزا کا چہرہ بھی دیکھنے کو روادار نہیں تھی مگر اب اس کے گرتے ہی وہ بلکل ٹھیک ہو گئی تھی۔ہاں شاید وہ ماں تھی تبھی اولاد کی تکلیف کو دل سے محسوس کر سکتی تھی۔

"تائی جان پلیز اس کے سامنے نشاط کی کسی بھی بات سے گریز کیجیے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تنبیہی لب و لہجے میں گویا ہوا۔انہوں نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا تھا مگر دل میں ابھی بھی ایک ٹیس سی تھی کہ ایک بہن کیسے اپنی بہن کے ساتھ ایسا کر سکتی تھی۔

"ابان میں اس کے سامنے یہ بات نہیں کروں گی مگر وہ تو لیزا کی بہن ہے نا اور بہنیں ایسا تھوڑی کرتی ہیں میری نشاط ایسی نہیں تھی کیا وہ اس غریب گھرانے میں جا کر لالچی ہو گئی ہے۔کیا اس کے پہ اب محبتوں یا رشتوں سے زیادہ پیسہ غالب آگیا ہے جو اس نے خون دینے سے ہی انکار کر دیا۔اس کا تو منہ ہی نہیں تھکتا تھا اس کو میرا بچہ میرا بچہ کہہ کر۔"

ان کے بھیگے شکوہ کناں لہجے پہ ابان نے پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور اپنی پیشانی مسلی تھی۔

"یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے تائی امی وہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتی ہے۔"

وہ بولا بھی تو کیا۔رابعہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ہی وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔اس کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش محسوس کر ابان کے چہرے پہ تشکر بھرے تاثرات ابھرے تھے۔

"ماما۔"

"ماما کی جان۔آنکھیں کھولے۔"

اس کے لبوں سے ایک کراہ سی نکلی۔رابعہ سرعت سے اس کی جانب جھکی تھی۔لیزا نے موندی موندی آنکھیں کھولی تھی۔رابعہ سے ہوتے اس کی نگاہ ان کی پشت پہ کھڑے ابان سے جا ٹکرائی۔وہ دوبارہ آنکھوں کو موند گئی تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے میری بچی کی۔"

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولی تو ہلکا سا اثبات میں سر ہلا گئی۔

تائی امی میں نے ڈرائیور کو بلوالیا ہے آپ ان کے ساتھ گھر چلی جاییۓ گا میں کچھ دیر میں ڈسچارج "ہوتے ہی لیزا کو لے کر گھر پہنچوں گا۔"

وہ اٹل لہجے میں گویا ہوا تو اس بار رابعہ نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی بلکہ خاموشی سے حامی بھر لی تھی۔پھر کچھ دیر بعد وہ ڈرائیور کے آتے ہی لیزا سے ملتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی ابان نے گہرا سانس بھرتے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ کسی بات کا آغاز کرتا اسی دوران ڈاکٹر کے ساتھ نرس بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے اب آپکی مسز ابان۔"

وہ مسکراتے ہوئے پیشہ وارانہ لہجے میں بولی اور ایک بار اس کا تفصیلی معائنہ کیا تھا۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی انہوں نے ایک فائل ابان کی جانب بڑھائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں گھر۔الحمداللہ شی از فائن ناؤ۔"

وہ نرم لہجے میں بولتی ابان کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔ان کے جاتے ہی اس نے لیزا کو سہارہ دے کر بٹھایا تھا۔وہ ایک دم سر پہ بوجھ پڑنے پہ سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔

"اگر زیادہ درد ہے تو مجھے بتاؤ۔بیٹھنے سے تکلیف ہو رہی ہے لیزا۔"

وہ کسی بچے کی طرح اسے ڈیل کر رہا تھا۔لیزا نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر اگلے ہی لمحے ابان نے نہایت نرمی سے اس کی کمر کے نیچے سے ہاتھ گزارتے اسے باہوں میں بھر لیا اور اسے لیتے پارکنگ کی جانب چل دیا۔وہ سوچ چکا تھا کہ گھر جا کر اسے کیا کرنا ہے۔گاڑی میں اسے بٹھاتے ہی اس نے سیٹ کو تھوڑا سا پیچھے کی جانب سرکایا۔

"سکون سے لیٹ کر آنکھیں بند کر لو اور سو جاؤ ٹینشن لینے کی بلکل ضرورت نہیں ہے اوکے۔"

وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے بولا اور اس کے آنکھیں موندتے ہی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔لیزا نے اس کے بیٹھتے ہی اس سے کچھ پوچھنا چاہا تھا مگر نا جانے کیا سوچ کر چپ اختیار کر گئی۔اس کے بعد پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔دونوں کے دل میں ڈھیروں سوال ادھم مچا رہے تھے اور وہ تمام سوال صرف ایک ہی ذات کے متعلق تھے اور وہ ذات نشاط کی تھی جو ان دونوں کے دلوں کے نہایت نزدیک تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزا نے اس بارے میں گھر جا کے بات کرنے کا سوچتے آنکھیں موند لی۔ ابان نے ایک پر سوچ نگاہ اس کی بند آنکھوں پہ ڈالی اور ایک بار پھر نشاط کے رویے کا سوچتے دونوں لبوں کو آپس میں سختی سے پیوست کر گیا۔

****

دیکھا آپ نے بھائی کو کیسے اسے لے کر بھاگے تھے جیسے بڑی ہوئی ان کی ہیر ہو۔ کاش وہ موقع پہ ہی "مر جاتی۔

وہ اشتعال کے عالم میں کمرے میں چکر کاٹتے رعونت ذدہ لہجے میں بولی۔ اس کے وجود میں نفرت کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جا کر خود اس کا قتل کر دے۔

"تو وہ اس کی بیوی ہے بھاگے گا تو سہی وہ۔"

شایان شانے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے بولا اور دوبارہ موبائل میں گیم کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لڑکی کی طرفداری کرنے کو نہیں بلایا۔"

وہ پیچ و تاب کھاتے ہوئے بولی۔ اس کی لاپرواہی پہ ویسے ہی وہ اچھا خاصہ جل بھن گئی تھی۔

م "میں اس کی طرفداری کر بھی نہیں رہا نا میرا اس سے کوئی رشتہ ہے بس تمہیں حقیقت کا آئینہ "دکھا رہا ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تمسخر سے مسکراتے جتانے والے لہجے میں بولا۔کلثوم نے غصیلی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

"آج تو مجھے تمہارے باپ سے ہی بات کرنی ہو گی تاکہ وہ خود اس چیز کا کوئی حل نکالے کیونکہ میں اس لڑکی کو اپنے گھر کی بہو کبھی نہیں مان سکتی ایک ہیرے جیسا بیٹا ہے میرا میں اسے بھی اس کے نام کردوں وہ ویسے بھی نشاط لیزا رابعہ کے نام کی مالا جپتا ہے اب اس کو رخصت کر کے میں تو اسے کھو ہی دوں گی۔"

وہ تنک کر بولی۔عمارہ نے تلخی سے مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

"وہ کبھی نہیں چھوڑیں گے اس جیسی لڑکی کو۔یہ دونوں بہنیں بس اپنی اداؤں سے مردوں کو رجھانا جانتی ہیں اور وہ بخوبی کر رہی ہیں مما۔ان کا کوئی سولڈ حل نکالنا ہو گا تاکہ دوبارہ ایسی کوئی بات نا ہو سکے جیسے آج میں نے حل نکالا۔"

وہ ایکدم جلد بازی میں بولتے بولتے تھمی تھی۔کلثوم اور شایان نے اس کی بات پہ چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔

"کیا بولا تم نے ابھی۔کیا کیا تم نے آج۔"

کلثوم ہونق زدہ سی بولی۔شایان کی تمام تر سماعتیں بھی اسی کی جانب مبذول ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"مم۔میں نے کچھ نہیں۔"

وہ خوفزدہ انداز میں بولی ناجانے یہ بات جان کر وہ کیسا ردعمل ظاہر کرتی۔

"جھوٹ مت بولو مجھ سے۔"

کلثوم اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔اس نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

آپ کو ابھی بھی نہیں پتہ چلا خالہ کہ آپ کی بیٹی نے کیا کیا ہے ویسے میرے نزدیک تو آپ دونوں" کا مائنڈ سیٹ بلکل ایک سا تھا بلکل شاطروں جیسا۔مجھے بات سمجھ آگئی تو حیرت ہے کہ آپ جیسی

"چالاک عورت کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔

شایان مزے سے مسکراتے ہوئے بولا۔کلثوم کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

"اپنی حد میں رہو شایان۔"

وہ غصے سے ہانپتے ہوئے چلائی تھی۔وہ ایک بات پھر ہنستے ہوئے شانے اچکا گیا۔

"حد ہے یار کسی کو بھی سچ قبول نہیں ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔وہ دونوں بیک وقت جل کر راکھ ہو گئی۔

"تم کس کی جانب ہو جاہل انسان۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔شایان سرعت سے سیدھا ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ظاہر سی بات ہے یہاں میں آپ دونوں کیلیے آیا ہوں تو آپ دونوں کی جانب ہی ہوں گا نا۔ میرا تو "
" کسی نے یہاں ڈھنگ سے استقبال بھی نہیں کیا۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولا۔ عمارہ نے اسے دیکھ کر سر جھٹکا تھا۔

" یہ سب بکواس بند کرو اور مجھے بتاؤ کہ عمارہ تم کیا بول رہی تھی۔ "

کلثوم کی سرد آواز پہ عمارہ نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

میں بتاتا ہوں خالہ جان کے ہوا کیا ہے دراصل یہ جو آپ کی بیٹی ہے نا اس نے آپ کے بیٹے کی بیوی "
سے بدلہ لینے کی خاطر سیڑھیوں میں تیل انڈیل دیا تھا اور پھر کسی بہانے سے اس نے لیزا کو باہر
زینوں کی جانب بلایا اور اس کے بعد یہ سب ہوا جس کی بدولت ابان اسے لے کر بھاگا تو میرے
نزدیک غلطی تو سراسر عمارہ کی ہوئی نا وہ تیل گراتی نا لیزا کا پیر پھسلتا اور نا ہی آپ دونوں اس وقت
" انگاروں پہ لوٹ پوٹ ہو رہی ہوتی۔

شایان جتانے والے لہجے میں گویا ہوا۔ کلثوم نے خون آشام نگاہوں سے عمارہ کی جانب دیکھا جس
کے چہرے پہ نفرت بھرے تاثرات تھے۔

افسوس مجھے اس بات کا ہے کہ میں نے سب سے اوپری سیڑھی پہ کیوں نہیں گرایا وہی سے پھس "
کر سیدھا ریلنگ سے ہی نیچے چلی جاتی تو آج اس کی ہم فاتحہ پڑھ رہے ہوتے۔ "

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سر جھٹکتے ہوئے نحوست سے بولی۔کلثوم نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا۔

"تم جانتی ہو یہ سب ابان کو معلوم ہوا تو اس کے بعد کیا ہو گا صدا کی بیوقوف لڑکی۔"

وہ اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی اس نے بے دردی سے اپنا بازو ان کی گرفت سے آزاد کرایا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی باہر سے آنے والی آوازوں پہ وہ سب باتیں وہی چھوڑتی تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی مگر لاؤنج میں پہنچتے ہی لیزا کو ابان کی باہوں میں دیکھ ان تینوں کی حالت ایسی تھی جیسے کسی نے جلتے ہوئے توے پہ انہیں بٹھا دیا ہو۔ابان نے ایک نظر کلثوم اور عمارہ کے چہرے پہ ڈالی اور لب بھینچ گیا۔

"ابان تم لیزا کو اس کے کمرے میں۔"

ایم سوری تائی جان مگر لیزا اب اپنے نہیں بلکہ رخصت ہو کر اپنے شوہر کے کمرے میں جائے" گی۔میں ویسے بھی آج یہ بات کر کے رات میں اسے اپنے کمرے میں رخصت کروانے والا تھا مگر "مجھے موقع نہیں ملا اور یہ سب ہو گیا مگر اب میں کسی کی بھی بات نہیں سنوں گا کسی کی بھی نہیں۔

وہ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوا۔لیزا دوائیوں کے زیر اثر نیند میں غلطاں تھی۔

"مگر ابان ابھی بھائی صاحب بھی نہیں ہیں یہاں اور ویسے بھی اچانک۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہو یا نا ہو کیا فرق پڑتا ہے انہیں میری زندگی سے کوئی غرض نہیں ہے اس لیے میں اپنے فیصلوں کے معاملے میں آزاد ہوں خیر لیزا کی طبیعت اس سے قبل کہ مزید خراب ہو میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔"

وہ ایک طائرانہ نگاہ ان سب پہ ڈالتے لیزا کو لیتے زینوں کی جانب بڑھ گیا۔اپنے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے آرام سے اسے بیڈ پہ لٹاتے اس پہ کمفرٹر درست کیا اور خود کوٹ اتارتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی تھی۔دوپہر میں کورٹ سے آنے کے بعد وہ چینج ہی نہیں کر پایا تھا۔سب سے پہلے اس نے فریش ہونے کا سوچا۔پندرہ منٹ بعد وہ آرام دہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس جوں ہی باہر آیا اس کی کھلی آنکھوں کو دیکھ بنا کوئی وقت ضائع کیے اس کے نزدیک آیا تھا۔

"لیزا کہی درد تو نہیں ہے۔"

ابان کے مضبوط لہجے پہ وہ نفی میں سر ہلا گئی۔ابان نے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی تھی۔لیزا اس کے بیٹھتے ہی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اور اس کی یہ حرکت ابان کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

"اٹھ کر بیٹھنا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے سوالیہ لہجے پہ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ ابان نے اسے سہارہ دیتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر نیم دراز کیا تھا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا تھا کیسے گری تھی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہولے سے سہلاتے ہوئے بولا۔ لیزا نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ نے ہی تو بلایا تھا مجھے۔ آپ سے ہی ملنے آرہی تھی۔"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی۔ ابان کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔

"میں نے بلایا تھا تمہیں اور یہ کب ہوا لیزا۔"

وہ سخت لہجے میں سوالیہ نگاہیں اس پہ مرکوز کیے بیٹھا تھا۔ لیزا کے دل کی دھڑکن ابھر کر معدوم ہوئی۔

جب شایان بھائی آئے تھے اور میں آپ کو ان کے پاس چھوڑ کر اوپر آگئی تھی مگر کچھ دیر بعد ہی" عمارہ آئی تھی کمرے میں اس نے ہی مجھے کہا تھا کہ نیچے آپ مجھے بلا رہے ہیں۔ میں تو اس کے کہنے پہ "نیچے آرہی تھی مگر سیڑھیوں میں کوئی پھسلن تھی شاید اور میرا پاؤں سلپ ہو گیا۔

اس نے رک رک کر بولتے جیسے ہی اپنی بات مکمل کی اس کی نگاہیں سیدھا ابان کے فق چہرے پہ رک سی گئی جس کے چہرے پہ بے یقینی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"مطلب عمارہ۔"

ابان کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔

نہیں نہیں عمارہ ایسا کیسے کر سکتی ہے ہاں وہ مجھے پسند نہیں کرتی مگر وہ نفرت میں اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا

سکتی میں یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں۔"

وہ ذرد پڑتے چہرے سمیت بولی۔ابان نے تلخی سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ کچھ بھی کر سکتی ہے کچھ بھی اور اب اسے مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

وہ شدید اشتعال کے عالم میں دھاڑا تھا۔اس سے قبل کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا لیزا نے اگے ہوتے

سرعت سے اس کی چوڑی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔ابان نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا

جس کے چہرے کا رنگ انتہائی سرخ پڑ رہا تھا۔

"پلیز آپ کوئی بھی بات مت کیجیے گا ابان۔"

وہ اس کا ہاتھ سختی سے تھامتی ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔ابان نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو

پایا اور ڈھے جانے والے انداز میں اس کے نزدیک بیٹھا تھا۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری ماں اور بہن یہ سب۔"

"اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے نا ہمارے لیے بہتر یہی ہو گا کہ ہم آگے سے محتاط رہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چہرہ جھکاتے سنجید گی سے بولی۔

"میں نے لیزا کو کبھی ایسا تو نہیں جانا تھا۔ وہ تو اپنے حق کیلیے آواز اٹھانا جانتی تھی یہ تو کوئی اور ہی ہے جو خود پہ اتنے ستم برداشت کرنے کے باوجود بھی خاموش بیٹھی ہے۔"

وہ سپاٹ لب ولہجے میں بولا تو وہ نگاہیں چرا گئی معاً کچھ یاد آنے پہ اس نے چونک کر ابان کی جانب دیکھا اور گلہ کھنکھارتے بات کی تمہید باندھی تھی۔

"نشاط آپی کیوں نہیں آئی مجھ سے ملنے۔"

اس نے بغیر بات کو طوالت بخشے سیدھا سوال کیا تھا۔ ابان کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔

"تمہیں اب ریسٹ کرنا چاہیے چلو شاباش کوئی فضول یا سٹریس فل بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے اس کا گال تھپتھپاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپی نے مجھے خون دینے سے انکار کر دیا تھا نا۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ ابان نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور بے بسی سے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"تمہیں اس کی ذات کے متعلق سوچتے ابھی صرف پریشانی ہی ملے گی تمہیں پرسکون رہنا ہے لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

نہیں رہ سکتی میں پرسکون۔آپ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ آپی نے مجھے خون دینے سے" انکار کیا تو وہ پراپرٹی پیسے کے پیچھے ہونگی۔کیا وہ آپ کو اتنے کمزور اعصابوں کی مالک لگتی ہیں۔نہیں وہ بلکل بھی کمزور نہیں ہے۔بابا کی موت کو کتنا عرصہ بیت گیا ہے مگر انہوں نے ایک دن بھی ایک دن بھی مجھے ان کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔آپ تو ان کے رازداں تھے نا ابان۔آپ سے تو انہوں نے اپنے دل کی ہر بات کی ہے۔نا انہیں پیسوں سے غرض رہا ہے نا اس پراپرٹی سے۔انہیں بس سکون کی تلاش تھی جو اس گھر کے مکینوں نے کبھی بھی انہیں لینے نہیں دیا۔وہ اتنا تھک جاتی تھی مجھے دکھتا تھا ان کے چہرے پہ مگر میں خاموش ہو جایا کرتی تھی کہ آپی مجھ سے کسی قسم کی بات نہیں شئیر کرتی۔جانتے ہیں پچھلی بار جب وہ آئی تھی انہوں نے مجھ سے کیا کہا۔انہوں نے کہا کہ لیزا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم ابھی سے اپنے ذہن میں یہ سب نا پالو۔میں نہیں چاہتی جیسے میری زندگی انہی الجھنوں میں گزر گئی تم ان سب سے گزرو اور اس دن پہلی بار آپی کو اپنے سامنے روتے دیکھا تھا۔وہ اب مضبوط نہیں رہی وہ کمزور پڑ گئی ہیں وہ بلاوجہ ایسا کام بلکل نہیں کرے گی ضرور کوئی بات ہے جو انہیں پریشان کر رہی ہیں تبھی انہوں نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے۔"

اس کا ضبط ابان کی خاموشی پہ بری طرح ٹوٹا تھا تبھی روتے روتے تیز لہجے میں بولی۔ابان نے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جو بھی بات تھی کیا وہ وقت ایسا تھا کہ خون دینے سے انکار کیا جاتا تمہیں تو وہ اپنا بچہ مانتی تھی نا۔اس" "وقت وہاں کوئی بھی میری جگہ ہوتا تو وہ یہی سمجھتا کہ شاید وہ تمہیں خود مارنا چاہتی ہے۔

اس نے اپنی صفائی میں بات کہی مگر لیزا اس کی بات پہ تمسخر سے مسکرا دی۔

میں نے سنا ابان میں نے اپنے کانوں سے سنا جب آپ مما کو بول رہے تھے کہ شاید وہ پیسوں کے" پیچھے یہ سب کر رہی ہے تاکہ مجھے کوئی حصہ نا ملے۔ارے نہیں چاہیے ایسی امیری نہیں چاہیے ایسا پیسہ جس میں سکون کے دو پل بھی نصیب نا ہو۔اتنے بڑے گھر میں رہ کر ہم یہ تو سب کو دکھا رہے ہیں کہ ہم یہاں رہتے ہین سب سمجھتے ہونگے پیسہ ہے تو سکون بھی ہے نہیں ہے سکون۔اگر سکون ہوتا تو یہاں سب ایک دوسرے کی جان کے دشمن نا ہوتے۔دشمن میری بہن نہیں ہے میری بلکہ آپ کی بہن نے مجھ سے مفرت نبھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور رہی بات نام کی ہی "سہی اس پراپرٹی کی تو ایک بات میں بھی آپ کو بتا دوں کہ۔

وہ بولتے بولتے خاموش ہوئی تھی۔اس کا تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا اور ابان وہ سنجیدگی سے اس کی باتیں سننے میں محو تھا جس کا سانس بری طرح اکھڑ رہا تھا۔

کہ۔

ابان نے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہوں نے بہت پہلے سے ہی پاپا کی جائیداد میں سے آدھا حصہ میرے نام کر دیا ہوا ہے اور رہی بات "

اس کی ثبوت کی تو وہ انہوں نے مجھے کسی کو بھی دکھانے سے منع کیا تھا تاکہ کوئی غلط نا سمجھے

"انہیں۔میں نے آج تک کسی کو یہ بات نہیں بتائی مگر اب شاید بتانا ضروری ہو گیا تھا۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔اس کے لہجے میں شکوہ ہی شکوہ تھا ابان کیلیے۔ابان کی نگاہیں اس کے انکشاف

پہ پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جواب تھکی تھکی سی سانس

خارج کر رہی تھی۔

"نشاط ایسا کیسے کر سکتی ہے۔"

وہ سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے بڑبڑایا۔

اسی بات سے بچنے کی خاطر اس نے یہ فیصلہ کیا تھا مگر پھر بھی وہ بات کسی طمانچے کی صورت میں اس "

کے وجود پہ پڑا ہے اور وہ بھی کس کی جانب سے ان کے سب سے پیارے پرانے اور لاڈلے دوست

"ابان کی جانب سے۔

وہ مذاق اڑانے والے انداز میں ہنسی۔ابان کا پور پور جھلسنے لگا تھا۔

میری آپی بہت بڑی پریشانی میں مبتلا ہے۔یہ بات تو مجھے اچھے سے ازبر ہے۔میں جانتی ہوں وہ "

"بلاوجہ کبھی کچھ ایسا نہیں کرے گی میں جانتی ہوں انہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سختی سے اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے بولی۔ابان نے ایک ویران نگاہ اس پہ ڈالی اور خاموشی سے وہاں سے پلٹتے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔کہنے سننے کو اب باقی رہ کیا گیا تھا۔اس کا دل بے آواز آنسو رو رہا تھا۔لیزا نے تھکے تھکے انداز میں بیڈ کراؤن سے پشت ٹکالی۔سوچوں کے سارے دھاگے نشاط کی ذات سے منسلک تھے۔سر درد سے پھٹ رہا تھا مگر نشاط کی حالت کا سوچتے اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

ایم سوری آپی۔ہم سب آپ کو ڈیزرو نہیں کرتے۔اگر آج آپ کو کچھ ہوتا ہے تو اس کے زمہدار "صرف ہم لوگ ہونگے صرف ہم۔لوگ۔"

وہ دل ہی دل میں نشاط سے مخاطب تھی۔اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گئے جسے اس نے ہاتھ کی پشت سے رگڑ دیا تھا۔

****

"انکل یہ آپ کی چائے۔"

نشاط نے مسکرا کر چائے کا کپ ان کی جانب بڑھایا۔ذیشان نے اخبار ایک جانب رکھتے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر کپ تھام لیا۔

"آج دو دنوں بعد مجھے آپ کے ہاتھ کی کافی ملی ہے بیٹا جی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہوں نے شکوہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔نشاط نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری انکل وہ بس میری طبیعت۔"

ارے معافی کیوں مانگ رہی ہے پتر میں تو بس مذاق کر رہا تھا وہ کیا ہے نا اتنا عرصہ کسی عورت کے" ہاتھ کا کھانا نصیب نہیں ہوا مگر اب ملا ہے تو ایک دن کی بھی چھٹی برداشت نہیں ہے۔ذائقہ جو لگ "گیا ہے۔

وہ ہنستے ہوئے بولے۔نشاط کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔اپنے بابا کی یاد مزید شدت سے آئی تھی۔

"بابا۔"

اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی اور یہ بات ذیشان نے صاف محسوس کی تھی۔انہوں نے نا سمجھی سے کپ میز پہ رکھتے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا بیٹا۔"

"

ان کے لہجے میں واضح تشویش تھی۔نشاط نے ہاتھ کی پشت سے سختی سے آنکھوں کو رگڑ دیا۔

"ک"کیا میں آپ کے سینے سے لگ سکتی ہوں بس ایک بار۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نم لہجے میں بولتے انہیں اچھا خاصہ پریشان کر گئی۔

"لو بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔تو تو میرا شیر بچہ ہے یہ آنسو کیوں بھلا۔"

وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے اس کا سر تھپتھپا کر بولے تو وہ ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر ہچکیوں سے رو دی۔ذیشان تو اس کے یوں رونے پہ بوکھلا گئے۔

نشاط۔"

"

انہوں نے سنجیدگی سے اسے پکادا مگر وہ ہنوز زور و شور سے رونے کا فریضہ سر انجام دے رہی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ حواس بحال کرتے ان سے فاصلہ اختیار کرتے آنسو پونچھنے لگی۔

"کوئی بات ہے کیا۔"

ان نے تشویش کا اظہار کیا مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

نہیں بس بابا کی یاد آرہی تھی اسی لیے آپ کے پاس آئی تھی۔مم۔میں آریز اور سمیر کو دیکھتی ہوں"

"ان سے بھی ملاقات نہیں ہو پائی وہ ناراض ہونگے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نگاہیں چراتے ہوئے بولی۔ آج ہفتہ ہونے کی بدولت وہ لوگ سکول کالج نہیں گئے تھے تبھی اس نے ان کے ساتھ وقت گزاری کرنے کا سوچا تھا۔ ذیشان نے بھی اسے بات سمیٹتے اسے کرید نا ضروری نا سمجھا۔

"اچھا ایک کام کرو پہلے عالم کو جگا دو۔"

ان کی بات پہ وہ اثبات میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ کمرے میں پہنچتے ہی اسے بیڈ پہ ہی اوندھے منہ سوتا دیکھ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔ ساری رات بھی وہ اس کی بدولت سو نہیں پایا تھا اور اب بھی وہ اسے جگا دیتی محض آفس جانے کی بدولت۔

"عالم۔"

اس نے دھیمے سے اسے پکارا۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔"

وہ اپنے بالوں کو سنوارتے بے چینی سے گویا ہوا۔ وہ سرعت سے اثبات میں سر ہلا گئی مگر اس کی بھیگی آنکھیں عالم کے دل میں اضطراب برپا کر گئی تھی۔

"رو کیوں رہی ہو۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بٹھایا۔نشاط کا ضبط ایک بار پھر سے ٹوٹنے لگا تھا۔

"مم۔میں تو نہیں رو رہی۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔عالم نے اس کی ٹھوڑی تھام کر چہرہ اپنی جانب کیا۔

"کیا ہوا ہے۔"

اس کے نرم لہجے پہ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔عالم نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اسے چہرہ صاف کرتا دیکھ عالم ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"اب مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔"

وہ نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیے بولا۔

مجھے بابا کی یاد آرہی ہے۔اللہ پاک ایسا کیوں کرتے ہیں کہ ہم جسے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں اسی"

"کو جلدی اپنے پاس بلا لیتے ہیں۔

وہ افسردگی سے بولتے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ذات اچھے لوگوں کو جلدی اپنے پاس بلا لیتی ہیں۔ تم نے اپنے بابا کو ایک اچھی خاصی عمر میں کھویا" ہے مگر میں نے اپنی امی کو بہت جلدی کھو دیا تھا۔ ماں باپ ہماری زندگی کا ایک بہت اہم جزو ہوتے ہیں۔ بہت سی محرومیاں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارا دکھ بہت برا ہے مگر آج تک جب ایک چیز پہ صبر "کرتی آئی ہیں تو پھر آج یہ سب کیوں۔

وہ محبت سے اس سے سوال کر رہا تھا۔ نشاط نے اس کی بات پہ یک ٹک اس کی جانب دیکھا۔

"کبھی نا کبھی تو صبر ٹوٹتا ہے اور یہاں تو میں ہی ٹوٹ کر بکھر گئی ہوں صبر تو بہت دور کی بات ہے۔"

وہ بچوں کی مانند روٹھتے ہوئے بولی۔ ابان نے نرمی سے اس کی کنپٹی کو چھوا تھا شاید وہ اسے اپنے ساتھ کا یقین بخشنا چاہتا تھا۔ نشاط نے ہولے سے اس کے شانے سے سر ٹکا لیا۔ عالم کو اس کے وجود میں ہلکی ہلکی حرارت محسوس ہوئی تھی۔

"ہمیں ڈاکٹر پہ بھی جانا ہے ابھی۔ فریش ہو جاؤ تم۔"

وہ شاید دونوں کے درمیان حائل اس اجنبیت کی دیوار کو گرانا چاہتا تھا تبھی وہ اس کا گال تھپتھپا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جانے کی کیا ضرورت۔"

"ضرورت ہے کیوں نہیں ہے اٹھو جلدی اور کوئی ایکسکیوز نہیں چلے گا مزید۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سنجیدگی سے بولتے الماری میں سے اپنا سوٹ نکالنے لگا۔

"عالم کیا ہم ہوسپٹل سے واپسی پہ لیزا سے ملنے۔"

"سوری میں ایسا نہیں کر سکتا نشاط۔"

اس نے اس کی بات پہ فوراً ہاتھ کھڑے کر دیے تھے۔

وہ میری بہن ہے چھوٹی بہن۔میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بدگمان نہیں ہو سکتی۔"

"

اس نے اس کا بازو تھاما تھا۔عالم نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

اور وہاں جو عورت موجود ہیں جو شاید آپ کی ماں ہے کہنے کو تو وہ بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی انہوں"

"نے کیا نا۔

وہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا۔نشاط نظریں چرا گئی۔

"بس ایک بار عالم پلیز۔اس کے بعد میں آپ سے کبھی کچھ نہیں کہوں گی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔

I am warning you Nishat because it can be harmful for you.

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنے لہجے میں سرد مہری سموئے بولا جو اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود ابھی بھی ان کی ہی جانب جھکی چلی جا رہی تھی. نشاط کے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

okay but last time.

وہ اس کی پیشانی چومتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ نشاط کے چہرے پہ جو تھوڑی بہت اداسی تھی وہ بھی بحال ہو گئی تھی۔ اس کی جگہ رونق نے لے لی۔ اس نے اگلے پانچ منٹ بھی خود کو ہلکا پھلکا سنوارا اور خود آریز کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"کوئی ناراض ہے کیا مجھ سے۔"

اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھ نشاط نے شرارت سے سمیر کو مخاطب کیا جو اس کی شرارت سمجھتے مسکراہٹ دبا گیا۔

"ہاں جی میں ناراض ہوں آپ سے۔"

اس کی بات پہ نشاط نے عقب سے ہی اس کے سر پہ چپت لگائی تھی۔

"بدھو جب کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو آگے سے جواب نہیں دیتے۔"

وہ اس کے پاس ہی جگہ سنبھالتے اس کا گال کھینچتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مگر آج آپ نے دو دنوں بعد مجھ سے بات کی ہے اگر میں ابھی بھی جواب نا دیتا تو ناراضگی مزید "ہو جاتی۔"

وہ نروٹھے لہجے میں بولتے اسے مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔نشاط نے بے ساختہ اسے ساتھ لگایا تھا۔

ایم سوری۔مجھے پتہ ہے کہ میں آپ کے پاس نہیں آسکی کیونکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی بٹ" "پلیز تم مجھ سے ناراض تو مت ہونا۔

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔"

وہ بھی دوبدو بولا۔نشاط ہلکی پھلکی ہوتے فوراً ہی گہرا سانس بھرا اٹھی۔

"نشاط چلو۔"

اس سے پہلے کہ ان کی بات مزید طوالت اختیار کرتی عالم کی آواز پہ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"آپ کہاں جارہی ہیں۔"

اس کے چہرے سے چھلکنے والی بے چینی نے ایک لمحے کیلیے نشاط کو ساکت کر دیا۔اس کا دل اس کی محبت پہ دھک سے رہ گیا۔

"کہی نہیں جارہی۔یہی واپس آؤں گی بس ڈاکٹر پہ جارہی ہوں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی۔آریز اس کی بات پہ ایکدم مسکرادیا۔نشاط نے ایک نظر سمیر کو دیکھتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔عالم سمیر کو بابا اور آریز کا خیال رکھنے کی تاکید کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"تم میری بیٹی کو ہر وقت جھڑکتے رہتے ہو نا۔"

ذیشان کی غصیلی آواز پہ اس کے باہر کی جانب بڑھتے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔اس نے کچھ الجھ کر نشاط کی جانب دیکھا جو گہرا سانس بھرتے اسی کی جانب متوجہ تھی۔

"کیا بول رہے ہیں بابا آپ۔میں کچھ سمجھا نہیں۔"

وہ تحیر سے پھیلی آنکھوں سمیت بولا۔

"بابا انہوں نے مجھے کچھ۔"

آپ چپ کر جاؤ بیٹا یہ شروع سے ہی ایسا ہے۔بس سب کے رعب جھاڑنے میں اول آپ جاؤ ذرا"

"باہر مجھے اس سے کچھ بات کرنی ہے۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے۔نشاط نے گھبرا کر عالم کی جانب دیکھا جس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔وہ چاہ کر بھی اس کے چہرے کو پڑھ نہیں پائی تبھی اپنے بھاری ہوتے دل پہ قابو پاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہاں اب بولو کیا چاہتے ہو اس بچی سے۔"

وہ سختی سے گویا ہوئے۔

"بابا آئی ایم سوری مگر میں سمجھنے سے قاصر ہوں کچھ بھی۔"

اب کی بار وہ سچ مچ جھنجھلا گیا تھا۔ذیشان نے ذیرک نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔

وہ تمہاری بیوی ہے عالم۔تم اس کے ساتھی ہو ہمدرد ہو شوہر ہو اور سب سے بڑھ کر ایک مرد" ہو۔ تمہیں جاننا چاہیے اس سے کہ اگر اسے کوئی پریشانی ہے۔وہ کیوں اداس ہے۔وہ کیوں روتی ہے کیوں اس کا چہرہ ذرد پڑ رہا ہے۔وہ نا مجھے بتائے گی نا ہی کسی اور کو وہ اپنے شوہر کو بتائے گی اور شوہر کو وہ اس وقت بتائے گی جب وہ اسے بیوی والی عزت احترام محبت دے گا۔اسے تمہاری توجہ کی ضرورت "ہے سمجھ رہے ہو نا میری بات۔

ان کا لہجہ ہنوز سخت تھا۔عالم نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

"جی بابا۔"

اس نے مارے باندھے اثبات میں سر ہلایا۔وہ اب انہیں کیا بتاتا کہ وہ ایک ایک چیز سے واقف ہے۔وہ سر جھٹکتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے اب میں خیال کروں گا۔آپ زیادہ کچھ سوچ کر پریشان مت ہو جایئے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکرا کر بولتے باہر کی جانب بڑھ گیا مگر باہر جاتے جاتے اس کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو چکا تھا۔

"کیا کہا بابا نے۔"

نشاط نے اسے گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھ مخاطب کیا۔

کچھ خاص نہیں۔بس ایسے ہی مجھے اپنی ذمہداریوں کا احساس دلاتے رہے۔میں نے سیٹ پیچھے"

"کر دی ہے تم سکون سے سیدھی ہو کر بیٹھ جاؤ۔

وہ نرمی سے گویا ہوا۔نشاط نے اس کے بات گول کر جانے پہ مزید کوئی سوال کرنا بہتر نا سمجھا شاید وہ بتانے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہو گا یا پھر وہ اس سے ہمدردی کر کے اسے کچھ بتانا نہیں چاہتا ہو گا۔ہمدردی اس کے دل کو بے ساختہ دھکا سا لگا۔اس نے کبھی یہ تو نہیں چاہا تھا کہ کوئی اس سے ہمدردی کرے۔جانتی تھی اس کی بدولت بابا نے عالم کو اچھی خاصی سنا دی ہو گی اور وہ اس وجہ سے اس سے بات کرنے سے گریز برت رہا ہو گا۔بدگمانی اپنے عروج پہ تھی۔

۔ انہی سب سوچوں میں غلطاں ان کی گاڑی ہسپتال کی جانب رواں دواں تھی۔

****

"میں سوچ رہی ہوں فراز کو یہ میٹنگ اٹینڈ کرنے کیلیے دبئی بھیج دوں کیونکہ میں تو جا نہیں سکتی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے انگلیاں چٹخاتے خود ہی اسے مخاطب کیا جو کسی گہری سوچ میں غلطاں تھا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"تم کیوں نہیں جاسکتی۔"

اس نے کچھ الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"اتنا سفر مجھ سے تو نہیں ہو گا کم از کم۔ میں افورڈ نہیں کر سکتی فالوقت کام کا اتنا سٹریس۔"

وہ صاف گوئی سے بولی۔اس کی بات پہ چند لمحے اس نے سنجید گی سے اس کی جانب دیکھا۔

مگر میں تو جاسکتا ہوں نا۔ یہ ایک بہت بڑا پروجیکٹ ہے نشاط اس میں کوتاہی مطلب بہت بڑا" لوس۔ ہمیں اسے ہلکے میں نہیں لینا چاہیے۔ ویسے بھی کمپنی سے جڑ کر پاسپورٹ وغیرہ کا سارا کام تو ہو چکا ہے ویزا بھی ایمر جنسی کا لگ جائے گا ڈونٹ وری اور ہاں یہاں تو مجھے کمپنی سے جڑ کر جانا ہے نا تو "پھر یہ سب مسئلہ تو ہے ہی نہیں۔

اس کی بات پہ نشاط کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ وہ خود اسے بھیجنے کی خواہاں نہیں تھی اگر وہ چلا جاتا تو پھر اس کا کیا ہوتا وہ تو یہاں بلکل تنہا رہ جاتی مگر اب اس کی بات سے انکار کا کیا جواز پیدا کرتی تبھی بمشکل مسکرا دی۔

"آپ جا تو سکتے ہیں مگر یہاں بابا آریز سمیر ان کو آپ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ تم اتنی تو مینٹلی سٹرونگ ابھی بھی ہو کہ اپنی فیملی "کو دیکھ سکو۔"

اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں ہسپتال کے مخصوص کیبن میں ڈاکٹر کے سامنے موجود تھے۔ وہ اب سنجیدگی سے اس کی فائل کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھی۔

تھینک گاڈ اس نے کسی کے ساتھ شئیر کیا ورنہ مجھے خوف تھا کہ کوئی نئ بات نا چل جائے۔ اس کا" ٹیومر بہت تشویشناک ہے۔ ہمیں دیری بلکل نہیں کرنی چاہیے مگر میں بس اس کی وجہ سے خاموش "تھی۔

وہ تشکرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ عالم نے طنزیہ نگاہوں سے نشاط کی جانب دیکھا تو وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

"اس کا حل۔"

عالم کی بات پہ ڈاکٹر نے کئی ثانیے اس کی جانب دیکھا۔

"ہمیں جلد از جلد اس کی سرجری کرنی ہو گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ان کی بات پہ عالم نے مضبوطی سے اس کے کپکپاتے ہاتھ کو تھامتے اپنے ساتھ کا یقین بخشا تھا۔

"شیور ڈاکٹر مگر اس کے کوئی سائڈ افیکٹ وغیرہ۔"

دیکھیں مسٹر عالم میں ایک ڈاکٹر ہوں چاہوں تو آپ کو اندھیرے میں بھی رکھ سکتی ہوں مگر میں چاہ" کر بھی ایسا نہیں کر پاؤں گی جسٹ بیکوز آف نشاط۔ اس کے بہت سے سائڈ افیکٹ ہے۔ آپ کی سماعت جا سکتی ہے۔ سستی آجاتی ہے۔ آپ کے دماغ کے نزدیک جتنی بھی چیزیں ہیں وہ اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ سننے میں مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے مگر یہ سب ہو سکتا ہے۔ اٹس آ چانس ناٹ شیورٹی۔ آپ دعا کریں کہ ایسا کچھ نا ہو اور مجھے امید ہے کہ نشاط جلد از جلد ریکور کرلے گی بہت "سٹرونگ ہے ہماری بیٹی۔

ان کی بات پہ وہ جو دم سادھے بیٹھی ہوئی تھی نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ یہ جملہ سن سن کر وہ تھک گئی تھی۔

"آپ سرجری کی تیاریں کریں ان ٹین ڈیز۔ ہم جلد از جلد یہ کام کروانا چاہتے ہیں۔"

اس کے بعد چند ایک ضروری باتوں کے بعد وہ وہاں سے اٹھتے باہر آگئے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی حالت کے پیش نظر عالم نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما جو بے تحاشہ ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں گھبرا رہی ہو میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔"

وہ اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا۔

میں مضبوط نہیں ہوں عالم۔ میں نہیں ہوں مضبوط۔ ان لوگوں نے میری مضبوطی کو ہی میرے "

"لیے سب سے بڑی کمزوری بنا دیا ہے۔

وہ خالی خالی لہجے میں بولی۔ عالم کے چہرے پہ کر ختگی چھائی تھی۔

"اور تم واپس انہی لوگوں کے درمیان لوٹنا چاہتی ہو۔"

اس کے سپاٹ لہجے پہ نشاط نے سرعت سے اس کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔

"مجھے وہاں جانا ہے۔"

وہ حلق تر کرتے ہوئے جلدی سے بولی کہ کہی وہ اپنی بات سے پھر ہی نا جائے۔ عالم نے سر جھٹکتے گاڑی ملک ہاؤس کی جانب بڑھائی تھی۔ نشاط نے اس کی ناراضگی کو صاف محسوس کیا تھا مگر فلحال اسے وہ گھر اور اس گھر میں بسنے والے پیارے سب سے بڑھ کر عزیز تھے تبھی ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگی۔ ملک ہاؤس کے پورچ میں گاڑی روکتے ہی نشاط نے سپاٹ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا اور گاڑی سے باہر نکل آئی۔

"ارے نشاط بٹیا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

بوڑھے ملازم کی آواز پہ وہ کھل کر مسکرائی تھی۔یہ اس کے بابا کے وقت کے سب سے پرانے ملازم تھے تبھی نشاط بھی ان کی بے حد عزت کیا کرتی تھی۔نشاط کو ان سے پیار لیتا دیکھ عالم نے سنجیدگی سے اپنا سر ان کے آگے جھکایا تھا۔وہ تو اس کی حرکت پہ جیسے نہال ہی ہو گئے۔وہ دونوں دھیمے سے قدم اٹھاتے اندر کی جانب بڑھے تھے۔ابان جو فون پہ کسی سے مصروف باہر کی جانب ہی آرہا تھا نشاط کو دیکھ اس کے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔اس نے فون کان سے ہٹاتے اس کی جانب دیکھا۔نشاط نے اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات فوراً سے پہلے بھانپے تھے۔

"کیسے ہو۔"

نشاط نے خود ہی پہل کی۔جانتی تھی وہ ناراض ہو گا۔

"مجھ سے پوچھ رہی ہو تم۔"

جواباً اس کا سرد لہجہ سن جہاں نشاط نے لب بھینچے وہی عالم کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

پلیز ابان اب اس بات کو بھول جاؤ دیکھو نا اب لیزا بھی بلکل ٹھیک ہے۔ہماری لیزا ہمارے درمیان۔"

وہ ٹھیک ہے بلکل ٹھیک ہے مگر تمہاری بدولت نہیں نشاط۔آج تم نے ظاہر کر دیا ہے کہ تم لیزا کی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"پلیز ابان اس کے اگے کچھ مت بولنا پلیز جسے سننے کی مجھ میں سکت نا ہو۔میں بہت تکلیف میں ہو۔"

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی اس کے آگے سختی سے ہاتھوں کو جوڑ گئی تھی۔ان کی آوازوں سے آہستہ آہستہ کر کے سب ہی ہال میں جمع ہو گئے تھے۔

"تمہاری تکلیف اس کے آگے کچھ نہیں ہو گی جو میں نے اس گزرے عرصے میں محسوس کی ہے نشاط۔میں نے اپنے ایک بہترین دوست کو کھویا ہے۔"

وہ شکوہ کناں لہجے میں گویا ہوا۔نشاط نے نم مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"دعا کرو یہ دن تمہیں جلد ہی نصیب ہو اور تم دوبارہ اپنے انہی الفاظوں کو دہراؤ۔"

"پلیز کیپ یور ماؤتھ شٹ نشاط۔"

عالم کی پتھریلی آواز پہ اس نے سرعت سے اپنے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔ابان نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا۔عمارہ نے تمسخر سے مسکراتے شایان کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ الجھن رقم تھی۔

"ہیلو نشاط۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ناجانے کیا سوچ کر خود ہی آگے بڑھا تھا۔نشاط نے چونک کر اس اجنبی چہرے کو دیکھا تھا مگر شعور کی منزل طے کرتے ہی وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

"شایان ایم آئی رائٹ۔اتنے بڑے ہو گئے ہو تم۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔اس نے ہولے سے سر کو خم کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"میں بڑا ہی ہوں۔"

"مگر میرے سے کم پورے چار سال چھوٹے ہو میرے سے تم۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔وہ اپنا سر کھجا کر رہ گیا۔اس سے نگاہیں ہٹاتے اس نے رابعہ کی جانب دیکھا جو خاموش تماشائی بنی لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھی تھی۔ان کی بے رخی پہ وہ جی کڑا کر رہ گئی۔ابان نے ایک نظر اسے دیکھتے رخ موڑتے کمرے کی جانب چاہا۔

"ابان۔"

نشاط نے اسے پکارنا چاہا مگر وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے وہی روک گیا۔نشاط کے اس کی جانب بڑھتے قدموں کو بریک لگی تھی۔عالم نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ابان تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔"

وہ بے بسی سے بھیگے لہجے میں بولی۔عالم نے اس کے ہاتھ کو سختی سے تھاما تھا۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"شلیں یہاں سے۔"

اس نے ایک کھردری نگاہ ابان پہ ڈالتے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔عالم نے اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اسے کبھی روتے نہیں دیکھا تھا۔

"پاں جاؤ ویسے بھی ان لوگوں کے پیچھے لگ کر ہی تو تم یہ سب کر رہی ہو۔اس سے شادی سے قبل تو تم ایسی نا تھی اس سے شادی کر کے ہی تم نے ایک دم خود کو بدل لیا نشاط۔جو لڑکی کل تک اپنے گھر والوں پہ جان چھڑکتی تھی آج وہ ایکدم اپنی ماں سے بھی بیگانہ ہو گئی۔"

وہ سرد مہری سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔نشاط ایکدم لڑکھڑائی تھی۔

"دیکھو نا جب تک وہ جان چھڑکتی تھی مطلب تم لوگوں کے اشاروں پہ چلتی تھی۔نشاط گریٹ تھی آج اس نے ایک چیز دینے سے انکار کر دیا تو اس سے بڑا کوئی نہیں۔مفاد پرست میری بیوی نہیں تم ہو ابان ملک۔آپ ہیں اور اس گھر کا ایک ایک فرد مفاد پرست ہے جس نے ہمیشہ انہیں ایک مہرے کی طرح استعمال کیا ہے۔آخری بار تمہیں وارن کر رہا ہوں ان سے تمیز سے مخاطب ہو نا ورنہ میں کچھ بھی کر جاؤں گا۔"

وہ زہر خند لہجے میں دھاڑا اٹھا۔نشاط جو غائب دماغی کی کیفیت میں رابعہ کی جانب دیکھ رہی تھی سرعت سے عالم کا بازو تھام گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ایک چیز وہ ایک چیز نہیں تھی میری بیوی کی جان جاسکتی تھی۔"

وہ دو قدم آگے بڑھتے غرا اٹھا۔

"اور جو آج تم لوگوں کی بدولت میری بیوی کی جان داؤ پہ لگی ہے اس کا کیا۔"

عالم کی آواز ابان کی آواز سے کئی گناہ ذیادہ بلند تھی۔ نشاط نے فق پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا اور اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا جس کے چہرے کے تیور نہایت غضب ناک تھے۔

"عالم پلیز۔"

پلیز نشاط ہولڈ آن۔ پلیز بس کردو اتنا اچھا بننا۔ یہ دنیا اس اچھائی کے لائق نہیں ہے۔ سمجھ رہی ہو "میری بات۔ یہ دنیا اس لائق نہیں ہے۔

"یہ دنیا نہیں ہے میری فیملی ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بے بسی سے گویا ہوئی۔

وہی فیملی جس میں ایک بھی شخص نے تمہارا اعتبار نہیں کیا۔ تم سے پوچھنا گوارا نہیں کیا تم سے کوئی "سوال نہیں کیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ تمسخر سے مسکرایا تھا۔نشاط نے آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔اس کا سر بے تحاشہ سر درد سے پھٹ رہا تھا۔اس نے سختی سے اپنے دکھتے سر کو تھاما تھا۔عالم کے تنے ہوئے تاثرات فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے تھے۔

:مجھے لیزا سے ملنا ہے۔"

کچھ لمحوں کے توقف کے بعد جب وہ بولی اس کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔ابان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم اس سے نہیں۔"

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بلکہ بتایا ہے ابان ملک۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ابان کی زبان کو وہی بریک لگی تھی۔رابعہ نے دہل کر اس کی جانب دیکھا جن میں اسے پرانی نشاط کی واضح جھلک دکھی تھی۔

"تم مجھے یوں مخاطب کرنے کا حق۔"

"حق یا ناحق کی بات تو میری بیوی نے کی ہی نہیں۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی عالم کی تمسخرانہ آواز نے اسے طیش میں مبتلا کیا تھا۔

"تم اپنی بکواس۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے قبل کہ وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے اس کا کالر جکڑتا نشاط نے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا تھا۔وہ بے ساختہ لڑکھڑایا تھا۔اگر عقب سے شایان نا تھامتا تو شاید نہیں یقیناً وہ زمین بوس ہو جاتا۔

جن سے تم بدتمیزی کر رہے ہو ناوہ اس گھر کے بڑے داماد اور میرے شوہر ہیں اسی لیے آئندہ ایسا" کچھ کرنے کا سوچنا بھی مت کیونکہ پھر تمہارا گریبان جکڑنے والی تمہاری وہی بہترین دوست "ہو گی۔اپنے شوہر پہ آئی ایک بھی بات میں برداشت نہیں کروں گی گوٹ اٹ۔

وہ برفیلے لہجے میں غرائی تھی۔ابان نے ہونقوں کی طرح اس کی پشت کو دیکھا جواب عالم کو اشارہ کرتے زینوں کی جانب بڑھ چکی تھی۔شایان ہنوز مسکراتی نگاہوں سے اس کی پشت کو تک رہا تھا۔

"بیوی ہے وہ میری ایسے کیوں گھور رہے ہو۔"

عالم نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کی بیوی ہونے کے ساتھ وہ میری بڑی بہن بھی ہے۔"

وہ کھسیانی ہنسی ہنس دیا۔عالم نے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔

"باس لیڈی۔"

شایان کے تبصرے پہ عمارہ نے غصے سے اس کے بازو میں چٹکی بھری تھی۔لیزا کے کمرے تک پہنچنے تک اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ بیڈ کراؤن سے پشت

All Rights Reserved By Novels Lounge

ٹکا کر بیٹھی لیزا کی جانب اٹھی جو لیپ ٹاپ پہ مصروف تھی۔دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھتے اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

"آپی۔"

وہ خوشی سے بولتی اس سے پہلے کہ بیڈ سے اترتی نشاط نے اس کے نزدیک جاتے سرعت سے اسے تھاما تھا۔

ارے میں یہی آرہی ہوں بیٹھی رہو۔کیسا ہے میرا بچہ۔"

وہ اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔عالم نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہ ٹھیک بولتی تھی کہ لیزا اس سے بدگمان نہیں ہوسکتی۔

میں بلکل ٹھیک ہوں آپی آپ ٹھیک ہیں نا۔آپ کی طبیعت تو نہیں کہی خراب تھی جو آپ نے مجھے خون دینے سے منع کر دیا۔ہوسکتا ہے کوئی ٹائیفائڈ وغیرہ اور آپ کی آنکھوں کے نیچے یہ حلقے آپی آپ اپنا بلکل بھی خیال نہیں رکھتی نا ادھر تو آپ اتنی ٹپ ٹاپ رہتی تھی وہاں جا کر آپ کو کیا ہو گیا ہے۔"

وہ پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولتی جارہی تھی اور نشاط کی رنگت سپید پڑتی جارہی تھی۔

"کیا آپ مجھے بیٹھنے کا نہیں کہیں گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

عالم کی خوشگوار آواز پہ لیزا نے خجل ہوتے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے ایم سوری بھائی آپ بیٹھیں نا۔ میں وہ آپی کو دیکھ کر اتنی سینٹی ہو گئی کہ پتہ ہی نہیں چلا۔"

نشاط نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہ ایک بار پھر کمزور پڑ رہی تھی۔ وہ اس کی اتنی بڑی بیماری کو چھوٹی سی بیماری سے تشبیہہ دے رہی تھی۔

"میرے خیال میں اب ہمیں نکلنا چاہیے۔"

"آپی ابھی تو آپ آئی تھی۔ بھائی پلیز۔"

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں بولی۔

"میں پھر آؤں گی نا میری جان۔ ابھی مجھے گھر جانا ہے۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی تو وہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی۔ عالم خاموشی سے اٹھتے پہلے ہی دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"اپنی آپی سے بدگمان مت ہو نا لیزا۔ میں کبھی بھی جان بوجھ کر تمہیں چوٹ نہیں پہنچا سکتی۔ میں نے تمہیں سینت سینت کر یہاں تک پہنچایا ہے تم بس مجھ پہ ایک احسان کرنا مجھے ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد رکھنا میں کبھی بھی کسی کا برا نہیں چاہ سکتی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی اسے سمجھا رہی تھی یا منت کر رہی تھی مگر لیزا کی رنگت اس کی بات پہ پھیکی پڑتی جا رہی تھی۔

"آپی سب ٹھیک ہے نا۔"

اس نے کسی خوف کے زیر اثر پوچھا۔

"میں موت کے دہانے پہ کھڑی ہو لیزا مگر میں ابھی مرنا نہیں چاہتی تم میری زندگی کیلیے دعا کرنا۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی تیزی سے وہاں سے باہر نکلی تھی۔ لیزا ایکدم اپنی جگہ سے اٹھتے اس کے عقب میں بھاگی تھی۔

"آپی۔"

اس نے چلا کر اسے پکارا۔

"لیزا کیا کر رہی ہو تم ٹھیک نہیں ہو۔"

ابان نے غصے سے اسے سنبھالا مگر وہ تو جیسے کسی کے قابو میں ہی نہیں آ رہی تھی۔

وہ۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ وہ انہیں کچھ ہو جائے گا۔ وہ سچ میں ٹھیک نہیں ہے مم۔ میری بات کا یقین "

"کریں ابان۔ وہ نہیں روتی وہ رو رہی تھی وہ میرے سامنے رو رہی تھی میرے سامنے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے پاگلوں کی طرح بولی۔ ابان نے چونک کر نشاط کی پشت کو دیکھا جو اب گھر کی دہلیز پار چکی تھی۔ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ان کا سفر بلکل خاموشی سے کٹا تھا۔ دونوں کا زہن نا جانے کن سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔

****

"کیا کہہ رہی تھی آپ سے آپی۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔ ابان نے سختی سے لبوں پہ لب جمائے تھے۔

"کچھ نہیں بول رہی تھی وہ تم چلو میرے ساتھ۔"

ابان نے اس کے گرد حصار باندھا مگر وہ تڑپ کر اس کا حصار توڑ گئی تھی۔

"نہیں ایسے کیسے چھوڑ دو کیسے چھوڑ و بتائیں مجھے۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے چلا اٹھی۔ عمارہ نے کوفت سے اس ڈرامے کو دیکھا تھا۔

"تم کیوں ایک بات کے پیچھے پڑ جاتی ہو تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔"

ابان اب کی بار سختی سے بولا۔

"کیا انہوں نے آپ کو چھوڑا تھا جب چچا آپ کی خواہشات پوری نہیں ہونے دے رہے تھے۔ جب وکیل بننا آپ کا خواب تھا اور آپ کے اپنے ماں باپ آپ کو ٹوک رہے تھے اس وقت کون تھا آپ

All Rights Reserved By Novels Lounge

کے ساتھ میں آپ کی تائی جان یا پھر عمارہ۔ کون تھا آپ کے ساتھ۔ وہ کھڑی تھی آپ کے ساتھ۔ انہوں نے کیا جو بھی کیا۔ خود کی ڈاکٹر بننے کی خواہش ترک کر کے انہوں نے آپ کو ترجیح دی تھی۔ بھول گئے کیا۔ "

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ابان نے زرد پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔ ماضی کا کون کون سا لمحہ اس کے سامنے گھوما تھا۔

"میرے سے شادی کیوں ہوئی آپ کی۔ کس کی بدولت ہوئی کیا آپ کے ماں باپ نے کروائی یا پھر اپ کی تائی جان نے یا پھر میں نے خود کر لی۔ نہیں اس وقت بھی وہ تھی آپ کے ساتھ انہوں نے آپ کے ایک بار کہنے پہ یہ بھی کر دیا یہ بھی میری پرواہ کیے بغیر انہوں نے آپ کو ترجیح دی۔ "

وہ اپنی حالت سے بے پرواہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔ ابان نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو اب روتے ہوئے رابعہ کی جانب جا رہی تھی۔

"ماما آپ۔ "

وہ بولتے بولتے ہنسی تھی۔ رابعہ نے چونک کر ابان کی جانب دیکھا۔

"آپ نے آج آپی کو سگی اور سوتیلی میں فرق خوب اچھے سے سمجھا دیا ہو گا۔ "

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے تلخ لہجے پہ رابعہ نے سپید پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس بات سے وہ بچتی آرہی تھی ایک دن ان کی اپنی اولاد ہی ان کے منہ پہ وہ طمانچہ مار دے گی۔

"لیزا تم چپ کرو۔"

ابان ان کی حالت کی پیش نظر اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا۔لیزا نے روہانسی نگاہوں سے ان کی حالت دیکھا تھا البتہ رابعہ کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"میں نے کبھی ایسا کچھ نہیں کیا۔"

وہ صفائی دینے والے انداز میں بولی۔

"کبھی نہیں کیا مگر اب کر دیا۔ان سے بدگمان ہوئی نا وہ بھی اس جائیداد کو لے کر کہ شاید وہ اس وجہ سے مجھے مارنا۔ماما آپ نے ایسا کیسے سوچ لیا ماما۔اپنی خواہشات کو مار کر انہوں نے ہمیشہ کس کا کیا ہے۔میرا نا۔کبھی میرے سے غافل نہیں ہوئی وہ۔کل تک میرے بگڑنے کی وجہ وہ تھی مگر آج وہ میری اس حالت کی ذمہدار بھی وہی ہیں کیا ماما۔آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا مگر آج وہ اپنے ماں باپ کے جانے پہ زندگی میں پہلی بار اللہ کے سامنے شکوہ کناں ہو گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دھیمے مگر شکوہ کناں لہجے میں ان کی سماعتوں میں صور پھونکتی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔رابعہ نے ہانپتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ابان نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

ابان نہیں۔میں اپنی اولاد کے ساتھ ایسا نہیں۔

"تائی جان آپ حوصلہ رکھیں ابھی وہ غصے میں ہے اسی لیے بول گئی۔آپ چلیں میرے ساتھ میں بات کرتا ہوں اس سے۔"

وہ انہیں سہارہ دیتے اٹھاتے ہوئے نرمی سے بولا اور انہیں لیتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔لیزا کی باتوں نے اس کے وجود میں بھونچال برپا کر دیا تھا۔نشاط کے ساتھ اپنا رویہ یاد کرا سے ایکدم پشیمانی نے آن گھیرا۔اس نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی تھی۔اسے سچ میں اتنا برا رویہ نہیں اختیار کرنا چاہیے تھا۔

"تم چلو یہاں سے۔یہ میلوڈرامہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔"

وہ شایان کی نگاہیں ہنوز ابان کی پشت پہ جمی دیکھ اسے جھڑکنے والے انداز میں بولی۔

"مگر یہاں سب غلط۔"

"تمہیں اس سے کوئی کنسرن نہیں ہونا چاہیے کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔چلو میرے ساتھ ہمیں آگے کی بھی پلیننگ کرنی ہے۔اس لیزا کو ایسے تو میں چھوڑنے سے رہی۔بدلہ ابھی باقی ہے اور میں بدلے ادھار رکھنے والوں میں سے قطعی نہیں ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بولتی شایان کو مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔اس کے کمرے میں جاتے ہی شایان نے چمکتی نگاہوں سے اس کی پشت کو تکااور دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے کچھ سوچتے ایکدم مسکرادیا۔

"باس لیڈی۔"

اس کی پراسرار سرگوشی گھر کے درودیوار کو بھی سنائی دی تھی۔معاًوہ کچھ سوچتے اندر کمرے کی جانب بڑھا تھاجہاں عمارہ پہلے سے ہی موجود کیو ٹکس لگانے میں محو تھی۔اس نے ہونٹوں کو گولائی کی شکل دیتے پرسوچ نگاہوں سے اس کی تیاری کا جائزہ لیا تھا۔

"کہا کہی جارہی ہو تم۔"

وہ پوچھے بغیر رہ ناسکا۔عمارہ نے چونک کراس کی جانب دیکھا۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں تمہیں جوابدہ ہونگی۔"

وہ تمسخر سے مسکراتے لہجے میں بولتی اسے لب بھینچنے پہ مجبور کر گئی۔

مت بھولو میں یہاں صرف تمہاری بدولت ہی آیاہوں تاکہ جو تم چاہتی ہو وہ ہو جائے پھر یہ تیور "

"کس خوشی میں دکھارہی ہو۔میں ابھی اسی وقت تمہارے اس راز کا پردہ فاش کر سکتا ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ دانت پیستے ہوئے دھیمے لہجے میں غرایا۔ عمارہ نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جو ابھی کچھ نا کر کے بھی اسے دھمکیاں دے رہا تھا۔

"شوق سے بتاؤ کیونکہ میں تو بھائی کے سامنے اپنی امیج بلکل صاف کر چکی ہوں۔ اگر تم منہ کھولو گے تو سب سے پہلے تم ہی پھنسو گے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ شایان نے مشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔ چہرے پہ جو کرختگی چھائی ہوئی تھی یکلخت اس کی جگہ شکستگی نے لے لی۔ عمارہ اس کے تاثرات بھانپتے دل ہی دل میں تشکر سے گہرا سانس بھر اٹھی۔ اگر وہ اس کے سامنے آج کمزور پڑتی تو لازماً ایسا کچھ کر دیتا کیونکہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا۔

"خیر مجھے ذرا اس ریسٹورینٹ میں ڈراپ کر دینا۔ میرا فرینڈز کے ساتھ گیٹ ٹو گیدر ہے۔"

وہ اپنا بیگ اٹھاتے مصروف سے لہجے میں بولی۔ شایان نے شانے اچکا کر اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ نک سک سی تیار جوں ہی گاڑی کے نزدیک پہنچی شایان نے مسکرا کر اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے خاموشی سے اندر بیٹھ گئی۔

"ہاں ہاں میں تم سے پہلے پہنچ جاؤں گی۔ تم پریشان مت ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا اس کی بات پہ چونک کر سیدھا ہوا اور ایک نظر اسے دیکھا جو ابھی بھی اپنے چہرے پہ ہلکا ہلکا ٹچ اپ کر رہی تھی۔وہ کوفت سے آنکھیں گھما کر رہ گیا۔گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔

یہ تم کہاں سے لے کر جا رہے ہو۔یہ روٹ تو لمبا پڑ جائے گا۔"

شایان نے اس کے چہرے پہ واضح پریشانی ابھرتی محسوس کی تھی اور یہی اس کی حالت اسے لطف سے دوبالا کر گئی۔

وہ دراصل دوسری جانب بڑے بڑے کنٹینر لگے ہوئے ہیں ہمیں مسئلہ ہو جاتا اسی لیے یہ راستہ چننا پڑا۔:

اس کی بات پہ اڑے اڑے حواسوں سمیت اس نے کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا تھا۔اس کے بعد وہ خاموشی اختیار کر گئی۔تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے ان کی گاڑی ایک پر تعیش سے ریسٹورینٹ کے سامنے رکی تھی۔وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی تھی۔

"ہاں تم جاؤ اب۔میں چلی جاؤں گی اور واپسی پہ مجھے میری فرینڈ ہی ڈراپ کر دے گی ماما کو بتا دینا۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتی تیزی سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔شایان نے سر جھٹکتے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے کی جانب بڑھائی تھی۔اگلے ہی لمحے وہی گاڑی موڑ کاٹتے ایک جھٹکے سے ریسٹورینٹ کے

All Rights Reserved By Novels Lounge

عین سامنے رکی تھی۔اندر کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں مخصوص انداز میں مسکرائی تھی۔اس نے تمسخر سے مسکراتے سر جھٹکا اور ایک نگاہ پھر اندر کی جانب دوڑائی جہاں وہ سکون سے کسی کے سینے سے لگ کراب کرسی کھینچ کر بیٹھ رہی تھی۔اس کے ماتھے کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔وہ ایک تنفر بھری نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔ذہن میں لاتعداد سوال تھے جس کا جواب صرف ایک ہی شخص کے پاس تھے۔

****

"کیا فائدہ ہوا وہاں جانے کا دیکھ لیا انجام۔"

عالم غصے سے سر جھٹکتے ہوئے بولا۔نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے عضلات تنے ہوئے تھے۔

"مگر میں نے سنبھال لیا تھا معاملہ بگڑنے سے پہلے ہی سنور گیا۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔عالم نے بغور اس کی جانب دیکھا جواب رو نہیں رہی تھی بلکہ اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔وہ محض ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔

م"میں ایک بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کزن کا مان لیا جاتا ہے بہن کا بھی مان لیا جاتا ہے مگر ایک "ماں۔ماں کا تو ماننے پہ بھی سمجھ نہیں آرہا کہ ماں ایسا کر سکتی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ شدید حیرت کا شکار تھا۔اس کی بات پہ نشاط سختی سے لبوں کو بھینچ گئی۔

کبھی کبھی حالات اتنی مشکلات کھڑی کر دیتے ہیں کہ ماں باپ بھی اولاد سے بدگمان ہونے میں "

"ایک لمحہ نہیں لگاتے۔

"مگر ایک بیٹی کے اوپر دوسری بیٹی کو فوقیت۔"

اس کی بات کے جواب میں بھی وہ اپنے موقف کے قائم تھا۔

"آپ پلیز اس بارے میں مت سوچیں اور نا مجھے مجبور کریں۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتی ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگی۔رابعہ کی آنکھوں میں بے اعتباری نے اسے اپنی موت آپ مار دیا تھا۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اسے لے کر اس قدر بدگمان ہو سکتی ہے۔نا ہی فلحال وہ عالم کو سچائی بتانے کی روادار تھی۔اسے یہ بات اچھے سے ازبر تھی کہ اگر آج اس نے سب کچھ سچائی اسے بتا دی تو لازماً وہ اسے ہمیشہ کیلیے یہاں آنے سے روک دے گا اور پھر وہ اس کی حکم عدولی کرنے والی کون ہو سکتی تھی وہ اس کا شوہر تھا کچھ بھی کر سکتا تھا اور وہ بیوی جس پہ اس کا ہر حکم ماننا فرض تھا۔اس کے بعد سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔گھر پہنچتے ہی عالم نے جوں ہی اسے سہارہ دینا چاہا وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی ٹوک گئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

بہت شکریہ اس قدر نوازش کیلیے مگر میرا نہیں خیال کہ اب مجھے مزید کسی کھوکھلے سہارے کی"

"ضرورت ہے۔جو ساتھ چھوڑ گئے وہی کافی ہے مزید کسی کا جانا میری جان لے لے گا۔

وہ رنجیدگی سے بولتی اگے کی جانب بڑھی معاً کچھ سوچتے وہ دوبارہ اس کی جانب آئی تھی۔

اور بہت شکریہ ان دو دنوں میں میرا خیال کرنے کیلیے مگر میں چاہ کر بھی ان لمحات کو ذہن سے"

"جھٹک نہیں پا رہی۔مزید عادت ہو گئی تو صرف میرے لیے مشکل ہو گی۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔وہ ڈھیلے ڈھالے قدموں سے چلتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس کی پشت کو تکتے عالم نے اپنی پیشانی مسلی تھی۔ناجانے یہ لڑکی جس سے بدگمان ہونا ہوتا تھا اس کے ساتھ بلکل ٹھیک رہتی تھی اور جس کا ساتھ اسے ضروری تھا اس سے اس کی بدگمانی عروج پہ تھی۔

"کہنے کو دنیا دیکھ لی ہے تم نے مگر اسے پرکھنا آج بھی نہیں آیا۔"

وہ تاسف سے بڑبڑایا اور خود بھی اندر کی جانب بڑھ گیا۔اندر سے آنے والے غیر معمولی شور کی آواز پہ وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھا جہاں نشاط کھڑی غصے سے آریز سے کوئی سوال کر رہی تھی۔

"مجھے بتاؤ گے کہ یہاں کیا ہوا ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اب کی بار سختی سے بولی کیونکہ آنکھ کے ذرا سا پاس گہرا کٹ لگا ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیا ہو گیا ہے۔"

عالم نا سمجھی سے گویا ہوا مگر اس پہ نگاہ پڑتے ہی وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا تھا اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

آپی وہ میں اپنے دوست کے ساتھ بات کر رہا تھا تو ہمارے درمیان کسی بات پہ لڑائی ہو گئی وہ اپنی" بھابھی کی برائیاں کر رہا تھا اور آپ کو بھی برا بھلا بول رہا تھا اس لیے میں نے اسے ایک پنچ کیا مگر "جواب میں اس نے پرکار میرے چہرے پہ مار دی۔

اس کی بات پہ نشاط کا غصہ گویا ساتویں آسمان تک پہنچ گیا۔اس نے غصے سے اس کا ہاتھ تھاما۔

ت "تم چلو میرے ساتھ۔اس سکول کے پرنسپل سے تو میں نپٹتی ہوں۔یہ کس قسم کے بیہودہ بچے "رکھے ہوئے ہیں انہوں نے۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔درد سے پھٹتا سر تو وہ فراموش کر گئی تھی۔

"نشاط زیادہ عالم چنا بننے کی قطعی ضرورت نہیں ہے ضرور اس کی بھی کوئی غلطی۔"

"غلطی مائی فٹ اس کے چہرے پہ زخم نہیں دیکھ رہے آپ۔"

وہ اس کی بات پہ تڑپ کر غصیلے لہجے میں بولی جسے اپنے بھائی کا زخم ہی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"بی ہیو نشاط یہاں بابا بھی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی تنبیہی آواز پہ وہ گہرا سانس بھرتے آنکھیں موند گئی۔

سکول وغیرہ میں ناجانے کتنی باتیں ہو جاتی ہیں۔ ہر بات کو سر پہ نہیں چڑھایا جاتا اور اگر وہ تمہیں "

"کچھ بول رہا تھا تو تم نظرانداز کر دیتے لڑائی کرنے کی کیا ضرورت تھی چلو میں زخم پہ دوا لگاتا ہوں۔

وہ آریز کی پیشانی چومتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا مگر نشاط نے ابھی بھی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

چلو سمیر تم میرے ساتھ۔ میں بھی سکون سے نہیں بیٹھوں گی یہ آج ہو گیا ہے مطلب بار بار "

"ہو گا۔ جسے جانا ہے چلے جسے مسئلہ ہے وہ گھر ہی بیٹھا رہے۔

وہ آریز کو کھینچتے کھانچتے سمیر کو اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ عالم نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اور سختی سے دانتوں پہ دانت جمائے تھے۔

"آپ دیکھ رہے ہیں اسے۔"

وہ سرخ ہوتی نگاہوں سے ذیشان کو دیکھتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں بولا جو اس کی بات پہ بہم سا مسکرائے تھے۔

دیکھو نا کیسے ان کی ماں کی طرح ان کی ڈھال بن گئی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

ان کی بات پہ عالم نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی۔وہ یہاں اس کی حالت کے متعلق بتانے سے گریزاں تھااور وہ ناجانے کیا کرتی پھر رہی تھی۔

ناجانے آپ سب کو کیا ہو گیا ہے۔کم از کم بابا آپ کو اس کی طبیعت کا خیال کرنا چاہیے تھا۔آپ" جانتے ہیں اسے تو ویسے بھی ان کے آگے کچھ نظر نہیں آتا"۔

وہ عجیب سے لہجے میں بولتے انہیں حیرت کا شکار کر گیا۔

لو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ وہ تمہارے بھائیوں کا کرتی ہے انہیں بچہ سمجھتی ہے مگر تم یہاں جل" رہے ہو"۔

وہ اس کی عجیب سی بات پہ اسے جھاڑ پلاتے ہوئے بولے۔

سارا مسئلہ ہی تو یہی ہے کہ وہ دنیا جہان کا کرتی ہے بس جس کا کرنا اس پہ سب سے زیادہ فرض ہے" اسی سے غافل ہے"۔

وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولتے اشتعال سے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔دروازہ ذور سے بند ہونے کی آواز پہ وہ جھنجھلا کر رہ گئے۔

"حیرت ہے اپنے بھائیوں سے جل رہا ہے۔ناجانے جب اولاد ہو گی تو کیا کرے گا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہونقوں کی طرح بڑبڑائے۔اس دوران ان پہ ایک چیز تو آشکار ہو چکی تھی کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو بھی دیکھنے کا خواہاں نہیں تھا۔وہ اس کی کیفیت سے مزے لیتے دل ہی دل میں مسکرا دیے۔اب صرف انہیں ان کے واپس لوٹنے کا انتظار تھا۔

****

"دکھا دیا نا اپنے خون نے جوش۔نشاط سوتیلی تھی سوتیلی ہے اور سوتیلی ہی۔"

چپ کر جاؤ کلثوم تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔نہیں ہے وہ میری سوتیلی اولاد وہ مجھے سگی سے بھی زیادہ "عزیز ہے۔"

وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھی نا جانے کن گہری سوچوں میں غلطاں تھی کہ کلثوم کی آواز پہ ہوش کی دنیا میں لوٹی مگر اس کی باتوں نے ان کے اندر ایک حشر سا برپا کر دیا تھا۔

جتنی عزیز ہے نا وہ سب دیکھ لیا ہے میں نے۔میں نے کیا ہم سب نے اور سب سے بڑھ کر اس کے "شوہر نے۔"

وہ تمسخر سے ہنستے ہوئے بولی۔رابعہ نے ٹوٹی بکھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جو کس قدر سکون سے ان کی ذات کی دھجیاں ادھیڑ رہی تھی۔

"میں اس سے جا کر بات کروں گی۔وہ مان جائے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی مگر ایک لمحے کیلیے لہجہ ضرور ڈگمگایا تھا۔

ویسے ماما اچھا ہی ہوا نا ایک طرح کا۔ یہ سب جو آج یہاں ہوا میلوڈرامہ اس سب کو دیکھ اس کا شوہر "

"اسے یہاں آنے ہی نا دے اور اس کے سارے تعلقات اس گھر سے ختم ہو جائیں۔

۔ عمارہ کی آواز پہ کلثوم نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا

وہ یہاں آئیں گی یا نہیں آئے گی اس کی فکر کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے موٹی۔ یہ کل بھی "

"ان کا گھر تھا آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

لیزا کی پاٹ دار آواز پہ ان دونوں نے عقب میں دیکھا جہاں زینوں کے پاس لیزا کھڑی کاٹ دار نگاہوں سے انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"اے لڑکی تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ میں تمہاری ساس ہوں۔"

وہ کرخت لہجے میں بولی۔ عمارہ نے تنفر سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر اسے انہی القابات سے نوازرہی تھی۔

"مگر میں تو آپ کو ساس مانتی ہی نہیں۔"

وہ شانے اچکاتے لاپرواہی سے بولی۔ ان سب کو اس لیزا میں پرانی لیزا کی واضح جھلک دکھی تھی۔

"اس گھر سے اب نشاط کا کوئی تعلق نہیں رہے گا دیکھنا تم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

عمارہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔لیزارابعہ کے ساتھ ہی سکون سے صوفے پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھی۔

"ماما ایک بات پوچھوں۔"

اس نے سنجیدگی سے ساتھ بیٹھی رابعہ کو مخاطب کیا۔انہوں نے ٹھٹھک کر فقط ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔

"یہ گھر کس کے نام تھا اور ہے۔"

اس کے گہرے مگر پر سوچ لہجے پہ عمارہ اور کلثوم دونوں چونکا ہوئی مگر چہرے سے ظاہر نا ہونے دیا۔

"پہلے تمہارے بابا کے نام تھا اور اب نشاط کے نام ہے۔"

ان کے لہجے میں واضح شکستگی ان سب نے محسوس کی تھی۔لیزا نے مزے سے مسکراتے ان دونوں کی جانب دیکھا جن کے چہرے کی رنگت سپید پڑتی جا رہی تھی کیونکہ ان کے خیال میں تو آدھی جائیداد کی مالک لیزا بن چکی تھی۔

اس گھر کی مالک کل بھی نشاط تھی آج بھی وہی ہے اور آخری دم تک وہی رہیں گی میری بات کان "کھول کر سن لو تم۔ناجانے کن کن چیزوں کا گھمنڈ ہے تم میں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مضبوط قدم اٹھاتے عمارہ کے نزدیک آئی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولی معاً اس کی نگاہ اس کی گردن میں لپٹی نہایت قیمتی چین کی جانب اٹھی۔اس نے نہایت دھیرے سے اس چین کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔

خیال کریں چچی۔بیٹی ہاتھوں سے نکل رہی ہے۔مجھے تو آپ کے بیٹے نے بچا کر اپنا لیا مگر اسے شاید" بچانے والا کوئی نہ ہو کیونکہ ہر کسی کی قسمت لیز املک نہیں ہوتی اور نا ہی ہر کسی کی قسمت میں ابان "ملک لکھ دیا جاتا ہے۔

اس کے تند لہجے پہ عمارہ کے چہرے سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔اس نے گھبرا کر کلثوم کی جانب دیکھا جو کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری اتنی مجال۔"

اس سے پہلے کہ عمارہ چلا کر اس پہ ہاتھ اٹھاتی دروازے سے اندر آتے ابان کو دیکھ اس نے سرعت سے ہاتھ پہلو میں گرایا۔اگلے ہی لمحے اس کے دماغ میں کوندا سا لپکا۔وہ مصنوعی رونا روتے تیزی سے ابان کی جانب بڑھی اور اس کے سینے سے لگی تھی۔ابان اس کے یوں رونے پہ بوکھلا گیا۔

"کیا ہوا ہے عمارہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

بھائی لیزا مجھ پہ اس قدر گھٹیا الزام کیسے لگا سکتی ہے۔ٹھیک ہے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے مگر اسے "

" کہیں اپنی نفرت اور انا میں اتنا مت گرے کہ ایک پاکباز لڑکی کے کردار پہ کیچڑ اچھالیں۔

وہ روتے ہوئے بولی۔ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے

نہایت پر سکون کھڑی تھی۔ابان کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔شایان بھی اس کے پیچھے پیچھے داخلی

دروازہ عبور کر کے اندر آ چکا تھا۔

" چلیں ماما اٹھیں۔"

وہ ابان کی نگاہوں کو نظر انداز کرتے رابعہ کو اٹھاتے ہوئے بولی جو اس اچانک افتاد پہ خود ساکت رہ گئی

تھی۔

"لیزا رکو۔"

مجھے یہاں آپ کی فیملی کے سامنے کوئی بات نہیں کرنی ابان۔اگر آپ کو کوئی بات کرنی ہے تو"

"کمرے میں آ سکتے ہیں نہیں تو ایز یو وش۔

وہ بغیر اسکی جانب دیکھے رابعہ کو سہارہ دیتے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

میں وہاں آئی تھی کیونکہ آپ میری ماما ہے اور آپی نے ہمیشہ مجھے یہی سمجھایا ہے کہ چاہے آپ سے "

جتنی مرضی ناراضگی ہو مگر سب کے سامنے تم نے ماما کو ایسے سپورٹ کرنا ہے کہ کسی کو بھنک بھی نا

All Rights Reserved By Novels Lounge

پڑے۔اپنی محبت کا ثبوت دینا ہے جو میں نے دے دیا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میری ناراضگی ختم ہو گئی۔آپ سو جائیں میں کمرے میں جاتی ہوں۔"

وہ ان پہ کمفرٹر اوڑھاتے ان کی پیشانی چوم کر لائٹ آف کرتے کمرے سے باہر نکل گئی۔رابعہ نے نم نگاہوں سے اس کی پشت کو تکتے خاموشی سے کروٹ بدل لی۔ان کے کمرے سے نکلتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔اس کے کمرے میں جانے کے کچھ لمحوں بعد ہی وہ تن فن کرتا بگڑے حواسوں سمیت کمرے میں داخل ہوا تو لیزا نے سکون سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم اپنی بہن کی بے عزتی کا بدلہ میری بہن سے لے رہی ہو۔"

اس نے براہراست اس کی انکھوں میں دیکھتے استنسفار کیا۔لیزا نے تلخی سے مسکراتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

میں اتنی کم ظرف نہیں ہوں ابان اور نا ہی کانوں کی کچی ہوں مگر آپ کانوں کے بے حد کچے "ہیں۔اسی لیے اس وقت مجھ سے کوئی بات مت کریں۔"

وہ سہولت سے بات ختم کرتے مڑی ہی تھی کہ ابان نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے حصار میں لیتے دیوار سے لگایا۔لیزا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"دے دے جتنا درد دینا چاہتے ہیں۔آپ کی ساری محبت بس شادی سے پہلے تک کی ہی تھی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ابان کے تنے ہوئے تاثرات فوراً سے پہلے ڈھیلے پڑے تھے۔

"یہ جو بھی ہو رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔"

وہ اسے بولتے بیڈ پہ بیٹھتے دونوں ہاتھوں پہ سر کو گرا گیا۔لیز ادھیمے سے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک بیٹھی اور اس کے شانے پہ ہاتھ جمایا تھا۔

ابان پلیز آپ ایک بار جاننے کی کوشش تو کریں کہ آپی کو کیا ہوا ہے۔آپ جانتے ہیں نا وہ ایسی نہیں ہیں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ابان نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر وہ خود بھی بتا سکتی تھی۔"

اس کا لہجہ انتہائی دھیما مگر شکستگی لیے ہوئے تھا۔

آپ جانتے ہیں وہ کبھی کسی کو اپنی بدولت تکلیف میں مبتلا نہیں کریں گی۔وہ جاتے جاتے اتنی بہکی بہکی باتیں کر کے گئی ہیں کہ میری زندگی کیلیے دعا کرنا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

بولتے بولتے اس کا لہجہ بھیگا تھا۔ابان نے نہایت نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کی پیشانی چومی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں اتنے چھوٹے سے ذہن پہ اتنا کچھ سوار کر لیتی ہوں۔"

وہ اس کی کنپٹی پہ لب رکھتے ہوئے بولا۔لیزا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ جو ہر وقت غصہ کرتے رہتے ہیں سب پہ۔"

وہ تنک کر بولی۔ساتھ ہی گالوں کو سختی سے رگڑنے لگی۔ابان نے تاسف سے اس کی جانب دیکھتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرا اور نرمی سے اس کے گالوں کو صاف کیا تھا۔

"جتنا غصہ کیا ہے اس سے دوگنی محبت دے دوں گا۔"

وہ جواباً گوجھل لہجے میں بولا۔

"آپ صرف غصہ ہی کر سکتے ہیں محبت نہیں۔"

وہ ناک منہ چڑھاتے سر جھٹک کر بولی۔ابان اس کی بات پہ نا چاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنس دیا۔

تو اچھی بیویوں کی طرح شوہر کی خاطر داری کیا کرو نا۔شوہر ہوں تمہارا تسخیر کر لو مجھے۔تمہارے "

"سامنے ہو اور سب سے بڑھ کر تمہارا ہوں۔

وہ اس کے سر سے سر ٹکراتے بھاری لہجے میں بولا۔

"خاطر داریوں کا بتا ہی دیا ہے تو یہ بھی بتا دیں کہ کرنی کیسے ہیں۔کیا مجھے بھی سجنا سنورنا پڑے گا۔"

اس کا لہجے میں واضح الجھن رقم تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اونہو۔تم توسادگی میں بھی میرے دل کے سب سے قریب ہوں۔تمہاری تیاری میں افورڈ نہیں "
"کر سکتا۔

اس نے فوراً ہاتھ کھڑے لیے۔لیزا نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب اس کا تفصیلی
جائزہ لے رہا تھا۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"

وہ اس کا بھرپور معائنہ کرتے ہوئے بھاری لہجے میں بولا۔لیزا کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔

اس دو دن پرانے لباس میں آپ کو ہی میں اچھی لگ سکتی ہوں۔تعریف کرنی تھی میری بے عزتی "
"نہیں۔

وہ مسکراہٹ دباتے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔ابان کا قہقہہ اس کی بات پہ بے ساختہ
تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتی ابان نے کھینچ کر دوبارہ اسے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔

میرا ہاتھ چھوڑیں اور پہلے آپی سے معافی مانگ کر آئے۔جب تک آپ کے تعلقات ان سے بحال "
نہیں ہونگے میں آپ کو اپنی جانب ایک قدم بھی اگے نہیں بڑھنے دوں گی۔میں تو صرف ان کے
"متعلق سوچ کر اداس ہوں مگر ان کے تو اعتماد کو ہی بری ٹھیس پہنچی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ افسردگی سے بولتی اسے یکلخت چہرہ جھکانے پہ مجبور کر گئی۔اس کے بعد ان دونوں نے آپس میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ایک بے نام سی خاموشی کمرے میں حائل تھی۔دونوں کے ذہن میں بس نشاط کی ذات ہی گردش کر رہی تھی۔لیزا کی باتوں سے اتنا تو ابان کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ضرور ان سب سے کچھ چھپا رہی ہے۔اب بس وہ جاننا باقی رہ گیا تھا مگر کیسے ؟ یہ سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔

****

"یہ دیکھ رہے ہیں آپ اپنی بہو کو۔ابھی تک نہیں لوٹی۔دوپہر سے شام ہو گئی ہے۔

تقریباً گھنٹے بعد وہ دندناتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تو اس کے چہرے پہ خاصا اضطراب رقم تھا۔حلیہ بھی بکھرا ہوا تھا۔ذیشان نے عینک کی اوٹ سے اسکا بھرپور انداز میں جائزہ لیا۔

"برخوردار اسے گئے ابھی ڈھیر گھنٹہ ہوا ہے اور تمہاری حالت مجنو جیسی ہو گئی ہے۔"

وہ اس کی حالت پہ طنز کرنا بھولے تو وہ خجل سا ہو گیا۔

معاً خارجی دروازے پہ کھٹکے کے ساتھ ہی اگلے ہی لمحے فاطمہ پھپھی کا چہرہ نمودار ہوا تھا۔وہ مسکرا کر انہی کی جانب بڑھ رہی تھی۔عالم نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے ان کی جانب دیکھا جو مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اسے کیا ہوا۔ چہرہ دیکھو کیسے زردی مائل ہو رہا ہے۔ کوئی روگ تو نہیں لگ گیا۔"

وہ اس کا جائزہ لیتے ہوئے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولتی اسے سٹپٹانے پہ مجبور کر گئی۔ وہ ذیشان کی کزن تھی جوان کے تقریباً پانچ سال بڑی تھی۔ کبھی کبھار ہی ان کا چکر یہاں لگا کرتا تھا اور وہ بھی اچانک آج بھی ان کی آمد بلکل غیر ارادی طور پہ ہوئی تھی۔

"آ" اسے چھوڑ تو بتا طبیعت کیسی ہے۔ عالم کیلیے کوئی لڑکی دیکھی یا نہیں

وہ مسکراتے ہوئے بولی مگر ان کی مسکراہٹ دیکھ ان دونوں کے لبوں کی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔ ان دونوں نے نگاہوں کا تبادلہ کیا کیونکہ اب وہ باقاعدہ مسلسل چل کر آنے کی بدولت ہانپ رہی تھی۔ عالم نے اپنی جگہ سے اٹھتے پانی کا گلاس ان کی جانب بڑھایا تو وہ اس کے صدقے واری چلی گئی۔

چلو جی بس اسی چیز کی کمی رہ گئی تھی۔ آپی اب تو آپ گئی۔ تیار ہو جائیے کیسٹ کے شروع ہونے "کا۔"

سمیرا سے آنے والے وقت سے آگاہ کرتے ہوئے مزے سے بولا۔ نشاط نے نا سمجھی سے ان سب کی جانب دیکھا۔ وہ ابھی ابھی اچھی خاصی شاپنگ سے فراغت حاصل کرتے واپس لوٹے تھے اور اب سامنے کا منظر اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

آپ یہ سارا سامان اس طرف رکھ دیں۔

اس نے اپنے ساتھ آئے آدمی کو سامان ایک جانب رکھنے کی تلقین کی اور خود اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"کی ہویا تواڈے رنگ کیوں اڑ گئے نے۔میں تے بس عالم دے رشتے ناپو چھیا سی۔"

وہ پر سوچ نگاہوں سے ذیشان کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ گڑبڑا گئے اور خجل ہوتے ان کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے ان کی نگاہ خود کو گھورتی نشاط کی جانب اٹھی تو ان کی پیشانی پہ یکے بعد دیگرے بل پڑنا شروع ہو گئے۔

"ذیشان اے کون ائے۔تے نالے ائے سمیر اور آریز دے نال۔"

انہوں نے کچھ الجھن آنکھوں میں لیے ذیشان کی جانب دیکھا۔اس سے قبل کہ وہ بات کو سنبھالتے سمیر دانت نکوستے ہوئے ان کی بات درمیان میں ہی کاٹ گیا۔

"یہ تو عالم بھائی کی بیوی ہے اور ہماری آپا۔"

وہ ہنستے ہوئے ان کے سر پہ بم پھوڑتے خود سکون سے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔عالم نے ایک نظر اسے دیکھ نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔بے چین دل کو نا جانے کیوں اسے سامنے دیکھ سکون مل گیا تھا۔چہرے پہ کچھ دیر قبل جو اضطراب تھا وہ کہی دور جا سویا تھا۔

"لو بھئی ای کی گل ہوئی بھلا۔ذیشان دونانے ویاں چھپ کے کیتاں اے یا فیر۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"پھوپھی چھوڑیں ناچھپ کے کیتا یا فیر سب دے سامنے۔ بات واضح سی ہے کہ دونوں اب میاں بیوی ہیں اور نشاط ہماری بڑی بہن ہے جو ہمیں دل و جان سے بھی قریب ہے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔ عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ ذیشان نے باقاعدہ اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"بیوی۔ میں نئی مندی بیوی۔ میر اتے اپنا دل سی عالم واسطے کڑی لبا گی مگر میرے سارے ارادے ملیامیٹ ہو گئے اس دی بدولت۔ عالم تینوں وی اے ہی ملی سی۔"

وہ اب شکوہ کناں لہجے میں بولتی آخر میں عالم سے مخاطب ہوئی۔ عالم کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی وہی نشاط کے چہرے سے خون کسی نے جیسے نچوڑ ہی لیا تھا۔

"پھوپھو۔ آپ ہماری آپی کو کچھ مت کہیں۔ اگر بھائی نہیں بھی بولیں گے تو ہم ان کیلیے ضرور بولیں گے کیونکہ ہم ان کے بھائی ہیں۔"

نشاط جو ذیشان کے اشارے پہ اب تک خاموش بیٹھی تھی آریز کی آواز پہ نم آنکھوں سمیت مسکرائی تھی۔ عالم کے وجود کے جیسے کسی نے پرخچے اڑا دیے۔ کیسا شوہر تھا وہ جو اپنی بیوی کو ڈیفینڈ کرنا ہی نہیں جانتا تھا۔ ان سب کی باتوں پہ وہ اداس ہوتے اپنی جگہ سے اٹھی اور دلنخواستہ اس کی ہتھیلی پہ پانچ سو کا نوٹ رکھتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ نشاط نے سختی سے مٹھی کو بھینچ لیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بہت شکریہ بیٹا میری عزت رکھنے کیلیے۔دراصل پھوپھی کی عادت ایسی ہی ہے۔وہ بولتی چاہے کڑوا ہے مگر دل ان کا بہت میٹھا ہے۔ایک بار تم ان کے ساتھ گھل مل جاؤ گی نا پھر دیکھنا تمہیں ان سے زیادہ اچھا کوئی نہیں لگے گا۔ویسے بھی عالم کی شادی کو لے کر ان کے بہت ارمان تھے گھر کا سب سے بڑا بیٹا ہے نا۔"

ذیشان اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے۔

"تو کوئی بات نہیں انکل۔اگر وہ ان کی دوسری شادی کروانے پہ رضامند ہے تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔وہ ویسے بھی اس شادی سے ناخوش ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ جاتے جاتے بھی میں کسی کی زندگی میں زہر گھول کے جاؤں۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں آرزدگی سموئے بولی۔

"تمہاری اسی عادت کی بدولت صرف مجھے تم سے الجھن ہوتی ہے نشاط جو سب پہ صرف اپنے مشورے تھوپنا جانتی ہے۔اسی لیے خدارا اپنے مقید اور ناکارہ مشورے اپنے پاس رکھو اور آپ بابا اٹھیں کمرے میں چلیں اور تم دونوں بڑوں کے سامنے لحاظ کیا کرو۔"

وہ اس کا بازو سختی سے تھامتے چبا چبا کر بولا اور ساتھ ہی ان تینوں سے بھی باری باری مخاطب ہوا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ٹھیک ہے ہم لحاظ کرلیں گے مگر پھر آپ کو بھی کچھ لحاظ کرناپڑے گا بھائی۔ہم چھوٹے ہیں تو کیا ہوا کیا بول نہیں سکتے۔آگے جا کر ہم بھی اگر اپنی بیویوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے نا تو پھر آپ بھی ہمیں ٹوکنے والے۔"

اس سے پہلے کہ سمیر اپنی بات مکمل کرتا عالم کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا تھا۔نشاط نے گھبرا کر اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کی جانب دھکیلا۔

"کیا ہو گیا ہے سمیر تمہیں۔پلیز خاموش ہو جاؤ اور آپ جائیں یہاں سے اپنے کمرے میں۔"

وہ سمیر کو غصے سے جھڑکتی آخر میں مدھم لہجے میں عالم سے گویا ہوئی۔

"میری تربیت یہ رنگ دکھا رہی ہے اس بات کا مجھے بے حد دکھ ہے۔ناک ہی کٹوا کر رکھ دی ہے تم لوگوں نے اپنے باپ کی۔"

ذیشان وہیل چیئر گھسیٹتے ناراضگی جتاتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ان سب کے منظر سے ہٹتے ہی نشاط نے سمیر کی جانب دیکھا جواب نظریں چڑا رہا تھا۔

"آپی ایسے تو مت دیکھیں۔"

وہ ایکدم جھنجھلا کر بولا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں نا دیکھوں سمیر۔ تم میرے لیے بولے مجھے بے حد خوشی ہے بہت زیادہ خوشی ہے مگر میں یہ نہیں چاہوں گی کہ میری بدولت تم عالم سے بدتمیزی کرو وہ تمہارے بڑے بھائی ہیں جنہوں نے تمہیں پالا ہے اور اس مقام تک پہنچایا ہے۔ ہمارے درمیان جو بھی سہی مگر کم از کم تم لوگ ان سے اس طرح بات کرو گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

"ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا جب وہ آپ سے ایسے بات کرتے ہیں۔ آج آپ ان کے پاس مت جایئے گا میں بابا کے کمرے میں سو جاؤں گا آج ہمارے کمرے میں سو جایئے گا۔ آریز زمین پہ گدا بچھا کر سو جائے گا۔"

وہ ابھی بھی اسی موقف پہ قائم تھا۔

"مگر سمیر۔"

"پلیز آپی ایک بار یہ کر کے تو دیکھیں۔ دیکھتے ہیں بھائی رات کو آپ کو جگانے آتے ہیں یا نہیں۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ اس کا یہ سب کرنے کو دل تو نہیں تھا مگر اس کا دل رکھنے کی خاطر وہ حامی بھر گئی۔ اس کے بعد اس نے سمیر کو عالم کے پاس بھیجا اور خود چائے بنانے کی خاطر کچن کی جانب بڑھ گئی۔ اس دوران بھی وہ دل میں اپنوں اور پرائیوں کا موازنہ کرنے میں مصروف

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھی۔ جنہیں اس نے اپنا سمجھا انہوں نے پرائیوں جیسا سلوک کیا اور جنہیں پرایا وہ اس کے اس حد تک اپنے ہو گئے تھے۔ اس نے ایک نظر اس چھوٹے سے گھر کو دیکھا۔

وہ گھر اتنا بڑا تھا کہنے کو آسائشیں سکون سب کچھ وہاں ہونا چاہیے تھا مگر وہاں یہ سب نہیں تھا اب "جب یہ سب چیزیں اس چھوٹے سے گھرانے میں میسر آئی ہیں تو میری زندگی اتنی مختصر کیوں یا اللہ۔"

وہ سسکی بھرتے ہوئے دھیمے سے بڑبڑائی۔ اگلے ہی لمحے اپنے نزدیک کسی کا گمان محسوس کر اس نے چونک کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں عالم کھڑا اس کی جانب جھک کر چولہا بند کر رہا تھا۔ وہ سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ اگلے پانچ منٹ میں اس نے چائے کپ میں انڈیلنے کے بعد ذیشان کے کمرے کا رخ کیا تھا۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اپنے سامنے رکھی پلیٹ کو دیکھ اس نے چونک کر نگاہیں اوپر اٹھائی تو عالم اپنا کپ اٹھاتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے بیٹھ چکا تھا۔

"کھاؤ پتر جان بناؤ۔ یہ سب بہت ضروری ہے تیرے لیے۔"

ذیشان مسکراتے ہوئے پلیٹ میں کٹے پھل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولے جو عالم نے اس کے آگے رکھے تھے۔ وہ خاموشی سے اٹھا کر کھانے لگی۔ رات کے کھانے کے بعد عالم اور ذیشان تو اپنے کمرے میں چلے گئے مگر سمیر نے اسے نہیں جانے دیا تھا وہ ایک بار تو عالم کو احساس دلانا چاہتا تھا۔ نشاط

بھی خاموشی سے بیڈ پہ آکر لیٹ گئی۔ تقریباً رات کے دو بجے وہ اچانک کروٹیں بدلتے بدلتے اٹھ بیٹھی اور ننگے پاؤں ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ دروازہ کھولتے ہی وہ بیڈ پہ سوتا ہوا دکھائی دیا تھا۔اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی مطلب اس کا اس کمرے میں ہونا نا ہونا اس کیلیے سچ میں کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔وہ خاموشی سے اپنی سائیڈ پہ آکر لیٹ گئی۔اس سے قبل کہ وہ مزید کسی سوچوں کے یلغار میں بہتی چلی جاتی عقب سے ہی اس نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اپنی جانب کھینچا تھا۔نشاط ایک لمحے کیلیے ہڑبڑا کر رہ گئی کیونکہ اس کا سر اب اس کے شانے میں چھپا ہوا تھا۔

"اتنی جلدی آگئی۔ابھی بھی نا آتی۔"

اس نے دھیمے سے سرگوشی کی۔

"میں اپنے شوق سے نہیں گئی تھی وہاں۔ سمیر نے ضد کی تھی۔"

وہ صاف گوئی سے بولی۔عالم نے ایکدم چہرہ اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تم سمیر کی ضد پہ اس کمرے میں سونے گئی تھی۔"

وہ جیسے یقین دہانی چاہ رہا تھا۔

ہاں پہلے تو اس کی ضد پہ گئی تھی مگر اپنے خود سے جانے کا سوچ رہی ہوں ویسے بھی اس کمرے کو"

"اس کمرے والے کو میری ضرورت ہی نہیں ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں بس چند دن۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"فار گاڈ سیک نشاط۔ کیوں اس حد تک بد گمان ہوں۔"

وہ اس کی بات ختم ہونے سے قبل ہی سختی سے اسے ٹوک اٹھا۔

میں اس بار ہی تو بد گمان ہوں۔ عالم میں نے پڑھا ہے جنہیں ٹیومر ہوتا ہے ان میں سے معجزہ ہی ہے "

"جو کوئی بچ جائے۔

وہ پریشان کن لہجے میں بولتی اسے بھی اندر سے خالی کر گئی۔ عالم نے نرمی سے اس کے کانپتے ہاتھوں کو

تھاما اور اس کے لرزتے وجود کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

تم اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔ وہ ذات بھی تو یہی کہتی ہے نا کہ تم جیسا گمان مجھ سے کرو گے میں ویسا"

"ہی لٹاؤں گا۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے محبت سے پوچھ رہا تھا۔ نشاط نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔ البتہ

آنکھیں ابھی بھی نم تھی۔ عالم نے نرمی سے اس کی دونوں آنکھوں کو چوما اور بیڈ پہ نیم دراز ہوتے

اس کا سر شانے سے لگایا تھا۔ نشاط نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ کو سختی سے تھام لیا۔

"کیا ابھی بھی پریشان ہو۔"

وہ اس کی جانب جھکتے پریشانی سے گویا ہوا۔

نہیں اب میری ساری پریشانی سکون میں بدل گئی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا اشارہ اس کے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ کی جانب تھا جو وہ واضح سمجھ گیا تھا۔

"چلو تمہیں میں ایک قصہ سناتا ہوں۔"

وہ اس کے ذہن کو پر سکون کرنے کی خاطر بولا۔ نشاط نے اپنا سر اسکے شانے پہ رکھتے ایک ہاتھ اس کے سینے پہ رکھا تھا۔ نا جانے کیوں اب اس حصار میں وہ خود کو اس حد تک محفوظ سمجھتی تھی کہ اس سے آزاد ہونے کا خیال ہی اس کیلیے سوہان روح تھا۔ اب وہ مسلسل نا جانے کونسے قصے اسے سنا رہا تھا۔ نشاط نے سوئی سوئی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور کسمسا کر آنکھیں موند گئی۔ نیند اس پہ حاوی ہو چکی تھی اور عالم بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے نرمی سے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا۔ اسے ابھی بھی یاد تھا جب پہلی بار اس نے اس چہرے کو دیکھا تھا تو وہ کس قدر شاداب تھا اور آج اس چہرے سے رونق ہی جیسے کسی نے چھین لی تھی۔ اس نے انگلیوں کے پوروں سے اس کی آنکھیں چھوئی نرمی سے اس کے بالوں کو سہلایا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جھکا اور اس کی پیشانی کو چومتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ابھی اسے پیکنگ بھی مکمل کرنی تھی کیونکہ کل شام کی اس کی فلائٹ تھی مگر اس سے بھی پہلے ایک بے حد ضروری کام تھا۔ اس نے سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سیگریٹ نکالتے باہر لاؤنج کا رخ کیا تھا فلحال اس چیز کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

طلب اس میں بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے سکون دے کر اب اسکے اندر بے سکونی سی پھیل گئی تھی۔

****

"یہ تیاری کس لیے۔"

وہ جوں ہی فریش ہو کر باہر نکلا لیزا کو نک سک سا تیار دیکھ نا سمجھی سے گویا ہوا۔ لیزا نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں آج یونی جانے کا سوچ رہی تھی۔ پہلے ہی کافی چھٹیاں ہو گئی ہے۔"

وہ شانے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔ ابان نے اس کی پیشانی کے زخم کا معائنہ کیا جو کافی حد تک بھر چکا تھا۔ وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

اوکے میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں۔ واپسی پہ بھی ڈرائیور کے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں ہے"

"مجھے کال کر لینا۔

وہ اس کی پیشانی چومتے نرمی سے گویا ہوا۔ لیزا نے سہولت سے اثبات میں سر ہلا یا۔

"آپ آپی کے پاس کب جائیں گے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

بالآخر اس نے اپنے دل میں مچلتا سوال کر ہی ڈالا۔اس کی بات پہ ابان کے ہاتھوں کی حرکت ہلکلحت تھمی تھی۔

"جاؤ گا آج کل میں ہی۔"

وہ مختصر سا بولا۔لیزا دل مسوس کر رہ گئی۔ابان میں فالوقت اس کا سامنا کرنے کی ہمت بلکل نہیں تھی۔بے اختیاری میں جو سب کچھ بول تو دیا تھا مگر اب اسے پچھتاوے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

"کب تک ناراضگی کا ارادہ ہے تمہارا۔؟"

اس کے سوال پہ لیزا نے ذرا سی نگاہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"جب تک آپ میری بات نہیں مان لیتے۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔ابان نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"یہ اب تم مجھے سزا دے رہی ہو۔"

اس نے شکوہ کرنا ضروری سمجھا۔

"اور جو سزا آپ نے آپی کو دی اس کا کیا۔"

اس کی بات پہ ابان سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔

"یہ تمہاری ہر بات پہ نشاط کیوں آجاتی ہے لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جھنجھلا کر بولا۔لیزا اس کے حصار سے الگ ہوئی تھی۔

"کیونکہ میں جانتی ہوں کہ ان کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے پلیز آپ ایک بار میرے کہنے پہ ان سے بات کریں نا۔"

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔

"تو میری جان میں بول رہا ہوں نا جاؤں گا اس کے پاس۔"

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے محبت سے بولا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں جانتی ہوں۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔

"جب اتنے مان سے مجھے کوئی حکم دیا ہے تو پھر مجھ پہ تھوڑا سا یقین بھی کر لے میری جان۔"

وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت سے بولا تو وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔

"چلو میں نیچے جا رہا ہوں آجاؤ نیچے۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے اپنا کوٹ اور بریف کیس اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔لیزا نے بھی تیزی سے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔

"ہائے لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ وہ مڑی تو شایان کو اس کا منتظر پایا۔

"ہیلو۔"

وہ مدھم لہجے میں بولی۔

"کیسی ہیں آپ۔"

وہ نا جانے کیوں بات کو طوالت بخش رہا تھا۔لیزا کے دل میں ایک خوف نے ڈیرہ جمالیا۔

میں ٹھیک ہوں میں چلتی ہوں دراصل باہر ابان میرا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے مجھے یونی ڈراپ "

" کرنا ہے

وہ تیزی سے بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی کیونکہ اس کی نگاہیں اسے اچھا خاصہ پریشان کر چکی تھی۔گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بھی اس کا تمام تر دھیان اس کی جانب ہی تھا۔

"کیا ہوا۔"

اپنے ہاتھ پہ ابان کا ہاتھ محسوس کر اس نے غیر محسوس انداز میں اس کے شانے سے سر ٹکا یا تھا۔

"آپ کا کزن ہے جو شایان وہ بھلا کب جائے گا یہاں سے۔"

اس کے سوال پہ ابان نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا اس نے کچھ کہا ہے تم سے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے سوال پہ وہ ایکدم سٹپٹا گئی۔

"ارے نہیں نہیں میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔"

وہ اس کی بات کو سرے سے ہی ٹال گئی۔ابان نے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی آگے کی جانب بڑھائی تھی۔

"اسے اب بس ایسے ہی گھورتے رہو گے یا کچھ کرو گے بھی۔"

کلثوم کی آواز پہ اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

حوصلہ رکھیں خالہ جان آہستہ آہستہ ہی انسان کو شیشے میں اتارا جاتا ہے۔ایک بار یہ کام ہو گیا اس"

"کے بعد سب کچھ آسان ہی ہے۔

وہ شاطرانہ انداز میں مسکرا دیا۔انہوں نے شاباشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھے تم سے یہی امید ہے آخر کو میرے بھانجے جو ہو۔"

وہ تفاخر بھرے لہجے میں بولی۔

اونہو خالہ جان یہ مت کہیں۔کام تو میں اپنا ضرور مکمل کروں گا اور آپ کو مجھ پہ فخر بھی ہو گا مگر وہ"

"کام کرنے کے بعد میں آپ کا بھانجا نہیں بلکہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاؤں گا۔

وہ مزے سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔کلثوم کی آنکھوں میں الجھن رقم تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیا مطلب۔"

"وقت آنے پہ سب سمجھ جائیں گی آپ ناٹی گرل۔"

وہ ان کی ناک دباتے ہنستے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اب بس اسے لیزا کی واپسی کا انتظار تھا تاکہ وہ اگلا کام نہایت صفائی سے انجام دے سکے۔

میرے بیٹے کو مجھ سے چھین لو گی تم۔ایسا میں کبھی نہیں ہونے دوں گی لیزا۔تم جیسی عیار لڑکی کو" میں اپنے مقابل نہیں دیکھ سکتی۔ایسا داغ لگاؤں گی تم پہ کہ وہ خود تم سے گھن کھاتے تمہیں طلاق "دے گا اس کے بعد وہ دھبہ تم پہ لگے گا نا وہ میرے جلتے سینے میں پھوار کی صورت میں برسے گا۔

ان کی آنکھوں میں غصے کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔انہوں نے نفرت سے ہنکارہ بھرتے عمارہ کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تاکہ اس لاکٹ کی بابت پوچھ سکے جس کی جانب لیزا نے کل اشارہ کیا تھا۔ان کا دل اس سب کو سوچتے عجیب سے وسوسوں میں گھرا ہوا تھا۔

****

آپی۔وہ جو کتابیں اور الماری آئی ہے وہ کہاں رکھوانی ہے۔آپ کے کمرے میں یا پھر یا پھر یہی" "رکھوالوں اور اے سی والا کام کہاں کروانا ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ جو لاؤنج میں بیٹھی ذیشان سے نا جانے کونسی باتوں میں محو تھی اس کی بات پہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

نہیں وہ تم اپنے کمرے میں کرواؤ اور اے سی والے کو تم بابا کے کمرے میں بھیج دو میں دیکھ لیتی"

"ہوں کیونکہ میرے بیڈ روم میں اس الماری کا کیا کام۔

وہ اسے حکم دیتے ہوئے بولی۔ ان سب نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بیٹا اس سب کی کیا ضرورت ہے بھلا ہم جس میں ہے اسی میں خوش ہیں نا۔"

وہ ان کی وہیل چیئر تھام کر کمرے میں لا رہی تھی جب ذیشان نے اسے سختی سے ٹوکا۔

بابا آپ سب خوش تھے میں بھی خوش تھی مگر کبھی کبھی ہمیں اپنے بارے میں بھی سوچنا چاہیے"

اور مجھے آپ سب بے حد عزیز ہیں۔ ویسے بھی صبح دوپہر رات کا کھانا تو آپ کے کمرے میں ہی ہوتا

"ہے۔ آہستہ آہستہ اے سی کا کام میں باقی ماندہ کمروں میں بھی کروالوں گی۔ آپ پریشان مت ہو۔

وہ مسکراتے ہوئے انہیں تسلی دے رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ سمیرا اور آریز کو لیے اپنے کمرے میں موجود تھی کیونکہ اان کے کمرے میں ڈرلنگ کا کام ہو رہا تھا۔ عالم نے اسے افس جانے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔ اس کے حصے کا سارا کام بھی وہی دیکھ رہا تھا۔

"ب" بھائی کو معلوم ہوا کہ یہ سب آپ نے کیا ہے تو وہ بہت غصہ کریں گے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیرا اپنی کتاب کھول کر بیٹھتے اسے متوقع صورتحال سے آگاہ کرنے لگا۔ نشاط نے اس کی بات کو ہوا میں اڑا دیا۔

"تم ان کی فکر چھوڑو وہ تو ہر بات میں غصہ کرتے ہیں۔ تم لوگ اب اپنے ہر کام کی چیز کتاب وہاں رکھنا اور اسے استعمال میں لانا۔ میں بھی اسی میں رکھ لوں گی جس چیز کی ضرورت پڑی تو تم لوگوں کے کمرے میں آکر لے لوں گی۔"

وہ شانے اچکاتے ہوئے بولی۔ کچھ دیر بعد ان آدمیوں کے جاتے ہی اس نے الماری کا جائزہ لیا گرے رنگ کی الماری جس میں سیاہ رنگ بھی شامل تھا دیوار میں لگی انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ اگلے آدھے گھنٹے میں ان تینوں نے مل ملا کر اس الماری کو سجا لیا تھا۔ سب سے زیادہ جگہ بھی عالم کی ہی کتابوں نے گھیری تھی۔

"تم لوگ اپنے بھائی کو یہ مت بتانا کہ یہ میں نے کیا ہے۔ بلکہ۔"

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی عالم کی آواز پہ وہ زبان دانتوں میں دبا گئی۔

"آپ کب آئے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔عالم نے سرزنشی نگاہوں سے دیوار میں نصب الماری کی جانب دیکھااور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے باہر نکل آیا۔وہ تیزی سے اس کے تعاقب میں بھاگی تھی۔

"عالم پلیز سنیں۔"

وہ ہانپتے ہوئے بولی۔

"یہ سب کرکے تم میری غیرت پہ وار کررہی ہو کہ میں یہ سب افورڈ نہیں کرسکتا۔میں جانتا ہوں کہ ایک امیر لڑکی میری بیوی ہے جو امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہے مگر پلیز میری غیرت مجھے بہت عزیز ہے۔"

اس کا لہجہ نہایت ٹھنڈا تھا۔نشاط نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔اس کا یہ سب کرنے کے پیچھے ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر اسے وہاں سے جاتا دیکھ اس کے دل میں تاریکیوں نے ڈیرہ جما لیا تھا۔

"بھابھی آپ انہیں چھوڑیں آپ یہاں آئیں۔ہمیں اپنی شاپنگ تو دکھائیں جو اپنے لیے کی ہے۔"

سمیر کی آواز پہ اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا اور ہنستے ہوئے ان کے کمرے کی جانب چل دی۔کچھ ہی دیر میں وہ ذیشان کے سامنے بیٹھی انہیں شاپنگ دکھا رہی تھی اور وہ سب ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھ رہے تھے جو ایک کے بعد ایک سوٹ نکال رہی تھی مگر اس میں ایک بھی سوٹ اس کا نہیں تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ ساری شاپنگ آپ نے کس کیلیے کی ہے۔"

سمیر ہونقوں کی طرح بولا۔

ارے بدھو تم لوگوں کے لیے۔اب مجھے غلط مت سمجھنا۔اگر میں وہاں ہوتی تو میں لیز اماما ابان" وغیرہ کیلیے بھی یہ شاپنگ کرتی تھی اب آپ سب میری فیملی ہو اور میں آپ سب سے بہت محبت کرتی ہوں بس یہ محبت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے پلیز انکار مت کرنا۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔اس کے اس نے چار سوٹ سمیر کی جانب بڑھائے جس میں پینٹ شرٹس جیکٹس اور شلوار قمیض بھی تھی۔آریز کیلیے اس نے ساری پینٹ شرٹس ہی خریدی تھی البتہ ذیشان کیلیے ان کی مناسبت کے لحاظ سے کپڑے۔وہ بہت پرجوشی سے ان کو سامان دکھارہی تھی۔

اس کے بعد اس نے لیپ ٹاپ سمیر کی جانب بڑھایا تو اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

یہ تمہیں اسائمنٹس وغیرہ بنانے کیلیے چاہیے ہوتا ہے نا۔اب سے یہی استعمال کرنا اور آریز تمہیں" میں اگلے سال کیونکہ تم چھوٹے ہو نا ابھی۔"

بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرایا تھا۔

"میں تمہارا بھی انتظام کردوں گی کچھ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بھیگے لہجے میں بولی۔وہ سرعت سے اس کی گردن میں بازو حمائل کر گیا۔نشاط کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہ گیا۔وہ تمام چیزیں مردانہ استعمال کی ہی لائی تھی گھڑیاں پرفیومز وغیرہ۔

"آپی آپ ہمارے لیے دنیا کا سب سے بہترین تحفہ ہے۔آپ یہ نا بھی دیتی تو ہمیں سب سے قیمتی چیز مل گئی تھی مگر اب آپ نے دے ہی دیا ہے تو ہمیں یہ بھی دل و جان سے قبول ہے۔"

سمیر کی آواز پہ وہ روتے روتے جی جان سے مسکرائی۔کچھ ہی دیر میں وہ کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ پہ بکھری چیزیں دیکھ اس کی پیشانی پہ ایک لکیر ابھری تھی۔نشاط نے اپنے خشک لبوں پہ زبان پھیری۔عالم نے اس کی جانب دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

"بابا مجھے تین چار دنوں کیلیے دبئی جانا ایک ضروری میٹنگ کے تحت۔"

اس نے سنجیدگی سے انہیں مخاطب کیا۔ذیشان نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا البتہ نشاط کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔

"مگر پتر۔"

"بابا جانا ضروری ہے نشاط چلی جاتی مگر اس کی طبیعت کچھ بحال نہیں ہے۔میرا جانا ہی ضروری ہے۔ہو سکتا ہے وقت سے پہلے لوٹ آؤ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ان کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔انہوں نے محض اثبات میں سر ہلانے کو اکتفا کیا۔اس کے بعد وہ آریز کی جانب آیا اور اس کا چہرہ اٹھاتے اس کے زخم کا معائنہ کرنے لگا۔

"کافی حد تک بھر گیا ہے ویسے بھی تم تو میرے شیر جوان ہو۔ایسے ہی کیوں ہار مان لیتے۔"

اس نے نرمی سے اسے ساتھ لگاتے پیشانی چومی۔

"ہاں نا آپ کے بھائی کا شیر ہونا ضروری ہے ورنہ میری بے عزتی ہو جاتی۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولا۔عالم کا قہقہہ اس کی بات پہ بے ساختہ تھا۔نشاط نے خوشگواری کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں نمی سی جاگ جاتی تھی۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔کسی کی نگاہوں کے ارتکاز نے عالم کو اپنی جانب دیکھنے پہ مجبور کیا تھا۔نشاط اس کے یوں متوجہ ہونے پہ بوکھلا گئی۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہی وہ چیزوں کو سمیٹنے کا اشارہ کرتے اس کے پیچھے آ گئی۔

"میں پیکنگ میں ہیلپ۔"

اس کی نگاہ بند ہوتے بیگ کی جانب اٹھی مطلب وہ پیکنگ بھی کر چکا تھا۔

"اتنی جلدی ہے آپ کو جانے کی۔"

ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر بیٹھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانے نہیں نہیں واپس لوٹنے کی جلدی ہے کیونکہ تمہاری سرجری کی تاریخ جلد از جلد آرہی ہے۔میں اس میں کوئی تاخیر نہیں چاہتا۔اپنا بے حد خیال رکھنا۔ سمیر اور آریز کوئی چیز کھانے کا کہے تو خاموشی سے کھالینا اور پلیز یہ سب صرف اور صرف تمہاری بہتری کیلیے ہے۔میں میلز کرتا ہوں گا خیال کرنا اوکے۔"

وہ اسے ساتھ لگاتے محبت سے بولا اور اس کی پیشانی چومی۔نشاط نے اس کے سینے پہ سر رکھتے آسودگی سے آنکھیں موندلی۔وہ چاہتی تھی کہ ایک بار تو وہ اس سے محبت کا اظہار کرتا محبت بھرے تو بول بولتا آئی مس یو ہی کہہ دیتا مگر اس کے لبوں سے ایسا کچھ بھی نہیں نکلا تھا۔اس کا انتظار محض انتظار ہی رہ گیا تھا۔

****

عالم کے جانے کے ایک دن تک تو اس کا دن سکون سے گزر گیا تھا مگر اس سے اگلے دن ہی اسے عجیب سے احساسات سے گھیر لیا تھا۔عالم سے اس کا چاہ کر بھی کوئی رابطہ نہیں ہو پایا تھا یہاں تک کہ وہ خیر و عافیت سے پہنچ گیا یا نہیں اس متعلق بھی وہ جان نہیں پائی تھی۔ذیشان جو اس کی سستی صاف محسوس کر رہے تھے چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کیا ہوا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ کوئی پریشانی ہے کیا۔ عالم سے بات ہوئی یا نہیں یا پھر اس نے پھر "
"کچھ کہہ دیا ہے۔ چہرہ اس قدر اترا ہوا ہے۔

ذیشان کے پے درپے سوالوں نے ایکدم اسے بوکھلا کر رکھ دیا اس نے سٹپٹا کر ان کی جانب دیکھا جو اس کی حالت پہ متفکر سے دکھائی دے رہے تھے۔

"نہیں بابا کچھ خاص نہیں بس طبیعت کچھ ڈل ڈل سی ہے۔"

وہ بظاہر مسکراتے ہوئے انہیں بہلانے والے انداز میں بولی مگر ان کو پھر بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ وہ ان کی نگاہوں سے گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھتے اندر کمرے میں چلی آئی۔ اگر ان کے سامنے بیٹھتی تو لازماً ان کے سوالوں کے جواب دینے پڑتے جو وہ دینے کو کم از کم بلکل بھی تیار نہیں تھی۔ کمرے میں آتے ہی اس نے آئینے میں ابھرتے اپنے عکس کو دیکھا جو واضح کملا کر رہ گیا تھا۔ چہرے سے تو ویسے ہی پہلے کسی نے رونق چھین لی تھی سونے پہ سہاگہ عالم کا جانا۔ اس نے انگلیوں کے پوروں سے اپنی آنکھوں کے نیچے گہرے ہوتے حلقوں کو چھوا تو دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔ درد کی شدت سے پوری طرح اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

آپی ہم آج لیٹ نائٹ مووی دیکھیں گے۔ آپ کبھی بھی میرے لیے نہیں۔ میرا بھی دل کرتا ہے "
"آپ کے ساتھ وقت گزارنے کو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزا کی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی تو اس کا ذہن ناچاہتے ہوئے بھی ماضی کی یادوں میں الجھتا چلا گیا۔اس کے زہن کو جیسے کسی نے جکڑ لیا تھا۔

"اوری لیزا تم جانتی ہو میں اپنے سے منسلک کسی بھی چیز پہ کومپر ومائز نہیں کرتی نیند پہ تو بلکل نہیں ایسے ہی آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ گئے تو مجھے وہ برداشت نہیں ہے۔مجھے میرا چہرہ بہت عزیز ہے۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس کی انکھ سے آنسو نکلتے پلکوں کی باڑ پہ ٹھہر سا گیا۔

"آپی ایک دن میں کیا ہوتا ہے۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"اصول تو اصول ہوتے ہیں اور میں اپنے اصولوں کی بے حد پکی ہوں ہاں کسی دن سنڈے سکپ کر کے میں تمہارے ساتھ مووی کا پلین کر سکتی ہوں۔"

اس کے چہرے پہ افسردگی بھانپتے نشاط نے اس کی پیشانی چومتے بہلایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے کھلکھلا کر ہنس دی۔وہ آنسو جو اس کی آنکھ میں کہی اٹکا ہوا تھا گال پہ بہ گیا۔لبوں پہ ایک اذیت سے بھرپور مسکراہٹ درج تھی۔اس نے ناجانے کیا سوچ کر سرعت سے اپنی آنکھیں صاف کی اور بالوں کو کیچڑ سے آذاد کرتے سلجھانے لگی مگر وہ یکے بعد دیگرے گرتے چلے گئے۔وہ ضبط سے کام لیتے اپنے کام میں مصروف رہی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جن جن چیزوں سے میں نے محبت کی ہے وہ مجھ سے چھینی جا رہی ہے۔مجھے تو خود سے بھی عشق ہے تو کیا میں اپنا آپ بھی بہت جلد کھودوں گی۔"

ایک سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔اس نے اپنا موبائل تھام کر اس میں سے عثمان کی مسکراتی تصویر نکالی تھی۔

"بابا۔"

اس کے لبوں سے نا چاہتے ہوئے سسکی نکلی تھی۔

بابا میں مضبوط رہ رہ کر تھک گئی ہوں۔مجھے اب آپ کے پاس آنا ہے آپ کے سینے سے لگنا ہے اور خوب سارا رونا ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی اور اپنے ہاتھ کو فون کی سکرین پہ پھیرا تھا۔اس نے سختی سے موبائل کو اپنے سینے میں بھینچ لیا جیسے ان کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی ہو۔

بابا میں نا چاہتے ہوئے بھی بری بن گئی ہوں۔ماما مجھ سے بات نہین کر رہی۔ابان مجھ سے ناراض ہے اور عالم کبھی کبھی وہ بہت اپنے سے لگتے ہیں مگر کبھی کبھی ان سے زیادہ پرایا کوئی نہیں لگتا۔میں ماما سے غصہ نہیں ہوں۔وہ ورلڈ کی بیسٹ ماما ہیں مگر بس تھوڑا سا دکھی ہوں ان سے ناراض ہونا چاہتی ہوں

All Rights Reserved By Novels Lounge

تاکہ اس بار وہ مجھے منائے اور ابان سے تو میں اب کبھی بات نہیں کروں گی وہ دوست ہونے کا حق ہی "نہیں نبھا پایا۔

وہ ان کی تصویر سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ سامنے بیٹھے ہو اور وہ اپنے دل کی باتیں ان سے کر کے اپنا دل ہلکا کر رہی ہو۔اسی دوران موبائل کی ٹون بجی تھی۔اس کا دل انوکھے پر لے پہ دھڑکا۔اس نے سرعت سے موبائل میں جھانکا تو آفس سے کوئی میسج تھا۔وہ جو عالم کے میل کے انتظار میں تھی جی کڑا کر رہ گئی۔اس نے ایکدم گھڑی کی جانب دیکھا جو دوپہر کے ایک بجا رہی تھی۔ان دونوں کے سکول کالج سے لوٹنے کا وقت ہو رہا تھا۔اس نے ایک بار پھر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا تو اس کے چہرے سے اندازہ لگانا بے حد آسان تھا کہ اس کے دل میں کیا چل رہا تھا۔ اگلے پانچ منٹ تک وہ گہرے سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پاتی رہی۔وہ اپنی بدولت کسی کو بھی پریشان نہیں کر سکتی تھی مگر کچھ بھی کر کے افاقہ نہیں ہو پا رہا تھا۔لاکھ کوششوں کے بعد اس نے چڑ کر کوشش ہی ترک کر دی۔

کس قدر مشکل ہوتا ہے چہرے پہ جھوٹ کا نقاب چڑھانا۔

وہ کوفت سے بولتے باہر نکل آئی۔ذیشان باہر کرسی پہ ہی بیٹھے نماز پڑھنے میں محو تھے۔وہ انہیں ایک نظر دیکھتی سیدھا کچن میں چلی آئی۔اب دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کرنا تھا۔اس نے فریج سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

کل کی بنے ہوئے شامی کباب نکالتے فرائے کیے اور انہیں ٹرے میں سیٹ کیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ان دونوں کے آتے ہی سمیر تو اس سے بنا پوچھے ہی روٹیاں لینے چلا گیا۔ اس نے بھی کوئی ضد نہیں کی تھی۔ ویسے بھی اس کا ذہن بری طرح تھکا ہوا تھا۔ ذیشان کے کمرے میں دستر خوان لگاتے ہی وہ سب کھانے کیلیے بیٹھ گئے۔

"آپی کیا آپ اداس ہیں۔"

آریز کی آواز پہ وہ بوکھلا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔"

وہ بمشکل مسکرا کر بولی اور چور نگاہوں سے ذیشان کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

صبح سے میں بھی پوچھ رہا ہوں مگر بتا ہی نہیں رہی۔ کیا" عالم سے کوئی بات ہوئی ہے وہ غصہ کرتا ہے "کیا۔ اس کا بھی پتہ نہیں چلتا کب کچھ بھی بول دے۔

ذیشان بیٹھے بیٹھے اب عالم کو لتاڑنے لگے جو سرے سے ہی اس سب سے انجان تھا۔

آپ سب اتنے بھولے کیوں بن رہے ہیں۔ ظاہری سی بات ہے آپی کو بھائی کی یاد ستا رہی "ہو گی۔ بھئی پہلی بار تو شوہر اتنی دور گیا ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

سمیر کی شریر آواز پہ اس کے چہرے پہ تاریک سا سایہ لہرایا اور نوالہ حلق میں ہی اڑ گیا۔ نا جانے کیسے وہ اس کی چوری پکڑ چکا تھا۔ اس کی بات پہ باقی دونوں بھی کچھ حد تک پر سکون ہو گئے۔

"اسی لیے میں شوہر کے اکیلے جانے کے حق میں ہی نہیں ہوں جائے تو بیوی کو ساتھ لے کر جائے تن تنہا نا جائے۔"

ذیشان سخت عاجز دکھائی دے رہے تھے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بابا میری طبیعت خرابی کی بدولت ہی تو میں نہیں جا پائی۔ آپ پریشان مت ہو۔ میری ویسے بھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ ان تینوں کو اپنی طرف سے رام کرتے اس سے پہلے اٹھتی سمیر نے اسے وہی ٹوک دیا تھا۔

"آپ یہی بیٹھیں اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری غیر موجودگی میں بھی ویسے آپ نے یہ سب کر لیا ہے ورنہ میں یہ بھی نا کرنے دیتا۔ میں چائے خود بنا لوں گا اور آریز تم ذرا یہ چیزیں سمیٹ لو۔"

وہ اسے حکم دیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ نشاط نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ دل میں ان کیلیے محبت کا گراف مزید بڑھ گیا تھا۔ اگلے دس منٹ میں ہی جب وہ اندر آیا۔ چائے دودھ کا گلاس بادام اور پھل سب کچھ موجود تھا۔ وہ اس کی حرکت پہ دم بخود رہ گئی۔ ضرور عالم نے ہی اسے سختی سے تاکید کی ہو گی وہ محض سوچ کر رہ گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اگر وہ اتنی کیئر کرتا تھا تو جتاتا کیوں نہیں تھا۔

وہ سوچ کر رہ گئی۔

"کھالیں آپی آپ کے شوہر صاحب کی سختی سے تاکید ہے ورنہ میرا حشر بگاڑ دیں گے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا تو وہ بھی نم آنکھوں سے ہنس دی۔اس سب سے فارغ ہوتے ہی وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی۔آریز سمیر دونوں نماز پڑھنے جا چکے تھے۔واٹس ایپ کھولتے ہی عالم کی جانب سے آئے میسج کو دیکھ اس کے وجود میں جیسے کسی نے روشنیاں سی بھر دی تھی۔لب اپنے آپ ہی خوبصورت سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔اس کی بات کا جواب دیتے ہی اگلے ہی لمحے دوسری جانب سے کال موصول ہوئی۔

"طبیعت کیسی ہے اب تمہاری۔"

وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"کچھ کچھ خراب ہے۔"

ناجانے کیوں اس نے سچائی سے کام لیا تھا شاید وہ اس سے کچھ سننے کی خواہش مند تھی یا اس کے واپس لوٹنے کی آس۔

"کیا ہوا۔میری سمیر سے بات ہوئی تھی اس نے تو تسلی بخش جواب دیا تھا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اپنی حیرت پہ قابو پاتے ہوئے بولا۔

"طبیعت کس کی خراب ہے میری یا اسکی۔"

اس کے بگڑنے پہ وہ ایکدم خاموش سا ہو گیا۔اس کے بعد اسنے اس متعلق اس سے کوئی سوال نا کیا۔نشاط کو یکلخت اپنے رویے کا احساس ہوا تو چہرہ خجالت کے احساس سے سرخ پڑ گیا۔

"کیا ہوا ہے طبیعت کو۔"

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس کا نرم لہجہ جوں ہی نشاط کی سماعتوں میں گونجا دل ایک بار پھر بھر آیا تھا۔وہ اسے کہنا چاہتی کہ واپس لوٹ آئے مگر لبوں پہ جیسے قفل لگ گیا تھا۔

"کہاں جا کر اتنی مصروفیت۔"

اس کا لہجہ چاہے سرسری تھا مگر دوسری جانب لیپ ٹاپ پہ جھکے عالم نے اس کے لہجے میں شکوہ صاف محسوس کیا تھا۔اس کے ہاتھوں کی حرکت تھم گئی۔

بس مصروفیت بہت زیادہ تھی میں جلد از جلد لوٹنا چاہ رہا تھا واپس اسی لیے کام نپٹا رہا تھا مگر میٹنگ "

"اٹینڈ کرتے ہی انہیں یہ ڈیل خاصی پسند آئی ہے اسی لیے میں شاید دو دن مزید لیٹ ہو جاؤں۔

اس نے بالآخر اس کی سماعتوں میں بم پھوڑا۔نشاط کا چہرہ اس کی بات پہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔عالم نے اس کی خاموشی کو صاف محسوس کیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اوہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

ایک طویل خاموشی کے بعد وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

کل ڈاکٹر سے اپائنمنٹ ہے تمہاری یاد سے چلی جانا نشاط۔"

"وہ محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ویسے بھی گھر سے نکلا نہیں جائے گا۔"

اس نے ضدی لہجہ اپنایا۔عالم اس کے پل پل بدلتے تیوروں سے خاصا حیران ہوا تھا مگر منہ سے پھر بھی کسی چیز کا اظہار نہیں کیا۔اس کے بعد کچھ وقت تک پھر خاموشی ان دونوں کے درمیان حائل رہی تھی۔عالم سمجھنے سے قاصر تھا ابھی اس دن تو وہ بلکل ٹھیک تھی مگر اچانک اس کا بدلہ رویہ کیا وہ اس کی غیر موجودگی کو محسوس کر رہی تھی۔وہ چاہ کر بھی اس سے پوچھ نا پایا۔اگلے ہی لمحے ٹوں ٹوں کی آواز پہ عالم نے کان سے فون ہٹایا اور اس کے نمبر پہ ایک میسج لکھ کر سینڈ کیا تھا۔

کل ڈاکٹر پہ لازمی چلی جانا نشاط اٹس مائی ہمبل ریکویسٹ۔اور سائیڈ ٹیبل کے دراز میں ایک چٹ"

"رکھی ہے وہ بھی پڑھ لینا۔سی یو سون سویٹ ہارٹ۔

ساتھ میں دل والا ایموجی۔وہ اس سے لڑنا چاہتی تھی جھگڑنا چاہتی تھی مگر خود پہ قابو پاتے اس نے اوکے ول گو کا میسج لکھ کر سینڈ کر دیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آئی ایم آنرڈ مائی لیڈی۔"

اس کے جواب پہ خود بخود نشاط کے لبوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی۔دل الگ پر لے پہ دھڑکا تھا۔اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

میں بھلا ان کی باتوں پہ کیوں مسکرا رہی ہوں۔کہتے ہیں عورت میٹھی چھری کا نام ہے مگر میرے" معاملے میں مرد میٹھی چھری ہے جو پہلے اچھا خاصہ جلا کر پھر بعد میں ایک میٹھا سا میسج لکھ کر بھیج دیتا ہے اور میں بھی فوراً پگھل جاتی ہوں مگر اب میں بھی انہیں کوئی میسج کوئی کال نہیں کروں گی دیکھتے "ہیں کب تک مجھ سے بے خبر رہ سکتے ہیں یہ۔

وہ تلملاتے ہوئے دل ہی دل میں اس کے رویے کے بابت سوچ رہی تھی معاً کچھ سوچتے اس نے دراز میں سے چٹ نکالی تو ساتھ ہی اس کی دوائیاں رکھی تھی۔

Take your medicine on time. Don't miss anything. It may not be important to you but it is very important to me honey. Take care of yourself my lady.

اس کی اس بات کو اس نے ناجانے کتنی بار پڑھا تھا وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی مگر جانے انجانے میں ہی سہی اس کے دل میں میٹھی سی گدگدی سی ہوئی تھی۔وہ اتنی دور ہو کر بھی یہاں سب انتظام

All Rights Reserved By Novels Lounge

کر کے گیا تھا مطلب سچ میں وہ اس کی فکر کرتا تھا۔ نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اس نے عالم کو تکیے کو سینے میں بھینچتے اس کی مہک کو اندر اتارا تھا۔ اسی لمحے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر گھڑی کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم دونوں اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔"

وہ رات کے اس پہر انہیں یوں سامنے دیکھ تعجب سے بولی۔

"آپ سو رہی تھی کیا۔"

"ارے نہیں نہیں مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔"

اس نے مسکرا کر بولتے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔ سمیر نے گہرا سانس بھرتے اپنی پشت سے لڈو بر آمد کی تھی۔

" چلیں پھر کھیلتے ہیں۔ ہمیں بھی نیند نہیں آ رہی تھی کل ویسے بھی سنڈے ہے۔"

وہ سکون سے بولتے بیڈ پہ چڑھ کر بیٹھ گئے۔ نشاط بھی مسکرا کر شانے اچکاتی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ کچھ ہی دیر میں ان کی ہنسی کی آوازیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

"ششش آہستہ بولو۔ بابا جاگ جائیں گے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔اگلے لمحے ایک بار پھر وہ اپنی حرکتوں پہ کھل کر ہنس دیے۔ان دونوں کی سنگت میں وہ تمام باتیں بھلا بیٹھی تھی۔

****

"نو نو آئی ول کم ان جسٹ ہالف این ہاور۔پلیز سٹے ڈیئر۔"

وہ فون پہ معذرت خواہانہ لہجے میں کسی سے مخاطب تھا۔لیزا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور جلدی سے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ اپنا بیگ شانے پہ ڈالتے ناسمجھی سے گویا ہوئی۔ابان نے سرعت سے برش کی مدد سے اپنے بالوں کو سنوارا تھا۔

"ایک بہت ضروری کیس کی بدولت مجھے اپنے کلائنٹ سے ملنا تھا اور اس سب پریشانی میں ان کے بابت میں بھول گیا تھا۔اب وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے میرے منتظر ہیں۔بس انہی سے ملاقات کرنی ہے۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔لیزا نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"کیا ہوا ایسے کیا گھور رہی ہو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی گھوریوں سے چونکتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا گیا۔

سمجھ گیا۔آج جاؤں گا میں نشاط کے آفس۔تم اب مجھے گھورنا بند کرو جب سے شادی ہوئی ہے تم"

"مجھے بس گھور ہی رہی ہو۔اب تو مجھے تم سے ڈر لگنے لگا ہے۔

وہ شکایتی لب و لہجے میں گویا ہوا۔ساتھ ساتھ ہاتھ بھی تیزی سے چل رہے تھے۔

"ہنہ آپ مجھ سے ڈر ہی نا جائیں کہی۔"

وہ چڑ کر بولی۔

"بیوی جیسی مخلوق سے کون نہیں ڈرتا یار۔"

وہ اس کی بات پہ تمسخرانہ انداز میں بولتے بھنویں اچکا گیا۔لیزے نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

اور آپ جب سے آپ کی مجھ سے شادی ہوئی ہے آپ کیا کر رہے ہیں بس مجھے ناراض ہی کر رہے"

"ہیں اور میری خواہشات تو آپ کیلیے جیسے کوئی معنی نہیں رکھتی کبھی مجھے خوش نہیں کیا۔

اس کی شکایتوں کی فہرست کچھ زیادہ ہی لمبی تھی۔

ایک بار بس یہ تمام صورتحال حل ہو جائے اور ڈیڈ جو ولیمے کا بول رہے تھے وہ ہو جائے پھر تمہاری"

"تمام خواہشات میری سر آنکھوں پہ اور خوش تو میں ہی تمہیں کروں گا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی تیکھی ناک کو کھینچتے اس کا گال چوم گیا۔لیزا نے جھینپ کر چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔ابان نے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

"اور کوئی شکایت مجھ غریب سے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مسکاتے لہجے میں بولا۔

پہلے یہ شکایت تو دور کریں کچھ کریں گے تبھی میں مانوں گی کہ آپ میری مان سکتے ہیں اور آپ میں" اتنی ہمت ہے کہ آپ لیزا ابان ملک کو سنبھال سکیں۔باتیں تو سب ہی کرتے ہیں عمل کرنے والے "کچھ کچھ ہی ہوتے ہیں۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولتی اس کا حصار توڑتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ابان نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا جواب تیزی سے زینے اتر رہی تھی۔وہ بھی اسی تیزی سے اترتے جوں ہی نیچے اترا اسید ھا پورچ کی جانب مڑ گیا۔

"ارے کیسی ہیں آپ۔آپ سے تو براہ راست بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا بھابھی۔"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ وہ ایکدم اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

"افف ڈرا دیا آپ نے مجھے۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے گھبرائے لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اب میری آواز اتنی بھی بھیانک نہیں ہے۔"

وہ شرارت پہ آمادہ تھا۔

"آواز سے زیادہ تو شکل بھیانک ہے۔"

اس کی بر براہٹ شایان کی سماعتوں نے بخوبی سنی تھی تبھی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔لیزا اس کے ہنسنے پہ کچھ خجل سی ہو گئی۔

"اب شکل بھی اتنی بھیانک نہیں ہے بھابھی جان۔"

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولا۔لیزا نے صاف محسوس کیا تھا کہ وہ اس سے فرینک ہونے کی کوششوں میں ہے مگر کس وجہ سے وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی تبھی تاسف سے نفی میں سر ہلاتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔شایان نے اپنی شیو سہلاتے اس کی پشت کو دیکھا تھا۔

"لیزا۔"

اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتی عمارہ کی آواز پہ اس کے قدموں کو وہی بریک لگی تھی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو اسی سے مخاطب تھی۔

"ایم سوری تمہیں پیچھے سے پکارنے کیلیے مگر مجھے بھی آج بھائی کے ساتھ ہی جانا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی مگر لیزا اسے تو یہ بات ہضم کرنا ہی مشکل تھا کہ وہ اس سے بات کر رہی ہے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میں لیزا ہوں عمارہ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ مجھے کبھی مخاطب نا کرتی۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولتی ابان کی گاڑی کے مزدیک پہنچی تھی۔عمارہ نے تیزی سے اس کی کلائی تھامی اور اس کے گلے لگی تھی۔

ایم سوری نا اب اتنا بھی پرائیوں والا رویہ مت رکھو مجھ سے۔آئی نو مجھ سے کوتاہیاں ہوئی ہے مگر تم" "تو معاف کرنے کی ہمت رکھتی ہو نا۔

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں بولی۔لیزا نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔نا جانے کیوں دل میں ایک خوف کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ابان کی آنکھیں بھی تحیر کے مارے پھیل گئی کیونکہ ان کے درمیان اس قدر خوشگوار تعلقات تو کبھی بحال نہیں ہوئے تھے۔وہ نا جانے کیا سوچ کر باہر نکلا۔

"کیا ہوا تم دونوں کو۔"

وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔

بھائی دیکھیں نا لیزا کو میں اتنے پیار سے سب کچھ بھلا کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں مگر اسے مجھ پہ یقین" ہی نہیں ہے ٹھیک ہے ہمارا ماضی بہت ذہریلا تھا مگر جب ایک انسان اپنی غلطی مان رہا ہے تو آپ کو "اسے معاف کر دینا چاہیے نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ آنکھوں میں نمی لیے افسردگی سے بولی۔ابان نے اسے ساتھ لگاتے بے ساختہ اس کی پیشانی چومی

البتہ لیزا کو "کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا۔وہ بے ساختہ نگاہیں چرا گئی۔

"کچھ وقت لگتا ہے عمارہ زخم بھرنے میں۔خیر تم بیٹھو میں تم دونوں کو ڈراپ کر کے کورٹ

جاؤں۔ایمر جنسی ہے۔"

وہ ان دونوں کو تاکید کرتے گاڑی میں بیٹھ گیا۔اس سے پہلے کہ لیزا پیچھے کی جانب بڑھتی کیونکہ عمارہ جب جب ان کے ساتھ ہوتی تھی آگے ہی بیٹھتی تھی اور وہ فلحال اس سے کسی قسم کے بحث کے موڈ میں نہیں تھی۔

"ارے تم پیچھے کیوں۔بھائی کی بیوی ہو تم تو یہ حق پہلے تمہارا ہے۔میں پیچھے بیٹھوں گی۔"

وہ مسکرا کر بولتی پیچھے بیٹھ گئیملیزا غائب دماغی کی کیفیت میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی۔ابان نے اس کی خاموشی کو صاف محسوس کیا تھا۔عمارہ کو ڈراپ کرتے ہی اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

"اے کیا ہوا۔"

وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"کچھ بھی تو نہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے پر سکون کرنے کی خاطر نرمی سے مسکرادی۔

جھوٹ مت بولو مجھ سے۔اور کچھ کرنا آتا ہو یا نہیں مگر تمہارا چہرہ پڑھنے کے فن سے بخوبی واقف "

"ہوں میں۔

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولا اور اس کے ہاتھ پہ گرفت سخت کی تھی۔وہ جواب میں کچھ نا بولی بس خاموش رہی تھی۔

جب وہ تمہاری جانب قدم بڑھا رہی ہے تو تم بھی تمام بری باتیں خوف ذہن سے جھٹک کر ان کی "

"جانب بڑھو سب کچھ خود ہی سنور جائے گا۔

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا۔وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔

"اور وہ ایک اور بات ہے آپ سے کہوں۔"

"سو باتیں کہو میری جان۔"

وہ برجستہ بولا۔لیزا نے جھجھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپی کی برتھڈے آرہی ہے تو۔"

اس نے بات ادھوری چھوڑتے گہرا سانس بھرا۔ابان نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

"تمہیں مجھ سے جو کہنا ہے وہ کھل کر کہہ سکتی ہو لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

"مجھے ان کیلیے برینڈڈ اور ان کا فیورٹ پرفیوم خریدنا ہے مگر میرے پاس سیونگز اتنی نہیں ہے۔"

وہ اٹھتی گرتی پلکوں سمیت بولی۔اس کی بات کا مفہوم سمجھتے وہ کھل کر مسکرایا۔

"اچھا تو آپ مجھ سے اب کیا چاہتی ہیں۔"

وہ اس کے چہرے کے نقوش پہ گہری نگاہ ڈالتے محبت سے بولا۔

"کہ آپ مجھے وہ دلادیں۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔ابان اس کی بات پہ دلکشی سے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔وہ خفت سے سرخ پڑ گئی۔

"آئی ایم آنرڈ۔"

وہ سر کو خم کرتے ہوئے بولا۔لیزا اس کی حرکت پہ اس کے شانے پہ سر رکھتے کھل کر ہنس دی تھی۔ابان نے اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کرتے اس کے ہاتھ کی پشت چومی اور اس کی یونی کے باہر گاڑی روکی تھی۔اس کے اندر جاتے ہی اس نے برق رفتاری سے گاڑی کورٹ کی جانب بڑھائی تھی۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی اسے نشاط سے ملنے اس کے آفس جانا ہے۔یہ زندگی میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

پہلی بار تھا جب وہ اس سے سامنے سے گھبرا رہا تھا۔ یونی میں جاتے ہی اس نے بنا کسی تاخیر کے نشاط کو فون ملایا تھا۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔"

اس کا محبت بھرا لہجہ سن لیزا پر سکون سا مسکرائی تھی۔

میں تو بلکل ٹھیک۔ آپ کی آواز کیوں اس قدر بھاری لگ رہی ہے۔ کہی کوئی بات آپ کیا رو رہی ہیں۔

"ارے نہیں نہیں بس ہلکا پھلکا زکام ہے۔ تم بتاؤ اتنی صبح صبح کیوں فون کیا۔"

وہ بیڈ کراؤن سے ہشت ٹکاتے ہوئے گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے بولی جو صبح کے ساڑھے آٹھ بجا رہی تھی۔ جواب میں لیزا نے صبح والا سارا واقعہ من و عن اسے کہ ڈالا۔ نشاط نے گہرا سانس بھرتے اس کی بات کو ہضم کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ تمہارے ساتھ جیسی ہے لیزا۔ آپ بھی اس کے ساتھ ایسی ہی رہو۔ اگر وہ میٹھی ہے میٹھی کڑوی" ہے تو کڑوی۔ انسان کو اسی کی زبان میں جواب دینا چاہیے۔ باقی میں دیکھتی ہوں کہ کیا کرنا ہے اور آخر یہ سب معاجرہ کیا ہے کیونکہ یہ لوگ بدلنے والوں میں سے نہیں مگر ہو سکتا ہے وہ بدل بھی گئ

All Rights Reserved By Novels Lounge

ہو۔اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔ کسی کسی کو عبرت حاصل کرنے کیلیے فقط ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے اور وہ سنور جاتا ہے۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔لیزا ایکدم ہلکی پھلکی ہو گئی۔

"تھینکیو آپی آپ نے میری ساری ٹینشن ختم کر دی۔آئی لو یو۔"

وہ مسکاتے لہجے میں بولی۔نشاط کے لبوں پہ ایک بھولی بھٹکی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

آئی لو یو مور اور میرا بچہ کیوں پریشان ہوتا ہے جب آپی ہے اس چیز کیلیے اپنی ساری پریشانیاں" بلا جھجک مجھے دے دیا کرو۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولی۔اس کے جواب پہ وہ کھل کر ہنس دی تھی۔نشاط نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی۔اس کے فون بند کرتے ہی اس کے لب جو اس کی بات پہ مسلسل مسکرا رہے تھے فوراً سے پہلے سپاٹ ہو چکے تھے۔اب اس کا ذہن مسلسل تانے بانے باندھنے میں محو تھا۔وہ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس لمحے بس شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ کوئی اسے بیٹھے بیٹھے ہی گرما گرم چائے پیش کر دے ویسے بھی اس نے آج آفس جانے کا سوچا تھا۔عالم کی غیر موجودگی میں اس کا آفس جانا بھی بے حد ضروری تھا۔میسج کی ٹون پہ اس نے موبائل ہاتھ میں لیا تو عالم کا میسج تھا۔

"گڈ مارننگ سویٹ ہارٹ۔ہاؤ آر یو ناؤ؟"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کا میسج پڑھ وہ دھیما سا مسکرا دی اور ساتھ ہی جواب لکھ کر بھیجا تھا۔

"تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی ہے۔"

وہ چاہ کر بھی اپنے معاملے میں اس سے جھوٹ نہیں بول پاتی تھی اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اس نے سو فیصد سچ لکھ کر اسے بھیجا تھا۔ اگلے پانچ منٹ تک وہ اس میسج کے سین ہونے کا انتظار کرتی رہی مگر کسی نے نہیں کیا تو اپنی جگہ سے اٹھتے فریش ہونے کی خاطر واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ باہر نکلتے ہی اچانک ہی کمرے کے دروازے پہ کھٹکا ہوا۔ وہ بھیگے بالوں سمیت دروازے کی سمت بڑھی تھی اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

"یہ سب۔"

وہ بولتے بولتے رکی تھی۔

آپ کے شوہر صاحب کا حکم ہے اور ماننا ہم پہ فرض۔ چلیں آج آپ اپنے دیور پلس بھائی پلس شیف "سمیر کے ہاتھ کا ناشتہ نوش فرمایئے۔"

وہ سر کو خم کرتے مسکراتے لہجے میں بولا۔ نشاط نے تشکر سے اس کی جانب دیکھا۔

"تھینکنیو سو مچ۔"

وہ اس کا اظہار بھی کر گئی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اب شکریہ کہ کر پرایامت کریں آپ بس حکم کیا کریں آپ کا بھائی کس مرض کی دوا ہے۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے ہوئے مزے سے بولا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی اس نے ایک نظر ناشتے سے سجی ٹرے پہ ڈالی اور اگلے ہی لمحے اس نے تھینکیو کا میسج لکھ کر اسے سینڈ کیا تھا۔

"اینی ٹائم فاریو مائی لیڈی۔"

ہمیشہ کی طرح اس کا جواب نشاط کا دل دھڑکا گیا۔وہ موبائل آف کرتے ناشتے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔وہ اتنی دور ہو کر بھی اس کا خیال رکھنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا اور وہ اس کے بارے میں پھر بھی غلط سوچ رہی تھی۔

اب اتنا تو ان کا فرض ہے نا۔ویسے بھی ناراضگی تو میری ان کے فون نا کرنے پہ ہے جو ابھی بھی" "برقرار ہے۔نشاط تو نے کمزور نہیں پڑنا ناراضگی ابھی باقی ہے۔

وہ ناشتے سے بھرپور انداز میں انصاف کرتے ہوئے مسلسل خود سے باتیں کر رہی تھی۔دل ابھی بھی اس کی عنایت پہ سجدہ ریز تھا۔ایک سے اگر اس نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا تو دوسرے نے اس کی حکم کی تاب لانے میں ایک لمحہ نہیں لگایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں اب بلکل نہیں روؤں گی۔ جتنا بھی وقت میرے پاس ہے میں اس گھر کے مکینوں کے ساتھ" کھل کر جینا چاہتی ہوں۔اس گھر نے مجھے جینے کی ایک نئی امنگ دی ہے۔اس گھر کا ایک ایک فرد "سرتاپا محبت ہے۔

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی البتہ آنکھوں میں نمی ابھی بھی جاگی تھی۔

****

"کمینی شادی رچالی۔رخصتی کرلی مگر ایک ٹریٹ نادی گئی تیرے سے۔"

لاریب اسے غصے سے ٹھوکا مارتے ہوئے بولی تو وہ کچھ خجل سی ہوگئی۔

"ایسی بات نہیں ہے بس سب کچھ ایمرجنسی میں ہوا نا تم لوگوں کو سب کچھ بتایا تو ہے۔"

وہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

چل اٹھ اب۔آج تجھے کسی صورت بھی معافی نہیں ہے۔آج تو تیرے سے ٹریٹ ہم لے کر ہی" "رہیں گے۔

لاریب کسی فیصلے پہ پہنچتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیزا نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا اس نے تو آج ابان سے اس متعلق پوچھا بھی نہیں تھا اور وہ اس سے پوچھے بغیر کچھ کرنا نہیں چاہتی تھی۔

میں پھر کبھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"پھر کبھی نہیں۔آج مطلب آج ہی جانا ہے ہمیں اور ابھی اسی وقت۔"

انہوں نے حتمی فیصلہ سنایا۔لیزا نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"او کے میں ابان سے پوچھ لوں۔"

وہ سیز فائر کرنے والے انداز میں بولی۔ان سب نے تعجب سے آنکھیں گھمائی تھی۔

"اچھا مطلب اب میاں صاحب سے چھوٹی موٹی باتیں پوچھی جائیں گی۔اتنی محبت اُفف۔"

وہ مسکاتے ہوئے بولی۔لیزا مسکراہٹ دباتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اگلے ہی لمحے اس نے ابان کو فون ملایا تھا۔دوسری جانب بیل جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دوسری جانب سے بھاری مردانہ آواز گونجی۔

"ابان وہ آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔"

اس نے جھجھکتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔وہ جو اپنے کلائنٹ سے کوئی اہم بات ڈسکس کرنے میں محو تھا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"ایکسکیوز می۔"

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولتے اپنے کیبن سے باہر نکل آیا۔

"ہاں بولو لیزا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نرمی سے گویا ہوا۔اسے حیرت ہوئی تھی ابھی کچھ دیر قبل ہی تو وہ اسے چھوڑ کر کورٹ آیا تھا۔اس کے سوال پہ لیزا نے سارا معاجرہ اسے کہ سنایا۔

"لیزا تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے یا پوچھنے والی۔جاؤ جہاں بھی جانا ہے تمہیں۔"

وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔

میں نے سوچا آپ کو بتا کر جانا چاہیے ایسے پھر کوئی میرے پیٹھ پیچھے آپ سے غلط بات کر دے تو پھر"

"بس اسی لیے۔

وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوئی۔ابان نے اس کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

جہاں جانا ہے جاؤ سکون سے آئی ٹرسٹ یو میری جان اور ہاں کچھ اماؤنٹ تمہارے اکاؤنٹ میں"

"ٹرانسفر کروا دیتا ہوں او کے۔

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

"تھینکیو۔"

اس کا کھنکتا لہجہ جوں ہی ابان کی سماعتوں میں گونجا وہ کھل کر مسکرا دیا۔

"آئی لو یو۔"

"آئی لو یو ٹو۔"

اس کے جواب میں وہ دھیمے سے بولی۔ابان نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی بات سنی تھی۔

"کیا کہا تم نے ابھی۔"

وہ ابھی تک بے یقین تھا۔لیزا نے مسکراہٹ دبائی۔

"وہی جو آپ نے سنا۔"

جواباً وہ کھلکھلاتے ہوئے بولی۔

"یہ تم میری موجودگی میں کہنا جواب بہت اچھے سے دوں گا میں۔"

وہ تنبیہی لب و لہجے میں گویا ہوا۔لیزا کے چہرے گلال سا بکھر گیا۔ابان نے الوداعی کلمات کہتے کال کاٹی تھی۔

"کچھ زیادہ ہی تمہاری باتیں لمبی نہیں ہو گئی اور دیکھو تو سہی کیسے سرخ ہو کر آئی ہے۔"

لاریب اسے ٹہوکا مارتے ہوئے بولی اس نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔اس کے بعد وہ سب قریب ہی اچھے سے ریسٹورینٹ کی جانب روانہ ہوئے تھے۔تقریباً بیس منٹ کی مسافت کے بعد وہ لوگ ریسٹورینٹ میں موجود تھے۔کھانا آرڈر کرنے تک وہ سب آپس میں محو گفتگو تھے۔اسی دوران لیزا کو دور بیٹھی لڑکی پہ عمارہ کا گمان ہوا تھا مگر وہ اسے اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گئی۔بھلا وہ یہاں کیسے آسکتی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیاہوا تم وہاں کیا دیکھ رہی ہو۔"

نہیں کچھ نہیں بس یوں ہی۔

وہ اس کی بات کو ہنسی میں ٹال گئی۔ اگلے ہی لمحے وہاں بیٹھا ایک لڑکا اٹھا تو فریم میں عمارہ کا چہرہ واضح ہوا تھا۔ لیزا کے چہرے کی رنگت سپید پڑ گئی۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں عمارہ کو اپنے سے دوگنی عمر کے شخص کے ساتھ بیٹھا دیکھ رہی تھی۔ اس دوران ان تینوں کی نگاہ بھی اس کی جانب اٹھ چکی تھی۔

"لیزا تمہارے چہرے کی رنگت۔"

انہوں نے جوں ہی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا ان کی حالت بھی وہی تھی۔

"یہ تو عمارہ ہے نا تمہاری کزن مگر یہ کس کے ساتھ۔"

"مم۔ میں دیکھتی ہوں۔"

وہ کرسی کھینچتے اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔

"عمارہ۔"

اس نے اس کے عقب سے ہی پکارا۔ عمارہ کے ہاتھ میں پکڑا گلاس کپکپا کر رہ گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے لیزا کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اسی کی جانب متوجہ تھی۔

"لیزا تم یہاں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ایک سیکنڈ میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خوفزدہ لب ولہجے میں بولی۔ساتھ بیٹھا بڑی عمر کا لڑکا بھی کھڑا ہو چکا تھا۔

"ہاں میں یہاں مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔آنکھیں دھندلا رہی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے مکافاتِ عمل بس شروع ہی ہوا ہو۔

"میری چھوڑو تم اپنی بتاؤ کہی بھائی کے پیٹھ پیچھے۔"

وہ بظاہر ہنستے ہوئے بول رہی تھی مگر لیزا کو اس کی بات اپنے کردار پہ تازیانے کی مانند لگی تھی تبھی اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا اور عمارہ کے گال پہ نشان چھوڑ گیا۔وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

میں ابھی یہاں موجود ہوں تو ابان کی اجازت سے ہی موجود ہوں اپنے شوہر کی اجازت سے۔خیر"

"تمہیں صفائی دینے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے آج تمہارا کردار بھی میں نے دیکھ لیا ہے۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔

"عمارہ یہ کون ہے۔"

اس سب قصے کے دوران اس لڑکے کی پہلی بار آواز نکلی تھی۔عمارہ نے تیزی سے آگے بڑھتے لیزا کو اپنے حصار میں لیا اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"یہ میری اکلوتی بھابھی ہیں۔میرے جان سے پیارے بھائی کی بیوی۔"

وہ محبت سے اس کا تعارف کروا رہی تھی اور لیزا کا شدت سے جی چاہا کہ اسے پیچھے کی جانب دھکیل دے۔وہ اس کے ساتھ کھڑی اسے ناجانے کس فریب کی جانب دھکیل رہی تھی۔اگلے ہی لمحے وہ شدید اشتعال کی کیفیت میں اس کا حصار توڑتی واپس اپنی دوستوں کی جانب بڑھ گئی۔آنکھوں کے سامنے بار بار دھندلا پن چھا رہا تھا۔

"کیا ہوا لیزا۔"

"کچھ نہیں تم لوگ کھاؤ اور چھوڑو ان سب باتوں کو۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولتے انہیں پرسکون کر رہی تھی۔ہوا بھی کچھ یوں ہی کچھ ہی دیر میں ان سب نے لیزا کو بھی اپنے ساتھ گھلا ملا لیا تھا مگر اس کا ذہن مسلسل عمارہ کی جانب ہی تھا جو شاید خوف کے زیر اثر اسی لمحے وہاں سے فرار ہو چکی تھی۔اسے جلد از جلد یہ بات ابان کے سامنے رکھنی تھی۔اس سے قبل کہ عمارہ کوئی غلط بات اس کے آگے رکھتی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے آفس کی بیرونی عمارت دیکھ ایک گہرا سانس بھرا تھا جہاں ملک گروپ آف انڈسٹریز انتہائی خوبصورتی سے جعلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ وہ یہاں نشاط سے ملاقات کو آیا تھا تاکہ سیدھے طریقے سے اس سے بات کر سکے۔ اگر وہ ان سب سے کچھ چھپا رہی تھی تو اسے وہ سب بھی جاننا تھا مگر اب اتنا کچھ ہو جانے کے بعد اس میں نشاط سے معافی مانگنے کی بھی ہمت نہیں بچی تھی۔

"یہ ضروری ہے ابان۔ اگر آج تو یہ نا کر سکا مطلب تو ہمت ہار دے گا۔ وہ تیری دوست ہے۔"

وہ بڑبڑاتے خود کو تسلی دے رہا تھا معاً ٹھنڈی آہ بھرتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اطراف میں کام کرتے لوگوں نے حیرت سے اس شاندار شخصیت کے حامل شخص کو دیکھا جو سیاہ پینٹ کوٹ پہنے نک سک سا تیار ناک کی سیدھ میں اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔

"ایم سوری سر بٹ آپ یوں اندر نہیں جا سکتے۔"

ریسیپشن پہ کھڑی لڑکی نے اسے وہی روک لیا۔ ابان نے اپنی آنکھوں پہ لگا چشمہ اتارتے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"مس میں کامران ملک کا بیٹا ابان ملک ہوں اور نشاط کا کزن۔ اپنی میم کو اطلاع دیں جا کر کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔ وہ لڑکی سرعت سے اثبات میں سر ہلاتے انٹر کام کی جانب بڑھی اور نشاط کو کال ملایا تھا۔ اس دوران ابان فون پہ کسی کو ٹیکسٹ کرنے میں محو تھا۔

"سر وہ میم بول رہی ہیں کہ وہ اس نام کے کسی شخص کو نہیں جانتی۔"

اس کی بات پہ ابان کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔ اگلے ہی لمحے وہ لب بھینچ گیا۔

"میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔ اس کے بگڑتے تیور دیکھ وہ لڑکی بھی بوکھلا گئی۔

"ایم سوری سر بٹ میں نے یہی سب کہا ہے اور آگے سے جو میم نے کہا میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔"

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولی۔ ابان ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالتے تیزی سے خود ہی اندر کی جانب بڑھا تھا۔ وہ لڑکی گارڈ کو اشارہ کرتے اس کے پیچھے بھاگی مگر اس وقت تک وہ نشاط کا کیبن ڈھونڈنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"سر آپ ایسے اندر نہیں جا سکتے مجبوراً ہمیں کوئی سخت ایکشن لینا پڑے گا۔"

گارڈ بھی غصے سے بولا۔ اسی سب شور کی آوازوں پہ آفس میں افراتفری سی مچ چکی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اپنے عقب سے آنے والی سرد آواز پہ وہ سب ایک ساتھ پیچھے کی جانب مڑے تو وہاں نشاط کھڑی انہی سب کی جانب متوجہ تھی۔ابان گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"میم وہ یہ سر۔"

You all go back to work. I know how to handle all this very well.

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔ایک ایک کر کے وہاں سے ہجوم ہٹتا چلا گیا۔نشاط ایک نگاہ بھی اس پہ ڈالے بغیر اندر کی جانب بڑھی تھی۔ابان نے خاموشی سے اس کی تقلید میں اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

"کیا میں نے تمہیں بیٹھنے کا کہا۔"

وہ پیپر ویٹ گھماتے ہوئے بولی۔ابان نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا تھا۔

"مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت بلکل نہیں ہے نشاط۔"

اس کی بات پہ نشاط کے ہاتھوں کی حرکت تھمی وہ تمسخر سے مسکرائی تھی۔

You may be forgetting who owns the place you are standing today.

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تمہارے سے پہلے اس جگہ کو میرے باپ نے سنبھالا۔"

اونہو۔ سنبھالا نہیں تھا تباہ و برباد کیا تھا۔ آج جس جگہ پہ تم کھڑے ہوئے ہو وہ میرے باپ کی" ملکیت ہے اور اس کے بعد یہاں نشاط ملک کی ملکیت ہے اور یہ سب کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں "ہے۔

وہ دھیمے سے غرائی تھی۔ چلانے کی بدولت اس کے سر میں ایک ٹیس سی اٹھی۔ اس نے سختی سے میز کو جکڑتے آنکھیں میچ لی۔

"تم نے مجھ سے ملنے کیلیے انکار کیوں کیا۔"

وہ اس کی حالت سے بے پرواہ اپنی ہی بول رہا تھا۔

"کیونکہ تم سے بات کرنے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم جا سکتے ہو۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ ابان اس کی بات پہ سر جھٹکتے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ نشاط نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

دیکھو نشاط یہ جو بھی کچھ ہو رہا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ غلط فہمیوں کو جگہ دو تو وہ مزید پھیلتی چلی" جاتی ہے اور ہمارے درمیان بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہے تمہاری طبیعت یا پھر "تمہارا سسرال جہاں تم رہ رہی ہو وہاں کوئی تمہیں کچھ کوئی تکلیف۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جتنی تکلیف مجھے تم لوگوں نے دی ہے اس سے کروڑ گناہ زیادہ محبت مجھے ان لوگوں نے دی ہے جو" صرف میرے اپنے ہیں۔جو چھوٹی سی بات کو بتنگر بنا کر میری محبت پہ شک نہیں کرتے بلکہ ہر چھوٹے بڑے طریقے سے میرا خیال کرتے ہیں۔پہلے میں جہاں رہتی تھی وہاں میں نے خود کو ختم کر لیا تھا مگر اب جہاں میں رہ رہی ہوں وہاں ایک نئی نشاط پروان چڑھ رہی ہے اور مجھے اسی نشاط سے "محبت ہے۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتی اس پہ یہ تمام باتیں واضح کر گئی تھی۔ابان نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچ لیا۔

"دیکھو تائی جان کی طبیعت بہت خراب۔"

نشاط جو اسے اپنی طبیعت کا بتانا چاہتی تھی وہی لب سی گئی۔اس نے انگلیوں کی مدد سے اپنی پیشانی مسلی۔

"بس یہی بات کرنی تھی تمہیں۔"

"مجھے تم سے اپنے رویے کی معافی بھی مانگنی ہے۔"

وہ چہرہ جھکائے دھیمے لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

آپ کو احساس ہو گیا میرے لیے یہی بہت ہے مگر فلحال میں معاف کرنے میں بلکل بھی انٹرسٹڈ "

"نہیں ہوں۔

وہ صاف گوئی سے بولی اور انٹر کام اٹھاتے اپنے لیے چائے منگوائی تھی۔ایک عجیب سی بے چینی نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔

"یو نو واٹ نشاط تم بہت بدل گئی ہو۔"

"تم بھی۔"

جواباً وہ دھیمی سی مسکراہٹ سمیت بولتی اسے سلگا کر راکھ کر گئی۔

میرا اور ریزا کا ولیمہ ہے پرسوں۔گھر میں تیاریاں بھی چل رہی ہیں مگر میں تمہیں انوائٹ نہیں "

"کروں گا کیونکہ تم وہاں آکر بھی یہی سب کرو گی۔

اس کی بات پہ نشاط کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی جنہیں وہ پی گئی تھی۔نشاط اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا سامان سمیٹنے لگی۔

"تم مجھے کمزور کرنا چاہ رہے ہو۔"

اس کے بھیگے لہجے پہ وہ تڑپ کر اس کی جانب بڑھا۔

"تو مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے کم از کم مجھ سے تو شئیر کرو اپنا وہی دوست سمجھ کر۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس سے التجا کر رہا تھا۔ نشاط نے نگاہیں چرا لی۔

تم نے دوستی کا مان نہیں رکھا ابان اور اب میرا دوستی پہ یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اینی ویز اب "

"میں جا رہی ہوں ان لوگوں کے پاس جن کو میری سچ میں ضرورت ہے۔

وہ اپنے شانوں پہ موجود اس کے ہاتھوں کو نرمی سے جھٹکتی مضبوط قدم اٹھاتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ابان نے ہاتھ کی مٹھی بناتے دوسرے ہاتھ پہ ماری تھی۔ بے بسی اس کے چہرے سے صاف چھلک رہی تھی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے سٹیرئینگ پہ سر رکھتے گہرا سانس بھرا اور ایک نظر شکستہ چال چلتے ابان کو دیکھا تھا جو اب اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس نے ایک نظر موبائل کی سکرین کی جانب دیکھا جہاں عالم کالنگ لکھا ہوا تھا۔ اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے فون کان سے لگایا۔

"کیسی ہو۔"

اس کی آواز کی نرماہٹ نشاط کی سماعتوں میں پھوار بن کر برسی تھی مگر وہ چاہ کر بھی اپنا ضبط نہیں کھو سکتی تھی۔

"میں بلکل ٹھیک۔"

وہ اپنی آواز کو بمشکل ہشاش بشاش بناتے ہوئے بولی۔ عالم فوراً سے پہلے سیدھا ہو کر بیٹھا۔ اس کے لہجے کا بھاری پن شدت سے محسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تم رو رہی ہو۔"

"نہیں تو۔ میں کیوں رونگی بھلا میں بہت پر سکون ہوں۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔

"ہاں سکون میں تو میں بھی بہت ہوں۔ یہاں کا منظر ہی کچھ الگ ہے۔ شاید زندگی میں پہلی بار ایسا کوئی تجربہ ہوا ہے بٹ آئی مسٹ سے اٹس جسٹ بیوٹیفل۔

وہ اس وقت ٹیرس پہ موجود تھا اور چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"تو رہیں پھر وہاں سکون سے۔ یہاں لوٹنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھ گئی ہوں میں اسی سکون کی بدولت آپ وہاں ہیں آج۔ یہاں آکر کہاں اپنی بیمار بیوی کی تیمارداری کرنی ناپڑ جائے۔

وہ چڑ کر بولی۔ عالم اس کے پل پل بدلتے رویے پہ ہونق زدہ رہ گیا۔ وہ تو اس کی ٹون پہ حیران تھا۔

"نشاط۔"

"میری بات کان کھول کر سن لیں میں بیمار نہیں ہوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ عالم کے چہرے پہ تھکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"ڈاکٹر پہ گئی یا نہیں۔"

"جا رہی ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

لٹھ مار سا جواب تھا۔ عالم نے اپنی پیشانی مسلی۔

"وہاں پہنچ کر ایسا کرنا ڈاکٹر سے میری بات کروا دینا۔"

اس نے اپنی جانب سے اسے تاکید کرنا ضروری سمجھا۔

کوئی ضرورت نہیں میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں آپ تاریں وہاں گوریوں کو۔ زندگی میں پہلا "تجربہ جو ہے۔"

وہ اس کی بات اسی کو لٹاتے کٹیلے لہجے میں بولی۔ عالم نے اس کے جواب میں خاموشی سے موضوع بدلا اور گھر والوں کے متعلق باتیں کرنے لگا۔ جانتا تھا ایک واحد وہی بات ہے جس کا جواب وہ پر سکون انداز میں دے گی اور اس کی توقع کے عین مطابق ہوا بھی یہی تھا۔ وہ اس کی کیفیت اور کیفیت کی وجہ سمجھنے سے سرے سے ہی قاصر تھا۔ ناجانے وہ کیوں اتنا چڑ رہی تھی۔ شاید اپنی بیماری کی بدولت کیونکہ اس کی زندگی میں اس کی اہمیت اتنی خاص کبھی نہیں تھی کہ وہ اس کی یاد میں پل پل اپنی حالت خراب کرتی۔ ایک دو مزید باتیں کرنے کے بعد نشاط نے فون کاٹ دیا تھا۔ ایک بار پھر اپنے رویے پہ اسے پشیمانی ہوئی تھی۔

نشاط تمہیں ایمرجنسی میں یہاں ایڈمیٹ ہونا پڑے گا۔

ڈاکٹر کی بات پہ وہ کئی ثانیے کچھ بول نہ سکی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمہارا ٹیومر اگر مزید بگڑا تو اس کا اثر تمہاری زندگی پہ بہت پڑے گا۔ پلیز کچھ سوچو اور اس چیز کی"

"تیاری پکڑو۔

وہ تحمل سے بولی۔

مگر ڈاکٹر میں خود کو فٹ محسوس کرتی ہوں۔ مطلب کہ میں بیمار محسوس نہیں کرتی بس کبھی کبھی"

تھکن سی ہو جاتی ہے۔ آپ دو تین دن انتظار کر لیں پلیز۔ میں آپ سے درخواست کرتی

ہوں۔ نا جانے اس کے بعد زندگی موقع دیتی ہے یا نہیں اپنوں کے ساتھ وقت بیتانے کا۔ میں ان کے

ساتھ کچھ پل کھل کر جینا چاہتی ہوں۔ یہ سرجری ایک رسک ہی تو ہے اگر کامیاب ہو گئی تو زندگی مل

"جائے گی اور اگر نہیں تو شاید نشاط کبھی بھی کسی کو نا مل سکے۔

وہ تھکے تھکے انداز میں بولی۔

"یہ رسک آپ ہی لے رہی ہیں نشاط۔ میں اس حق میں نہیں ہوں۔"

وہ اب سختی سے اسے ٹوک رہی تھی مگر نشاط ان کے اکسانے پہ بھی اپنی بات سے ایک انچ بھی پیچھے نا

ہٹی۔

"میرے خیال میں مجھے اس متعلق عالم سے بات۔"

"وہ بھی ابھی اتنی ایمرجنسی میں سرجری کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ میں بول رہی ہوں نا آپکو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولی۔اس کے بعد گھر آنے تک اس کی حالت غیر ہی رہی تھی۔اچانک سرجری اور وہ بھی اس کے پاس نہیں تھا تو وہ یہ سب کیسے اکیلے سنبھال سکتی تھی اگر زندگی نے دوبارہ اس سے ملنے کا موقع نا دیا تو یہ خیال ہی اس کیلیے سوہان روح تھا۔وہ انہی سب سوچوں میں غلطاں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی کہ آریز سے ٹکرانے کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

"آپی۔"

وہ اس کا بازو تھامتے ہوئے بولا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی

"ایم سوری وہ بس میرا دھیان نہیں تھا۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"کوئی بات نہیں آپی آپ آئیں کھانا لگ گیا ہے۔"

سمیر کی آواز پہ اس نے سر جھٹکا۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔میں رات میں کھالوں گی۔ابھی صرف مجھے کچھ دیر سونا ہے۔"

وہ ذیشان سے ملتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔اس کے بعد وہ کمرے میں آگئی تھی۔ابان کا اس کے افس آنا۔اس سے باتیں کرنا۔اس کا ولیمہ۔عمارہ کا بدل جانا۔ڈاکٹر کا سرجری کا کہنا اور سب سے بڑھ کر اس شخص کی جدائی۔عالم سے دوری ہی تو باقی سب چیزوں پہ بھاری تھی۔اس نے بیڈ کراؤن سے

All Rights Reserved By Novels Lounge

پشت ٹکاتے آنکھیں موندلی۔ناجانے اب زندگی کیا رخ لینے والی تھی۔وہ سوچتے سوچتے ایکدم تلخی سے ہنس دی۔

****

وہ کچن میں کھڑی رابعہ اور ابان کیلیے چائے بنانے میں محو تھی۔سوچوں کے سارے دھاگے فلحال عمارہ کی ذات سے جڑے ہوئے تھے۔

"ہیلو مس لیزا پیزا۔"

شایان کی آواز پہ وہ سٹپٹا کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہی ہیو۔"

اس کے یک لفظی جواب پہ وہ خجل سا ہو گیا تبھی اس سے فاصلہ قائم کر کے بیٹھ گیا۔

"اچھا چائے بنا رہی ہیں کیا۔"

وہ اس کے عقب سے جھانکتے ہوئے بولا۔

"نہیں شربت بنا رہی ہوں۔"

اس کے بے وجہ سوال پہ وہ تنک کر بولی۔شایان اس کی بات پہ کھل کر ہنس دیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میں نے سنا ہے کہ آپ چائے بہت لذیز بناتی ہیں تو تھوڑی سی رحم ہم پہ بھی دکھائیں اور اچھی سی چائے پلا دیں۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولا۔لیزا اس کی بات پہ فقط ہنکارہ بھر کر رہ گئی۔کچھ ہی دیر میں اس نے چائے کا کپ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"بہت شکریہ۔ایسے ہی سب آپ کی برائی کرتے ہیں آپ تو بہت اچھی ہیں اور نوڈاؤٹ چائے بھی بہت مزے کی ہے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں گویا ہوا۔لیزا ہولے سے مسکرادی۔

"بہت شکریہ۔"

وہ ٹرے ہاتھ میں اٹھاتے باہر کی جانب بڑھی مگر اندر آتی کلثوم کو دیکھ وہ ٹھٹھک کر رکی جن کے چہرے پہ تھکاوٹ صاف واضح تھی۔وہ چاہ کر بھی انہیں نظرانداز نا کرپائی۔

"کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔"

وہ انہیں سہارہ دیتے ہوئے بولی۔

"نہیں بہت خراب ہے۔عمارہ کو چائے کا کہا تھا مگر اس نے بنا کر ہی نہین دی۔ناجانے میری بیٹی کونسی دنیا میں جارہی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ایکدم پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ شایان نے دل ہی دل میں ان کی اداکاری پہ شاباشی دی تھی۔ لیزا ان کے یوں رونے پہ بوکھلا گئی۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کو دوا دیتی ہوں۔"

اس نے الماری میں سے باکس نکالتے دوا نکالی اور ٹرے میں رکھ کر چائے کا کپ اس میں رکھتے انہیں کمرے تک چھوڑ کر آئی تھی۔ اس کے باہر آنے تک وہ اسے دعائیں ہی دیتی رہی تھی۔ کچن میں آتے ہی اس نے عجلت میں مزید چائے چڑھائی اور اگلے دس منٹ میں وہ ٹرے اٹھاتے کمرے کی جانب بڑھ چکی تھی۔ شایان نے مسکراتے ہوئے اس کی پشت کو دیکھا آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

"کہاں چلی۔"

ابان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"ماما کو دے آؤ ساتھ دوا بھی۔ بس ابھی آئی۔"

وہ مسکرا کر بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ابان نے مسکراتے ہوئے اس کی پشت کو تکا جو گزرے چند دنوں میں اچانک ہی بڑی بڑی لگنے لگی تھی۔ وہ بھی اس دوران لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔ تقریباً دس منٹ تک اس کی واپسی ہوئی تھی۔ اس نے ابان کو چائے کا کپ تھمایا اور خود اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کاش میری بیوی میری چائے پارٹنر ہوتی۔"

وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"آپ کو معلوم ہے مجھے چائے نہیں پسند۔"

وہ ناک منہ چڑھاتے ہوئے بولی۔ابان کھل کر مسکرادیا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔"

"کچھ خاص نہیں بس ختم ہی کرنے والا ہوں۔"

اس نے نرمی سے بولتے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔لیزا نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا جواب نرمی سے اس کی پیشانی چوم رہا تھا۔

"جانتی ہو جب تم میرے پاس ہوتی ہو مجھے کتنا سکون ملتا ہے۔"

اس نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا۔لیزا نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"کتنا۔"

وہ آنکھیں میچ کر بولی۔

"جتنی مجھے تم سے محبت ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کراتے ہوئے بولا۔لیزا نے اس کے سینے پہ ٹھوڑی رکھی تھی۔

"اب مجھے کیا معلوم آپ کو مجھ سے کتنی محبت ہے۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔ابان نے نرمی سے اس کے گال کو سہلایا۔

تم جان بھی نہیں سکتی کیونکہ میری محبت کی پیمائش ناممکن ہے اتنی الفت ہے تم سے۔اسی طرح اس" سکون کی پیمائش بھی ناممکنات میں سے ایک ہے جو تمہارے ہونے سے مجھے ملتا ہے۔

وہ اس کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔لیزا اس کی بات پہ کھل کر مسکرا دی تھی۔ابان نے ذرا سا آگے ہوتے کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور دونوں ہاتھوں سے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا۔

"کچھ کہنا ہے تمہیں۔"

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا۔

"آپ کو کیسے پتہ۔"

وہ برجستہ بولی مگر بولتے ساتھ ہی زبان دانتوں میں دبا گئی۔

بس مجھے پتہ چل جاتا ہے۔چلو اب جلدی سے بتاؤ کیا بات ہے جو میری زندگی کو پریشان کر رہی" ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسلسل اس کے بالوں کو سہلا رہا تھا۔لیزا نے اس کی بات پہ کچھ لمحے سوچا پھر من و عن سارا واقعہ اسے کہ ڈالا۔اس کی بات پہ ابان کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

وہ اسے اٹھتا دیکھ تیزی سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

"اس سے بات کرنے۔"

"ابان۔کیا ہو گیا ہے آپ کو بتانے کا مقصد یہ تھوڑی تھا کہ آپ۔یوں جلد بازی سے کام لیں۔"

وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی۔

تم مجھے ٹوک رہی ہو یہ سب جانتے ہوئے کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے۔یہ دنیا نا لڑکیوں کیلیے ٹھیک" ہے نا لڑکوں کیلیے مگر لڑکے کہی نا کہی اپنا ڈفینڈ کر لیتے ہیں سب سے زیادہ یہ جو ہمارہ معاشرہ ہے نا یہ لڑکیوں کو زندہ در گور کر کے رکھ دیتا ہے اسی لیے تو بیٹیاں نازک ہوتی ہیں۔مجھے کم از کم اس سے "پوچھنا ہے کہ یہ سب کیا چل رہا ہے اس طرح تو وہ اسی سب میں دھنستی چلی جائے گی۔

وہ غصیلے لہجے میں گویا ہوا۔اس کی ایک ایک بات سچ تھی اور یہ بات لیزا کو اچھے سے از بر تھی۔

"اچھا مگر اب آپ پھر اس سے بات کر لیجیے گا نا۔ابھی تو آپ میرے پاس بیٹھے تھے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس بے فلحال اسے ٹالنا چاہا کیونکہ اس وقت اگر یہ بات کھلتی تو لازماً گھر میں تماشہ ہوتا اور فلحال وہ یہ سب سہنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی تبھی اس کے سینے پہ سر رکھتے آسودگی سے انکھیں موند گئی۔ابان کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔ تبھی تھکے تھکے انداز میں نیم دراز ہو کر لیٹ گیا۔لیزا کا سر ہنوز اس کے سینے پہ ہی تھا۔صد شکر تھا کہ اس نے نشاط کے متعلق بھی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی ورنہ وہ اسے کیا جواب دیتا کہ وہ تو اس کی شکل دیکھنے کو بھی روادار نہیں تھی۔ ولیمے کا ذکر بھی اس نے نشاط کے سامنے جان بوجھ کر کیا تھا۔جانتا تھا کہ اس کے انکار پہ چڑ کر وہ لازمی اس کے ولیمے پہ نا سہی مگر اپنے بچے کے ولیمے پہ ضرور آئے گی اور اسے بس پرسوں کے دن کا انتظار تھا۔

****

"کیوں بحث کر رہی ہو نشاط۔"

وہ اس کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار سے چڑ کر گویا ہوا۔

کیونکہ مجھے وہاں جانا ہے اور کسی بھی قیمت پہ جانا ہے۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔اسے گئے پانچ دن بیت چکے تھے اور اس کی واپسی کے ابھی تک کوئی امکان نہیں تھے۔

کیا ملے گا وہاں جا کر۔واپس اسی جگہ لوٹنے کا فائدہ جہاں سے آپ کو کچھ نہیں ملنا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مجھے ملنا ہے وہاں سے۔ ساری زندگی وہی سے ملا ہے۔ وہی پلی بڑھی ہوں۔ وہاں بیٹھی عورت"

"میری ماں ہے اور میری بہن ہے لاکھ ناراضگی ان سے سہی مگر میں انہیں فراموش نہیں کر سکتی۔

وہ بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی۔

"مگر آنٹی کا رویہ۔"

ان کے رویے کو چھوڑ دیں آپ۔ آج کل سگی مائیں غصے میں اتنا کچھ کہہ جاتی ہیں وہ تو پھر میری"

"سوتیلی۔

جذباتی پن میں بولتے بولتے اس کی زبان کو بروقت بریک لگی تھی جبکہ دوسری جانب موجود عالم کو

لگا جیسے اس بلڈنگ کی عمارت اس کے سر پہ آ گری ہو۔

"کیا بولا تم نے۔"

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

"نہیں کچھ نہیں بولا میں نے۔"

وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔ عالم اس کی ہٹ دھرمی پہ لبوں کو سختی سے بھینچ گیا۔ اس لڑکی نے اسے

اچھا خاصہ زچ کر دیا تھا۔

"نشاط مجھے بتاؤ پلیز۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں بار بار ایک ہی بات پوچھ رہے ہیں آپ۔مت کیا کریں مجھ سے ایک ہی سوال بار بار۔نہیں بتانا تو نہیں بتانا بس۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے بدتمیزی کا مظاہرہ کر گئی۔عالم اس کے لہجے پہ ساکت رہ گیا۔

"ایم سوری۔"

اس کی معذرت پہ نشاط کی انکھیں بھر آئی۔ناجانے کتنے عرصے کا غبار تھا جو اس کو سامنے دے کر نکلنا تھا۔

"ڈاکٹر نے کیا کہا۔"

اس کے سوال پہ اگلے ہی لمحے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔عالم کو سمجھ نا آیا کہ اس تمام گفتگو میں ایسا کیا تھا جس نے اسے یوں ہچکیوں سے رونے پہ مجبور کر دیا۔کچھ دیر تک وہ اس کی ہچکیاں تھمنے کا انتظار کرتا رہا تھا۔شاید وہ اس کے انکار پہ رو رہی تھی۔

"اوکے آئی ایم رئیلی سوری۔تم کل چلی جانا میں تمہیں نہیں روکوں گا۔بٹ پلیز سٹاپ کرائنگ لیڈی۔"

اس نے ہار ماننا ہی بہتر سمجھا تھا۔اس سے بہتر آپشن اس کے نزدیک کوئی نہیں تھا۔چند ایک مزید باتیں کرنے کے بعد اس نے کال کاٹ دی اور اسی کے تکیے کو سینے میں بھینچتے اپنی نم آنکھوں کو موند

All Rights Reserved By Novels Lounge

گئی۔وہ کبھی بھی کمزور نہیں رہی تھی مگر اب تو ایسا تھا کہ اس کی آواز سنتے ہی ذرا ذرا سی بات پہ آنکھیں بھر رہی تھی۔اگلے دن اس نے ذیشان کو اطلاع دیتے ملک ہاؤس کا رخ کیا تھا۔وہی عام سا لباس پس مزدہ چہرہ آنکھوں کے نیچے حلقے چہرے پہ ناجانے کتنے عرصے کی تھکن آسمائی تھی۔ملک ہاؤس کے باہر گاڑی روکتے ہی اس نے اس عالیشان سے گھر کو ایک نظر جی بھر کر دیکھا تھا۔روشنیوں سے جگمگاتا اس کا گھر کیا سچ میں یہ اس کا گھر تھا۔وہ آنکھوں میں نمی لیے ہنس دی۔اسے یاد تھا کل کیسے لیزا نے فون پہ روتے ہوئے اسے آنے کیلیے منایا تھا۔داخلی دروازے کے نزدیک پہنچتے ہی اس کا رخ لان کی جانب تھا جہاں پہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ناجانے بیک وقت کتنی نگاہیں اس کی جانب گھومی تھی جس میں اس کے اپنے بھی موجود تھے۔وہ ناک کی سیدھ میں چلتے سٹیج کی جانب بڑھی مگر وہاں لیزا کی غیر موجودگی نے اسے ٹھٹھکا دیا تھا۔

"لیزا کہاں ہے۔"

اس نے رابعہ کو سرے سے نظر انداز کرتے ابان کو مخاطب کیا۔وہ جو اس کے چہرے کو یک ٹک تک رہا تھا چونک کر ہوش کی دنیا میں لوٹا۔

"نشاط۔یہ سب کیا۔"

"مما پلیز یہاں کوئی تماشہ نہیں۔پلیز مجھے بتائیں لیزا کہاں ہے۔"

وہ بے چینی سے بولی اور ایک نظر کلثوم اور عمارہ کی جانب دیکھا جو مسکراتی نگاہوں کا تبادلہ کر رہی تھی۔اگلے ہی لمحے غیر معمولی شور کی آواز پہ بیک وقت سب کی نگاہیں لیزا کے کمرے کی جانب اٹھی تھی۔اگلے ہی لمحے لیزا دروازہ کھولتے ہانپتے ہوئے باہر نکلی تھی۔اس کے چہرے پہ خوف کے آثار دیکھ جہاں نشاط نے سختی سے اسے سینے میں بھینچا وہی ابان تیزی سے کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں سے شایان باہر نکل رہا تھا۔ابان نے نا سمجھی سے لیزا کی جانب دیکھا۔

"ابان یہ۔"

"یہ کیا ہو رہا ہے ابان۔تمہاری بیوی تمہارے ہوتے کسی غیر مرد کے ساتھ۔توبہ تمہیں شرم نا آئی بے حیا لڑکی۔"

کلثوم کی پاٹ دار آواز پہ ابان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا اور شایان کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔رابعہ نے آگے بڑھ کر روتی ہوئی لیزا کو سنبھالا تھا۔

"مام آپ خاموش رہیں۔اس جانور کی حرکتوں کا مجھے پہلے علم ہوتا تو۔"

اس سے پہلے ابان اس کے پل پڑتا نشاط اسی تیزی سے ان دونوں کے درمیان آئی تھی۔لیزا نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تم ابھی بھی وہی کر رہے ہو ابان۔بغیر پوری بات جانے کسی پہ بھی الزام لگا رہے ہو تم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

نشاط کی گہری بات پہ ابان نے سر جھٹکتے مٹھی کو زور سے بھینچا تھا۔

"اس میں الزام لگانا کیا ہے صاف دیکھا گیا ہے کہ یہ کیسے تمہاری بہن اس کے ساتھ کمرے میں عیاشی۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی نشاط کا ہاتھ اٹھا اور عمارہ کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔

"جسٹ کیپ یور بلڈی ماؤتھ شٹ۔"

اس نے یکے بعد دیگرے دو تین تھپڑ اس کے چہرے پہ مارے تھے۔ ابان نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔

"جانور یہ نہیں جانور تمہاری یہ بہن ہے اور ماں انہیں میں کچھ نہیں کہوں گی۔ جانتے تو یہ سب انہی کا کیا دھرا ہے۔ شایان کو اس گھر میں بلانے کے پیچھے ان دونوں کا ہی ہاتھ تھا۔ وہ یہاں آیا لیزا کو پھنسانا اور پھر لیزا اور تمہاری علیحدگی کی پلیننگ انہی نے کی ہے اور درمیان میں پھنسایا کسے اس شایان کو جسے ابھی تم نے اتنی بڑی گالی دی ہے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بڑی محفل میں میری بہن اور تمہاری بیوی کو ذلیل ورسوا کریں گی اور پھر وہی یہ لوگ تم دونوں کی علیحدگی مگر کہتے ہیں نا جس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اس کا شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ شایان نے اول روز ہی مجھے سب کچھ بتا دیا تھا ایک ایک بات اور

All Rights Reserved By Novels Lounge

میں بنا کسی پروف کے کوئی بات ہی نہیں کرتی اسی لیے تمہاری فیملی کے کرتوت میں کھولوں گی آج۔"

اس نے درشتگی سے بولتے انکھوں کے اشارے شایان کو حکم دیا تھا۔ وہ ایک ناگوار نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے بیک سائیڈ کی جانب بڑھا اور پروجیکٹر اون کیا تھا۔ اگلے ہی لمحے کلثوم اور عمارہ کی ایک ایک کر کے تمام پلیننگز وہاں موجود ایک ایک فرد کے سامنے کھلتی چلی گئی تھی۔ ابان نے سکتے کی کیفیت میں اپنی ماں بہن کی جانب دیکھا جو جائیداد کی لالچ میں اس حد تک گر گئی تھی۔ لیزا نے روتے ہوئے نشاط کے سینے میں چہرہ چھپایا تھا۔ کلثوم اور عمارہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے کالے کرتوتوں کو سب کے سامنے کھلتا دیکھ رہی تھی۔

"ماما اس نے ہمیں دھوکا دیا ہے۔ یہ ہمارا کزن ہے مگر اس نے ہمارے ساتھ فریب کیا ہے۔"

عمارہ سرسراتے لہجے میں بولی۔ کلثوم کے ذہن میں شایان کی گزری بات گھومی تھی جب اس نے اپنی ماں کا بیٹا ہونے پہ فخر کی بات کی تھی۔ آج وہ اس بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ عمارہ غصے سے شایان کی جانب بڑھتی کلثوم نے عجلت میں اس کی کلائی تھام لی۔ ابان غائب دماغی کی کیفیت میں وہی کھڑا تھا۔ اس کے قدموں نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کے اپنے گھر والے اس حد تک گر جائیں گے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تھینکیو شایان۔تم نے ثابت کیا ہے تمہاری ماں ایک عظیم عورت ہے جس نے تم جیسے بیٹے کو"

"پروان چڑھایا ہے۔

نشاط نے محبت سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سر کو خم کر گیا۔پورے ہال میں چہ مگوئیاں ہو رہی تھی۔نشاط نے روتی ہوئی لیزا کو خود سے الگ کیا اور اس کی پیشانی چومی تھی۔

"کیوں رو رہی ہو۔"

اس نے اس کے آنسو پونچھتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

"آپی۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔عمارہ نے خونخوار نگاہوں سے شایان کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ سکون ہی سکون تھا۔مطلب وہ شروع سے اسے دھوکا دیتا آ رہا تھا۔

میں ہوں نا میری جان۔میں نے کہا تھا نا میرے ہوتے تم پہ کوئی انچ نہیں آئے گی میں نے اپنا وعدہ"

"نبھا دیا ہے۔

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔غیر معمولی پن کے احساس سے اس نے ہاتھ کی پشت کو اپنے چہرے پہ پھیرا مگر اگلے ہی لمحے پشت پہ خون کے نشان دیکھ اس کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے تیزی سے اسے صاف کرتے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا اور ابان کی جانب بڑھی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمہاری میرے سے جو بھی شکایتیں سہی مگر مجھے تم پہ پھر بھی پورا یقین ہے کہ تم لیزا پہ ہمیشہ یقین" "کرو گے۔اسی یقین کے ساتھ میں نے اسے تمہیں سونپا تھا۔

وہ بھیگے لہجے میں بولتے رابعہ کی جانب آئی تھی۔

"آئی ایم سوری مما اینڈ آئی لو یو۔"

وہ ان کے سینے پہ سر رکھتے نم لہجے میں بولتی ان سب کو بے چین کر گئی تھی۔

میرے بابا نے بہت اعتماد کے ساتھ ہم سب کو آپ کو سونپا تھا چچا جان مگر آپ ان کی بات کا مان نا" رکھ پائے۔آپ کی کوتاہیوں سمیت آپ کو قبول کیا اس گھر میں جگہ دی مگر آپ کی بیوی بیٹی اور آپ کے لالچ نے سب ختم کر دیا ہے سب کچھ اور ان دونوں کو میں کچھ نہیں کہوں گی ان کا فیصلہ اوپر والی ذات ہی کرے گی۔میں نے اپنا انصاف اس ذات پہ چھوڑ دیا ہے۔بے شک وہ بہتر انصاف کرنے والی "ہے۔

وہ نم مسکراہٹ سمیت بولتی ایک طائرانہ نگاہ پورے گھر میں ڈالتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔اس کی پشت کو دیکھتے وہ سب ڈھے سے گئے تھے۔جس آندھی کی مانند وہ آئی تھی ان سب کو اس میں لپیٹتے وہ اسی تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔پورا راستہ اس کا سر بری طرح چکرا تا رہا تھا۔گھر کے نزدیک گاڑی روکتے ہی وہ گاڑی کا سہارہ لیتے جوں ہی باہر نکلی اس کا سر بری طرح چکرایا تھا۔اندر سے مسلسل

All Rights Reserved By Novels Lounge

کسی کے بولنے کی آواز آرہی تھی۔یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔وہ روتے ہنستے اندر بھاگی تھی۔سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اس کا دل ناجانے کیوں سجدہ ریز ہو جانے کو ہوا تھا۔ناک سے خون کی لکیر نکلتے اس کے ہونٹوں کے نزدیک پہنچ چکی تھی۔

"ارے آپی آگئی۔"

آریز کی آواز پہ اس نے آنکھوں کو رگڑتے عالم کے عکس کو دھندلا ہونے سے بچایا تھا۔کم از کم اس شخص کا عکس وہ دھندلا نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔اس کا ذہن ناجانے کیوں تاریکیوں میں ڈوب رہا تھا۔اس نے دونوں ہاتھوں کو اپس میں سختی سے ملاتے اس کی کپکپاہٹ پہ قابو پایا تھا۔اگلے ہی لمحے ان دونوں کی نگاہیں ملی تھی۔اس کے سلام پہ بھی کوئی جواب نادے پائی۔حلق میں جیسے ڈھیر سارا پانی جمع ہو گیا تھا۔گرہ سی لگنے لگی تھی۔اس نے ڈوپٹے کی مدد سے اس خون کی لکیر کو چھپانا چاہا تھا۔

"کیسی ہو۔"

اس نے نرمی سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔وہ ابھی بھی کچھ نابولی بس یک ٹک اس کے چہرے کو تک رہی تھی جیسے دید کی پیاس بجھانا چاہتی ہو۔عالم کو کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسے ساتھ لگانا چاہا مگر اگلے ہی لمحے نشاط کا وجود ٹھنڈا پڑتے بری طرح زمین بوس ہوا تھا۔عالم نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط نشاط۔"

وہ اس کے نزدیک دوزانوں بیٹھتے تقریباً چلایا کیونکہ اس کی رنگت زرد پڑ رہی تھی۔ باقی سب بھی اس اچانک ہوئی افتاد پہ گھبرا گئے۔

"آپی آپی۔"

اس طرح کی ملی جلی آوازیں اس کی سماعتوں میں کہی دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی کیونکہ وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔ عالم نے پتھرائی نگاہوں سے اس کی ناک سے نکلتی خون کی لکیر کو دیکھا تھا۔

"گیٹ اپ نشاط۔ تم کمزور نہیں ہو بلکل بھی۔ ہوش کرو پلیز۔"

وہ غصے میں اسے جھنجھوڑتے ہوئے بول رہا تھا۔ نشاط نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"عالم ہسپتال لے کر جاؤ اسے۔ وقت مت ضائع کرو۔"

ذیشان کی آواز پہ وہ چونکتے اسے بانہوں میں بھرتے باہر کی جانب بھاگا اور اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھتا نشاط نے سختی سے اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔ وہ بے اختیار ٹھٹھکا تھا۔

"پلیز صرف تھوڑی دیر۔ تم کمزور نہیں ہو نشاط پلیز سٹے سٹرونگ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ منتوں ترلوں پہ اتر آیا تھا۔وہ واپس لوٹا ضرور تھا مگر یہ سب دیکھنے کیلیے نہیں۔ڈاکٹر کے مطابق تو وہ بلکل ٹھیک تھی تو پھر یہ اچانک وہ یہ سب سمجھنے سے قاصر تھا۔

میں۔بہت کمزور ہوں عالم اور مجھے کمزور آپ کی محبت نے کیا ہے۔میں بس ایک بار آپ کے سینے" "سے لگنا چاہتی ہوں شاید آخری بار۔

وہ بمشکل اپنے لہجے کی کپکپاہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بولی۔عالم نے فق ہوتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا اسے اپنی تمام حسیں مفلوج ہوتی دکھائی دی اپنے ہی لمحے اس نے اسے سختی سے سینے میں بھینچ لیا۔نشاط کی آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔اتنے دنوں سے وہ اسی محبت اسی لمس سی حصار کو تو ترس رہی تھی۔اس کی ہچکیاں اب مدھم پڑنے لگی تھی۔عالم نے ہولے سے جھکتے اپنے لب اس کے کان سے مس کیے تھے۔

"آئی لو یو۔"

اس کی نم سرگوشی پہ نشاط نے گہرا سانس بھرا تھا۔لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔وہ اظہار ہی تو چاہتی تھی اور یہ اظہار ہوا بھی تو کب۔اس نے آنکھیں موندتے سوچا تھا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی۔

"نشاط۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی جانب سے مسلسل خاموشی محسوس کر عالم نے اسے خود سے علیحدہ کرنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے وہ بری طرح اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی تھی۔عالم نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی پلیز جلدی کریں نا۔آپ کھڑے کیوں ہیں۔"

سمیر کی روتی ہوئی آواز پہ وہ خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اس کا سر سمیر کی گود میں رکھتے فرنٹ سیٹ پہ جا بیٹھا۔ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔اس نے شرٹ کی آستین سے آنکھیں رگڑتے دو تین بار ایکسیڈینٹ ہونے سے بچایا تھا۔اس کا ذہن بری طرح ماؤف ہو چکا تھا۔اسے اپنی سانسیں باقاعدہ رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

****

ہسپتال پہنچتے ساتھ ہی اسے سیدھا آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا۔عالم نے غائب دماغی کی کیفیت میں اس جانب دیکھا جہاں سے وہ اندر جا رہی تھی۔اس کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔وہ تو جلدی سے کام نپٹا کر واپس پاکستان لوٹا تھا تاکہ ان دونوں کے درمیان چل رہے تنازعے کو حل کر سکے۔اس کے مسلسل چڑنے والی حرکت کی بابت جان سکے کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی مگر یہاں تو اسے دیکھ کر جو ہوا تھا اس نے اس کے حواس گم کر دیے تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"بھائی آپی کو کیا ہوا ہے۔"

سمیر کی آواز پہ وہ چونکتے ہوش کی دنیا میں لوٹا اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مگر اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھ اسے شدت سے اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ نشاط کا رشتہ ان سب سے کس قدر گہرا تھا۔ آریز کے بارے میں سوچتے ہی اس کا دماغ سنسنا اٹھا۔ بابا اسے کیسے سنبھال رہے ہونگے۔

"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے مضبوط لب و لہجے میں گویا ہوا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ عالم نے شدت سے اسے سینے میں بھینچ لیا۔

"بھائی آپ بتائیں نا انہیں کیا ہوا ہے۔ وہ اتنے دنوں سے گم صم سی تھی۔ ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ کیا ہوا ہے انہیں۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر انہیں کچھ ہو گیا تو۔ وہ ہماری ماں جیسی ہیں انہوں نے اپنے بچوں کی طرح ہمارا خیال رکھا ہے۔ ہم نے تو پہلی بار عورت کی ایسی شفقت دیکھی ہے وہ ہمیں اپنا عادی بنا کر ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔"

وہ ہنوز اس کے سینے سے لگا روتے ہوئے بولا۔ عالم نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرا۔

"رو کیوں رہے ہو۔ مضبوط بنو کچھ نہیں ہوا اسے۔ وہ اپنے وعدے سے پھرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ اس سے بھی نہیں پھر سکتی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بمشکل مسکراتے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا مگر اندر سے اس کے خود کا دل کانپ رہا تھا۔معاً کچھ سوچتے وہ اسے وہی بیٹھنے کا اشارہ کرتے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھا تھا۔دروازے کا ہینڈل گھماتے ہی وہ جوں ہی اندر داخل ہوا وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔وہ ڈھیلے ڈھالے قدموں سے واپس سمیر کی جانب بڑھا تھا۔صد شکر تھا وہ انہیں بیچ راہ میں ہی مل گئی تھی۔

"ارے مسٹر عالم آپ یہاں اس وقت۔"

وہ حیرت زدہ لہجے میں بولی۔عالم نے چونک کر انکی جانب دیکھا۔

"وہ نن۔نشاط۔"

اس نے بے دھیانی میں تھیٹر کی جانب اشارہ کیا۔ان کے ذہن پہ فوری طور پہ کچھ کلک ہوا تھا۔سونے پہ سہاگہ عالم کے چہرے کی بدلتی رنگت۔

"کہاں ہے نشاط۔ٹھیک ہے ناوہ۔"

وہ بے چینی سے گویا ہوئی۔عالم کا سر خود بخود نفی میں ہلا۔اگلے ہی لمحے عالم انہیں لیتے اس جانب بڑھا تھا۔وہ اپنے ہاتھ میں موجود چیزیں نرس کو تھماتی خود آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھی تھی۔عالم نے دیوار سے پشت ٹکاتے ایک گہرا سانس بھرا اور کچھ سوچتے اپنے ہاتھ پہ موجود موبائل کی جانب دیکھا جہاں

All Rights Reserved By Novels Lounge

لیزا کالنگ جگمگا رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ فون اٹھاتا ڈاکٹر کو تیزی سے باہر نکلتا دیکھ وہ سرعت سے ان کی جانب متوجہ ہوا۔

"مسٹر عالم آپ میرے ساتھ آئیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

وہ اسے تاکید کرتی ناک کی سیدھ میں چلتی اپنے کیبن کی جانب بڑھی۔عالم نے موبائل کو سختی سے تھامتے ان کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔کمرے میں پہنچتے ہی انہوں نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

آپ جانتے ہیں آپ نے اسے یہاں لانے میں کس قدر تاخیر کر دی ہے۔کم از کم میں آپ جیسے "

" سمجھدار اور باشعور انسان سے اس بات کی توقع نہیں رکھتی۔

وہ تلخ لہجے میں بولی۔عالم نے الجھ کر ان کی جانب دیکھا۔

کیا مطلب ڈاکٹر ہمارے درمیان تو بات کچھ عرصہ ٹھہر کر پھر سرجری کرنے کی ہوئی تھی نا۔اسی"

"بدولت میں کسی کام کی وجہ سے یہاں موجود ہی نہیں تھا۔

اس نے سنجیدگی سے انہیں جواب دیا۔وہ فوراً سے پہلے بہت کچھ سمجھ گئی تھی۔

"مطلب نشاط نے آپ سے کچھ بھی شئیر نہیں کیا میرے سے ہوئی ملاقات کے متعلق۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہوں نے ٹھہر کر سوال کیا۔عالم ڈوبتے دل سمیت ان کی جانب دیکھ رہا تھا جو نا جانے اس کی سماعتوں میں اب کیا اتارنے والی تھی۔

"میں نے اسے پہلے ہی اس بابت وارن کر دیا تھا مسٹر عالم مگر اس نے میری بات کو سنجیدہ نہیں لیا۔" ڈاکٹر کی بات پہ عالم نے سپید پڑتے چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا جو اب ہاتھ کی مٹھی بند کر کے نا جانے کیوں اپنی بے چینی ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ڈاکٹر سرجری کی ڈیٹ تو۔"

آئی نو میں نے سرجری کی ڈیٹ دیر کی دی تھی مگر کل ہی وہ ٹریٹمنٹ کیلیے آئی تھی میرے پاس اور" انہوں نے جب اپنی حالت کے متعلق مجھ سے کھل کر اظہار کیا اور اس کے بعد تمام صورتحال بھانپتے میں نے انہیں ایمرجنسی میں ایڈمٹ ہونے کا کہا تھا مگر اس نے صاف انکار کر دیا یہ بول کر کہ اس "کے ساتھ ساتھ ابھی آپ بھی ایسا نہیں چاہتے۔

عالم نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور چہرے پہ دونوں ہاتھ پھیرتے اپنے اضطراب کو کم کرنا چاہا۔

مگر اس نے تو مجھ سے کچھ شئیر کیا ہی نہیں۔یہاں تک کہ میں نے اسے آپ سے بات کروانے کا" "بھی بولا تھا مگر اس نے نہیں کروائی۔پلیز آپ کچھ کریں۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے کچھ بھی نہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوا۔انہوں نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا جس کی شرٹ پہ بھی خون کے دھبے موجود تھے۔آنکھوں میں دنیا جہاں کی تھکن آسمائی تھی۔انہیں سمجھ نا آئی کہ وہ اسے کیسے حقیقت سے روشناس کرائیں۔وہ دن میں نا جانے کتنے کیسز اس طرح کے دیکھتی تھی مگر آج عالم کی حالت دیکھ ان کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔وجہ شاید نشاط سے انسیت سی تھی۔

"ایم سوری ٹو سے مسٹر عالم بٹ۔"

عالم نے سائیں سائیں کرتے ذہن کے ساتھ ان کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔

"پلیز کوئی بری خبر مت سنائیے گا۔"

اس نے پہلے ہی سرے سے ہاتھ کھڑے کر دیے۔

اس کی سرجری آج ہی ہو گی۔اس پہ کام شروع ہو چکا ہے مگر اس سرجری کے بعد کے نتائج کیا ہونگے یہ میں ابھی آپ کو نہیں بتا سکتی۔کچھ بھی ہو سکتا ہے اگر ہم مثبت سوچیں تو وہ مکمل طور پہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔سب کچھ کر سکتی ہے مگر اگر ہم دوسری سوچوں کی جانب جائیں تو ہمیں اس میں نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے اس کی سماعت جا سکتی ہے۔اس کے بولنے میں مسئلہ یا پھر چلنے پھرنے میں کچھ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارا وجود وجود ایک دماغ سے منسلک ہے۔اسے آپ سب کی دعاؤں کی

All Rights Reserved By Novels Lounge

بے حد ضرورت ہے۔اس نے اتنی سی عمر میں یہ سب سہا ہے دعا کریں اسے مزید نا سہنا پڑے اور

اس سب سے بڑھ کر آپ کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے مسٹر عالم کیونکہ آپ مضبوط رہیں گے تو

"بیوی کی بھی طاقت برقرار رہے گی۔

وہ دھیمے لہجے میں اسے تمام پہلوؤں سے روشناس کرا رہی تھی۔عالم کو فضا میں گھٹن کا احساس ہوا تھا۔

"اور اس کی جان۔"

اس کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سرجری کوئی عام سرجری نہیں ہے اٹس آ میجر "

"سرجری۔ شی نیڈز یور پریئر اینڈ سپورٹ۔آپ ان کے گھر والوں کو بھی انفارم۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی کمرے کے دروازے پہ کھٹکا سا ہوا تھا۔

"کم ان۔"

ان کی اجازت کے ساتھ ہی دروازہ کھلا تو عالم نے بے دھیانی میں ہی اپنے عقب میں دیکھا تھا مگر

دروازے سے اندر آتے وجود کو دیکھ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"تم یہاں۔"

ابان نے حیرت سے عالم کو وہاں دیکھا مگر اس کے ساتھ آتی رابعہ کو دیکھ جہاں ڈاکٹر اپنی جگہ سے اٹھ

کھڑی ہوئی وہی عالم نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"وہ تائی کاریگولر چیک اپ۔"

آج میرے خیال میں مجھے تاخیر ہو جائے گی ابان بیٹا کیونکہ اج ایک بہت اہم سرجری کرنی ہے جس" سے آپ سب کی سانسیں جری ہے۔آپ سب کو اب بہت ہمت سے کام لینا ہے میں جانتی ہوں کہ "یہ وقت بہت کٹھن ہے مگر اوپر جو ذات ہے نا وہ سب ٹھیک کر دے گی۔

انہوں نے رابعہ کے شانے پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے انہیں آگاہ کیا۔ابان نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"میں چلتی ہوں اب۔نشاط کیلیے دعا کیجیے گا۔سرجری میں پانچ سے سات گھنٹے مسٹ ہونگے۔"

وہ سنجیدگی سے بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی ابان اور رابعہ نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا جو مسلسل اپنی مٹھی بند کر کے کھول رہا تھا۔

عالم یہ ڈاکٹر کیا کہ کر گئی ہے۔کہاں ہے نشاط کیا ہوا ہے اسے۔کونسی سرجری کیسی سرجری۔مجھے" "بتاؤ پلیز۔

رابعہ اس کا بازو تھامتے ہوئے بولی۔عالم نے نچلا لب دانتوں میں دباتے بمشکل خود پہ ضبط کیا تھا۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ سرسراتے لہجے میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ۔ جب سے وہ تمہارے گھر میں گئی ہے اسکی زندگی میں مشکلات نے ڈیرہ سا جما لیا ہے۔ کیوں کیا تم نے اس کے ساتھ۔ کہی تم نے اس کے ساتھ کچھ غلط۔"

"بکواس بند رکھو اپنی اور میری بیوی کے حق میں یا اس کے خلاف میں تمہیں ایک بھی لفظ بولنے کی اجازت نہیں دوں گا زبان گدی سے کھینچنے میں مجھے ایک لمحہ نہیں لگنا۔"

وہ لہو چھلکاتی آنکھوں سمیت دھاڑا اٹھا۔

"ہم نے کیا ہے ان کے ساتھ برا کہ تم نے تمہاری فیملی نے اور اس کی ماں نے۔ سب کا یقین اولاد سے اٹھ جائے برداشت ہے آنٹی بس ایک ماں کا یقین نہیں اٹھنا چاہیے اپنی اولاد سے۔ یہ بات دیمک کی طرح کھاتی ہے۔ بہت غلط کیا ہے آپ نے اس کے ساتھ بہت زیادہ۔ آپ کیلیے بس ایک ہی بات کہوں گا کہ آپ نے سوتیلی سگی کا فرق کیوں کیا۔ کہا اس کے پیار میں آپ کو کمی دکھائی دی بتائیں مجھے۔ اپنا سب کچھ تو اس نے وار دیا تھا تم سب پہ سے دعا کرنا آج یہ جان نا وار دیں تم سب کے اوپر سے کیونکہ اگر ایسا کچھ ہوا میں اس کو تکلیف پہنچانے والے ایک ایک شخص کو اپنے ہاتھوں سے جہنم واصل کرواؤں گا۔"

درشتگی سے بولتے بولتے اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔ اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے اس پہ قابو پایا۔

"ہوا کیا ہے اسے پلیز مجھے بتا دو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

چلیں آپ یہاں سے تائی۔اس شخص نے ہم سے ہماری نشاط کو چھین لیا ہے۔یہ کل کا آیا شخص اسے "

"ہم سے کئی گناہ زیادہ عزیز ہو گیا ہے۔

وہ رابعہ کو بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

تم غلط ہو آج بھی بہت غلط ہو جانتے ہو میں شاید اسے آج بھی اتنا عزیز نا ہو جتنی وہ گھر بیٹھے میرے "

"بھائی اور باپ کو عزیز ہے۔آؤ تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔

وہ تلخی سے بولتے اسے لے کر باہر کی جانب بڑھا جہاں سمیر بیٹھا روتے ہوئے مسلسل کچھ بڑبڑا رہا

تھا۔

یہ دیکھو اس کو عزیز ہے وہ۔ پتہ نہیں کیوں کیونکہ نشاط نے انہیں بتایا ہے کہ محبت کس قدر "

خوبصورت جذبہ ہے۔اسے ان لوگوں سے محبت ملی اس نے ان لوگوں کو محبت دی۔یہ دنیا لے اور

دے کے نظام پہ چلتی ہے مگر اس کے دیے کے بدلے میں تم لوگوں نے اسے کچھ نہیں دیا سوائے

"موت کے۔

وہ زہر خند لہجے میں غرایا۔ابان نے ایک نظر اس سترہ اٹھارہ سالہ لڑکے کو دیکھا جس کی نگاہ مسلسل

آپریشن تھیٹر کی جانب اٹھ رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

تم میرے سب سے اچھے دوست ہو۔اسی لیے جب میں مروں ناتورونامت میں نے سناہے کہ "

"بہت تکلیف ہوتی ہے۔

اس کی شرارت سے بھرپور آوازابان کی سماعتوں میں گونجی۔

"مار کھاؤ گی تم مجھ سے نشاط۔دل دہلا کرر کھ دیتی ہو۔"

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتے ہوئے بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

ویسے ابان دعا کرو مجھے کوئی جان لیوا بیماری ہو جائے۔میں نے سناہے کہ جب آپ بیمار ہوتے ہوں"

ناتواس وقت سب آپ سے محبت کرتے ہیں اور میں سب کی محبت محسوس کرنا چاہتی ہوں یہاں تو ہر

"کوئی ابھی لڑتا ہی رہتا ہے۔میں تو بہت دعا کرتی ہوں تم بھی کیا کرو۔

ابان نے تڑپ کر عالم کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا ہے اسے۔"

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔عالم نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"برین ٹیومر ہے اسے۔"

اس کی بات پہ وہ بے ساختہ لڑکھڑایا تھا۔رابعہ نے دہل کر سینے پہ ہاتھ رکھ لیا۔ابان نے سختی سے سر کو

نفی میں جنبش دی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"نن۔ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو نا۔ نشاط ہمیں سبق سکھانے کیلیے مذاق کر رہی ہے نا۔"

"کاش میں یہ کہہ سکتا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔"

اس کی بات کے جواب میں وہ اذیت سے بولا۔ ابان نے چونک کر رابعہ کی جانب دیکھا جن کا چہرہ ذرد پڑ رہا تھا۔ اس نے انہیں بٹھا کر ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل سے انہیں پانی پلایا اور انہیں ساتھ لگایا تھا جو اب زارو قطار رونے میں مصروف تھی۔

"اس کی دعا قبول ہو گئی۔ اس کی دعا قبول ہو گئی اور اس کی بیماری میں بھی اس کو کوئی وہ محبت نہیں دے پایا جس کی وہ خواہاں تھی۔"

وہ بھیگے لہجے میں تڑپ کر بولا۔ عالم یک ٹک آپریشن تھیٹر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ کاش وہ اسے ایک بار بتا دیتی بس ایک بار وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے پاس آجاتا۔ وہ ایک لمحے کی بھی تاخیر نا کرتا۔ اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا۔ موبائل کی بیپ کی آواز پہ عالم نے دوبارہ موبائل کی سکرین کی جانب دیکھا جس پہ لیزا کا نام جگمگا رہا تھا۔ عالم نے خاموشی سے موبائل ابان کی جانب بڑھا دیا اور خود سمیر کی جانب بڑھ گیا۔

"بھائی بھابھی ٹھیک ہو جائے گی نا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ہاں ان شااللہ۔بہت بہادر ہے وہ۔"

وہ اس کا سر سہلاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا۔لہجے میں شکستگی سی تھی۔سمیر نے اپنی جیب سے اس کا موبائل نکالتے اس کی جانب بڑھایا جس پہ گھر کے نمبر سے بے تحاشہ کالز آئی ہوئی تھی۔اس نے گہرا سانس بھرتے گھر کا نمبر ملاتے فون کان سے لگایا تھا۔اس کا ارادہ فلحال ذیشان کو تسلی بخش جواب دینے کا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس سب کے بعد وہ اپنی حالت بھی خراب کر لیتے۔

****

تین سے چار گھنٹوں کے جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلی تھی۔عالم اور ابان بیک وقت اٹھتے اس کی جانب بڑھے تھے۔

"ڈاکٹر نشاط۔"

سرجری کامیاب ہو چکی ہے مگر اب صرف اس کے ہوش میں لوٹنے کا انتظار ہے پھر ہی ہم بتا سکیں"
"گے کہ اس سرجری سے انہیں کچھ۔

وہ بولتے بولتے رکی تو عالم کے چہرے پہ اضطراب پھیلا تھا۔

"آپ کی شادی کو کتنا عرصہ گزر چکا ہے عالم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

انہوں نے سنجیدگی سے سوال کیا۔عالم نے خشک لبوں کو تر کرتے بمشکل مسکرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"چار سے پانچ ماہ۔"

"وہ کچھ بھی بھول سکتی ہے عالم۔کچھ بھی شاید آپ کو بھی اور آپ کی فیملی کو بھی۔"

ان کی بات پہ عالم نے سن پڑتے ذہن کے ساتھ ان کی جانب دیکھا۔

"اور اپنی فیملی کو۔"

ابان کی آواز پہ عالم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور ہار مانتے قدم خاموشی سے پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔

اس کی فیملی شاید عالم کے ساتھ ہی ہے ابان۔ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ کیلیے بھول جائیں بس" وقتی بھی ہو سکتا ہے اور ہو سکتا وہ کچھ بھولے ہی نا۔اپنی محبت میں اتنا بھروسہ رکھیں کہ اس کا دل و دماغ آپ کی جانب سے پیچھے ہی نا ہو سکے۔میں چلتی ہوں۔"

وہ ان دونوں کو باور کراتی لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔عالم نے پریشانی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بالوں کو سنوارتے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔

"اپنی محبت میں اتنا بھروسہ رکھیں کہ اس کا دل و دماغ آپ کی جانب سے پیچھے ہی نا ہو سکے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ڈاکٹر کی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا۔

"محبت۔کاش یہ جذبہ ہمارے درمیان بھی ہوتا تو ہم آج یوں دور دور نا کھڑے ہوتے۔آج وہ مجھ سے یہ سب نا چھپاتی۔آج وہ اتنی تکلیف میں تنہا نا کھڑی ہوتی۔مجھے بتاتے ہوئے جھجھکتی نا۔مطلب وہ ابھی تک زندگی کے اس سفر میں تنہا ہی کھڑے تھے۔"

وہ چہرہ جھکائے اپنی ہی سوچوں میں غلطاں تھا معاً اپنے سر پہ کسی کا ہاتھ محسوس کرتے اس نے چونک کر چہرہ جوں ہی اوپر اٹھایا۔اپنے سامنے ذیشان کا شفقت بھرا چہرہ دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھتے سرعت سے ان کے گلے سے لگا تھا۔انہوں نے خاموشی سے اس کی پشت تھپتھپائی تھی جس کے چہرے پہ دنیا جہاں کی تھکن آسمائی تھی جیسے اتنے کم عرصے میں بہت دور کا سفر کر آیا ہو۔

"بھائی آپی۔"

آریز کی آواز پہ عالم نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"وہ ٹھیک ہے۔ابھی ہوش نہیں آیا مگر جیسے ہی وہ ہوش میں آئے گی آپ نے ان سے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرنی او کے جس سے انہیں کوئی پریشانی ہو۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا۔اس نے جلدی سے آنسو پونچھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آپی بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ میں نے انہیں کل سے بہت مس کیا ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں گویا ہوا۔ عالم نے اسے ساتھ لگاتے اس کی پشت تھپتھپائی تھی۔ رابعہ نے نم نگاہوں سے اس منظر کو تکا تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے انتظار کے بعد ڈاکٹر نے انہیں نشاط کے ہوش میں لوٹنے کی نوید سنائی تھی۔ آریز نے بھاگ کر کمرے میں جانا چاہا مگر عالم نے سرعت سے اسے روک لیا۔

"بھائی چلیں نا آپی ٹھیک ہو گئی ہیں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتے ہوئے بولا۔ عالم نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

آپ جائیں اس کے پاس اور پلیز اس سے پرانی کوئی بھی بات مت کیجیے گا جس سے اس کے ذہن پہ "زور پڑے۔"

وہ مصالحتی لب و لہجے میں رابعہ سے مخاطب تھا۔ انہوں نے بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھتے ابان کو لیتے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

آپ میں سے ابھی کوئی اندر نہیں جائے گا۔ ہمیں نہیں معلوم اس کے ذہن میں کیا ہے کیا" نہیں۔ نا جانے وہ ہمیں پہچانتی بھی ہے یا نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اس کے ذہن پہ کوئی بھی دباؤ "پڑے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔آریزاس کی بات پہ منہ پھلاتے سمیر کے ساتھ بینچ پہ ہی ٹک گیا۔ابان اور رابعہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئے وہ بیڈ پہ چت لیٹی کمرے کی چھت پہ نگاہیں جمائے ہوئے تھی۔وہ بمشکل اپنے آنسو پیتی اس کی جانب بڑھی اور قریب ہی رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی۔اپنے نزدیک آہٹ محسوس کرتے نشاط نے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو نظرانداز کرتے ان کی جانب دیکھا اور کئی ساعتیں تو ان کی جانب ہی دیکھتی رہی۔رابعہ نے آگے بڑھتے اس کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔

"کیسا ہے میرا بہادر بیٹا۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولی۔وہ کچھ بھی بولے بغیر بس ہولے سے ان کا ہاتھ پیچھے کر گئی تھی۔ان کا ہاتھ بھی فالوقت سر پہ ہتھوڑے کی مانند لگ رہا تھا۔

"مما۔"

اس کے لبوں سے ہولے سے آواز نکلی۔رابعہ نے ڈوپٹے کی مدد سے اپنے آنسو پونچھے اور اس کی جانب دیکھا جس نے دوبارہ سے آنکھیں موندلی تھی۔

مجھے معاف کر دینا۔سچ کہتے ہیں سوتیلی ماں سوتیلی ہی ہوتی ہے اور یہ بات میں نے تم پہ لیزا کو فوقیت "دے کر ظاہر کر دی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چہرہ جھکائے کسی مجرم کی طرح اپنی صفائی پیش کر رہی تھی۔نشاط کچھ نا بولی بس آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔رابعہ نے گھبرا کر ابان کی جانب دیکھا۔

"نشاط۔"

ابان کی آواز پہ اس نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا اور اذیت سے مسکرائی تھی۔اس کی مسکراہٹ میں بھی ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

"دیکھ لو پھر سے بچ گئی میں۔اس قدر ڈھیٹ ہو۔"

وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولتے اسے لہولہان کر گئی۔ابان نے نفی میں سر ہلاتے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی تھی۔

پلیز نشاط ایسی باتیں مت بولو تم نہیں جانتی یہ وقت ہم نے کیسے کانٹوں پہ چلتے گزارا ہے۔تم ہم "

"سب کیلیے بہت قیمتی ہو۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا۔نشاط نے نفی میں سر ہلاتے اس کی بات کی نفی کی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

کہنے میں اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔میں کسی سے بھی ناراض نہیں ہوں جانتے ہو کیوں" کیونکہ میرے اوپر اس کو فوقیت دی گئی ہے جو مجھے اپنی جان سے بھی بڑھ کر بھی عزیز ہے۔میں بس "خود سے ناراض ہوں کہ اتناسب ہو جانے کے بعد بھی میں کسی سے ناراض کیوں نہیں ہوں۔

وہ الجھے لہجے میں بولی۔اس کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہہ گیا۔ابان نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کے لہجے میں ابھی بھی لیزا کیلیے بس محبت ہی محبت تھی۔

"اچھافلحال ان سب باتوں کو چھوڑو۔گھر چلے گی نا میری بیٹی۔"

رابعہ اس کا ہاتھ تھامتے مسکراتے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔نشاط نے ذرا سی نگاہ اٹھاتے ان کی جانب دیکھا۔ابان نے جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا جواب دے گی۔

"جی ضرور ماما مگر اپنے گھر جاؤں گی۔"

اس کی بات پہ رابعہ کے چہرے پہ اطمینان ہی اطمینان پھیلتا چلا گیا۔نشاط نے ہولے سے نگاہوں کا رخ دروازے کی جانب کیا مگر وہاں کسی اور کا نام ونشان تک نہیں تھا۔اس نے بے بسی سے اپنے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کیا تھا۔اسے جس کا انتظار تھا وہ تھا سرے سے ہی وہاں موجود نہیں تھا۔

"شکل تو سیدھی کرلو۔ٹھیک ہوں میں اب۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکرا رہی تھی یا مسکرانے کی کوشش کررہی تھی ابان سمجھ نا سکا مگر اس کی خاطر وہ اس کی بات پہ کھل کر ہنس دیا اور اپنی جگہ سے اٹھتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے نا جانے کیا سوچ کر عالم کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تھی مگر وہ اسے کہی دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ اپنی شیو سہلاتے ذیشان کی جانب بڑھا۔

"کیسی ہے وہ۔"

وہ پھیکے سے لہجے میں بولے۔

"یہ آپ اپنی بیٹی سے خود ہی پوچھ لیجیے گا۔"

ابان مسکراتے لہجے میں گویا ہوا۔ ذیشان نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ عالم نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اسے وہی روکا تھا۔

"کیا اسے میں یاد ہوں۔"

عالم کی بات پہ ابان نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"اسے اب تمہارے علاوہ کوئی یاد نہیں۔"

ابان نے ایک لائن میں ہی بات سمیٹ دی تھی۔ عالم نے تحیر کے عالم میں اس کی پشت کو دیکھا جو اب ذیشان کو لیتے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ آریز اور سمیر بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اسے اب تمہارے علاوہ کوئی یاد نہیں۔"

"اسے اب تمہارے علاوہ کوئی یاد نہیں۔"

ان الفاظوں کی بازگشت اس کے ذہن میں ذور و شور سے ہو رہی تھی۔قدم اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھے۔

"آپی۔"

آریز کی آواز پہ وہ جو آنکھیں مُوندے ناجانے کیا سوچ رہی تھی اس نے تڑپ کر آنکھیں کھولی اور ترستی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپی کی جان۔"

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اسے نزدیک انے کا اشارہ کیا تھا۔آریز مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھا اور بہت احتیاط سے اس کے کندھے پہ سر رکھا تھا۔

"ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔"

وہ روتے ہوئے بولا۔نشاط نے بھیگی سی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

"آپ نے میرے لیے دعا کی تھی مجھے کیسے کچھ ہو سکتا تھا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ہنستے ہوئے بولی۔ ذیشان نے وہیل چیئر آگے بڑھاتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"آپ روئیں مت آپی ڈاکٹر نے منع کیا ہے آپ کو رونے سے۔ آپ کی طبیعت جو ٹھیک نہیں ہے۔"

سمیرا اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ ان سب کو دیکھتے اس کے وجود میں جیسے کسی نے نئے سرے سے روح پھونک دی تھی۔ اب وہ دونوں اس سے ناجانے کونسی باتیں کرنے میں مصروف تھے اور وہ بس مسکرا کر ان کی باتیں سن رہی تھی۔

"یہ دونوں ایسے ہی ہیں۔ بہت بولتے ہیں۔"

ذیشان شرمندہ شرمندہ سے رابعہ سے مخاطب ہوئے۔ انہوں نے اپنی آنکھیں صاف کی تھی۔

"نہیں میں تو بس اس کی مسکراہٹ دیکھ رہی ہوں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ارے اب کیسی ہو تم نشاط۔"

"فیلنگ گڈ ڈاکٹر۔"

وہ ان کے سوال پہ سکون سے بولی۔ سچ میں ذہن ایکدم پر سکون سا ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ارے عالم کہاں ہے۔ کل سے ایسے مجنوبنا گھوم رہا تھا اور اب ایسے غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔ نشاط کے لبوں سے جیسے کسی نے مسکراہٹ نوچ لی تھی۔ اس نے بے چینی سے ان کی جانب دیکھا مطلب وہ یہی موجود تھا تو پھر کہاں تھا۔

"یہ سب میں جانتی ہوں میرا دل رکھنے کیلیے بول رہے ہیں اور اس کا اظہار محبت۔"

یہ سوچ آتے ہی اس کے چہرے پہ ایک بار پھر الجھن پھیل گئی۔

"وہ بھی جان بوجھ کر بول دیا ہوگا کہ اگر میں مر گئی تو میرے دل میں کوئی ارمان باقی نا رہے۔"

وہ دل ہی دل میں شدید بدگمانی کا شکار تھی۔ نگاہیں بار بار بھٹک کر دروازے کی جانب ہی جارہی تھی مگر اس کا کہی بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔ اس نے ان سب کو مسکراتا دیکھ افسردگی سے آنکھیں موند لی۔ یقیناً وہ شخص اس کی خود کو لے کر پسندیدگی سے آگاہ تھا تبھی تو اتنا تڑپا تا تھا۔

وہ بے دلی سے سوچ کر رہ گئی۔

****

" شایان پلیز تم مجھے ہسپتال لے جاؤ مجھے ہسپتال جانا ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس دن سے تقریباً ہزار بار وہ سب کے پاس جا جا کر اس کی منت کر چکی تھی مگر کوئی اسے لے جانے کو ہی تیار نہیں تھا۔

"ایم سوری بھابھی ابان بھائی کی اجازت نہیں مجھے ورنہ لازمی لے جاتا۔"

وہ معذرت خواہانہ لب و لہجے میں گویا ہوا۔اس کا وجود بخار میں پھنک رہا تھا جس کی بدولت کوئی بھی اسے وہاں لے جانے کو رضامند نہیں تھا کیونکہ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی نشاط پریشان ہو جاتی جس کی بدولت وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔رابعہ اس دن سے اس کے پاس تھی۔معاً دروازے کی جانب نگاہ اٹھتے ہی وہ تیزی سے ابان کی جانب بڑھی جو کوٹ بازو میں ڈالے تھکے تھکے انداز میں اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"مجھے آپی سے ملنا ہے پلیز ابان آج منع مت کیجیے گا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔ابان نے ذرا سا رک کر اس کی جانب دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا فون بجنے کی آواز پہ ان دونوں کی بات پہ خلل پڑا تھا۔ابان نے معذرت کرتے فون کان سے لگایا تو دوسری جانب سے رابعہ نے نشاط کے گھر جانے کی اطلاع سنائی تھی۔وہ ان کی بات سن مسکرا کر تشکر بھرا سانس خارج کر کے رہ گیا۔

"چلو آج رات میں چلیں گے۔نشاط گھر آ گئی ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ مسکرا کر اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔شایان نے بھی اس کی بات پہ باقاعدہ شکر ادا کیا۔

"چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔میں بھی آج ہی ان سے مل کر کل کی فلائٹ سے واپسی کا راستہ ناپوں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا تو ابان نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم کہاں چلے۔"

میرا بھی اپنا گھر ہے۔میری ماں بہن وہاں میرا انتظار کر رہی ہیں۔بس باس لیڈی کے ٹھیک ہونے کا"

"انتظار تھا۔اب بس انہیں ایک بار دیکھ لیا تا اب پر سکون رہ سکوں گا واپس گھر لوٹ کر بھی۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا تو ابان نے اس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔شایان ان دونوں کو ایک نظر دیکھتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اس سے پہلے کہ ابان زینے چڑھتا زینوں کے پاس کھڑی کلثوم کو دیکھتے اس نے سختی سے لبوں کو بھینچتے لیزا کو اپنے حصار میں لیا اور قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے۔کلثوم اکلوتے بیٹے کی بے رخی پہ تڑپ کر رہ گئی۔وہ ہی تو ان کی کل کائنات اور بڑھاپے کا سہارہ تھا۔

"ابان میری بات سنو۔"

لیزا نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوتے جا رہے تھے۔

"ابان چچی جان۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"تمہیں میرے علاوہ کسی پہ بھی دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے لیزا ابان ملک۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جتانے والے لہجے میں بولا۔ لیزا کی زبان کو وہی قفل لگا تھا۔ وہ ذرا سا مڑ کر بس ان کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر رہ گئی۔ آج ہفتہ ہو چکا تھا اور ابان نے سب سے رابطہ بلکل منقطع کیا ہوا تھا۔ وہ بلکل بھی کسی سے بات نہیں کرتا تھا اور لیزا کو اب حقیقتاً کلثوم کو دیکھتے افسوس ہوتا تھا مگر ابان کے سامنے کوئی بھی بات کر کے وہ اپنے رشتے کو اس کے ساتھ خراب کم از کم بلکل نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ تو اس کا کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھا۔ کلثوم ڈھیلے ڈھالے انداز میں چلتی اندر کمرے میں چلی آئی۔

مما کیا حالت بنالی ہے آپ نے۔ بھائی نہیں بلا رہے تو کونسا آفت آگئی ہے۔ ویسے بھی یہ سارا کیا "دھرا ان تینوں ماں بیٹیوں کا ہے۔

عمارہ کی تنفر بھری آواز پہ اس نے بس ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔

یہاں میرا بیٹا مجھ سے بات نہیں کر رہا۔ تم تو ایک دن چلی جاؤ گی میں نے ساری زندگی اس کے " "ساتھ ہی بیتانی ہے۔ تم پرایا دھن ہو وہ میرا اپنا ہے اور وہ ہی سب سے زیادہ بدگمان ہے۔

وہ روتے ہوئے اذیت سے بولی تھی۔ عمارہ نے کوفت سے ان کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اوپلیز ماما۔بس کر جائیں آپ۔مجھے یہ بتائیں بابا کب آئیں گے مجھے کچھ پیسوں کی اشد ضرورت "

ہے۔"

وہ اپنی انگلی میں موجود رنگ کو گھماتے لاپرواہی سے بولی۔کلثوم نے اس کی بات کو کسی کھاتے میں لینا ضروری نہیں سمجھا تھا اور الماری میں گھسی کچھ تلاش کرتی رہی۔

"ارے واہ یہ کس قدر خوبصورت ہے۔یہ آپ مجھے دے دیں بس۔"

وہ ان کے ہاتھوں سے کنگن لیتے اچھل کر بولی۔کلثوم نے غصے سے اس کے ہاتھ سے کنگن چھینے تھے اور غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

پہلے ہی بہت کچھ تم لٹا چکی ہو۔اب خاموش رہو بس۔یہ ویسے بھی میں اپنی بھانجی کیلیے بھیج رہی "

ہو۔شایان اج جا رہا ہے اور مجھے آج یہ وہاں بھیجنے ہیں۔"

وہ کرخت لہجے میں اسے واضح کرتے ہوئے بولی۔عمارہ جوان کی بات پہ ایک لمحے کیلیے ٹھٹھکی تھی دوسرے ہی لمحے شایان کی جانے کی بات پہ اس کے چہرے پہ سرد مہری دور گئی۔اس دن کے بعد سے شایان کیلیے دل میں نفرت کا گراف اس حد تک بڑھ چکا تھا کہ وہ کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں برت رہی تھی۔ابھی بھی ان کی بات پہ وہ خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔کلثوم نے ایک لمحے کیلیے حیرت سے اس کی پشت کو تکا مگر اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گئی۔وہاں سے نکلتے وہ سیدھا شایان

All Rights Reserved By Novels Lounge

کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔اس کے کمرے کا دروازہ بے دھڑک کھولتے وہ جوں ہی اندر داخل ہوئی شایان جو اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا اس کی پیشانی پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی۔

"جا رہے ہو واپس۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے تمسخرانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔

"تم بغیر پوچھے میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔"

وہ ماتھے پہ شکنیں سجائے تند لہجے میں بولا۔ساتھ ہی تیزی سے اپنی شرٹ کے بٹن بند کیے تھے۔عمارہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اس کے نزدیک آئی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے تم بھری محفل میں مجھے ذلیل کرو گے اور میں تمہیں معاف کر دوں گی وہ بھی" اتنے سکون سے۔چچ چچ چچ ایسا ممکن نہیں ہے۔مجھے تم نے کسی لائق نہیں چھوڑا نا تمہیں بھی میں کسی "لائق نہیں چھوڑوں گی۔

وہ اپنا ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پہ پھینکتی درشت لہجے میں بولی۔آنکھوں میں ایک جنون سا تھا بدلے کا۔شایان کے دماغ میں فوری طور پہ کچھ کلک ہوا تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ بے یقینی کی کیفیت میں بولتے اس سے پہلے کہ دروازے کی جانب بڑھتا عمارہ نے سرعت سے دروازے کو لاک لگاتے دروازے سے پشت ٹکائی تھی۔

دیکھو عمارہ یہ سب ٹھیک نہیں ہے اور ناہی تم ابھی اپنے ہوش و حواس میں ہو۔تت۔تم ٹھیک نہیں" کررہی عمارہ یہ بات تمہیں بھی اچھے سے ازبر ہے کہ آج تمہارے ساتھ جو بھی ہوا وہ کس بدولت "ہے۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا مگر اگلے ہی لمحے عمارہ نے تیزی سے بال کھول کر شانوں پہ بکھیرتے شور مچادیا۔ابان جو اپنے کسی کلائنٹ سے فون پہ بات کرنے پہ مصروف تھا غیر معمولی شور کی آواز سن وہ تیزی سے عمارہ کے کمرے کی جانب بھاگا۔

"شایان چھوڑو پلیز۔مجھ سے یوں بدلہ مت لو۔میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔"

وہ مصنوعی روتے ہوئے چلارہی تھی۔

"ہٹو پیچھے مجھے دروازہ کھولنے دو عمارہ۔"

شایان کی غصیلی آواز سن ابان نے تیزی سے دروازہ پیٹ ڈالا۔کلثوم رابعہ اور لیزا ابھی اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے اور دروازہ توڑنے کی تگ ودو میں مصروف تھے۔

"عمارہ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

شایان کی دھاڑ پہ ابان نے گھبرا کر کلثوم کی جانب دیکھا۔

"لیزا پیچھے ہٹو مجھے دیکھنے دو اندر کون ہے۔"

اس نے بے دردی سے دروازے کو دھکیلا تھا۔

"شایان میری عزت کو مت روندو پلیز۔بھائی ماما بابا مجھے بچائیں پلیز مجھے بچائیں۔"

"اندر عمارہ اور شایان ہیں۔"

لیزا دبے دبے لہجے میں گویا ہوئی۔ابان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

"شایان دروازہ کھولو۔"

ابان نے بری طرح دروازہ پیٹتے غصے سے اسے پکارا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور وہ دونوں بکھرے حلیے سمیت ان سب کے سامنے تھے۔لیزا نے سختی سے لبوں پہ ہاتھ جماتے رابعہ کا ہاتھ تھام لیا۔کلثوم کی رنگت لٹھے کی مانند سپید پڑ گئی۔عمارہ روتے ہوئے ابان کے سینے سے لگی تھی۔ابان نے فق پڑتے چہرے سمیت شایان کی جانب دیکھا جس کی شرٹ کے اوپری دو بٹن ٹوٹے ہوئے تھے البتہ عمارہ کی حالت کافی بکھری بکھری سی تھی۔اس کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"بھائی بھائی اس نے۔مم۔میں تو بس اس سے معافی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ابان نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے علیحدہ کیا اور اگلے ہی لمحے لاؤنج کی فضا میں زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔

"ابان یہ کیا کر رہے ہو۔"

کلثوم تڑپ کر عمارہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولی۔

یہ آپ اپنی اس بے حیا بیٹی سے پوچھیں کہ اسے اپنی ہی عزت سے خود ہی کھیلتے ہوئے افسوس نہیں ہوا۔"

"بھائی مجھے اس نے۔"

بکواس بند رکھو اپنی واحیات لڑکی۔ تم جیسی لڑکی میری بہن کم از کم نہیں ہو سکتی۔ اس پہ الزام لگا رہی ہو تم اس نے تمہیں بلایا تھا فوریور کائنڈ انفار میشن عمارہ میں ابھی ابھی اس کے کمرے سے ہی نکلا تھا

"میرے سامنے تو اس نے تمہارا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔

اس کے انکشاف پہ عمارہ کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ کلثوم نے بے یقین نگاہیں اس کے چہرے پہ جما دی۔ لیزا نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچ لیا۔

"ماما یہ جھوٹ۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس سے پہلے کہ وہ مزید جھوٹ بولتی ابان کا ہاتھ ایک بار پھر اس کے چہرے پہ اٹھا تھا۔اب کی بار وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئی تھی۔

"تم جیسی بہنوں کو تو ہمیں زندہ درگور کر دینا چاہیے۔ہم گھر کے مردوں پہ دھبہ ہو تم اور یہ سب مام ڈیڈ آپ کی بدولت ہے صرف اپ کی بدولت جو یہ اس حد تک بگڑ گئی ہے کہ اپنی عزت تک کو روند ڈالا وہ بھی میرے سامنے۔میرا تو بس نہیں چل رہا کہ زمین پھٹے اور میں اسی میں سما جاؤں۔"

اس سے پہلے کہ وہ اشتعال کے عالم میں ایک بار پھر اس کی جانب بڑھتا لیزا نے مضبوطی سے اس کا بازو تھام لیا۔کامران بھی ایکدم نڈھال سے اس کی شکل دیکھ رہے تھے جو بے خوفی سے ابان کی انکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"جتنی جلدی ہو سکیں اسے اپنے اس لڑکے کے ساتھ روانہ کریں جس سے محبت کے عہد و پیمان باندھے ہیں اس نے۔اس گھر سے مجھے یہ اگلے دو دنوں میں رفعہ دفعہ چاہیے ورنہ میں تائی اور لیزا کو لے کر اس گھر سے نکل جاؤں گا۔میری بات اپنے ذہنوں میں بٹھا لیں۔"

وہ ان کی سماعتوں میں صور پھونکتے ہوئے بولا۔کلثوم اور کامران اس کے دھمکی آمیز لہجے پہ تڑپ کر رہ گئے۔کلثوم نے غصے سے اسے کھینچتے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

بہت شکریہ مجھ پہ بھروسہ کرنے کیلیے ورنہ شاید میں اپنے حق میں صفائی بھی ناپیش کر پاتا۔میری تو"

"تمام حسین مفلوج ہو گئی تھی ایک لمحے کیلیے۔

وہ بمشکل مسکراتے لہجے میں بولا۔آنکھوں میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

"ایم سوری۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ عمارہ یوں۔"

نہیں بھائی۔آپ کو سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ بدلے کی آگ بھی اس قدر اندھی ہو گئی"

ہے کہ اچھا برا ابھی نہیں سوچ پا رہی۔اس صورت میں اس کی شادی ہی بہترین آپشن ہے۔ویسے بھی

"میری فلائٹ کا وقت ہو رہا ہے مجھے اب نکلنا چاہیے۔

وہ دھیمے شکست خوردہ لہجے میں بولتے مضبوط قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے لہجے کا بھیگا پن ان سب کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہا تھا۔ابان غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے انہی ہاتھوں سے عمارہ کی جان لے لے۔اس کی آوازیں ابان کے ذہن میں کوڑے کی مانند برس رہی تھی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی وہ سب لاؤنج میں موجود تھے۔شایان نے ایک کرخت نگاہ کلثوم اور کامران پہ ڈالی اور ان سے ملتے وہ ابان کی جانب بڑھا تھا۔باقی سب سے ملتے ہی وہ ابان کے ساتھ قدم ملاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔لان میں رکتے ہی اس کی نگاہ ٹھٹھک کر کونے میں کھڑی عمارہ کی جانب اٹھی جس کی آنکھوں میں نفرت کی کہانی مچل رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ابان بھائی آپ چلیں میں ابھی آیا کچھ قرض ہے جو واپس لٹانا ہے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتے عمارہ کی جانب بڑھا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

وہ پاگلوں کی طرح اس کی جانب بڑھی مگر شایان نے تمسخر سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔

جانتی ہو کسی دور میں محبت کے جذبے سے روشناس ہوا تھا میں۔ بہت ذیادہ محبت کی تھی کسی"

"سے۔ جاننا چاہو گی وہ کسی کون ہے۔ میرا یہاں آنے کا مقصد بھی وہی تھا۔

اس کی بات پہ عمارہ نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی۔

"تم سے۔ محبت کی تھی اور صرف محبت نہیں بلکہ بے حد کی تھی۔"

اس کی بات پہ عمارہ نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا تھا۔ آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی۔

مگر اب وہاں نا تمہارے لیے نا محبت ہے نا نفرت۔ بس خود سے گھن آ رہی ہے کہ محبت کی بھی تو"

"کس سے جس سے نفرت کرنا بھی میرے لیے باعث توہین ہو گا۔

عمارہ کے کان اس کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگے۔

شایان۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

جانتی ہو جاتے جاتے یہ انکشاف میں نے تم پہ کیوں کیا تاکہ تمہاری پوری زندگی تمہارے لیے سزا"

"بن جائے۔

وہ تلخی سے بولا۔آنکھوں میں نمی کی ایک لکیر سی تھی۔عمارہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی سی ہو گئی ہو۔اس نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"شایان رکو۔"

وہ اسے باہر کی جانب جاتا دیکھ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی تھی مگر اس وقت تک وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔آنکھوں میں گوگلز لگائے وہ اب مسکرا کر ابان سے کوئی بات کر رہا تھا۔عمارہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے وہی بیٹھتی چلی گئی۔جاتے جاتے یہ کونسی نئی داستاں رقم کر گیا تھا وہ۔وہ زمین پہ نظریں جمائے مسلسل کسی سوچ کی زیر اثر تھی۔

****

"پلیز سمیر بس کرو۔اب مزید نہیں کھانا پینا یہ۔"

وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتے چڑ کر گویا ہوئی۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہسپتال سے لوٹی تھی۔آپریشن کو تین سے چار دن بیت چکے تھے اور وہ تھی کہ الگ ہی چڑی ہوئی تھی۔

"آپی بس تھوڑا سا یہ آپ کیلیے ہی ضروری ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے منت کرنے والے انداز میں بولا۔وہاں وہ سب اس کے چڑ چڑے پن سے واقف تھے یہ سب کھانے کی بدولت نہیں بلکہ عالم کی لاپرواہی کی بدولت تھا جس نے اس دن سے اس کا سامنا ہی نہیں کیا تھا۔وہ ناجانے کہاں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔

"میں نے بول دیا تو بول دیا بس۔ابھی جاؤ تم یہاں سے۔"

وہ اب کی بار غصے سے بولی تھی۔سمیر نے روہانسی نگاہوں سے ذیشان کی جانب دیکھا جنھوں نے آنکھوں کے اشارے سے وہاں سے جانے کا کہا تھا۔وہ خاموشی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی وہ دونوں ہاتھوں میں سر کو گرا گئی تھی۔ذور سے بولنے کی بدولت سر میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

"نشاط پتر۔"

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا بابا۔نا یہاں آتی اور نا آپ کے بیٹے کی لاپرواہی پہ یوں رونا رو رہی"

"ہوتی۔بہت برے ہیں وہ۔کم از کم اپنے گھر جا کر میں پر سکون تو ہوتی۔

وہ بھرائے لہجے میں بولتی گھٹنوں میں سر دے گئی۔انہوں نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا۔دل ہی دل میں اس کیلیے غصے کا گراف مزید بڑھا تھا جو ناجانے کہاں روپوش ہو کر بیٹھ گیا تھا۔انہوں نے

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کے لوٹتے ہی اس کی کلاس لینے کی بابت سوچا تھا۔نشاط اپنی حرکتوں پہ خود ہی کڑھتی خاموشی سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئی۔

"کوئی اصرار نہیں کر رہا مگر پتر جب بھوک لگے کھا لینا۔"

وہ محبت سے اسے بولتے وہیل چیئر کی مدد سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ان کے جاتے ہی نشاط کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری تھی۔وہ کیوں اس ناقدرے انسان کی بدولت اتنے مخلص لوگوں کو پریشان کر رہی تھی۔وہ اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑتی جوں ہی اپنی جگہ سے اٹھی اس کا دماغ بری طرح گھوما تھا۔اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی کسی نے نہایت نرمی سے اسے تھام کر سہارہ دیا تھا۔اپنے اطراف میں پھیلنے والی مخصوص کلون کی مہک پہ نشاط کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کیلیے رکی تھی۔فضا جیسے ساکت ہو گئی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا اور ایک فوراً ہی اس کا حصار توڑتے بیڈ کا سہارہ لے گئی۔اس کے بعد کئی ثانیے ان کے درمیان خاموشی حائل رہی۔

"کیسی ہو۔"

وہی بھاری آواز وہی حلاوت سے بھرپور لہجہ۔نشاط نے اس کے سوال پہ کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالی اور سر جھٹکتے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

"نشاط میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔"

"اور وہ کس حق سے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتے اپنا سر ہاتھوں میں تھام گئی۔عالم نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"نشاط پلیز میں کسی ضروری کام میں الجھا۔"

کیا کام تھا آپ کا جو میرے سے بھی زیادہ ضروری تھا۔جانتی ہوں میں کسی کیلیے کوئی معنی نہیں" رکھتی مگر خدارا اتنا بھی مجھ سے انجان مت بنیں کہ جس سے تکلیف پہنچے۔جانتی ہوں ہمارے مابین "کوئی اچھے تعلقات بحال نہیں ہیں مگر پھر بھی میں نے اپنی ذات کو اتنا بے وقعت کبھی نہیں پایا۔

بولتے بولتے اس کا لہجہ بھرایا تھا۔عالم نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا جیسے وہ معذرت کرنا چاہتا ہو۔

"پیچھے ہٹیں۔"

وہ اس کے حصار میں کسمساتے ہوئے بولی۔

شش۔پلیز بس کچھ دیر کیلیے ٹھہر جاؤ مجھے محسوس کرنے دو کہ تم میرے پاس ہو اور بلکل ٹھیک" "ہو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کا سر اپنے سینے پہ رکھتے اپنا گال اس کے سر پہ ٹکا گیا۔اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی مگر

آخر کب تک تبھی اس کے سینے سے سر ٹکاتے ہچکیوں سے رو دی۔

"میں بہت تکلیف میں تھی آپ کیوں نہیں آئے میرے پاس۔"

"کیونکہ مجھ میں تمہیں تکلیف میں دیکھنے کا حوصلہ نہیں تھا۔وہاں سرجری تمہاری ہو رہی تھی مگر سانسیں یہاں میری رک رہی تھی۔میں تو تمہیں آج بھی یوں دیکھنا نہیں چاہتا تھا مگر میں تمہارے معاملے میں شاید بہت کمزور واقع ہوا ہوں۔"

وہ اس کے کان کے نزدیک جھکتے دھیمے سے سرگوشی کرتے اعتراف کر رہا تھا۔

"میں نے جس سے بھی محبت کی ہے اس نے میری محبت کو میرے لیے ہی سزا بنا دیا ہے۔"

وہ شکوہ کناں لہجے میں بولی۔مسیحائی کا لمس اتنے عرصے بعد نصیب ہوا تھا۔

"سزا تو تمہیں یہاں سے بھی ملے گی۔"

اس کی بات پہ نشاط کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مگر وہ سزا باقی سزاؤں کی نسبت اس قدر حسین ہو گی کہ تم خوشی خوشی اس سزا کو کاٹنا پسند کرو گی۔"

وہ اس کی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑتے نرمی سے بولا۔ نشاط نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور بھیگا سا مسکرائی تھی۔

"اتنے دن کہاں تھے آپ۔"

اس نے اپنے دل میں مچلتا سوال پوچھ ہی ڈالا جواباً اس نے بیڈ پہ رکھے لفافے میں سے ایک کاغذ نکالتے اس کی جانب بڑھایا تھا۔ نشاط نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مگر ان کاغذات پہ جوں جوں وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلتی جا رہی تھی کیونکہ یہ ملک گروپ آف انڈسٹریز کے وہ کاغذات تھے جو کامران کے پاس تھے جس میں انہوں نے آفس اپنے نام کروالیا تھا اور وہ چاہ کر بھی وہ کاغذات حاصل نہیں کر پا رہی تھی مگر اب اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ اس کی آنکھیں دلکشی سے مسکرائی تھی۔

"یہ کیسے آئے آپ کے پاس۔"

وہ خوشگوار سے انداز میں بولی۔

"یہ بات معنی نہیں رکھتی۔ ضروری ہے تو بس یہ کہ یہ اب تمہارے پاس ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے بالوں کو سنوارتے دھیمے لہجے میں بولا۔نشاط نے نم نگاہیں دوبارہ ان کا غذات پہ جمادی۔

"شکر ہے بھائی آپ آگئے ورنہ تو آپی نے ایسی بھوک ہڑتال کی ہوئی تھی کہ بس جانے دیں اور پوچھے بھی مت۔"

سمیر باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا اٹھا۔وہ اس کی بات پہ بے وجہ ہی ہنس دی تھی۔ذیشان نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری۔عالم نے الماری کا پٹ کھولتے مصروف سے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"تو مت بتاؤ تم پوچھا کس نے ہے ویسے بھی اب اپنی بیوی کو میں خود ہی دیکھ لوں گا۔"

وہ سنجیدگی سے بولتے اپنے کپڑے نکالنے لگا۔سمیر اس کی بات پہ منہ بسور کر رہ گیا۔

"مگر مجھے آپی نے بلکل تنگ نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو کوئی بات نہیں ہم بھی تو انہیں اتنا تنگ کرتے ہیں۔"

آریز فوراََ سے پہلے مسکہ لگاتے ہوئے بولا۔نشاط نے اس کی بات پہ مسکراہٹ دبائی تھی۔

"تمہیں تو میں سمیر سے بھی پہلے اس کمرے سے کک آؤٹ کروں گا میری بیوی کے ساتھ جو چپکے رہتے ہو۔"

عالم اسے زبردست قسم کی گھوری سے نوازتے ہوئے بولا۔آریز نشاط کے ساتھ مزید چپک گیا۔

"آپی آپ بھائی سے زیادہ کرتی ہیں یا مجھ سے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آفکورس تم سے گولو۔پریشان مت ہوانہیں خوش ہونے دو۔ویسے بھی ان کی غیر موجودگی میں تم ہی تو میرے پاس تھے۔"

وہ اس کے بالوں کو سنوارتی جتانے والے لہجے میں بولی۔عالم نے چائے کا کپ خالی کرتے ٹرے میں رکھا اور جھک کر صوفے سے تولیہ اٹھایا تھا۔

"ناٹ فیئر بیوی۔مطلب اب ساری زندگی کیلیے طعنہ میرے ساتھ جڑ گیا ہے۔"

عالم تاسف زدہ لہجے میں بولا تو وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گئی۔عالم نے کچھ سوچ کر سمیر کی جانب دیکھا۔

"سمیر وہ جو یخنی تم نے بنائی ہے نشاط کیلیے میرے فریش ہونے تک وہ تم گرم کر دو۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتے واشروم میں گھس گیا۔اس کے جاتے ہی باری باری وہ دونوں بھی باہر کی جانب بڑھ گئے۔نشاط نے آسودہ سی مسکراہٹ سمیت بیڈ کراؤن سے سر ٹکا لیا۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جوں ہی باہر نکلا سمیر اس وقت تک یخنی بھی دے کر جا چکا تھا۔عالم سیدھا اس کے پاس آیا اور ٹرے تھام کر عین اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

"میں نہیں پی پاؤں گی عالم۔یقین کریں اتنے دنوں سے یہی پی پی کر میں تھک گئی ہوں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ چڑ کر بولی۔اس کے ماتھے پہ چپکے نم بالوں کو دیکھ نشاط کا دل دھڑک اٹھا۔سرخ و سفید رنگت میں سرخیاں سی گھلی ہوئی تھی۔یہ کہنا غلط نہیں تھا کہ اس کی رنگت نشاط سے بھی زیادہ صاف تھی اس پہ سونے پہ سہاگہ اس کی آنکھوں کا رنگ۔نشاط نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

"منہ کھولیں اور اس معاملے میں نو ایکسکیوز نشاط۔یہ ضروری ہے تو مطلب ضروری ہے۔"

وہ نرمی سے اسے ٹوکتے ہوئے بولا تو نشاط کو بادلنخواستہ منہ کھولنا ہی پڑا۔کچھ ہی دیر میں پورا باؤل ختم کروا کر ہی عالم نے شکر کا سانس بھرا تھا۔معاً دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت چونکتے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے لیزا اور ابان اندر کی جانب ہی آرہے تھے۔لیزا کو دیکھ نشاط کے لبوں پہ انتہائی خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ اس کے نزدیک آتے سہولت سے اس کے سینے سے لگی تھی۔

کیسی ہیں آپی آپ۔میں کب سے ابان سے بول رہی تھی مگر وہ لے کر ہی نہیں آرہے تھے پتہ نہیں"

"یہ دن میں نے کیسے گزاریں ہیں۔

وہ اس کا گال چومتے ہوئے محبت سے بولی۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں اور تمہیں ابان کی سن لینی چاہیے تھی نا۔ابھی بھی ہلکا ہلکا بخار ہے آپ کو۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی پیشانی چومتے محبت بھرے لہجے میں بولی۔ابان اور عالم ان دونوں کو کچھ دیر کیلیے تنہا چھوڑتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی لیزا نے کچھ سوچ کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپی آپ سے کچھ شئیر کروں۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔نشاط نے چونک کر اثبات میں سر ہلایا تو لیزا نے عمارہ سے متعلق ایک ایک بات من و عن اس کی سماعتوں میں اتار دی۔نشاط نے اس کی باتوں پہ سختی سے لبوں کو بھینچ لیا۔

جانتی ہو اس میں جتنی عمارہ زمہدار ہے نا اتنی ہی چچی جان چچا جان ذمہدار ہے۔اگر کل اس کی ایک" غلط حرکت پہ اسے بڑھاوا دینے کی بجائے انہوں نے اسے ایک تھپڑ مارا یا ٹو کا ہوتا تو آج ان کی سگی "اولاد ان کیلیے بدنامی کا باعث کا بنتی۔خیر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اوکے۔

وہ تلخی سے بولتی آخر میں اس کے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولی۔

"کل اس کا نکاح ہے آپی۔"

"کیا اسی کے ساتھ۔"

نشاط نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

نہیں آپی پتہ نہیں کون ہے مگر اس کے دو بیٹے بھی ہیں۔چچا جان ذبردستی اس سے شادی کر رہے" "ہیں اسکی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے اسے بتایا تو وہ گہرا سانس بھرا اٹھی۔اس کے بعد لیزا کے جانے کے بعد بھی وہ انہی سب باتوں کے حصار میں مقید تھی۔ذہن بار بار بھٹک بھٹک کر اسی جانب جا رہا تھا۔

"کیا ہوا۔"

عالم نے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالتے ناسمجھی سے استفسار کیا اور اس کی دوائی نکالتے اس کی ہتھیلی پہ رکھی تھی۔نشاط اس کے طور اطوار دیکھتی رہ گئی جو بنا کچھ کہے بنا کچھ جتائے سب کچھ بس کرتا چلا جا رہا تھا۔یہاں تک کہ وہ اپنے متعلق ہر چیز بھول جاتی تھی مگر اسے اس کے کھانے کا اس کی دوائیوں کا اس کی ایکسر سائز کا ہر وقت یاد ہوتا تھا۔اس کی بات پہ وہ خود کو وہ سب بتانے سے روک نا پائی۔عالم کی تیوری چڑھی۔

ویسے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ لیزا کو بھی سکون نہیں ہے۔بھلا کیا ضرورت ہے یہ سب باتیں"

"تمہیں بتانے کی اب تم عمارہ کی بھی ٹینشن لو گی رائٹ جس نے یہ سب تمہارے ساتھ کیا ہے۔

نہیں عالم میں کسی کی ٹینشن نہیں لوں گی کیونکہ یہ سب میں نہیں کر رہی وہ پاک ذات کر رہی ہے" میں نے اپنا انصاف اس پہ چھوڑا تھا یہ انصاف ہو رہا ہے۔جو سب انہوں نے اپنے بھائی کی بیٹیوں کے ساتھ کرنا چاہا آج انہی کی بیٹی انہیں وہ لٹا رہی ہے۔میں خوش نہیں ہوں مگر میں اداس بھی نہیں ہوں

"مگر ہاں میں پر سکون ہوں بہت زیادہ۔

وہ اس کے شانے سے سر ٹکائے دھیمے سے بولی۔ عالم نے اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔ اس نے نشاط کے ماضی کی متعلق اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا نا وہ پوچھنا چاہتا تھا وہ بس اتنا جانتا تھا کہ اس لڑکی نے اپنی عمر سے زیادہ دکھوں کو جھیلا ہے۔

"مما میری سگی ماما نہیں ہے۔"

خاموشی میں اس کی آواز گونجی تو عالم نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر میں نے تو پوچھا ہی نہیں تم سے کچھ۔"

"میں بتانا چاہتی ہوں۔"

وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے بولی۔ عالم نے بغیر کچھ بولے اس کا سر اپنے بازو پہ رکھا تھا۔

میں نو سال کی تھی جب میری اماں کی ڈیتھ ہوئی تھی۔ میرے ماما بابا کی شادی دادا دادی کے کہنے پہ" ہوئی تھی جس کی وجہ سے ہر وقت لڑائی جھگڑے مار پیٹ یہی دیکھ دیکھ کر میں پروان چڑھی تھی پھر ایک دن ماما کو اچانک ہی دل کا درد بڑھا ہسپتال لے کر گئے تو ڈاکٹر نے ہارٹ اٹیک کا بتایا تھا۔ اس دن ماما نے دنیا سے جاتے جاتے مجھے بس ایک نصیحت کی تھی کہ چاہے حالات جیسے بھی ہو مجھے ان کی طرح کمزور نہیں بننا بلکہ مضبوط بننا ہے اور میں نے ان کی بات گرہ باندھ لی اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ گئی تھی۔ میرے بابا کو چچا جان نے انہی کے گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ بابا مجھے لے کر شہر میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

آ گئے۔ وہاں بابا نے مجھے ایک کیئر ٹیکر کے حوالے کر کے خود کام میں دن رات ایک کر دیا مگر وہ کیئر ٹیکر بہت بری تھی۔ مجھے کھانا تک نہیں دیتی تھی مارتی تھی اندھیرے کمرے میں بند کر دیتی تھی۔ بابا نے مجھے بھلا کر دن رات ایک کر دیا۔ ایک سال گزر گیا اور بابا ایک دن بیا شادی کر کے گھر آ گئے۔ پہلے تو میں بہت ڈری مگر پھر ماما کی محبت نے مجھے یہ یقین دلا دیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہیں۔ بابا بھی گھر ٹکنے لگے تھے۔ سال بعد ہی لیزا پیدا ہوئی تھی اور میں اس دن بہت خوش تھی بہت زیادہ۔ ہر وقت اس کے ساتھ گزارنا اس سے پیار کرنا مجھے بہت پسند تھا۔ لیزا پانچ سال کی ہوئی تو میں پندرہ سال کی ہو گئی۔ مجھے اچھے سے یاد ہے ایک دن چچا جان بابا کے پاس لوٹے تھے معافی مانگنے اور اگلے دن ہی حادثے میں بابا بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ اس دوران چچا جان نے پھر معافی مانگی تو بابا نے انہیں معاف کر دیا اور انہیں ہمارا خیال رکھنے کا کہتے وہ اس دنیا سے چلے گئے۔ چچا جان گھر تو آ گئے تھے مگر ہمارے لیے نہیں بلکہ بابا کی پراپرٹی اور اس افس کو لوٹنے آئے تھے۔ ایک دن ہم دونوں بہنیں سکول کالج گئی تھی مگر جب ہم واپس لوٹے تو ماما کے چہرے پہ اور بازوؤں پہ نشان موجود تھے۔ میں نے پوچھا تو ماما نے ٹال دیا ایسا تین سے چار بار ہوا تھا مگر ایک دن میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا چچا جان اور چچی جان کو ماما کو مارتے اور اس دن میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ ان سے ایک ایک چیز کا بدلہ لوں گی مجھے مضبوط بننا تھا اسی لیے میں خود

All Rights Reserved By Novels Lounge

کو کٹھور بناتے مضبوط بن گئی۔ابان تو شروع سے ہی ہمارے زیادہ نزدیک تھا مگر عمارہ وہ اپنی ماں جیسی ہی تھی۔اس کے بعد میں نے ٹھانی تھی کہ میں اب اپنی فیملی کو مزید دکھوں کو جھیلنے نہیں دوں گی اور "وہ دن گیا اور آج کا دن ہے میں نے اپنے وعدے کو نبھانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

وہ جب خاموش ہوئی تو عالم نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو اتنا کچھ جھیلنے کے بعد آج پھر مضبوط اس کے سامنے تھی۔یہاں تک کہ یہ سب بتاتے ہوئے بھی اس کی آنکھ میں ایک بھی انسو نہیں آیا تھا۔عالم نے کچھ بولنے کی بجائے انتہائی نرمی سے اسے ساتھ لگایا تھا۔

"اور کچھ بتانا ہے تمہیں۔"

نشاط نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا تو وہ بلکل سنجیدہ تھا۔

"نہیں بس یہ ایک خلا تھی سینے میں وہ بھی پر ہو گئی۔"

وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی۔

"مگر مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔"

اس نے انتہائی نرمی سے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور خود کہنی کے بل لیٹتے اس کے چہرے پہ جھکا تھا۔

"کیا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"آئی لو یو۔"

وہ اس کے گالوں کو چھوتے بھاری لہجے میں بولتے اسے سن کر گیا۔

"اب کیا مجھے بھی جواب میں محبت کا اظہار کرنا پڑے گا۔"

اس کے جواب پہ عالم بے اختیار کھل کر ہنس دیا۔

"ضروری نہیں بس تم میرے ساتھ ہو میرے پاس رہو میرے لیے میری محبت کے جواب میں یہی بہت ہے۔"

ایک لمحے کیلیے آنکھیں بند کرتے اس نے ہمیشہ کی طرح اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ نشاط نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپ اتنی جلدی خود کو کیوں جھکا دیتے ہیں۔ شکل سے تو ایسے نہیں لگتے۔"

وہ اصرار کرتے ہوئے بولی۔

"سب کے آگے نہیں جھکتا بس تمہارے آگے بے بس ہو جاتا ہوں شاید تمہارے خواہشات کے آگے گھٹنے ٹیکنا مجھے پسند ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی ہاتھ کے پشت کو چھوتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔نشاط اس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی جواب جائے نماز بچھاتے نماز کی تیاری کر رہا تھا۔ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔

****

"میں کہی نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ۔"

ابان کی اس کی بات پہ پھٹی ہوئی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ایک تو اس کی بدولت وہ اس کے پاسپورٹ کیلیے خوار ہوا تھا اور وہ ایک لمحے میں سب ملیامیٹ کرنا چاہ رہی تھی۔

"کیوں۔کیوں نہیں جاؤ گی تم۔"

وہ اس کے بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے غصے سے بولا۔

اس سے پہلے میں ایک بار آپی سے پوچھوں گی۔

"ایسی کی تیسی تمہاری آپی کی۔شوہر میں ہوں کہ وہ ہے تمہارا۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔لیزا نے تلملا کر اس کی جانب دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کی نگاہوں کی تاب نا لاتے نگاہیں چرا گئی۔ابان اس کی چالاکیاں خوب سمجھ رہا تھا جو اس کے اور اپنے رشتے کو ایک نیا نام دینے سے گھبرا رہی تھی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میری آنکھوں میں دیکھو لیزا۔"

اس کے تحکم بھرے لہجے پہ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی۔

"ہاں تو اب بولو۔"

لیزا نے آنکھیں نیچے کرنی چاہی مگر ابان اس کی ٹھوڑی تھامتے اس کا چہرہ دوبارہ اوپر اٹھا چکا تھا۔

نگاہیں کیوں چڑا رہی ہو میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو پہلے کی طرح۔ پہلے بھی تو یہی زبان"

"فراٹے بھرتی تھی نا۔

وہ اس کی ناک کو چھوتے بھاری لہجے میں بولا تو وہ گڑ بڑا گئی۔

جانتی ہو نا شوہر کے حقوق۔ ان کی بات کے خلاف بلکل نہیں جانا چاہیے بلکہ ان کی بات مکمل ہونے"

"سے پہلے ہی ان کی بات پوری کر دینی چاہیے۔

اس کی بات پہ لیزا نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری چھوڑیں بیوی کے حقوق معلوم ہیں آپ کو۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے لڑاکا عورتوں کی طرح کاٹ دار لہجے میں بولی۔

"انہی حقوق پہ تو نگاہ ڈالنے تمہیں ہنی مون پہ لے کر جا رہا ہوں یار۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کی کمر میں بازو ڈالتے اسے سینے سے لگاتے دلفریبی سے بولا۔اس کی حرکت پہ لیزا کے وجود کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔

"مم۔میں نہیں جاؤں گی مطلب نہیں جاؤں گی۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔ابان نے شانے اچکاتے اس سے فاصلہ قائم کیا تھا۔

ٹھیک ہے میں یہ ٹکٹس پھر عالم کو تحفے میں دے دوں گا تاکہ وہ اور نشاط چلے جائے جب نشاط ٹھیک "ہو جائے تو۔

وہ غصے سے بولتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔لیزا نے بوکھلا کر اس کی پشت کو دیکھا اور چور نگاہوں سے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے لگی۔

"ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔

"اب کیا فائدہ۔تم تو انکار کر چکی ہو۔"

"پھر بھی میں ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔ابان نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور اگلے ہی لمحے اپنی جیب سے وہ ڈائری برآمد کرتے اس کی جانب دیکھا۔لیزا کا حلق تک سوکھ گیا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"ترکی, پیرس۔ سوئزرلینڈ اور۔"

"میں تو مذاق کر رہی تھی۔ آپ کو معلوم تو ہے مجھے مذاق کرنے کی عادت ہے۔"

وہ مصنوعی ہنستے ہوئے بولی۔ ابان نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب تو پلین کینسل۔"

"ٹھیک ہے میری جگہ اگر آپی چلی جائیں گی تو مجھے خوشی ہی ہو گی۔"

وہ اپنے لہجے کو ہشاش بشاش بناتے ہوئے بولی۔ اس سے پہلے وہ جی کڑا کر مڑتی ابان نے عقب سے ہی اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

"ایسے کیسے میں اپنی زندگی کا حق کسی اور کو دے دوں۔"

اس کی بات پہ لیزا نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

ہم دونوں کل ہی فلائٹ سے ہی جا رہے ہیں اپنے ٹور پہ۔ جیسے ہی عمارہ کا نکاح ہو گا اس کے بعد ہم" "ائیر پورٹ کیلیے نکل جائیں گے۔

وہ اس کی پیشانی چومتے اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔ لیزا ایکدم کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔

تھینکیو۔ ویسے آپ کو میری ڈائری کہاں سے ملی یوں کسی کی پرائیوٹ چیزیں دیکھتے شرم نہیں آتی" "اپکو۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اسے شرم دلانے والے انداز میں بولی۔

"جب بیوی اپنی ہے تو بیوی سے منسلک ہر چیز بھی تو میری ہوئی نا اسی لیے کوئی ٹینشن نہیں اور ویسے بھی ایک ایک کر کے تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنا ہے ابھی مجھے۔اس ڈائری میں جن جن خواہشات کا تم نے ذکر کیا ہے اسے پورا کرنا اس خادم پہ فرض ہے۔"

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو چومتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔لیزا کے وجود میں ایک سرسراہٹ سی دوڑ گئی۔

****

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا۔نشاط کے آپریشن کو بھی تین ماہ گزر چکے تھے اب وہ کافی تک حد تک بہتر اور نارمل ہو چکی تھی۔ڈاکٹرز کے مطابق وہ مکمل طور پہ صحت یاب تھی۔ابھی بھی وہ اتنے عرصے بعد اپنا ناشتہ خود بنانے کی خاطر کچن میں آئی تھی مگر بھلا ہو سمیر جس نے سرعت سے یہ بات عالم کی سماعتوں میں اتار دی تھی اور وہ نیند میں گم اپنے بالوں کو سنوارتے کچن میں پہنچ چکا تھا۔

"نشاط تم یہاں کیا کر رہی ہو۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے پین لیا تھا۔

"عالم اگر میں تھوڑا بہت کام کو ہاتھ لگا لوں گی تو واپس بستر مرگ پہ نہیں۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"فضول کی بکواس مت کیا کرو۔"

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے جھاڑنے والے انداز میں بولا تو وہ تلملا کر رہ گئی۔

"میں بنا دیتا ہوں جو بھی کھانا ہے مجھے بتاؤ۔"

وہ ایپرن باندھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔

اوکے فریج میں شامی کباب رکھے ہیں اس کے سینڈوچ اور ٹھنڈی ٹھار لسی۔ مگر اس میں آپ کسی"
"کی مدد نہیں لیں گے۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔

"جو حکم میری زندگی۔"

وہ اس کی انگلی میں اپنی انگلی الجھاتے محبت سے بولا۔ نشاط مسکراہٹ دباتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے جاتے ہی عالم نے تیزی سے ہاتھ چلانا شروع کیے تھے۔

دیکھیں تو سہی بابا۔ وہ لوگ جو صرف بیڈ پہ بیٹھے بیٹھے آرڈر لگانا جانتے تھے اب اٹھ کر ناشتہ بنا رہے"
"ہیں۔

سمیر اسے تنگ کرنے کی خاطر بولا مگر اگلے ہی لمحے اپنی کمر پہ پڑنے والی جوتی کی بدولت بپھر کر رہ گیا۔نشاط اس کی حرکت پہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔اگلے پندرہ منٹ میں عالم نے ناشتہ اس کے آگے میز پہ رکھا تھا۔

"سمیر آریز کو جگاؤ۔اسے بولو ناشتہ کریں اٹھ کر۔"

اس نے وہی کھڑے کھڑے سمیر کو آواز لگائی تھی۔

آپ نہیں کریں گے۔

"نہیں مجھے بلکل بھی بھوک۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا نشاط کی ناراض نگاہوں کو بھانپتے تاسف سے سر ہلاتے اس کے عین سامنے بیٹھا تھا۔ذیشان ان دونوں کو تنہا چھوڑتے قرآن پاک پڑھنے کی نیت سے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

"تھینکیو ناشتے کیلیے وہ بھی اتنے لذید۔"

"آئی ایم آنرڈ لیڈی۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اس کی پیشانی چومتے برتن سمیٹ کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔نشاط نے تیزی سے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے تھے۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اب یہ تو مت کریں کم از کم۔میں کر لوں گی۔"

اسے برتن دھوتے دیکھ وہ ٹوکے بنا نا رہ سکی۔

"اسی لیے تو کر رہا ہوں تا کہ تم مت کرو۔"

اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔نشاط تیزی سے اس کے حرکت کرتے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔شروع سے ہی اس کے ہاتھ اسے بے حد پسند تھے۔

"ایسے تو میں ناکارہ ہو جاؤں گی۔"

وہ واضح کرنے والے انداز میں بولی تا کہ وہ اپنی بات سے پھر جائے۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے میں جو ہوں کام کرنے کیلیے۔"

وہ اس کی ناک دباتے ہوئے ہنس کر بولا۔نشاط مزید چڑ گئی۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ آج افس۔"

"ناٹ ایٹ آل ڈئیر۔گھر رہو آرام کرو بس اینڈ نتھنگ ایلس۔"

وہ اسے لیتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"میں آج آپ کے لوٹنے سے پہلے کچھ بناؤں گی۔ٹھیک ہے۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔عالم نے اسکی ہٹ دھرمی پہ کئی ثانیے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"اوکے بٹ سمیر کو اپنے ساتھ رکھنا ٹھیک ہے۔"

اس کی تاکید پہ نشاط نے پلکیں جھپکائی تھی۔وہ اب آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال سنوار رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔جواب دیں گے۔"

وہ پلکیں جھپکاتے ہوئے بولی۔

"اتنے پیار سے تو تم جان بھی مانگو گی تو قدموں میں رکھ دوں گا۔"

اس کی گھمبیر آواز پہ وہ جھینپ کر نگاہیں جھکا گئی معاًہمت کرتے دوبارہ اس کی جانب دیکھا۔عالم نے بھنویں اچکائی تھی۔

"دوپہر کا کھانا ہم ساتھ کھائیں گے نا۔"

وہ اس کے چہرے کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولی۔وہ اسے انکار کرنا چاہتا تھا مگر اس کا چہرہ دیکھ وہ انکار کر ہی نہیں پاتا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

مجھے جکڑنا اتنا آسان نہیں ہے اور نا ہی مجھے کسی میں الجھنا پسند ہے مگر تم یہ کام بخوبی انجام دے رہی

ہو تم مجھے قید کر رہی ہو نشاط۔"

ایسے ہی مت بولتے رہا کریں اگر اتنا ہی قید کر رہی ہوتی تو آج میری سو باتیں ٹالنے کی بجائے آپ ہر "

بات پہ جی حضوری کرتے۔"

وہ باور کرانے والے انداز میں بولی۔

ٹالنے کی بات ہے تو میں یہ کھانا بنانے والی بات بھی ٹال سکتا تھا اجازت دے دی ہے تو اسے غنیمت "

سمجھو ورنہ میرا ذہن تمہاری ہر بات کو ماننے کا خواہاں ہے میرا بس نہیں چلتا کہ تمہاری بات منہ سے

نکلنے سے پہلے ہی پوری کر دوں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے بولا۔نشاط نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔

"اتنی اُتنی مجھے نہیں پتہ بس محبت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔آئی لو یو۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔عالم نے نرمی سے اسے خود میں

سمیٹ لیا تھا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

****

عمارہ کے اصرار پہ اس کے نکاح کے تاریخ کچھ عرصے کیلیے ملتوی کردی گئی تھی۔وہ کچھ بھی کر کے اس نکاح کو ختم کروانا چاہتی تھی مگر کامران کسی بھی صورت پہ رضامند نہیں تھے۔ابھی بھی اس کی دن بدن بڑھتی بدتمیزیوں کی بدولت اس کا نکاح اج ہی کرنے کو ترجیح دی گئی تھی۔

"ابان چچا جان غلط کر رہے نا عمارہ کے ساتھ۔"

لیزا نے اس کا ہاتھ تھامتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

"کوئی غلط نہیں ہے جو بھی ہو رہا ہے وہ موقع کے لحاظ سے ہو رہا ہے۔تم بھول گئی ہو اس نے تمہاری پریگنینسی کے بارے میں جان کر کس قدر ہنگامہ کیا تھا یہاں تک کہ تمہیں نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کی تھی۔"

ابان کے سخت لہجے پہ وہ خاموشی اختیار کر گئی۔وہ ٹھیک ہی تو کہ رہا تھا۔کلثوم کے ساتھ اس کے تعلقات کسی حد تک بحال ہو گئے تھے مگر عمارہ اسے ابھی تک قبول نہیں کر پائی تھی۔وہ دونوں جوں ہی نیچے اترے کلثوم اسے لیتے عمارہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"عمارہ۔"

لیزا کی آواز پہ اس نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو لیزا ایک لمحے کیلیے گھبرا گئی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"کیوں آئی ہو تم یہاں میری بے بسی کا تماشہ دیکھنے آئی ہو نا۔"

وہ چلاتے ہوئے بولی۔لیزا نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔

"تم ہمیشہ غلط ہی کیوں سوچتی ہو عمارہ۔میں تو بس تمہیں سمجھانے۔"

"مت سمجھاؤ مجھے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں چلائی۔

عمارہ تم اپنی زندگی کی ایک نئی شروات کرنے جا رہی ہو پلیز خود کو بدل لو۔کیوں خود کی زندگی برباد"

"کر رہی ہو۔میں تمہارا برا نہیں چاہتی ہوں۔تم خود کے ساتھ غلط کر رہی ہو۔

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی مگر اس نے بری طرح لیزا کا ہاتھ جھٹک دیا۔وہ تو جیسے کچھ سننے کو بھی رضامند نہیں تھی۔

"یہ زندگی میری ہے سزا میری ہے اور اس سزا کو میں نے اپنے لیے خود منتخب کیا ہے۔"

وہ حلق کے بل غرائی تھی۔لیزا نے اس کے پل پل بدلتے تیور سے گھبرا کر باہر جانا ہی بہتر سمجھا مبادہ وہ اس کے ہونے والے بچے کو کوئی نقصان نا پہنچادے۔کچھ ہی دیر میں اس کے نکاح کی رسم ادا کی گئی تھی۔

"کیوں رو رہی ہو۔"

http://www.novelslounge.com
All Rights Reserved By Novels Lounge

ابان نے نرمی سے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا۔

مجھے اس کیلیے برا لگ رہا ہے۔

وہ میری بہن ہے لیزا۔ مجھ سے زیادہ برا شاید ہی کسی کو لگے مگر فلحال یہی اس کے حق میں بہتر ہے"

"اور ہمارے بھی۔ ہمیں اب اسی میں ہی پر سکون رہنا چاہیے۔

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا۔ لیزا اپنے آنسو پونچھتے اثبات میں سر ہلا گئی۔ شاید وہ ٹھیک ہی بول رہا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ شادی کے بعد بدل جاتی یا پھر مزید بگڑ جاتی یہ تو اس ذات سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا مگر وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود صرف اور صرف اس کی زندگی کی بہتری کیلیے دعا گو تھی۔

****

"آج میں آپ کو آملیٹ بنا کر کھلاتی ہوں۔"

وہ جو فریج میں جھکا کچھ نکال رہا تھا اس کے سوال پہ چونکا۔

بلکل بھی نہیں جب بریانی موجود ہے تو پھر میں کسی اور چیز کو منہ کیوں لگاؤں۔ ویسے بھی گرم میں"

"نے کرلی ہے بس کھانے ہی والا ہوں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس کی ضرورت نہیں ہے۔وہ تو مجھے کل ہی خراب لگی تھی رات میں آپ کھا کر بیمار "

"پڑ جائیں گے۔

وہ اسے ٹالنے والے انداز میں بولی۔

"میں ایک چمچ لے چکا ہوں۔"

اس کی بات پہ وہ سختی سے لبوں کو بھینچتے انگلیاں مڑورنے لگی۔اسی دوران اس کی نگاہ نشاط کے ہاتھ

کی پشت پہ بنے آبلے کی جانب اٹھی۔اس نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"یہ کیا ہوا۔"

"کچھ نہیں بس ذرا سا جل گیا تھا۔اب تو تکلیف بھی نہیں ہے۔"

"تمہیں ہو یا نا ہو مجھے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔"

وہ اس کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے سرد مہری سے بولا۔نشاط کے لبوں پہ قفل لگ گیا۔اس بے

بغور اس کے چہرے کو جانچا جواب چہرے پہ تکلیف زدہ تاثرات سجائے اس کے ہاتھ کا معائنہ کر رہا

تھا۔اگلے ہی لمحے الماری میں سے باکس نکالتے اس نے کریم اس کے ہاتھ پہ لگائی تھی۔نشاط نے نم

نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور دھیما سا مسکرا دی۔

"بھائی سنیں نا۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

"یہ کیا بول رہا ہے۔"

نشاط نے اسے رغبت سے بریانی کھاتے دیکھ نا سمجھی سے استفسار کیا۔

"جو بھی بول رہا ہے بولنے دو۔"

اس نے جیسے سمیر کی آواز پہ کان ہی نہیں دھرے تھے۔نشاط نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا اور سمیر کو آواز دی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے شور کیوں مچا رہے ہو۔"

"آپی پلیز آپ بھائی سے کہیں نا ہمیں یہ گھر اب چھوڑ کر کسی اچھے علاقے میں گھر لینا چاہیے۔"

وہ ملتجیانہ لب ولہجے میں گویا ہوا۔نشاط اس کی بات پہ فوراً سے پہلے سیدھی ہوئی تھی۔عالم کے چہرے کے عضلات فوراً سے پہلے تن گئے۔

"تم ابھی کے ابھی یہاں سے جاؤ سمیر۔مجھے غصہ مت دلاؤ۔"

عالم کی سرد آواز پہ نشاط نے کچھ سوچتے گھبرا کر اسے آنکھوں کے اشارے باہر جانے کا اشارہ کیا۔وہ جی کڑا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔نشاط نے بغور اس کی جانب دیکھا جو رغبت سے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ارد گرد سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا۔

"عالم۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

اس نے گلہ کھنکھارتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کی کوشش کی جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوچکی تھی۔عالم نے سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔

اگر تم سمیر کے متعلق کوئی بات کرنے والی ہو تو میں پہلے ہی وارن کررہا ہوں اس کی کوئی ضرورت "نہیں ہے۔"

وہ خشک لہجے میں بولتے اس کے زندگی میں پہلی بار اس کے اوسان خطا کر گیا۔اسے اندازہ تھا کہ وہ نہایت خوددار انسان ہے مگر اس حد تک وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔وہ اس کے لہجے پہ آنکھوں میں پانی لیے غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

"آپ سب پہ اپنی مرضی لاگو نہیں کرسکتے عالم۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولی۔

تو کیا تم اس بابت بات نہیں کرنے والی تھی۔دیکھو نشاط مجھے یہ چاردیواری بھی بہت عزیز" ہے۔سمیر اور آریز کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہوا ابھی ناجانے ان کے سروں پہ کونسا بھوت چڑھ گیا ہے "جو اس قسم کی بکواس کو سر پہ چڑھا رہے ہیں۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اب کم از کم یہ بکواس ہر گز نہیں ہے عالم۔ان کے شوق ہیں کچھ۔ہر انسان کی زندگی میں ایک ایسا فیز

آتا ہے جب اس کا اپنی خواہشات پہ پل باندھنا مشکل ہو جاتا ہے۔آپ بڑے بھائی ہیں اس حیثیت

سے آپ کا ان کی خواہشات پوری کرنا فرض ہے۔"

"خواہشات پوری کروں گا ضرور کروں مگر بے فضول ہر گز نہیں۔"

وہ بریانی سے ہاتھ روکتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے عین نزدیک آ کر رکا تھا۔

"کبھی میرے بھائیوں کو چھوڑ کر شوہر کے حق میں بھی بول لیا کرو یقین کرو مجھے بے حد خوشی

ہو گی۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے مسکراتے لہجے میں بولا۔

"فار یور کائنڈ انفارمیشن وہ آپ کے بھائی ہیں میرے تو بچوں کی طرح ہیں وہ۔"

اس کے لہجے میں ان دونوں کیلیے صرف محبت ہی محبت تھی۔

"مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے تم سے شادی کرنے میں کافی تاخیر کر دی ہے کیونکہ آج

شاید میں اتنا ان کیلیے نہیں کر پایا جتنا اتنے کم عرصے میں تم نے کر دیا ہے۔

"تم اسی دنیا کی ہو نا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ نرمی سے بولتے آخر میں شریر ہوا۔ نشاط نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

"سب سے بڑھ کر کچن سے جان چھڑوا دی ہماری۔"

سمیر کی تشکر بھری آواز پہ ان دونوں نے ٹھٹھک کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں وہ شرارت سے بائیں آنکھ دباتے وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ نشاط اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دی تھی معاً عالم کو دیکھ اس کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا۔ وہ تو اس سے ناراض ہونے والی تھی۔

"نشاط میں کیا۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی وہ اپنا موبائل لیتی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ عالم نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو اسے مکمل طور پہ نظرانداز کرتے اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی۔

"تمہیں مجھ سے ایک گلہ ہے نا کہ میں کبھی نہیں تمہاری تعریف نہیں کرتا۔"

نشاط کی موبائل پہ حرکت کرتی انگلیاں تھمی۔ اس نے ذرا سی نگاہ اٹھاتے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا بھلا اس ناراضگی میں اس بات کا کیا مقصد۔ وہ دوبارہ چہرہ جھکا گئی۔

سن لو یار تمہاری تعریف کرنے لگا ہوں۔ اس معاملے میں بہت کنجوس ہوں میں ویسے تم ییلو کلر"

"میں بہت کھلی کھلی لگ رہی ہو اپنی اپنی سی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

وہ اس کے نزدیک ہی نیم دراز ہوتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ کی اطلاع کیلیے عرض ہے کہ میں آپ کی اپنی ہی ہوں اور یہ بیلو نہیں مسٹر ڈکلر ہے۔"

وہ ناچاہتے ہوئے دھیمے سے ہنس کر اتراتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اس کی شرٹ کے بٹنوں کو چھیڑا تھا۔

"عالم۔"

"اونہو کوئی مسکہ نہیں نشاط۔"

وہ جو اس کا میٹھا لہجہ سمجھ چکا تھا اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

عالم پلیز اس کی بھی خواہش پوری ہو جائے گی اور میں آپ کو خود پیسے نہیں دوں گی آپ کی اب تک" کی جو بھی سیونگز ہیں اس سے ہی خریدیں بس جو اوپر مزید لگنا ہوا وہ میں ابھی فلحال اپ کی مدد کر دوں گی۔ بعد میں جب آپ کے پاس ہو تو چاہے مجھے واپس کر دیجیے گا ویسے بھی میں آپ تو آپ کی اپنی "ہوں نا۔

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"میں نے تمہیں پہلے دن بھی یہی بات کی تھی اور آج بھی کر رہا ہوں کہ مجھے اپنی غیرت اور خودداری بہت عزیز ہے۔ میں چاہ کر بھی اسے فراموش نہیں کر سکتا۔ میں جو کروں گا اپنے بل بوتے پہ کروں گا چاہے مجھے سال مزید لگ جائے۔ اتنا انتظار تو تم بھی کر سکتی ہو نا۔"

وہ انگلیوں کے پوروں سے اس کی آنکھوں پہ آتے بال پیچھے کرتے ہوئے بھاری لب و لہجے میں گویا ہوا۔ اس کے بعد اس نے بات کو مزید طوالت دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ ویسے بھی وہ اس کی بات پہ راضی تھی۔ وہ ٹھیک ہی تو کہ رہا تھا اسے اپنی خودداری بے حد عزیز تھی اور وہ کم از کم اس کی خودداری اور غیرت پہ وار نہیں کر سکتی تھی۔ اگلے دن اس نے سمیر کو اپنے پاس بٹھاتے ہلکے پھلکے لفظوں میں سب کچھ سمجھا دیا تھا اور یہ دیکھ کر عالم حیران رہ گیا کہ وہ سمیر جو انتہا کا اڑیل انسان تھا نشاط کی بات پہ سکون سے مان گیا تھا۔

"ویسے حیرت ہے یہ بات میں کرتا تو وہ کبھی نا مانتا مگر تمہاری بات وہ کس قدر سکون سے مان گیا۔"

بس آپ میں اور مجھ پہ اتنا تو فرق ہے نا۔"

وہ اترا کر مزے سے کھلکھلاتے ہوئے بولی۔ عالم نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے اس کی بات کی تائید کی تھی۔

****

All Rights Reserved By Novels Lounge

یہ ایک نہایت ہی خوبصورت ہال کا منظر تھا جہاں مہندی کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مدھم سی موسیقی سماعتوں مین اتر رہی تھی۔ سٹیج پہ بیٹھا دولہا مسلسل اپنی گھڑی میں وقت دیکھنے میں محو تھا۔

"اگر اتنے ہی اتاولے ہو رہے ہو تو رسم شروع کر لو۔"

آریز اسے چڑانے والے انداز میں بولا تو سمیر نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا ساتھ بیٹھی زینب بھی مسکراہٹ دبا کر پہلو بدل کر رہ گئی۔

"بابا اسے خاموش کروالیں ورنہ میں اس کا سر پھاڑ دوں گا۔"

وہ اچھا خاصہ چڑ کر بولا اور ساتھ ہی اپنی توجہ لیزا کی جانب مبذول کرائی جو مسلسل نشاط کو کال ملا رہی تھی۔ عالم اور وہ دوسری گاڑی میں ہونے کی بدولت لیٹ ہو چکے تھے۔ آج سمیر کی مہندی کی تقریب تھی۔

"لیزا آپی فون نہیں اٹھایا کیا آپی نے۔"

سمیر پریشانی سے پوچھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ماموں میں آپ کو یہ لگاؤں۔"

چھ سالہ زین کی آواز پہ اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور دلکشی سے مسکرایا۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

سوری ذین بابا رسم سب سے پہلے میری پرنسز ہی کرے گی اس کے بعد پرنسز کی ماما اور پھر آپ کی "

" باری۔

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولا تو وہ منہ بسورتے لیزا کے سینے میں چہرہ چھپا گیا۔ ابان نے عالم کو کال ملائی مگر نمبر کسی صورت نہیں مل رہا تھا۔ وہ سب اس کی فاطمہ کیلیے محبت سے واقف تھے۔ ان دونوں بھائیوں کو اس سے عشق تھا یہ کہنا غلط نہیں تھا۔ فیملی میں پہلی بیٹی ہونے کی بدولت جو محبت فاطمہ کو ملی تھی اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ سمیر کا رشتہ بھی نشاط کے توسط ہی ہوا تھا۔

اچھا خاصہ وقت گزر گیا ہے میرے خیال میں ہمیں رسم شروع کر دینی چاہیے۔ کب تک نشاط آپی "

" کا انتظار کریں گے۔

زینب کی آواز پہ سمیر نے چونک کر اس کا بیزار چہرہ دیکھا تھا۔

زینب میرے لیے نا میری زندگی میں ایک عورت بہت معنی رکھتی ہے شاید تم سے بھی زیادہ اور وہ " عورت نشاط آپا ہیں۔ میں نے انہیں اپنی ماں کا درجہ صرف دیا نہیں ہے بلکہ مانا بھی ہے اور میں تم سے بھی یہی توقع رکھوں گا کہ تم ان کے بارے میں ویسا ہی سوچو جیسا میں ان کے بارے میں سوچتا ہوں۔ ان کی عزت میں کمی مجھ سے برداشت نہیں ہو گی۔ میں یہ بھی نہیں چاہوں گا کہ بار بار میں

All Rights Reserved By Novels Lounge

تمہارے سامنے آپا کا نام لوں اور جتنا میں سمجھ سکتا ہوں تم سے برداشت ہی نہیں ہو گا۔اسی لیے یہ

"پہلی اور آخری بار تھا۔مجھے امید ہے کہ تم سمجھ جاؤ گی۔

وہ اس کے نزدیک جھکتے سرگوشی کرنے والے انداز میں اسے سمجھا رہا تھا۔لہجہ نرمی لیے ہوئے

تھا۔زینب اس کی بات پہ ہولے سے مسکرا کر چہرہ جھکا گئی۔

"لو آ گئی آپی۔"

آریز کی آواز پہ ان سب کی نگاہ بیک وقت داخلی دروازے کی جانب اٹھی جہاں سے وہ عالم کے سنگ

اندر کی جانب ہی آ رہی تھی۔ تین سالہ فاطمہ عالم کی گود میں تھی۔ سمیر نے اپنی جگہ سے اٹھتے والہانہ

انداز میں فاطمہ کو اس کی گود سے لیا تھا۔

"چچو۔"

وہ دانتوں کی نمائش کرتے کھلکھلا کر بولی۔ سمیر نے محبت سے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے اسے اپنی

گود میں بٹھایا تھا۔

"ایم سوسوری راستے میں بہت ٹریفک ہو گئی تھی۔ چلو سمیر بابا چلیں رسم شروع کریں۔"

"ارے نہیں بیٹا تم بیٹھو اور ہماری گڑیا سب سے پہلے لگائے گی۔"

All Rights Reserved By Novels Lounge

ذیشان نے فاطمہ کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔عالم نے مسکراتی نگاہوں سے اپنے اس آشیانے کا دیکھا اور خود شایان سے ملنے کی خاطر سٹیج سے اتر گیا۔ان سب کو ان دونوں نے خاص طور پہ مدعو کیا تھا تاکہ رشتوں میں موجود کدورتیں نکل جائیں۔اس گزرے عرصے میں جہاں نشاط اپنا ماضی سب کچھ بھلا کر آگے بڑھ گئی تھی وہی اس نے کامران اور کلثوم کو بھی پورے دل سے معاف کر دیا تھا۔نشاط اس کی رسم کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک نظر فاطمہ کو دیکھا جو آریز کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"عالم آپ ذرا میرے ساتھ آئیں۔"

"بابابابا۔"

اس سے پہلے کہ نشاط اسے لے کر سٹیج سے اترتی فاطمہ کی آواز پہ نشاط نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"جل گئی ہے آپ کی بیٹی مجھ سے مگر آج میں بھی نہیں جانے دوں گی آپ کو۔"

وہ ضدی لب و لہجے میں بولتی اسے لے کر سٹیج سے اتر گئی۔عالم نے مسکراہٹ دبا کر اس کی جانب دیکھا۔باقی سب بھی اس کی بات پہ کھل کر ہنس دیے تھے۔شایان سے ملتے ہی وہ عمارہ کی جانب بڑھی جس نے خود کو کافی حد تک بدل لیا تھا۔اس سے ملتے ہی وہ عالم کو لیتے دوبارہ سٹیج کی جانب بڑھ

All Rights Reserved By Novels Lounge

گئی جہاں فوٹو گرافران سب کو تصویر کھینچنے کیلیے بلا رہا تھا۔ عمارہ نے وہی بیٹھے بیٹھے ایک سر سری سی نگاہ اپنی بیوی سے باتوں میں مصروف شایان پہ ڈالی تو اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔ آج اپنے گناہوں کی بدولت وہ اس مقام پہ نہیں تھی ورنہ وہ بھی آج کسی کیلیے بے حد خاص ہوتی۔ اس کے ماں باپ کے لالچ اور لاپرواہی نے اسے اس گہری دلدل میں دھکیل دیا تھا جہاں سوائے ڈوبے کے کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ خود پہ کسی کی نگاہوں کا ارتکاز محسوس کر شایان نے چونک کر نگاہیں گھمائی مگر اسی سب میں سیدھا عمارہ کی آنکھوں سے جا ٹکرائی۔ ایک کی آنکھوں میں جہاں نمی کی لکیر ابھری تھی وہی دوسرے کی انکھوں میں سرد مہری اور نفرت کے سوا اسے کچھ نہیں ملا تھا۔ وہ چپ چاپ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ وہی دوسری جانب شایان کی آنکھوں میں موجود نفرت کی جگہ ایک تڑپ نے لے لی تھی معاً وہ جلد ہی سنبھلتے دوبارہ اپنی تمام تر توجہ اپنی بیوی کی جانب مبذول کرا گیا۔

مجھے بھلا کیا فائدہ کیا ہوگا اتنی خوبصورت لڑکی کے ساتھ چلنے کا جو مجھ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے" "گھبراتی ہے۔

عالم کی آواز پہ نشاط نے مسکرا کر چہرہ جھکا لیا۔

"اگر وہ خوبصورت لڑکی آج اس ہینڈ سم سے مرد سے اظہار محبت کر دے تو۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دلفریبی سے بولی۔

All Rights Reserved By Novels Lounge

"اتنی محبت سے اجازت طلب کرو گی تو ہم تو اظہار سننے سے قبل ہی جان سے جائیں گے۔"

اس کی بات پہ نشاط کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔عالم نے آنکھوں کے راستے بے ساختہ اس کی نظر اتاری۔

"آائی لو یو مائی لیڈی۔میرے گھر کو پر رونق کرنے کا شکریہ۔"

وہ صوفے پہ پشت پہ کھڑے ہوتے اسے اپنے حصار میں لیتے گھمبیر لہجے میں بولا۔

"آئی لو یو ٹو۔"

وہ محبت سے بولتے اس کی سماعتوں میں رس گھول گئی۔وہ انتہائی نرمی سے اس کے کان میں موجود آویزے کو چھوتے گنگنایا۔فوٹو گرافر نے اس حسین منظر کو لمحوں میں قید کیا تھا۔

ابھی اس طرف نہ نگاہ کر میں غزل کی پلکیں سنوار لوں

مرا لفظ لفظ ہو آئینہ تجھے آئینے میں اتار لوں

میں تمام دن کا تھکا ہوا تو تمام شب کا جگا ہوا

ذرا ٹھہر جا اسی موڑ پر تیرے ساتھ شام گزار لوں

اگر آسماں کی نمائشوں میں مجھے بھی اذن قیام ہو

تو میں موتیوں کی دکان سے تری بالیاں ترے ہار لوں

کہیں اور بانٹ دے شہرتیں کہیں اور بخش دے عزتیں

All Rights Reserved By Novels Lounge

مرے پاس ہے مرا آئینہ میں کبھی نہ گردو غبار لوں

کئی اجنبی تری راہ میں مرے پاس سے یوں گزر گئے

جنہیں دیکھ کر یہ تڑپ ہوئی ترا نام لے کے پکار لوں

****

ختم شد!

All Rights Reserved By Novels Lounge